

القافون

طب اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا

جلد هشتم

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

لیکن محصل اس کا بھی وہی ہے۔

متن فم معدہ کو جو پچلی عارض ہوتی ہے اکثر بسبب کسی موزی کے عارض ہوتی ہے جس طرح اخたلاح بھی فم معدہ کو کسی موزی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ میں خشکی ہو کہ اس وقت فم معدہ تمہور سے لذع کا بھی متخل نہیں ہو سکتا اور کبھی فواؤ فم معدہ کا بھارت بھی عارض ہوتا ہے کبھی پچلی بندتے کے عارض ہوتی ہے اس لئے کہ اگر قے کسی خلط لادع سے ہوتی ہے اس قے سے فم معدہ کو گزند پہنچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب کھل کر قے نہیں ہوتی اس وقت کسی قدر خلط کا باقیہ فم معدہ میں رہ جاتا ہے اور برہان قے دفع نہیں ہوتا جس طرح پچلی قے کے بند ہو جانے سے خواہ قے کے روکنے پر صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت حرکت اختیاری میں سکون اور کمی پیدا ہوتی ہے۔

مترجم یہ دلیل اشارہ اپنے مذہب مختار کی طرف ہے جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کرے گا کہ فواؤ کی حرکت بہبست قے کے ضعیف ہوتی ہے۔

تنا کثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ ہائجہ کے ہوتی ہے سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور قوت متأذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ ہائجہ کے بھی اس میں حرکت ہوتی ہے بعض اطباء کہا ہے کہ حرکت فواؤ کی قے کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اس لئے کہ قے معدہ سے اس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصوب اور رینجتہ ہو رہا ہے اور اس نے سراحت معدہ میں نہیں کی ہے پس اس کا نکالنا ضعیف حرکت سے ہو سکتا ہے اور پچلی کی حرکت اس مادہ کے اخراج خواہ دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ اشب اور چبھا ہوا یعنی فروختہ معدہ میں ہے اور یہ قول اس طبیب کا درست نہیں ہے یعنی کایتھ صغرائے دلیل کے منوع ہے اس لئے کہ ہر ایک قے اور تہوئے بسبب خلط مصوب کے نہیں حادث ہوتی بلکہ بمحض اقسام مندرجہ فصل سابق بعض اقسام قے اور تہوئے کے البتہ مادہ مصوب ہے سے ہوتے ہیں پس ان اقسام میں حرکت

قے کی ضعیف ہو سکتی ہے۔

مترجمہ پھر چونکہ دوسرا دلیل قے کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کی جاسکتی تھی کہ چونکہ قے سے مادہ موجودہ دفع ہو جاتا ہے اور جن حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کہ مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرو رفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہیں ہوتا پس ضروراً ہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار ہو گی یعنی پچکی کی حرکت قوی ہو گی اس دلیل کے ابطال کی طرف اشارہ شیخ نے کر کے کہا:

متن اور یہ بات بھی کلیتہ ضرور نہیں ہے کہ جس حرکت سے مثلاً قے کی حرکت سے مادہ دفع ہو جائے تو اس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بلکہ اس حرکت یعنی فوائق کے کہ اس میں طبیعت فصل اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہے مگر قادر اخراج اور دفع پر نہیں۔

مترجمہ دوسرا احتمال اس فقرہ کے ذکر سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طبیب کے قول میں جو کلیت صغار کے پہلے فقرہ سے منع کئے گئے اب ترقی کر کے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تباہ کیست کہری ممنوع ہو گی جب بھی نتیجہ جزئیہ نہیں درست ہو گا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونوں فقروں کا یہ ہوا کہ نہ تو قے اور متلبی جملہ اقسام کی فقط مادہ مصبو بہ سے پیدا ہوتی ہے اور نہ ہر ایک مادہ مصبو بہ بدل الدفع ہے جس کے اخراج میں حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد ناشبه جس سے فوائق پیدا ہوتی ہے بسبب کمی مقدار خواہ کی روایت اپنے کے زیادہ موزی نہیں ہوتی ہیں پس پچکی بھی حرکت قوی کو نہیں چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن میں آیا ہے شاید صحیح ہو یا نہ ہو واللہ اعلم

متن بالکل پچکی کی حرکت ضعیف تر ہے قے کی حرکت سے اور گویا پچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی قے کی طرف بضعف شروع ہوتی ہے اور اسی سبب سے اکثر

وقات ابتداء میں بچکی آتی ہے اور آخر کوئے ہو جاتی ہے غالباً یہی بات ہے کہ حرکت طبیعت بر وقت مس کرنے سبب فوق کے متعدد ہوتی ہے اس لئے کہ سبب بچکی کا ایذا اوری متعدد ہے پھر جب رفتہ رفتہ اس سبب میں عظمت اور بزرگی یعنی زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے اور امر ایذا اوری بڑھ جاتا ہے حرکت بھی شدید ہو کرنے پیدا کرتی ہے تفصیل ان اسباب کی جن سے وہ بچکی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کی ایذا پہنچنے سے عارض ہوتی ہے یہ ہے کہ کبھی بیغناوق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو بچکی عارض ہوتی ہے اسی قسم کی ہے و نیز ہوا سرد میں جو بچکی آتی ہے خواہ اخلاط مبرد معدہ کی بچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سے بچکی کے جس نے مزاج مستحکم فم معدہ میں پیدا کیا ہوا یا کہ بوجہ برودت مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اس میں تشنخ اور پنخہن پیدا کرے یہ جملہ اقسام بچکی کے اسی ذیل میں داخل ہیں اور صیان اور اطفال کو اسی قسم کی بچکی عارض ہوتی ہے برودت تین وجہ سے بچکی پیدا کرتی ہے۔

- (۱) کہ مادہ بار دلازم اور پانکدار رہتا ہے اور ہر وقت ستاتا ہے۔
- (۲) کہ ایذا برودت مادہ ہذا کی اور اس کی کیفیت جو حد احتمال سے بڑھی ہوتی ہے فوق پیدا کرتی ہے۔
- (۳) یہ کہ برودت تقویض یعنی سمینا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہے اور اسی وجہ سے جو چیزیں درمیانی مقامات لیف عضو کے متحمل ہوتی تھیں وہ سب انہیں مقامات میں بند اور تجبس ہو کر بچکی پیدا کرتی ہیں۔

وہ سبب فم معدہ کی ایذا سے بچکی پیدا ہونے کا حرارت ہے جس طرح حمیات مختزلہ میں کہ فم معدہ متشنج ہو کر بچکی پیدا کرتا ہے تیرسا سبب فم معدہ سے فوق پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ میں ہونا مثلا خرل اور فلاںی وغیرہ کا استعمال خواہ انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر اور پینا ادویہ لذاع کا جیسے فلاںی ہمراہ شراب کے

خصوصاً جس وقت کہ حس مدد کی صحیح ہونا خواہ جو ہرم معدہ کا ضعیف ہو اور ازیں قبلی غذائے فاسد جو مستحلب کسی کیفیت لذاع کی طرف ہو جائے صیان کو ایسی بچکی زیادہ عارض ہوتی ہے اور اسی طرح وہ بچکی جوانصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہے اور جیسے وہ بچکی جو بر وقت حرکت مواد کے ایام ہائے بحران میں اس وقت عارض ہوتی ہے جب حرکت مادہ کی معدہ کے سرے تک فعل طبیعت ہوتی ہے تاکہ بذریعہ تے کے اس مادہ کو دور کر دے چوتھا سبب اس بچکی کا جو فم معدہ کی ایذا ارتی سے حادث ہو یہ ہے کہ کوئی رفع فم معدہ میں بند اور تجمیس ہو جائے خواہ طبقات فم معدہ میں یا مری میں اور پیدا اس اس رفع کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو بخرا ہو اور قادر تخلیل پر نہ ہو پانچواں سبب فم معدہ کی ایذا سے بچکی پیدا ہونے کا کوئی شے موزی جو اس پر گرانی پیدا کرے یہ پانچواں اقسام فوائق کے وہ ہیں جو سبب موزی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہیں۔

وہ بچکی جو بسبب خشکی کے عارض ہوتی ہے وہی خشکی جو بشدت ہو اور شیخ پیدا کرے جیسے اور اخراجیات محرقة میں ہوتی ہے خواہ بعد استفراغات مجفہ کے اور بھوک میں جو دیر سے گلی ہو اور غذانہ پکنچے اور یہ قسم فوائق کی دلیل خطرہ کی ہے اور کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہ ہو بھی بچکی عارض ہوتی ہے ایسی بچکی میں تھوڑے مرطب سے نفع ہو جاتا ہے اور اسی سے زائل ہو جاتی ہے جو بچکی بسبب مشارکت دیگر اعضاء کے حادث ہوتی ہے وہ مثلاً کسی کے جگر میں ورم عظیم پیدا ہو اور خصوصاً اگر مقرر جگر میں ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ میں ورم ہو یا ججا بھائے دماغ میں ورم پیدا ہو جائے خواہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا مگر قریب ہے کہ پیدا ہو جائے جس طرح شیخہ لامہ سے جو شکستگی استخوان سر کی ضربت شدید سے عارض ہو خواہ ایسی کوئی در درسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جائے کہ اگر چہ ابھی ورم پیدا نہیں ہوا ہے مگر قریب پیدا ہونے کے ہے ان اوقات کی بچکی بھی مشارکت سے ہوتی ہے یا جیسے حمیات کے زمانہ تصدع اور زیادتی میں اور علامات بحران

میں کہ بیچکی بھی بشر کرت بدن کے عارض ہوتی ہے تجھیں اسند لال اس بیچکی کے عرض میں جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے یوں کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہیں کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا انشاعتری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہے اور بعد اس کے فم معدہ پر لہذا بیچکی آتی ہے۔

یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور نسغط معدہ اور فم معدہ میں پیدا کرتا ہے لہذا بیچکی پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبب اس کے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقتہ سے ہے جو کہ جگر اور معدہ میں اتصال اور وصل کا باعث ہے اگر آدمی کو بیچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خودا سے چھینک آجائے بیچکی جاتی رہے گی اور اسی طرح اگر قے کر دے اور خلطہ مذکور نکل جائے تو بھی بیچکی فروہ ہو جاتی ہے پھر اگر قے کے بعد بھی بیچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اس کے معدہ میں ہے خواہ ورم بیچکی میں اس وٹھے کے جو معدہ میں دماغ سے آیا ہے یا دماغ میں ورم ہے اور بیچکی عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی بروقت بیچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم میں تفرقہ اعراض اور ام معدہ اور اعراض اور ام دماغ سے کر لیا جاتا ہے جو بیچکی کے علامات بحران میں داخل ہے پیشتر علامات جیدہ میں سے ہوتی ہے اور اکثر علامات روی میں شمار کی جاتی ہے چنانچہ مقالہ بحران کتاب چہارم میں مذکور ہو گا کتاب فصول میں لکھا ہے کہ اگر قے ہونے سے بیچکی نہ تھئے اور ہمارا بیچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت روی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے اور کتاب علامات موت سریع میں وار ہے کہ جس شخص کو بیچکی آتی ہو اور اس کے دامنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنی خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب انصباب معروفہ اور ام سے عارض ہوا و بیچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اس

کی جان نکل جائے گی اور مر جائے اور اسی کتاب میں ہے کہ جس شخص کو بچکی کے ہمراہ مژ روز اور قت اور کمز از عارض ہوا اور اس کی عقل زائل ہو جائے مر جائے گا۔

علامات جو بچکی قت آ جانے سے ظہر جائے اس کا سبب کوئی شے مودی اتصور کرنا چاہیے جس کے ثقل سے خواہ اس کی کیفیت لاذع سے کسی وجہ پر وجود ارا بعذ کورہ بالا سے بچکی پیدا ہوتی ہے اور جو بچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقة کے پیدا ہوتی ہے اور قت ہو جانے سے اس میں سکون نہیں ہوتا بلکہ بچکی میں قت کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے بیچکی یوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو بچکی بسبب سوء مزا جہائے مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اس کے علامات ابواب جامعہ یعنی عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتے ہیں اور جو بچکی اور ارم معدہ یا دماغی اور ارم خواہ جگر کے اور ارم سے پیدا ہوتی ہے اس پر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے۔

علاج قت کرادینی نافع علاج اس بچکی کا نہیں ہے جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی مودی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہوا اسی طرح ہر ایک تحریک علیف اور سخت جنپش دینی اور زور سے چیننا اور غصہ میں لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہوئی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جائے۔

مترجم جیسے ہندوستان کی عورات بچوں کی بچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہیں خواہ کسی دورافتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اس وقت متغیر بخوبی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ و رہو جاتی ہے لہذا بچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبرات متعلق بقواعد نفسانی ہیں جو طب روحاں میں بخوبی بیان ہوتے ہیں چنانچہ ماہر ان علم نفس پر بخوبی ظاہر ہیں۔

متن سرد پانی چہرہ پر چھڑ کنا اس قدر کہ بدن میں دفعۃ کیفیت لرزہ کی تی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر

صبر کرنا اور اس کے بیجان کو روکنا اور **تھنگی پر صبر کرنا** یہ سب امور بچکی کے معالجہ میں داخل ہیں جیسا کہ آنے کو قائم اور دور کرنے پر اس ماہ کے جس سے بچکی پیدا ہوتی ہے تاثیر عظیم ہے۔

ایضاً دیرتک سانس روکنے سے بھی بچکی زائل ہو جاتی ہے سب اس کا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندر وہی کو جوش میں لاتا ہے اور اسی حرارت کو خارج بدن کی طرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کی طرف سے طلب استنشاق ہوائے سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوئی اس وقت اخلاط خام میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط پسپنڈہ متحلل ہو جاتے ہیں نوم طولیں بھی شدید نافع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی سینگیوں کا معدہ پر توڑنا اور مابین دونوں شانوں کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویہ محمرہ کا انہیں مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہو جائے یہ بھی نافع ہے مجملہ معالجات نافعہ کے ایسی بیکی کے واسطے جو لوحجی یعنی دم لینے نہ دیتی ہو اور بسبب امتلاء خلط کے پیدا ہوتی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اس کا نتیجہ سے کر کے پھر ایارج فیقر اور عصارہ **فستین** ان دونوں سے ایک مشقال اور نمک ہندی دو وائقے کر اس تعامل کیا جائے اس کے بعد ہر کامر بکھلایا جائے پھر اگر سبب لاج یعنی خلط پسپنڈہ ہوا اس کے علاج میں تین چیزوں کا تصد کرنا واجب ہے۔

(۱) تحلیل ماہ اور تقطیع اس کی مثلاً **سکنجیں عنصلی** سے کریں۔
 (۲) تبدیل مزاج کی اس قدر کریں کہ معتدل ہو جائے اگر اس ماہ کی ایذا وہی فقط روائت کیفیت غیر معتدله سے ہو۔

(۳) نم معدہ کے احساس کو تمہور اساضر مندرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہنچائیں کہ لذع کی اذیت قبول نہ کرے یا کم قبول کرے اس قرص کی نہایت ستائش لوگوں نے کی ہے قحط زعفران گل سرخ تازہ مصطلی سنبل کمد چار مشقال اسارروں دو مشقال صبراً ایک مشقال انہیں ایک مشقال عصار اسے غول میں قرص تیار کریں اور نصف

مشقال تناول کریں اس قرص میں بزرگ طوبہ اور افیون مندرجہ کی ہیں اور سنبل مقوی اور محلل اور اساروں رطوبات معدہ کے اسفل کی طرف مائل مباری بول کی طرف سے ان کا اخراج کر دیتی ہے اور صبران میں سے رطوبات غایلظ کو مباری براز کی طرف مائل کر کے اسی طرف سے ان کا اخراج کر دیتی ہے اور قسط اور زعفران و منضح قوی رطوبات مذکورہ کے ہیں کہ بعدضخ کے ہر ایک خلط تکمیل الدفع ہو جاتی ہے پس انہیں خواص اور اوصاف کے ایک جاہونے سے یہ قرص فوائق شدید اور نقلب نفس میں زیادہ تر سودمند تجویز کیا گیا ہے اس لئے کہ جملہ تم ایہر محتاج الیہ اسی سے پورے ہوتے ہیں پھر اگر بچکی کہنہ اور دیر یعنی ہو جائے رغنم کلکانخ سے ایسے وقت نفع ہیں پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اس کی ایک چھپا آب گرم کے ہمراہ اور تکمیل نافع دویی کے ایسے وقت طینے نجیل قد ملا کر پھر اگر اس سے زیادہ بھیشدید اور مزمک ہو جائے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیم گرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے تریاق اور فلوینیا کو فوائق کے دور کرنے میں منفعت عظیم ہے اس لئے کہ اس میں کسی قدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تخلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے جو ب مرکبہ میں حب سکنیخ اور حب اسٹھنیتوں اور افراص کو کب بچکی کے واسطے شدید نفع ہیں۔

ادویہ نافعہ اس فوائق کے واسطے جو مادہ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب مارد کے ہوسداب اور نظر و نون و نوں ہمراہ کسی شربت کے پلائے جائیں اور اسی طرح آب کرفس اور خل عنصل اور حق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور اساروں اور ناروین اور مرز بخوش اور انجدان حتیٰ کہ سونگھنا انجدان کا ایسی بچکی میں سکون پیدا کرتا ہے اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور نجیل اور راسن خشک شدہ اور عصارہ نافث اور ساذج بدی اور وج تر کی اور قیسوم یہ سب ادویہ ایک تہبا اور مرکب چند اجزاء ان میں سے بہر گونہ نافع ہیں انہیں ادویہ سے اعوقات اگر تیار کیے جاتے ہیں تو وہ معدہ کو زیادہ

موافق ہوتے ہیں اور ان کا ٹھہرنا معدہ میں دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہوں اور قعر معدہ کی طرف دفعتہ گر جائیں جنبدادستر کو ایسی لیکنی میں خاصیت عجیب ہے کبھی تین درہم تک جنبدادستر ہمراہ تین اسکرچہ سر کہ اور دو ٹلٹ اسکرچہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے مجملہ ان ادویات کے جس کا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیصوم اور فودنخ جلی اور مصلگی کو ہم وزن لے کر پانی میں اوبالیں اور شراب کے ساتھ پلاتائیں۔

ایضاً خوبیجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جائے اور شام کو بغدر جوزہ کے جو ایک منقال ہے ایک دوا جس کی ترکیب یہ ہے فقط اور عفران اور اذخر اور تمام یا بس اور فودنخ نہری اور نضع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون مکددو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر محلل یعنی سر کہ میں پرو رده کی ہوئی بھی ایسی لیکنی کے دور کرنے میں بڑی ثنا کی جاتی ہے کبھی ان ادویہ یہ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویہ معطرہ کی کی جاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اگر سبب فوق کا بروڈت سانچہ بلا مادہ ہو پس ادویہ یہ مذکورہ ہمراہ سر کہ اور پانی کے نافع ہوتی ہیں اور انہیں ادویہ یہ کاغذ گردان اور لیہ یعنی مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی یا انہیں ادویہ یہ کو بطور طلا کے گردان اور لیہ پر زیست کہنہ خواہ روغن با بونہ خواہ روغن قمانہ الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں اور اسی طرح جملہ روغنہایے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوا کے نافع ہوتے ہیں خصوصاً روغن با بونہ خواہ وہ روغن جس میں جند بادستہ اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو یا جنبدیکسٹر اور قرط شیریں ہر واحد نصف درہم فطر اسالیوں ایک درہم آب سیسیز یعنی تمام کے ساتھ خواہ مطبوع خودنخ اور انہیوں اور مصلگی کے ہمراہ یا پوست پیروں پستہ جو باہر کا چھکا سرخ ہوتا ہے ہمراہ اذخر کے پانی میں پکائے جائیں اور اسی جوشانہ کو پلاتائیں۔

بعض مجرین نے کہا ہے کہ پوست شگوفہ خرما اگر خشک کر کے خوب پیسی جائے

اور ایک مشقول اس کا ہمراہ آب رازیانہ اور ختم سداب کے تناول کیا جائے زیادہ نافع ہو گا اور مجھے باور نہیں کہ فوaci بار دکویہ دو اتفاق کرے اگر فوaci بار دکہندہ ہو جائے اور شدت اس کی بڑھ جائے بدوان خالی پچھنے رکھنے کے معدہ پر اور اس کے ادویہ خمرہ لگانے کے چارہ نہ ہو گا جو بھی رجح تجسس سے فم معدہ پر خواہ معدہ میں جو رجح تجسس ہو خواہ مری میں اختباں ریاح سے پیدا ہوا یہی بچکی کو حمام کرنا اور کسی قدر کندرا پانی میں پیس کر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اس کے بعد جر عجر عاصہ آب گرم پلانا راسن خشک بھی ایسی بچکی کے ازالہ میں نہایت مفید دوا ہے جو بچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ میں پیدا ہوتی ہے خواہ اس پر ریش کسی اور جگہ سے کرتی ہے ایسے بیمار کو تے کرانے کی ایڈ ابرداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ تے کرنی ممکن ہو اور تے ایسی دوا سے کرائی جائے جس سے اخراج اسی خلط کا ہو یا مسئلہ ایارج ہمراہ بچبین کے اور مثل شراب فشنٹیں کے دیا جائے۔

اور بیشتر فقط سر کے اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسلکہ کو جر عصر گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جر عصر گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کی طرف اس کو مائل کرنا اور نوم طویل سے اس کو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے اور اسی طرح مااء الشعیر بھی اس کو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیریں ملا کر اور آب انار نیخوش ملا کر دونوں انار یعنی شیریں اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تعمیق بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اس کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے اگر سبب بچکی کا یوست عارضی ہو اس کا علاج شیر و شیدہ اور آب روغن ہائے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اس کے بعد مااء الشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات بارہ اسی طرح ایسی سر در چیزوں کی ماش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تحریخ بھی کرنی ضرور ہے اور آب زن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم ن لکھنؤ میں ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فوaci پسی کا فقط مکھن اور کلوچی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطباء جواب دے چکے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

وہ سراور رعاف پر خواہ حدوث قے پر دلیل ہوتا ہے چنانچہ اس کی تفصیل باب اعلامات بحران کتاب چہارم میں ہم کریں گے یا اس کھپاؤ سے انتقال مادہ ورم کا اوپر کی طرف ثابت ہوتا ہے اور اگر کچھا اس مقام کا نیچے کی طرف ہوا ناف کے گرد تک اس کا اثر پہنچتا ہوا انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہو گا اور تاکہ اس دلالت پر مغص لیعنی مژوڑ سے ہوتی ہے۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات و باقیہ میں زیادہ ہوتا ہے اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہے اور کبھی یہ تمدد کو تابع اور ام باطنی کے ہوتا ہے اگرچہ وہ اور ام نیچے کی جانب میں بھی ہوں لیکن جو اور ام اوپر کے اعضا میں ہوتے ہیں ان کے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہے اور یہ اور مزاحمت ورم دونوں اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہیں یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ میں روئی ہے اور اس کے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہے کبھی انہیں اعضا نے مذکورہ میں شراسیف اور مراق تک درد ہائے لاذعاً اور جائع مدد بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اور ام عضل کے پیدا ہوتے ہیں اور حمیات اور بحرانات امراض میں بھی یہی اوجائع حادث ہوتے ہیں۔

خاتمه

پہلا حصہ جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس میں تیرہ ۳۲ فن کا ترجمہ ہے۔ اب چودھواں ۴۲ فن امراض جگر سے دوسرے حصہ میں جو اس کے بعد آتا ہے شروع ہو گا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا لیعنی امراض خاصہ کا بیان ختم ہو گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ و آخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على
رسوله و حبیبه محمد و آلہ المعصومین۔

چودھواں فن جگر اور احوال جگر کے بیان میں اور اس میں چار مقائلے

ہیں

پہلا مقالہ کلیات احوال کے بیان میں اور اب اس جگہ ہم تشریع جگر کی لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جگروہ عضو ہے کہ جس سے تنیم اور انعام دہی خون بنانے غذائے وارده کی ہوتی ہے اگرچہ ماسایقا بھی کبھی کس قدر تبدیل کبلوس کی خون کی طرف کر دیتی ہے اس لئے کہ ماسایقا میں بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوتی ہے۔ خون درحقیقت وہی غذا ہے جس کا استحالة ہم صورت جگر کے ہوا ہے کیونکہ جگر کی صورت کیا ہے وہ سرخ گوشت ہے مثل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہو اور نجید جگر لیف عصب سے خالی ہے اور جگر کی جسمی جوشہ مکیں وہ ریگیں پیدا ہو کر پھیلتی ہیں جو بمنزلہ اصول اور جڑ کے ہیں جملہ ان اشیاء کے لئے جس کا انبات اور اونگنا جگر سے پایا گیا ہے اور یہ ریگیں جن کو اصول ہم نے لکھا ہے اسی جوشہ جسمی جگر میں مانند لیف کے متفرق ہوتی ہیں چنانچہ باب تشریع اور وہ فن کلیات میں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے اور وہی عضو جسمی جگر کا معدہ اور امعا سے کیلوں وغیرہ کو چونسا ہے توسط شعبون اور سوراخ ہائے باب ماساریقا مامی کے اور یہ چونسا اور اس کا جانب مقعر یعنی اندر وہی رخ سے جگر کے ہوتا ہے اور اسی جگہ اندر وہی میں کیلوں کی پخت و پر خون بنانے کی غرض سے کرتا ہے اور پھر جب پختہ خون بنائے گا اور اس کو تمام بدن کی نمادیتی کی واسطے بذریعہ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہے اور اس اجوف کی پیدائش حد یہ جگر یعنی یہ وہی رخ سے ہوتی ہے اور جس قدر رمانیت یعنی رطوبت خدا کی خون کے قوام میں داخل ہونے سے زائد اور بیکار ہوتی ہے اور اس کو جگر بطرف مرارہ کے ازراہ تغیر روانہ کرتا ہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی درد کیلوں کا جس کو سودا کہتے ہیں رہ جاتا ہے اور اس کو بھی برآ تغیر طحال کی طرف روانہ کرتا ہے جگر میں تغیر یعنی گڑھا اس رخ میں رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تاکہ نشت جگر کی حدب معدہ پر بہت خوبی کے ساتھ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہے اور جا ب کے قریب جگر کا محدب اس

واسطے تجویز ہوتا کہ مجال یعنی وسعت گاہ حرکت میں جا ب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونوں عضوی یعنی جگہ اور رجاب کے قریب جگہ کا مدب اس واسطے تجویز ہوتا کہ مجال یعنی وسعت گاہ حرکت میں جا ب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور مماثت اور مانا جا ب کا جگہ سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہے جو اسی جگہ پر اگی ہے اور یہ مماثت مذکورہ قوی ہے۔ دوسرا فائدہ مدب کے اس انداز پر بننے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنی وہ پسلیاں جن کا نام زور کھا گیا ہے اور وہ جگہ پر جھکی ہوئی آئی ہیں اون پسلیوں کا استعمال یعنی شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہو گیا ورنہ خلا پیدا ہوتا۔ جگہ کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوئے ہے جس کی پیدائش ایک چھوٹے عصبه سے ہوتی ہے جو عصبہ جگہ میں اس واسطے آیا ہو کہ اس کس قدر حس عطا کرے جیسا کہ ہم نے تشریح ریئے میں اس کا بیان کیا ہے اس جگہ کے جس کا زیادہ تر ظہور جانب مفتر جگہ میں ہے دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہے کہ جگہ کو رباد گیرا حشائے اسی کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے جگہ میں ایک چھوٹی سی عرق صنارب یعنی شرمان بھی آئی ہے اور جگہ میں آ کروہ شریان متفرق ہو گئی ہے اس واسطے کہ روح کو جگہ میں لاتی ہے اور جگہ کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی اور سبب حرکت کے یہ شریان تعدیل حرارت جگہ کی بھی کرتی ہے اور اور یہ شریان جگہ کی جانب مفتر یعنی اندر وہی رخ میں نافذ ہوئی ہے اس لئے کہ جانب مدب جگہ کے ترویج تو حرکت جا ب سے ہو جاتی ہے اور ادھر کسی شریان کی حرکت کی حاجت نہیں جگہ میں خون کے واسطے کوئی جگہ اور ظرف وسیع نمخلوق کیا گیا اس طرح پر کہ خون ایک ہی جگہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبوں کے اندر یہ جگہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام جزویے جگہ کا اشتغال کیلوں کے لینے پر پورا پورا ہوا اور جس قدر حصے اور اجزاء ا جدا کیلوں کے بنائے جائیں مختلف جگہ پہلے سے کیلوں کی تقسیم ہو جانے سے ان کے بنانے میں تمام فعل استعمال اور سرعت ہو جائے۔ مترجم اس لئے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاصل کا اچھے طور پر ہوتا ہے اور

کثرت مقدار کافی افعال تجربہ ہو جانے سے تمام افعال پر معین کامل ہوتا ہے مثلاً کسی چیز کا پینا اگر مطلوب ہو پہلے اور اس کے چھوٹے چھوٹے نکلے کرڈاں تو جلد پس جائے گی بخلاف اس کے کہ مسلم اسے پینا شروع کریں متن جو سطح عروق یعنی اور وہ کے جگہ سے متصل ہونہایت رقیق اور پتلی ہوتا کہ بہت جلد اثر محیت جگر کا کیلوں پن پہنچ جائے (مراد یہ ہے کہ جن رگوں میں کیلوں ٹھہرنا ہے وہ نازک جلد خلوق ہوئی ہیں اگر سخت اور موئی ہوتیں عضوی یعنی جگراپنی نرمی کی وجہ سے کیلوں میں اثر جلدی نہ کر سکتا) جو غشاء، یعنی جملی کہ جگر پر حاوی ہے اس کو رابط اس غشا جگر کو اور چھوٹے چھوٹے ریا طات سے مرابط کرتی ہے جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شرمان آ کر ملتی ہے اور اسی شریان کے ذریعہ سے قلب اور جگر میں وصل پیدا ہوا ہے یہ وہی شریان ہے جس کے فوائد اور پر کے سطور میں بیان ہو چکے قلب سے پوٹ کر جگر میں خواہ جگر سے پیدا ہو کر قلب میں پہنچی ہے بحسب اختلاف دونوں کے اس شریان کا رابط جگر سے برے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جملی سخت اور گندہ کے کیا گیا ہے اور یہ شریان اسی جملی پر ہو کر جگر میں نفوذ کرتی ہے دونوں جانبوں سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ جانب ہے جو متصل اندر ورنی رخ جگر کے ہے اس لئے کہ اس رگ کی ایجاد با بن صفت بغرض اس کے ہوئی ہے کیونکہ یہ رگ آعضائے رقیقہ سے مس کرتی ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جس کا جسم اور مساحت مکعب جسمانی برابر مساحت جسم انسانی کے ہے۔ کہتے ہیں کہ جو حیوان کو خورش اس کی زیادہ ہوا اور قلب اس کا جگر ضرور بڑا ہوتا ہے جگر اور معدہ کے درمیان میں ایک پٹھ دراصل ہے مگر وہ پٹھ باریک ہے لہذا یہ دونوں عضوی یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض اور ایذا اسی میں دوسرے کے شریک نہیں ہوتے ہاں کوئی امر عظیم اور ارم جگر سے ایسا ہی پیدا ہو جائے اس وقت مارض مشارکت بھی ان دونوں کے پیدا ہوتے ہیں پہلے جو چیز جگر سے اوگتی ہے دو رگیں ہیں ایک جانب مقرر اور اندر ورنی جوف جگر سے اگتی ہے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

اشیاء مذکورہ میں خلل و قع نہیں ہوتا۔ اور جس وقت تمیز اشیاء میں اختلاف ہو گا خون جید کی تولید میں بھی ضرور خلل ہو گا کبھی تمیز اشیاء مذکورہ میں خلل بسبب جگر کے نہیں پرتا بلکہ بسبب ان اعضاء کے وجود اگانہ ہر شے کی غذا پانے کے لائق ہیں ان کی خواہش میں نتوخواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہیں ہوتی جگر میں چاروں قوی طبعی موجود ہیں لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو حکمتی میں ہے اور باقیمانہ تمین قوتیں جگر کی لیف میں اور ماساریقا میں کچھ دو نہیں کہ چاروں قوتیں موجود ہوں اگرچہ بعض اطباء یعنی زکریائے رازی ہو بعد زمانہ اوائل طباکے آیا ہے اور طبیب کہایا ہے اس مسئلہ میں اوائل طبا پڑ کر کرتا ہے اور کہتا ہے خطاب پر رائے ہے اس شخص کی جس نے سریقا میں قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اس لئے کہ مارسایقا طریق اور راہ ہے واسطے جذب کیلوں کے کہ اسی راہ سے ہو کر کیلوں جاتا ہے اور جائز نہیں ہے کہ اس میں یعنی ماساریقا میں جذب کی قوت نہ ہو (ورنه جو ہر کیلوں اسی میں جذب ہو کر چونکہ ماسکہ بھی ہے رک جائے گا اور آگے نہ بڑھے گا اور اس دلیل سے ذکری رازی نے دونوں قوت عدم اور نہ ہونا ماساریقا میں خیال کیا تھا) رازی نے چند جھنٹیں اور بھی علاوہ اس جمیت مذکورہ کے وارد کی ہیں اور ان کا وجود ہر دو قوت کو ماسایقا میں ان حتبو نے تقویت دی ہے مگر دو جھنٹیں رازی کی مشاہدہ اور مثل انہیں دلائل صفیہ کے ہیں جیسے وہ ہر ایک مسئلہ میں پیش کر کے مخالفت اطباء اولین کی کرتا رہتا ہو چنانچہ اسی مسئلہ کے احتجاج میں کہتا ہے کہ اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہوئی ضرور ہے کہ اس میں قوت ہاضمہ بھی ہوتی جب ان کا ہاضمہ اس میں نہیں ہے پس جاذبہ بھی نہیں ہی) قوت ہاضمہ کی ماسایقا میں کیونکہ ہو سکتی ہے اور اس کی ضرورت کیا ہے اس لئے کہ غذا اتنی دریک ماساریقا میں نہیں ٹھہر تی ہے جو زمانہ انفعاں ہضم کے واسطے درکار ہے بلکہ اونہ آئی اور دیگر اعضاء کی طرف روانہ ہوتی دوسری جمیت رازی نے یہ پیش کی ہواں کا میں وجود قوت جاذبہ کے اگر ماساریقا میں قوت جاذبہ ہوتی اور

جگر میں بھی جاذب ہے پس یہ دونوں یعنی ماساریقا اور جگر جو ہر جسمانی میں متفق ہو جاتے اس لئے کتوتوں کے اتفاق سے جو ہر ذات کا بھی اتفاق ہوتا ہے اس ضعیف انظر اور فرض ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانتا کہ اگر قوت جاذب اس مجری اور راستہ میں ہو جدھر کر جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا میں تو اس وقت وجود قوت جاذب کا زیادہ تر معین جذب پر ہو گانے کے مانع جذب ہو جس طرح قوت دافعہ اگر اس مجری میں ہو جدھر کوئی فضلہ دفع ہوتا ہے جیسے لععا میں پس وجود اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہوتا ہے رازی کو بر وقت اس استدال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذب کا مری میں یاد نہ رہا اور فراموش ہو گیا اور نہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اس لئے کہ مری بھی مجرائے فدا اطراف معدہ کے ہے اور قوت جاذب کی موجودگی سے جذب کا مری میں یاد نہ رہا اور فراموش ہو گیا اور نہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اس لئے کہ مری بھی مجرائے غذا اطراف معدہ کے ہے اور قوت جاذب کی موجودگی سے جذب غذا میں معدہ کی طرف کو ناہرج واقع ہوتا ہے اور یہ بھی رازی کو معلوم نہ ہوا (بر وقت دوسرا جھت پیش کرنے کے) کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہیں ہے اگر بعض مناقد اور راہوں میں آمد رفت غذا کی قوت جاذب تو ہوا اور قوت ہاضمہ اس قدر نہ ہو کہ مقدار معتقد بکو پہنچے اس لئے کہ اس منہد نہیں غذائے مذکور کے ہضم ہونے کی ضرورت اور حاجت ہے اور بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استعمال کس قدر ماساریقا میں بھی ہوتا ہے پس کیا قباحت ہے کہ سبب اس استعمال کا کس قدر قوت ہاضمہ کا ہونا خود ماساریقا میں ہو اور نہ اس امر میں کوئی ہرج ہے کہ ماساریقا میں قوت ماسکہ بھی ہو گو کس قدر ہی یہی کہ استعمال خفیف اتنے زمانہ میں ہو جائے اور زیادہ دیر تک وہاں کیلوس نہ ٹھہرے زکریا نے رازی یہ بات بھی بول گیا تیسری جھت کے وقت کہ اصناف لیف افلا معلومہ کے لئے مختلف بخوبی ہوتے ہیں یعنی اتحاد جو ہر جسمانی کی ضرورت نہیں ہے اور اس منکر کو یہ استبعاد جو ہوا کہ جس عضو میں سرعت نفوذ ہو یعنی جدھر سے کوئی ش جلدی چلی جاتی ہو اس میں ہضم

کی قوت کس قدر بھی نہ ہوگی حالانکہ اس میں کچھ بعد نہیں ہے اس لئے کہ اطباً قائل ہیں کہ نم یعنی وہاں میں خود ایک قسم کا ہضم غذا موجود ہے حالانکہ غذا منہ سے جلدی انفوڑ کر جاتی ہے۔ اور اطبا اس کے بھی منکرنہیں کہ معاٹے صائم میں قوت واقعہ بھی ہے اور قوت ہاضمہ بھی ہے حالانکہ صائم بھی ایسا عضو ہے کہ جو چیز اس کے جانب پہنچتی ہے بہت جدرا سے نکال دیتی ہے اور رازی اس کو بھی بھول گیا کہ جائز ہے کہ اعضا کے جواہر مختلف ہوں اور شے واحد کے جذب رنے میں یکساں ہوں اگرچہ یہ جذب طریقہ واحد سے پورا ہونا ہو یعنی قوت چہار گانہ کی اس میں حاجت ہو جیسے جمیع اعضا یے مختلف الجو ہر بحال اپنی غذا کے جذب میں ایسا ہی ہو رہا ہے اور یہ بھی رازی کو یاد نہ رہا کہ جذب جگر کا اثر لیف سے عروق جگر کی طرف ہوتا ہے اور وہ لیف مشابہ اور ہم جسں جو ہر ماسر یقا کے ہے اور چند ان اس لیف کے جو ہر کو جو ہر ماسر یقا سے دوری اور مخالفت نہیں ہے پاس ایسی بہت سی خطائیں اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ میں کی ہیں (کہاں تک بیان کی جائیں) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ میں مذکور ہے کہ ماسر یقا میں جذب نہیں ہوا س کی مراد یہ نہیں ہے کہ مطلق وجود قوت جاذب کا افکار کرے بلکہ اس کی مراد یہ ہے کہ جذب اول قوی ایسی حیثیت سے کہ اس میں مبدأ حرکت جذب کا بقدر معتمد ہے ہونہیں ہے بلکہ یہ جذب جگر میں بالاصالت ہو اور عرض چالیسوں کی یہ ہے کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج میں فقط ماسر یقا کے اصلاح مزاج پر اقتدار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اس معالجہ میں نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کی جالینوس اس طرح سے پھیرتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی بدایت کرتا ہے اور جالینوس کے کلاس کے یہ معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں ان کے صحیح ہونے پر خود اسی جالینوس کا قول ہے نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج میں توجہ علاج ماسر یقا کی طرف کرے اور جگر کا علاج چھوڑے اس کے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس معالج کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طبیب کسی مريض کے

پاؤں کا علاج کرے جس پاؤں میں استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اس نخاع میں پہنچی ہے جو پشت میں ہو پس یہ معانج پاؤں کا تو علاج کر رہا ہے اور مبدأ اور اصل لینے نخاع کا علاج اس نے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینیوں کا متصل اسی قول کے ہو جس کے معنی ہم نے اوپر لکھے ہیں اب تمثیل کے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہو گا کہ جس طرح وہ پاؤں جو مستر خی ہو گیا ہواں قوائے طبیعیہ محرك اور حساسہ دونوں سے خالی نہیں ہے جو نخاع میں ہیں مگر فرق قوت میں پاؤں کے اور قوت میں تھاں کے یہی ہے کہ قوت حساسہ اور محرك کا ایک کے واسطے تو اولیے یعنی نخاع کے واسطے یہ دونوں قوت میں دوم درجہ میں ہیں یعنی پاؤں کے واسطے اور یہی حال ماساریقا کا یعنیہ سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی قوت سے منجملہ قوائے چہار گانہ کے خالی نہیں ہے اگر مبدأ اون قوتوں کا جگروانٹ ماساریقا کے ہو اور کیونکہ ماساریقا کسی قوت سے خالی ہو سکتا ہے حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قس کا آہ جذب ہے اور جملہ آلات جن کے ذریعہ سے جذب اشیاء کا دور سے ہوتا ہے اب طریق حرکت مکانی کے جیسے کہ عضل سے ہو رہا ہے الغرض وہ آلات طبیعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہیں ہوتے جو انہیں سراہیت کر رہی ہو اور جو شے ان آلات میں پہنچے اس سے وہ قوت ملاتی نہ ہو حتیٰ کہ لوہا جو مقناطیس کو چھوٹا ہے فقط اس کے چھو جانے سے لو ہے میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مثل مقناطیس کے دوسری لو ہے کو جذب کرنے لگتا ہو اور اس طرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لو ہے کے ہوتی ہے اکثر ال تحقیق کی رائے میں اس ہوائیں بھی قوت جذب کی مقناطیس سے آ جاتی ہے چہ جائیکہ ماساریقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہے جس وجہ سے استدال جگر کے احوال پر ہوتا ہے (۱) کبھی استدال جگر کے احوال پر چھوٹے والے کے حاسہ سے ہوتا ہے جس طرح کہ اور ارم جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنے سے استدال کیا جاتا ہے (۲) جو درد کے اقسام جگر میں حادث ہوتے ہیں ان سے بھی استدال اس کے احوال پر کیا جاتا ہے (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست

پیدا ہوتے ہیں ان سے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۲) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہیں اور جگر سے قریب ہیں ان کے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے جس طرح معدہ اور عجاب درامعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا میں سے جگر کے ہیں جیسے نواحی سر اور محلہ ان کے ذریعہ سے بھی استدلال اجگر بھی احوال پر کیا جاتا ہے (۶) احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ اور حسنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہے (۷) کبھی جو چیزیں نواحی جگر میں آتی ہیں جیسے بال (۸) یا جو چیزیں خود جگر سے آتی ہیں جیسے اور وہ یعنی ساکن ریگیں (۹) یا ہمیت اعضاۓ دیگر سے (۱۰) جو چیزیں اور اعضا سے پیدا ہوتی ہیں اور ان اعضا سے برائیختہ ہوتی ہیں (۱۱) اور جو چیزیں موافق جگر کو ہیں (۱۲) خواہ جو چیزیں مخالف جگر کے ہیں (۱۳) اور سن و عمر سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزیں قریب عادت کے ہو جاتیں ان جملہ طرق سے ہندلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے تفصیل طریقوں استدلال کے ان دلائل سے یہ ہو (۱) لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے مراق اور شکم میں جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور بروdot انہیں مقامات کی جگر کے بارہ ہونے پر دلیل ہوگی اور ختنی ان مقاموں کی جگر کی مراق اور شکم میں جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور بروdot انہیں مقامات کی جگر کی پیوست پر خواہ جگر میں ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولنا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ تھے جگر اپر اور اگر اس انفاخ میں شکل ہلائی محسوس ہو معلوم کرنا چہائے کہ ورم خاص جگر میں ہوا اور استطاعت یعنی مستطیل شکل اس انفاخ کی خواہ کوئی اور شکل پر اس انفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس پر رہے کہ ورم غیر کبد میں ہے اور عضل بطن میں ہے (۲) اوجاع سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ اگر وجمع میں تعدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اس وقت جگر میں سدہ یا اورام ہوں گے اور وہ میں تعدد کے ہمراہ ثقل نہ ہو

پس جگر میں رتع ہو گی اور اگر ثقل ہوا و نحس نہ ہو پس مادہ جرم کبد میں ہواب اس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پر گیا ہو۔ اگر ثقل کے ہمراہ نحس بھی ہو تو وہ غلط یعنی مادلا نزدیک اس غشائے ہو گی جوڑھاپنے والی جگر کی ہے (۳) استدال جوان اعمال سے کیا جاتا ہے جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہیں وہ افعال یہ ہیں کہ ہضم کیلوں کو اور رجذب کو خیال کریں اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کے واسطے اور ماہیت کا دفع گردہ کی طرف اور مرار کا مرارہ کی طرف اور سودا کا الحال کی طرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل میں ان افعال سے اختلال پیدا ہوا اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا نہ ہوا ہوں وہ اختلال جگر کی پر بھی ارسکول والالت ہوتی ہے اور مثلاً بھی کہ یہ بھی اور اشتہانی طعام بھی اور ہضم کہ اس سے بھی جگر کے حالات پر استدال ہو ستا ہے اور مثلاً سورنس کہ اگر چہ یہ ریا سے ہوتا ہے اور بجہ سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے بھی ہوتا ہے اور مثل اختلاف اقسام براز کے اور صناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ قریب ہو کر معلوم ہو گا اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہیں جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہیں اور مثل احوال زبان کے چکنے ہونے اور خشونت میں اور زبان کارنگ و دنوں ہونوں کارنگ کہ اس سے بھی استدال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہے کبھی درمیان قلب اور جگر کی تھالفت اور موافقت اور مظاہرہ یعنی غابہ کے بروگیرے کیفیت میں دونوں کے جاری ہیں ہوتا ہے جس کو ہم باب امزجہ قلب میں بیان کریں گے (۵) جو استدال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہے مثل اس کے ہے کہ لوں بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہے کہ رنگ سرخ ہو یا سفید ہوا و وقت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہئے اگر سنگ بدن کا زرد ہوں شدت حرارت جگر پر دلیل ہو گا لرزنگ بدن کا رصاصی ہو برووت جگر پر اور اگر رنگ میں بدن کے کمودت ہو جگر کی برووت اور پیوست اور مثل دل دلت یہ تان کے جگر کے خراب عالی پر اور نیز فربیجی کہ اس کو دلالت حراث اور ربوہت جگر پر ہے اور فربیجی

سمشی کہ جس میں چربی کی زیادتی ہواں سے جگر کی برودت اور طبیعت ثابت ہوئی ہو اور مثلاً انحری بدن کی پیوست پر دلالت کرتی ہے اور مثل عموم حرارت بدن کے لیے تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہ ہو حرارت جگر پر دلالت کرتا ہے اور اس وقت جو دلکل حرارت قلب کے ہو چکے ہو بھی سب پائے جاتے ہیں (۶) ہیئت سے اور اعضا کے استدال جگر کے احوال پر اس طرح کرتے ہیں جیسے اوروہ لیعنی سائن رگوں کے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت پر مباری جگر پر استدال کیا جاتا ہے خواہ انگلیوں کے چھوٹے اور لابنے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدال کیا جاتا ہے (۷) بالوں کے اور گنے سے مقام جگر پر استدال طرح سے کرتے ہیں جس طرح اور اعضا پر ان کے اگنے سے استدال کرنے کا طریقہ جا بجا ہم نے لکھا ہے (۸) جو چیزیں جگر جگر سے اوپتی ہیں لیعنی اوروہ ان کے ذریعہ سے احوال جگر پر اس طرح استدال کیا جاتا ہے کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایاں ہوں پس مزاج اصلی جگر کا مار ہے اور اگر اوروہ باریک اور منخفی ہوں تو مزاج اصلی جگر کا بارہ ہے لیکن اوروہ کی گرمی اور سردی اور زرمی اور کلتی جو محسوس ہوتی ہے کبھی تو حرارت اور برودت مزاج اصلی جگر کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی مزاج حارہ اور دربار حارضی کی وجہ سے انہیں حرارت اور برودت عارض ہوتی ہے (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے استدال یوں کرتے ہیں کہ صفر اکا زیادہ تولد جگر کی حرارت پر اوسوں کا تولد اس کی حرارت شدید خواہ۔۔۔۔۔ یا جو سہ پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہو جائے گا اور خون جید کا جگر میں پیدا ہونا اس کی صہت پر دلیل ہوتا ہے اور جس گر سے ایسا خون جید جو مشابہ غذائے بن کے ہر جگہ پہنچے اس مزاج نہایت صحیح اور درست ہے اور جس جگر سے خون صفر اوری خواہ سوڈاوی یا خون رعل یعنی ڈھنی قوام کا بدن میں پھینٹنے سی پیدا ہونا معلوم ہو یا خون مالی جو قابل اتصال اور جد ابدان ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استفقاء کی میں ہوتا ہے اس جگر کو

علیل تصور کرنا چاہئے اور یہ علامت اور انحراف اعتدال سے اس قدر معلوم ہو گا جس قدر کہ یہ اغلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن میں پہنچ (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یوں معلوم کرنا چاہئے کہ شے موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے ہوتی ہے اور مضا مد مزاج عارضی کی واسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزیں قائم مقام عادت کے ہیں ان سے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول میں بیان ہو چکا (۱۲) تلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہے کہ حرارت تلب کی برودت جگر کو زیادہ مفہوم اور مغلوب کرتی ہے اور رطوبت تلب کی جگر کی پیوست کو مفہوم نہیں کرتی ہے اور پیوست تلب کی اکثر تو رطوبت جگر کو کس قدر مغلوب کرتی ہے اور حرارت جگر کی برودت تلب کی فہر ضعیف کرتی ہے اور رطوبت جگر کی پیوست تلب کو بھی تھہوڑا سامنہ ہو کرتی ہے اور بز ددت جگر کی بہت کمتر حرارت تلب کو مفہوم کرتی ہے اور تیو بست جگر کی ہمیشہ رطوبت تلب کو مفہوم کرتی ہے اور برودت تلب کی حرارت جگر کو زیادہ مفہوم کرتی یہ نسبت مفہوم کرنے پیوست تلب کی رطوبت جگر کے واسطے حرارت تلب کی بھی رطوبت جگر کو زیادہ مفہوم اور مغلوب کرتی ہے یہ نسبت مغلوب کرتی ہے علامات امزجہ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی اور اصلی اگر حارہ واس کی علامت یہ ہے کہ اور دہ بدن و سینچ اور کشادہ ہوں گی اور خوب طرح ظاہر اور نمایاں نظر آئے گی اور خون جوان میں ہو گا وہ بھی گرم ہو گا اور تمام بدن میں گرمی محسوس نہیں لمس ہوا کرے گی بشرطیکہ جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت طلب نہ کرنی ہو اس لئے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ برودت تلب کی حرارت جگر کو کس قدر مفہوم کر دیتی ہے اس طرح علامت حرارت جگر کی تلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے اس لئے کہ تلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مفہوم کرتی ہے پس اگر تلب کا مزاج گرم معلوم ہو جائے اس وقت بھی جگر کی علامت حرارت میں سے یہی علامت تصور کی جائے گی کثر تولد صفر امتحانے شباب

میں اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے سیاہ بالوں کی کثرت سراشیف میں قوت اشتہائے طعام اور شراب کی بس یہ ساتوں علامات حرارت جگر کی اصل مزاج حار کی ہس جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارداں کی علامات اضداد علامات ہشگانہ مذکور تصور میں انہیں سے برودت قلب چونکہ اس کا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے نسبت غلبہ حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا اچھی علامت مذکور مجملہ علامات ہشگانہ حرارت جگر کی ضد یعنی برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہو گا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہے کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن میں ریقق پانی سرخ اشغض پیدا ہوتا ہے اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہے لہذا اکثر حمیات غصہ سے بیمار ہا کرے گا۔ جگر کا مزاج یا بس لمبی اس کی علامت یہ ہے کہ خون میں کمی اور جس قدر خون ہو گا وہ خلیط القوام اور اوردہ میں صلاحت اور جمیع بدن میں بخوبی بالوں کا گندہ اور پیدا یہ ہونا قلب اگر مرطوب ہو اپنی رطوبت سے خشکی جگر کا پورا پورا مدارک نہیں کر سکتا ہو بلکہ جگر کی پیوست پر کسی قسم کا غلبہ مرطوب سے نہیں ہو سکتا ہے مگر پیوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب اور منہبور کر دیتی ہے اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کر دیتی ہے کہ اس سے پیوست جگر پیدا ہو جاتی ہے مزاج قلب جگر کا جو طبعی ہواں کی علامت ضد علامت مزاج یا بس کی ہو اور قلب اپنی پیوست سے پیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا مدارک کر سکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے پیوست قلب کو زیادہ مقوہ رکتا ہے جگر کا مزاج حار یا بس طبعی اس کی شناخت کون کا غلیظ ہونا سیاہ بولوں کا سراشیف کو قریب زیادہ ہونا اور دہ کی کشادگی ہمراہ متلا اور صلاحت کے اور صفر اکے تولید کی کثر آخ رساب میں اور اس کے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت امما بدن کی بشیر طیکہ قلب اس کی مخالفت اپنی برودت سے نہ کرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اپر زیادہ کثرت خوبن کی اور قوام کا اچھا ہونا اور دہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور ان میں نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون زردی کے بالوں کا

سر اشیف میں زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہے بہبست حاریا بس مزاج کے اور بالوں میں کثافت اور پیچیدگی کا نہوتا جملہ بدن کی تقویت جگہ کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر حرارت نالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہے اور اگر رطوبت جگہ غالب ہو امراض عفوبت بت جلد بدن کو عارض ہوتے ہیں یا رویا بس مزاج طبعی جگہ کا اس پر کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کمتر ہوتا اور عروق کا تنگ اور پوشیدہ ہوتا اور انہیں صلاحت کا ہوتا اور مراقب پر بالوں کی کمی اور تمام بدن کی خشکی مزاج بار درطب جگہ کا طبعی اس کی علامت وہ امور ہیں جو صند علامات حاریا بس کے بیان ہو چکے امراض جگہ کا بیان جگہ کے خاص جرم جو ہری میں امراض سو مزاج اور مارض ترکیب و را اور ام عارض ہوتے ہیں اور نفاخت لیعنی ثورہا خصوصاً نزویک غشا، جگہ کے عارض ہو کر اوس فضا اور خالی جگہ میں بچھوٹ نکلتے ہیں جو گردہ اور جاب کے درمیان میں ہے اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہیں جن کا ذکر جد اجدا الوب مخصوصہ میں ہم کریں گے پھٹ جانے کا تحمل جگہ زیادہ کرتا ہے بہبست اور اعضاء کے پس اس کے پھٹ جانے سے موت عاجل کا چندان خوف نہیں ہاں اگر ہمراہ خرق جگہ کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اس وقت موت فجائی کا ضرور خوف ہوتا ہے کبھی جگہ میں امراض بشارکت اور اعضاء کے بھی عارض ہوتے ہیں خصوصاً معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سے پہلے تو ان اعضا میں کوئی مرض پیدا ہوتا ہے اور گردہ اور یہ اور مساریقا اور پرواں کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور مساریقا اور دیگر املاح کی شرکت سے پہلے ان رگوں میں مرض پیدا ہوتا ہے جو متصل تغیر جگہ کے ہیں پھر اس کا ضرر جگہ تک پہنچتا ہے اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگہ میں ممکن اور پاندار ہو کر بہز لہ اصلی مرض کے ہو جاتا ہے عجائب اور یہ اور گردہ پہلے عروق جگہ کو امراض مشارکت سے ماؤف کرنا ہے بعد ازاں جگہ تک ان کے مرض کی اذیت پہنچتی ہے اور بیشتر یہ مرض بھی جگہ میں جاگزیں ہو جاتا ہے اکثر جو مرض

بمشارکت جگر میں پیدا ہوتا ہے معدہ ہی کی مشارکت سے ہوتا ہے اور اس وقت ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہے مگر ان کا کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت مذکورہ کے ہضم کو فاسد نہ ہونے والے محب جگر کے امراض کا اکثر انداز مواد بذریعہ اور اربول اور عاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی ہوتا ہے۔ امراض تقویر یہ یعنی جو امراض مقرر اور اندر ورنی جہت میں جگر کے عارض ہوتے ہیں ان کے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قے صفر اوی اور قے دموی کے ہوتا ہے اور عرق کی طرف سے بھی اکچھرواقات یہ مادہ دفع ہو جاتا ہے دلائل سو مزاج حارکبد کے اس کی علامت پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے کم نہ ہو اور اشتبہائے طعام میں کمی اور لتهاب کا ہونا پیشہ اسہال کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ وغیرہ اس بول میں ترکیا جائے اور بھنس کی سرعت ماوراء اتر اور حمیات اور خون اور گوشت میں لیب اور بھڑک سی ہوتی اور حرارت خارجی وغیرہ سے زیادہ متاثر ہوتا۔ اور اسی حرارت جگر کے تابع زوبان بھی ہوتا ہے جو غلط سے ابتدا کر کے پھر گوشت جگر تک پہنچتا ہے اس کے تابع سخ اور خراش بھی ہوتی ہے اور کبھی طبیعت میں قبض پیدا ہوتا ہے اور باوجود قبض کے پسلیوں میں درجنیں ہوتا اور نہ لف اور نہ گرانی ہوتی ہے اسی سو مزاج کے ہمراہ قے زرد اور سرخ اور کرائی اور سبز ہوا کرتی ہے اور بر از مراری بھی سو مزاج حار میں زیادہ برآمد ہوتا ہے خصوصاً اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو اور اگر مادہ نہ ہو خون میں کمی ہوگی اور زبان میں خشونت اور بدن میں نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سن اور عادت اور حرفا اور پیشہ اور تمثیر کے بھی کیا جاتا ہے جو سو مزاج حار درمیانی ہو یعنی با قراطنیں ہے اس سے تولد صفر ہوتا ہے اور جب با فرات ہو خلط سو اور امراض سودا دی کو پیدا کرتا ہے مثال مالنجولیا اور جنون وغیرہ کے جب اسہال غسالی شروع ہو اور اس کے ہمراہ سقوط قوت بھی ہوتا اکثر یہ اسہال بسب ایسے ضعف جگر کے ہوتا ہے جو سو مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سو مزاج حار جگر میں براز

خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہے مگر آنکہ یہ سو مزاج یہاں تک پہنچے اور ذہن بانیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور حمیت جگر کو جلا کر ان کو براہ اسہال دفع کرے جب یہ سو مزاج خون کا احراق شروع کرتا ہے اس وقت برآمدشی دردی کے برآمد ہوتا ہے اگر جگر میں احراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلیہ ہو بعد ازاں ہمراہ برآز کے کوئی سیاہ شے گاڑھی سی برآمد ہواں کو حمچ جگر خیال کرنا چاہیے کہ جگر سے جدا ہو کر برآمد ہوا ہے اور جملہ سیاہ شے جو برآمد ہو ردی اور خراب نہیں ہے اور بیشتر برآز غسلی اور صدیدی مانی برآمد ہو کر پھر ٹھہر کے غلیظ ہو جاتا ہے اور سیاہی پکڑ لاتا ہے۔ اور ہوائے بیرونی کے لگنے غلیظ اور سیاہ اور دبوب ہو جاتا ہے جیسے کہ اصحاب امراض و باتییہ میں یہی کیفیت برآز کی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اس کے بعد سوداے رقيق برآمد ہوتا ہے سو مزاج بارہ جگر کا اس کی علامت سپیدی ہونٹوں کی کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس میں کمی اور رنگ کی خرابی اور آبہ تاب رنگت میں بالکل نہ ہوتی پس بیشتر سیاہ مائل یہ سبزی اور بیشتر زرد مائل نسبتی ہوتا ہے ایضاً بول کی سپیدی اور اس کا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جموہ حرارت جگر کے نہض میں فتو را رستی ہونا بھوک کی زیادتی اس لئے کہ بھوک کی نسبت یہ بات نہیں ہے کہ فقط معدہ سے ہوتی ہے اور باوجود یہ کہ بھوک کی زیادگی ہو مگر استمرار اور ہضم میں کمی ہو اور جس وقت برودت جگر کی درجہ انتہا کو پہنچ جائے اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہے براہ کی یہ کیفیت ہے کہ پیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہے اور کبھی پتا ہوتا ہے اس لئے کہ جذب رطوب میں صعنف ہے اور سپیدی مائل قلیل الراحت ہوتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ رقيق بھی ہوتا ہے اور تر یعنی گیلا اس وجہ سے ہوتا ہے مگر ہمیشہ تنہیں رہتا ہے اور اس طرح متصل اور پے در پے برآز میں تری نہیں رہتی یعنی ایک مرتبہ برآز تر ہوا اور دوبارہ خشک بھی ہوتا ہے اس سو مزاج میں اختلاف یعنی دستوں کا آنا زیادہ نہیں ہوتا اگرچہ انتہا اس کی اور ابتدائے عروض میں طول ہوتا ہے ہوتا ہے اور آخر آخراً ایک شے مثل

خون کی خارج ہوتی ہے اور متعدن ہوتی ہے مگر وہ مثل خون گداختہ کے نہیں ہوتی کبھی تابع سو مزاج بارد کے بعد زمانہ دراء کے حمیات بھی ہوتے ہیں اس لئے کہ جو خون رتیق ایسے شخص کے بدن میں پیدا ہوتا ہے ہر ایک عفونت کو جو اس خون پر واڑ ہو قبول کر لیتا ہے اور یہ حمیات سخت اور با صعوبت ہیں باب حمیات کتاب چہارم میں ان کو ہم بیان کریں گے اکثر شروع شروع میں دست جو آتے ہیں ان میں صدید رتیق ہوتا ہے بعد ازاں غلیظ ہوجاتا ہے اور پھر سیاہ ہوجاتا ہے جس وقت دستوں کا قوام اور رنگت مثل غسلہ الحم تازہ کے ہوا اور یہ بات ابتداء میں اشتها کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کرے گی اور اگر بعد اس کے سقوط اشتها غارض ہو تو یہ پیشتر نساوانگاٹ سے یہ بات پیدا ہو گی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امراض اغیرہ کے ہو گی اور اکثر دلالت اس کی اسی ضعف جگر پر ہو گی جو برودت سے غارض ہوتا ہے اور آخر میں اس اسہال کی اشتها پھر عود کرتی ہیا و رافراط اس میں اکثر ہوجاتی ہے اور مراری میں ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہے کبھی اس مزاج بارد پر سن اور حادث اور غذا اور سہاب گز شیتہ مثلاً سرد پانی پینا نہار منہ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اس لئے کہ جگر ملٹھب اور حارب وقت حمام خواہ بعد جماع کے بہت جلد آب سرد کو بقادار کشیر چوں لیتا ہے اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہو گا ترثی منہ میں اور رطوبت بر از میں پائی جائے گی اور پیشتر یہ بر از سیاہ سبزی مائل ہو گانہ زرد اور نہ سرخ سو مزاج یا بس جگر کا اس کی علامت خشکی وہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلاحت بول کی وقت اور کبھی رنگ اس کا سیاہ ہوجاتا ہے اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سو داخواہ صفر ہو ہر ایک کے دلائل اصول اور بیان عام کے بیان میں گزر چکے اسے شناخت کرنی چاہئے سو مزاج رطب جگر کا اس پر دلالت تجھ چشم اور چہرے کے بھر بھرا پن سے اور نرمی گوشت سراشیف کی اور کمی پیاس سے ہوتی ہے لیکن اگر حرارت موجود ہو گی وہ رطوبت کو جوش میں لائے گی اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا اور پیشتر ہم را

ایسے رنگ کے جھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہے پھر اگر برودت شدید ہو جائے رطوبت
غالب ہو جائے گی اس وقت رنگ میں بہتری آجائے اور پیشتر تمام بد نصیف ہو جاتا
ہے اس جیسے کہ رطوبت اس کو ڈھیلا کر دیتی ہے بیان عام معالجات جگر کا جگر کے
واسطے حفظ صحت کی تبدیر بالچک اور شبیہ کرنی چاہئے اور دفع مرض کی تدبیر بالحد کرنی
چاہئے اورام اور قروح اور آفات مقدار کامد اور اور ^{تفتح} سدوں کا علاج خواہ اور آفات
جگر کا انہیں تدبیر و سوں سے کرنا چاہئے جو اوراعضا کے واسطے مناسب تجویز کیا گیا ہے
نہایت عدمہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر میں اور خصوصاً عود جگر کے امراض
میں وہی زمانہ ہے جس وقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر
کے جگر میں پہنچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہو چکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزائے غذا کی جگر
میں چار حصوں پر ہوتی ہے وہ بھی ہو چکی اور یہ بھی لحاظ ہو کہ غذا کھانے اور دوا پلانے
کے درمیان میں زمانہ صالح کا وقہ ہو اور عادت کی راہ سے آدمیوں کی وہ وقت وہی
ہے جو سونے سے اٹھ کر اور نہانے سے پہلی زمانہ ہوتا ہے (بشرطیکہ وہ آدمی پابند قواعد
حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت میں ہوں) یہ بھی واجب ہو کہ جگر کے
ایسے ماراض مادی کے علاج میں جس میں طبیب کو وہی راہ چلی پڑتی ہے جس تدبیر
کے امراض سریا اور رمیہ میں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ان امراض ادویہ سے
سدہ خواہ ورم پیدا ہوتا ہے پس ایسے امراض کے علاج میں ادویہ محللہ اور مفتخر کو بے
آمیزش ادویہ مقویہ قباضہ کے ہرگز استعمال کرنا چاہئے ہاں اگر پیس با فرات معلوم معلوم
ہوتب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتخر کی اجازت ہے مناسب نہیں ہے کہ تبرید جگر میں زیادہ
مبالغہ کیا جائے جہاں تک ممکن ہو اس لئے کہا فرات تبرید سے نوبت استعمال کی پہنچتی ہے
اور اس طرح زیادہ جگر کی تخلیں بھی کرنی جائز نہیں ہے ورنہ ذبول پیدا ہو جائے گا اور
اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اس کو مقدار مزانج طبعی
جگر کا ضرور علم درکار ہوتا کہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزانج طبعی پر آجائے

بس اسی جگہ ٹھہر جانا چاہیے اور علاج کو روک لینا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت جگر کے علاج میں خطا ہوت ہے وہ خطا جگر کے ضرر سے تجاوز کر کے عروق تک پہنچتی ہے پھر اس کے بعد تمام بدن تک اس کا ضرر ہوما پہنچ جاتا ہے مجملہ خطاوں کے معالجہ جگر میں ایک بڑی خطا یہ بھی ہو کہ اور کیا جائے ایسے وقت کو ہاں اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرنا اس وقت مناسب ہوتا ہے کہ ماڈ مقر جگر میں ہو دوسری خطا یہ ہو کہ اسہال کرنا اور رار کی جگہ یعنی جس وقت ماڈ محب جگر میں ہو کہ وہاں مناسب اور اس ہے جوادو یہ جگر کے امراض میں مستعمل ہوں واجب ہے کہ خوب باریک کوئی ہوئی ہوں اور یہ بھی واجب ہے کہ جوہران دواوں کا لطیف ہوتا کہ جگر تک پہنچ جائے گرم ادو یہ ہوں سرداور قابض ہوں ادو یہ ملطفہ کی شان یہ ہے کہ خون میں حدت پیدا کرتی ہیں اگر چیز بھی کرتی ہیں پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال میں اس کی رعایت ضرور ہے ماء الاصول بھی کہ مجملہ ملطفات اور مضخات کے جگر کی ادو یہ میں ہے کبھی اس کا استعمال جگر میں اخلاط مختلف ایسے پیدا کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہیں ہیں پس واحب ہے کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا استعمال ہواں کے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلانی جائے جو معین طبیعت ہو۔ اور اس کا فعل نوما الاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہے آلام جگر کو عموماً نافع ہے محرومین کے واسطے بخوبیں کے ساتھ اور سرد مزاج والوں کے واسطے مارعسل کے ہمراہ بھیڑنے کا جگر بالخاصیت امراض جگر میں نافع ہے اس طرح حلم حلزوں یعنی گھونگھے کا گوشت اشیاء ضارہ جگر کے جانا چاہئے کہ طعام پر بدون ہضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی تدبیری نہایت مضر اشیاء ہے جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعتاً نہار انٹھ کر پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید یہ شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اور پرند کو رہوا ہے) اس لئے کہ ان اوقات میں چونکہ جگر میں التهاب حرارت ہوتا ہے اور مقدار کثیر آب سرد کی جگر

کی امتصاص یعنی چونے میں آتی ہے اسی سبب سے ضرر ہوتا ہے اور پیشتر اسی سے نوبت استقامت کی پہنچتی ہے پس ان اوقات میں اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہ ہو سکے لازم ہے کہ پانی میں کوئی شربت مالیا جائے اور زیادہ سرد نہ رہنے پائے اور فقط ڈگڈ کرنے پینا چاہئے بلکہ تھوڑا چوس چوس کر پیا جائے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگد کو مضر ہیں اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرنے میں گھوں بھی ایسی خوش ہے جس میں نسبت بحال جگد کے لزوجت ہے مگر بعد جگد کے اور اعضا کی نظر سے اس میں ایسی لزوجٹ نہیں ہے یعنی جس وقت جگد میں ہضم ہو جائے پھر اور اعضا کو اس کی لزوجت ضرورت نہیں پہنچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہوں با لزوجت نہیں بلکہ جو چبا کر استعمال کی اجائے اس میں لزوجت ہوتی ہے (۴) شراب شیریں جگد میں سدہ پیدا کرتی ہے اور خود وہی شراب سینہ میں جلا پیدا کرتی ہے سدہ جگد پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ شراب شیریں جگد میں بتا لد رفع کہنچ جاتی ہے اس لئے کہ جگد میں معدن تولد خون کا پلٹر شیرینی کے ہو شراب حلوکو دوست رکھتا ہے اور فوراً بر وقت تناول کے اسے اپنی طرف جذب کرتا ہے اور سرعت نفوذ تو اس میں اس وجہ سے ہے کہ شراب ہے لہذا مثل اور اشیاء متناولہ کے اتنی دریٹھر کر جگد میں نہیں پہنچتی کہ اس کا ثغل غایظ جو ہر لطیف سے تمیز ہو جائے بلکہ اپنی غلط سمتی جگد پروار ہوتی ہے اور جو ممالک اور راہیں اس کی آمد کی معدہ سے جگد میں پہنچ جاتی ہے اس لئے کہ طرق اور راہیں جو درمیان معدہ اور جگد آمادہ پا کر فوراً جگد میں پہنچ جاتی ہے اس لئے جگد کے ان سب کو مہیا اور آمادہ کشاوہ اور وسیع میں نسبت اور اہوں کے جو عروق مٹھو شے جگد تک پیدا ہوئی ہیں یعنی جن رگوں کی طرف سے کوئی شے جگد میں پہنچتی ہے وہ رگیں کشاوہ نہیں ہیں جیسے یہ ممالک وسیع ہیں پھر جب جگد میں یہ شراب پہنچتی وہاں بھی اسقدر زمانہ تک نہیں ٹھہر تی جو کہ ہضم جگد تمام ہو اور تمیز اور جدا کرنے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اس کا جزو اطیف رکھائے تگ میں دفع ہو جاتا ہے اس لئے کہ سریع النفوذ ہے اور

رسوب اسی جگہ رہ جاتا ہے کہ راہ عروق نیقہ کی رنگ ہے اسی سبب سے جگر میں سدہ پڑتا ہے۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلوقے جگر کے مخالف ہے یعنی ریہ میں اس کے سبب سے سدہ نہیں پڑ سکتا یہ اس لئے کہ ریہ میں صاف ہو کر اس کا گزر ہوتا ہے اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہے کہ مری کے منافذ سے سنبھل رشح کے شراب ریہ میں پہنچتی ہے اسی قاعدہ پر کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جوش کسی وسیع جگہ میں پہنچتی ہو تو رشح پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جب اجوف کی طرف سے شراب حلوقہ میں جاتی ہے یہ پہنچنا اس کاریہ میں بعد اس کے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثقل وغیرہ جگر میں رہ گیا ہے اور وہ شراب صاف اور سیال ہو کر رنگ را ہوں یعنی عروق جگر سے کشاوہ مقام یعنی ریہ میں پہنچتی ہے پس گویا دوبارہ صاف ہو کر ریہ میں جاتی ہے اب سدہ کی وجہ ہو سکتی ہے اور اس طرح اور جملہ حالت میں شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہوا شیاء موافق جگر کے دواؤں میں جوش تلتھے ہے کہ تلتھی کی وجہ سے تفخیم کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اس کے ذریعہ سے مفتح ہوا اور کس قدر قبض بھی اس میں بوجہ عطر بکر کے ہو جگر کو موافق ہو گیا اور مناسب جو ہر روح جگر کے ہو گی اور اس کی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور تناح اذخر اور مرکب وغیرہ (۲) اور وہ چیز جس میں قوت غسل اور جلد کی ہوا اور تقویت صدید جگر کا جور دی کرنا جو ہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہے (۳) اسی طرح اس میں ارخا اور ڈھیلا کرنا جو ہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہے (۴) اسی طرح جس دوائیں قوت اضاج اور تلسمین کی ہو خصوصاً اگر کسی قدر قبض اور تقویت بھی اس میں ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۵) اور جوش باوجود ہر دو اضافہ مذکورہ بالا کے لذیذ بھی ہو جیسے زہیب خواہ سرخ المفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگوں کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہے کہ جس میں حرارت شدید نہیں ہوتی اور اگر دوائے مذکورہ ہمراہ خاص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اس کے ہو گی کہ جگر کو محبوب ہو جیسے زہیب اور انجیر اور بندق اور نفع بھی اس کا درجہ کمال پر پہنچ گا پھر اگر باہمہ اضافہ کے اس میں

یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نہ کرتی ہو اس کے نفع کی کچھ حد نہ ہوگی۔ طریقہ شفوقی اور ہندبائی بستائی اور بری بھی جگر کے موافق ہے اور امراض حارہ جگر کو (سوائے اسہال حارکے) بالخاصیت بھی مفید ہے اور برآہ کیفیت ہارہ کی جومضاظہ حرارت ہے بھی نافع ہے پس اس کا نفع دونوں طرح سے ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم مرکبی جس کی تلخی شدید ہے جگر حارکے واسطے نافع تجویز کرتے ہیں اور اس کا نفع یعنی تتفیق سدہ کے تلخی کے جہت سے اور یہ سبب تقویت کے برآ قبض کے خیال کیا جاتا ہے اور امراض بارہ میں بالخاصیت بھی نافع ہے اور بے نظر تتفیق اور تقویت کے بھی نافع ہے (مگر سعال صدری میں مضر ہے) جس وقت افراد برودت جگر میں ہو دونوں کائنی میں جسے چاہیں شہد یا ماءِ اعسل ملا کر استعمال کریں پس شہد اچھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کرے گا اگر تبرید کائنی کا خوف ہو اور تمام انعام کائنی پر شہید کی آمیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونوں کائنی سوکھا کر شہد خواہ ماءِ اعسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہیں اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش دے کر تناول کی جاتی ہیں پس خوب نفع دیتی ہیں ورنچ کر کے خلط بارہ کو برآہ بول خارج کر دیتی ہیں غذا میں جگر کو وہ غذا موافق ہے جس کا کیوں جلد ہو۔ شیرینی جگر کو ایسی موافق ہے کہ اس سے جگر فربہ ہو جاتا ہے اور تقویت و تعظیم عبشه جگر کی جلاوت سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر بہت جلد حلاوت سے جگر میں سدہ پڑ جاتے ہیں اس لئے کہ شیرینی کو بعض و روشنی مع اور اخلاط کے جگر جذب کرتا ہے اس واسطے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر میں ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اس لئے کہ شیرینی بہت جلد مستحیل مرار کی طرف ہو جاتی ہے اور سدہ بھی جگر میں پیدا کرتی ہے (چنانچہ شراب شیرینی کے بیان میں گزر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہو جو غلیظ ہو اس لئے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور قند شیرینی (جیسے قند سیاہ کہ بہت زیادہ مستحیل برار ہو جاتی ہے پس تجھے جگر کو بہ سبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تھیس مباری غذا بھی کرتا ہے مگر منہجیں اس میں زیادہ ہے۔ اور قند ق جمیع امزیجہ جگر کو نافع ہے اس لئے کہ اوس کی حرارت شدید نہیں

ہے اور مفتح بھی ہے اور کیموس اس کا جید ہے۔ جگرگ اور گھوکھوں کا گوشت جگر انسان کو بانحصاریت نافع ہے علاج سو مزاج حار جگر کا تدبیر میں ایسے جگر کے زمی کرنی چاہئے اور درجہ اپنہا کی تدبیر دوائے اور غذائی نہ کرنی چاہئے۔ زیادہ ارخاجو کہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اس سے بھی جگر کو بچانا چاہئے اور سدہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی اوس کی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے استعمال بروات غلیظ کا زیادہ تدبیر سے بھی اجتناب کرنا چاہئے بلکہ واجب ہے کہ جومبر دات ایسے مزاج کے علاج میں استعمال کئے جائیں ان میں ہمراہ تبرید کے جلا اور تقطیح ہوا اور تنقید غذا اور قبض اس قدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہ ہو۔ آب جو میں یہ سب اوصاف فراہم ہیں (مگر قوت قابض نہ ہو) ہندبائے بری اور بستائی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ان فوائد کی نظر سے اس لئے کہ مزاج اس کا مکمل برودت کی طرف ہے اور افراط برودت نہیں ہے اور اس میں تلخی ایسی ہو کہ تقطیح کرتی ہے بدوں تلخیں کے اور قبض اس میں بدرجہ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے بلکہ اس کی منفعت تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ جگر بارہ کو نافع ہوتی ہے دونوں قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ میں پڑتی ہے چنانچہ ادویہ مفرده جگر کے مقام پر بھی ہم نے لکھا ہوا اور نقشہ ہائے ادویہ جگر کتاب ادویہ مفرده میں بھی لکھے چکے ہیں کبھی۔ اس کو ابال کر بھی لکھاتے ہیں خصوصاً ہمراہ کشیز بزر اور کشیز خشک کے اور سر کے ساتھ بھی تناول کی جاتی ہے زرشک میں نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر مہندی میں بھی جس وقت طبیب اپنی حدس صائب سے (تو جہ کی بول اور وجود ٹقل کے) دریافت کرے کہ جگر میں سدے ہیں ادویہ مذکورہ رکرنے کا اضافہ کر دے اس لئے کہ کرفس سدہ بائے جگر کے ہر قسم کی تقطیح کرتی ہے (مقرر جگر کا سدہ ہو یا مدب جگر کا) اور نفوذ اس کا بسرعت ہو جاتا ہے اور اس طرح حال بکھیں کا ہے۔ مخلد نافع ادویہ کے یہ ہے عصارہ کاسنی اور عصارہ کائنخ اور عصارہ عنب الاعلاب مکدو اوقیہ اور عصارہ کشیز تر اور عصارہ یا زیانہ ہرواحد ڈیڑھ او قیہ اور نصف اور ہم زعفران اس میں داخل کر کے پلانی

جائے رونگل تازہ اور غمہ اور رونگن نفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے کہ حرارت جگہ کی تبدیل کرتا ہے مجملہ دوائیں کے جو کہ جگہ حارکونا فع ہوتی ہیں یہ دوا ہے اسپیوس یعنی اسپیغول دو مشقاب ہمراہ شکر طبرز اور آب سرد کے تناول کریں۔ ایضاً عصارہ کدوے بریان اور عصارہ گلزاری اکا اور آب انار اور مادہ گاؤ کا وہی اور آب سیب اور آب کشی اور بفشنہ اور عصارہ گل سرخ تازہ کو پلاٹیں اور اگر جمی اور حرارت میں سکون نہ ہواں وقت مانچین ہمراہ سکھجیں کے لفغ کرے گا جو ہر روزہ ہمراہ تین درہم ہالیلہ زرد کے اور ایک درہم لک مغسول اور نصف درہم تجم کرنے کے پایا جائے اور جب دو ہفتہ اس طرح مانچین کے استعمال سے گزر جائیں مادہ شتر کے دودھ کا استعمال شروع کرنا چاہئے ایک رطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو منتفہ اور منفذہ کا اثر رکھتی ہیں اس دودھ میں بھی داخل ہوں گی مثلاً کس قدر عصارہ خافث خواہ تجم کا سنبھال اور تجم کشوت وغیرہ اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے فتح اذخر کی بھی ہوتی ہے اور اکثر امیاں مخدرات کی بھی معا جین افیونیہ اور وہ معا جین جنہیں بھنگ پڑتی ہے ان کی بھی حاجت ہوتی ہے اور میں ایسے مخدرات کا استعمال جب تک ان سے بچانا ممکن ہونا پسند کرتا ہوں جو شخص جوان اور قوی ہواں کو بیشتر نہ اڑھ کر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لیما کافی ہوتا ہے جگہ بار کی تدبیر میں قرص طباشیر اور قرص زرشک جو باردا جزا سے مرکب ہوا اور قرص کافور بھی نافع ہے مجملہ اقراص نافعہ کے ایک قرص یہ بھی ہے گل بید مشک اور گل سرخ نیلوفری مکدوں درہم سرخ لک معنوں ان ادویہ میں (مثلاً پیتاں بارہ درہم کافور ڈھانی اور ہم صندل سرخ لک معنوں ان ادویہ میں ساروں اور دارچینی و قرنفل وغیرہ) جس طرح کہ صبر بھی انہیں ادویہ میں دھویا جاتا ہے ایسے لک مغسول سے سات درہم اور فول آٹھ درہم زعفران تین درہم رویند خطانی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطفیٰ پر سیاٹشان ہرواحد تین درہم آب ۔۔۔۔۔ مکا اور آب کا سنی میں ترکر کے قرص تیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایک مشقال کے ہو اور ایک ہی

قرص ہمراہ آب سب سب اٹلاب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار کو ضمادات بھی نافع ہوتے ہیں یہ ضماد بھی ازیں قبیل ہے۔ خوف کو کوئین اور اس پر روغن گل سر دکیا ہوا ذالیں اور ضماد کریں۔ یا صندل میں ایک او قیہ اور فونفل اور بفشنہ خشک نصف او قیہ گل سرخ ڈیڑھ او قیہ زعفران نصف او قیہ انٹیں چہارم او قیہ کافور دو درہم ان جازاء کو اوس قیر و طی پر زیادہ کریں جو روغن بید سادہ سے تیار ہوئی ہے اور کسی چڑی جیز خصوصاً کدو خواہ بڑے نبوب یا پتقد ندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کریں۔ کبھی ضماد عصارہ ہائے بقول بارہہ سے مثل عصارہ کدو اور گلکڑی و دیگر اشیاء از قسم بقول بارہہ سے کیا جاتا ہے جن کا بیان باب مشروبات ادویہ میں ہم نے کیا ہے اور انہیں ضمادات میں جو خواہ مسوز کا ستودا لا جاتا ہے اور روغن گل بلا کر ضماد کیا جاتا ہے اور بیشتر انہیں کوئی دو مثل صندل اور فونفل اور کافور کی بھی پڑتی ہے اور کچھ دو نہیں اگر ان ضمادات میں از قسم عطریات بعد خوشبو ادویہ کی داخل ہوں اور آب ہائے فوا کہ خوشبو مثل سیب وغیرہ کے ملائے جائیں اور اکثر تھوڑی سی میسون بھی انہیں چھڑک دیتے ہیں غذا جوایے بیماروں کو دی جاتی ہے جیسے اب جو اور سلافات بقول مذکورہ اوحجم انہیں سر در کار یون کا پختہ کیا ہو اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشیز تر کے اور کا ہوا اور چند را بمالے ہوئے اور دوغ اور ترش اور ترش دو دھ کاپانی اور گوشت حلزون کا فوا کہ میں آلوچہ اور بیہی اور امرود مگر اس کو زیادہ نہ کھائے ورنہ قبض زیادہ کرے گا اور سدے بھی پیدا کرے گا ایضاً سیب اور انار میخوش اور انگور ترش اور اس کے قبض کو ایسی شے کے ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہئے جس میں کس قدر تلکیں ہو اور توت شامی اور پیاس ہمراہ کبر کے اور سر کہ اور زیست جو آب انار سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہ ہو خصوصاً وہ قسم جن کا نام رتی ہے اور فلسطی اور ہندی کی یہ اقسام ایسے بیمار کے لئے مناسب ہیں جو چیز ادا دویہ میں سے ایسی ہے کہ اس میں نہ بردی کے ساتھ قبض بھی ہو اس کو پے در پے تناول کرنا چاہئے کہ خوف سدہ پڑ جانے کا ہے۔ جو تربوزہ سخت ہو اور

شیریں کم ہوا اس طرح وہ انگور جن کے مغز میں سختی ہو اور شیریں کم ہوا س کے کھانے میں کچھ خوف نہیں ہے اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہوا وہ نیخوش موگ کے پکوان اور قطفیہ اور قریعیہ اور اس فنا نجیہ اور عدیہ کہ انہیں ترشی ہو یا نہ ہوان لوگوں کو نافع ہیں۔ بعض طبیب ایسے بیماروں کو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہیں مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ قندق میں زیادہ سختیں نہیں ہے اور سدوں کی تفیض بھی کرتا ہے اور جید الحدا ہے لہس اس کے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہیں ہے جس میں کس قدر تبرید ہو گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو پالک کے ساگ میں پختہ ہوں خواہ سرکہ میں پختہ کی جائیں اور مصوصات اور قریضات جو مجان لطینہ ہے جیسے گوشت جدی یعنی حلوان بز خواہ سبک اقسام طیور کا گوشت جو با آسانی ہضم ہو جائے جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ ہو اور فاختہ کا گوشت ایسی چڑیوں کے بطور بھی المو نافع ہیں جیسے اور یعنی مرغابی اور بچہ ہائے مرغ اور کنجک اک گوشت ترشی بڑے یا نہ پڑے جانوروں اور طیور کا جگہ اور طحال اور دل کا کھانا ان کو مضر ہے اور جو گوشت غایظ اور تفصیل ہیں جیسے بز کوہی اور مینڈھا اور جیوانات جو پڑھ زیادہ رکھتے ہیں اور جن کا گوشت سخت ہے مگر گوشت جو گاؤ کافریں کے طور پر پس انہیں بیماروں کو نفع دیتا ہے جن کے معدے قوی ہوں ایسے اندھے سے کہ پکانے میں سخت ہو جائے خواہ بریان کرنے میں سخت ہو گیا ہو بھی ان کو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیزوں نے بھی انہیں احتیاط کرنی لازم ہوا لئے کہ کھین۔ صفر اہو جاتے ہیں۔ شراب بھی ان کو مضر ہے مگر اس قدر کو بجهت عادت اور خونگری کو اس کے دیتے ہیں لا چاری ہو یا ضعف ہضم کی وجہ سے اس کا دینا ضرور ہو ایسے وقت اگر پلائی جائے وہ بھی ہموزی سی اور رقیق مائل پسیدی ہونی چاہئے۔ مذہبیں بارہ مزاج جگر کی ایسے لوگوں کو شراب تفصیلیں ہمراہ سمجھیں عملی کے پیمانے نفع دیتا ہے اور کبھی سر دجگروالے بیمار کو یہ مذہبیں مفید ہوتی ہے کہ قرص انتیں تناول کر کے شب کو سور ہے بروز سختہ جو مشہور ہیں زیادہ نافع ہوتے ہیں

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

سلیمانہ کمد چھوڑخی ایرسابرگ مرزا بنخوش کمد آٹھ درخی اشق ۲۴ درخی صمع ابطم کند رکد
بارہ درجمتی موم ڈیڑھ روغن حنابقدر حاجت اینا حماما ایک او قیہ حب بیلان مقل
قر و مانا حنام کند رزغرا ان ہر واحد ڈیڑھ او قیہ سنبل شامی دوا قیہ صمع ابطم چھ او قیہ
کند راو مقل کو کسی شراب میں پہلے گھولیں اور پھر رزغرا ان کو بھی اسی میں خوب محلول
کریں اور صمع ابطم کو روغن ناردیں میں بھگو دیں اور باقی اویہ کونٹکل پیسیں اور روغن
ناردیں اور شراب مذکور سے ملا دیں اور جھوڑا ساموم اس پر ڈالیں اور بطور ضماد کے
استعمال کریں۔ یا ان کے یہی اور ارد جواد صغیح عربی اور مغز ساق گاؤ اور روغن گل اور
انفتیں اور حننا اور سنبل رزغرا ان اسارون ایرسارون ایرساق فل اشق مصلگی حلق
الانباط اور ان اجزاء میں سے گرم اور سرد کی مقدار بقدر حاجت کے کم و بیش کرنی چاہئے
غذا ایسے بیمار کی لباب خیز عمدہ ہے جو کسی شربت میں بھگو کر استعمال کریں خواہ ان کو
خندیقون و حفظ شراب کی ہے اس میں اور گوشت کے اقسام سے ایسے جو سب کے
ہیں جیسے گوشت کنجٹک کا خواہ ان کو گوشت کبک یعنی چکور کا یا گوشت دراج یعنی تیتر کا یا
گوشت ججل یعنی کبک کا اور گوٹے جمال کا اور بیطون اوز یعنی مرغابی کا خصوصاً یہ سب
گوشت بھننے ہوئے اور اگر قلینہ تیار کیا جائے تو اس میں مصالح خوشبو ڈالیں اور کرنب
مطبوخ جوتین مرتبہ پانی میں پانی بدلتے دل کر پکایا جائے اور پھر اس میں خوشبو مصالح
گرم بھی داخل ہوں اور دارچینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی شریک ہو اور سداب اس پر
تراش کر ڈالی جائے۔ احتشاجو پینے کے واسطے تیار ہوں مثل حلبة اور لبوب مارہ کی بنائی
جائیں کبھی ایسے بیمار کی غذا کیں کاتنی اور خصوصاً جو قسم کا تنہی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی
ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ باجرہ جو خوب گل کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض و ک
زیادہ مانع ہوتا ہے اور میری رائے میں تجویز ہذا ٹھیک نہیں ہے تغل کی چیزیں خواہ
میں سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کا ایسے لوگوں
کے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہیں کہ پستہ اور بادام دونوں سے پہیز کرنا

چاہئے کہ معدہ پر گرانی پیدا کریں گے مگر پستہ کے نسبت اس قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے (اس لئے کہ مقوی معدہ ہے) گوشت حلوون یعنی گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبو دار چیزوں سے مبرز کیا جائے بہت مفید ہے۔ دودھ اور چھلی اور فواکر اور گوشت ہائے غایظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہئے تدبیر مزاج یا بس جگر کی مربلات مشہور جواز قسم غذا کے ہوں اور بقولات مرطبه اور طلا ہائے مرطبه اور ضمادات اسی طرح کے اور اشرب بھی جو تر طیب پیدا کریں اور حرارت برودت میں مائل باعتدال ہوں بقدر حاجت پس انہیں اشیاء سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہئے اور بھر اس کے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ تر طیب با فرط انہے ہونے پائے کہ منحر بہ القینہ ہو جائے اور ترمل اور استقاء کی پیدا کرے تدبیر مزاج رطب جگر کی ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جس میں لطیف اور نصف ہوا س کا علاج ہے خصوصاً وہ چیزیں کہ جس میں ہمراہ نصف کے تخفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تخفیف بھی پیدا نہ کرنی چاہئے ورنہ نہ ذبول پیدا ہو گا تدبیر مزاج گرم خشک کی ایسا آدمی غذا ہائے بارور طب اور سر در بقول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز میں قبض شدید اور نصف کی قوت ہے اس سے پرہیز کرے زیادہ مفید ایسے مریض کو شیر مادہ خوکا ہے ضعیف اور ناتوان بقدر سات اس انبر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی تو ان دس اس نارک استعمال کر سکتا ہے چانوں اور زیریہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر جھوڑی مقدار پستہ کھانے میں ضرر نہیں ہے بلکہ شاید یہ نظر مناسب مزاج کے فائدہ بھی ہو۔ مراثم اور اضمدہ بارور طب کا بھی استعمال کرے اور با ان میں اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترتیب نہ ہونے پائے کہ از خاتک نوبت پہنچ اور گوشت ہائے غایظ سے بھی پرہیز کرے اور اعضائے غایظہ حیوانات کے کھانے سے بھی ایسے حیوانات کے اعضا جس کا گوشت عمده ہے پس جگر اور تی ایسے جانوروں کی غایظ ہے اس کو ترک کر دے تدبیر مزاج حار طب کی ان مبردات کا استعمال کرے

جن میں قبضہ ہوا رشت بھی ہے نذاکے اقسام سے ہوں خواہ دوا ہوں اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو اس وقت ان اشیاء کا استعمال کرے جوان ہوا کو لطیف کریں اگرچہ ان میں ضعف کی قوت نہ ہو جیسے ماء الجین اور شکر طبر زدیاں کوے عصارہ درخت مکوئے سبز کا کنج بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مشتمل صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اس سی کم ضعیف کے واسطے یا نصف شفال ایارج ہمراہ ایک استار امتاس کے جوایک سکر جہ آب بر گ مکو خواہ آب بر گ کاسنی میں تر کیا گیا ہو خواہ تنہا امتاس آب کا سنی اور آب رازیانہ یا اب مکو میں تدبیر مزاج بارد یا بس کی ضماد ہائے گرم اور چب اور زرم از قسم مرادہم وغیرہ کے مشتمل ہوں گے اور معاجین مارہ جیسے دوا اللہ اک اور دوا اللہ اک اور دوا اللہ اک کرم اور مجون قباد ملک اور امر و سیا اور اٹانا سیا اور قوتی اور مجون فندا یاقوں سے چنے کے برابر پایا نالا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جس میں روغنہائے رطب داخل ہوں۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہئے اگر قبضہ طبیعت ہواں حب کا استعمال کیا جائے سکنیتی اشق جاؤ شیر ہموزن اور چشم کرنیں اور انیسویں ہرواحد برادر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہرا دویہ سابقہ کے ہو یعنی مثلاً اگر سکنیتیح ۳۰۔ ماشہ ہوتا کرش ۳ ماشہ اور اس طرح انیسوں بھی اور سب اجزاء سے گولیاں تیار کریں خواہ فقط سکنیتیج کو من کسی ایک دوا دویہ حب مذکورہ سے لے کر گولی تیار کریں اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک دویہ مذکورہ کا بالا سے مثل وزن تجمع کے ہو (مرادیہ ہے کہ جس قدر تجمع اجزاء حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر ان ادویہ میں سے منتقل ایک دوا خواہ دو پر اختصار کریں اب بھی وزن فقط اسی دوا واحد کا خواہ دو دوا کا برابر اس قدر وزن کے ہوں جو پانچوں دویہ کا وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کے واسطے ایک مشتمل اور قوی کے واسطے دو مشتمل ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرہ بعید ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی کا وزن تجمع جو ب کے ہو اور مرادیہ ہے کہ اس

نسمہ کے پانچوں اجزاء کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بحسب طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسمہ سے فقط ایک خواہ دو دو اوس پر اقتدار کریں اس وقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسمہ کے وزن اجزاء کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہے گونسمہ ایسا عمدہ نہ ہو مگر ہم کو نیوں وزن اجزاء حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہے جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کے واسطے ضعیف کے ۲ ماشہ ہے اور قوی کے واسطے ۹ ماشہ ہونا چاہئے پھر چونکہ تمین ادویہ اگر چار چار ماشہ لی جائیں تو مجموعہ اس کا بارہ ماشہ اور دو دو یہ تمین تمین ماشہ کا وزن مجموع چھ ماشہ پس قرضی مجموع سے کل کا وزن انٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہے اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو تیار کریں تو ملکش اور اشق اور جاؤ شیر گوایک ایک ماشہ اور تخم کرنے اور انیسوں کو چھ چھرتی لیں اب پانچوں ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنی ایک مثقال کا ہو جائے گا اور قوی کے واسطے ہر ایک دوا کا وزن دو چند کرنے سے نوماشہ یعنی دو مثقال ہو گا اور اگر فقط سبکینش خواہ اس کے ہمراہ کوئی اور دوالی ہوئے تو اسی حساب سے بھی سمجھنا چاہئے متن اس نسمہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال میں اس امر کا لحاظ پر ضرور ہے کہ زیادہ استعمال دوائے مرخی کا نہ ہونے پائے تدبیر بارور طب جگر کی جن دواؤں میں اور غذا اؤں میں قبض اور حرارت اور تلطیف اور رشف کی قوت ہے ان کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہواں کا استفراغ کیا جائے گا ماء الاصول قوی سے خواہ لکھائی سے یا ایارج ارکان غانیں سے مگر استفراغ بذریعی اور بطف کرنا چاہئے اور تدبیر لطیف اور تختین جگر کی بھی جائے گی اور گوشت ہائے سبک ہمراہ مصالح خوشبو کے اس کی غذا میں تجویز کرنے چاہیں اور شراب قوی رفیق بقدر قلیل پلائی جائے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب بحال مریض ہو وہ بھی کھلانے جائیں اور احمدہ محلہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہئے جگر کا چھوٹا ہو جانا بعض آدمیوں کا جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور بیشتر کوچکی

یہ جگر مثل گروہ کے ہو جاتا ہے جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جس وقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر میں اس کی گنجائش نہیں ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر میں پہنچتی ہے جس سے تنگی اور ضيق پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے جگر میں سدہ اور طرح طرح کے آلام در دگرانی اور تند پیدا کرنے والے عارض ہوتے ہیں اور قوت جگر میں دہن اور سستی انفعال میں عارض ہوتی ہے اس لئے کہ اس کی قوت فاعلہ شکست میں قوت منفعلہ کے وبا ہوئی اور تنگی میں رہتی ہے اور اس طرح جو مقدار کیلوس کی اس میں پہنچتی ہے اس کے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جا کر سستی انفعال پیدا کرتی ہے لہذا ایسے لوگوں کے حالات ہضم جگری اور جذب اور اسماں اور تمیز اور درفع جملہ امور میں اختلال عارض ہوتا ہے اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کیش عارض ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اس کا مادہ صاف سدہ جگر میں عارض نہیں ہو سکتا ہے علامت کبھی صغیر جگر پر سدہ اور ریاح کشیر کے پیدا ہونے سے ولالت ہوتی ہے اور جو غذا بمقابلہ معتدل کھائی جائے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اس لئے کہ بدن کو غذا کیشیر کی حاجت ہے اور انہیں اتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہے اور اکثر حدوث اور اسماں کا ہوا کرتا ہے زیادہ تاکید شناخت صغیر جگر پر انکلیوں کے چھوٹے ہونے سے ہوتی ہے کہ اصل خلقت میں چھوٹی ہوں۔ ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیلوں نکھا جائے اس کے بدن کو حصہ اس غذا سے اتنا نہیں ملتا تھا کہ فربہ ہی اور تو انہی آجائے اور نہ کوئی شے معتدلا با قسم فربہ ہی اور رونق وغیرہ کی اس کے بدن پر تناول غذا ہائے تناول سے آئی تھی لہذا جالنبوں کی سمجھ میں یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مباری جگر میں تنگی ہے پس یہی تدبیر اس کی جالنبوں نے کی اور مفید ہوئی علاج ایسے لوگوں کی تدبیر یہی ہے کہ غذا کے قابل انجام کو اختیار کریں جس میں قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اس غذا کا بسرعت ہو جایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو

متفرق کر کے کھایا کریں تھج میں ٹھہر ٹھہر کراو رادو یہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہیں جن سے جگر کا تعقیب اور تنطیف اور تھج سدہ ہائے جگر کی ہو جایا کرے دوسرا مقالہ ضعیف جگر اور سدہ ہائے جگر اور اوجاع یعنی درد ہائے جگر کے بیان میں اور تھج جگر کا بیان بھی اس مقالہ میں ہو گا۔ ضعف جگر کا بیان جانلوس نے کہا ہے کہ مکبو وہی آدمی ہے جس کے جگر میں ضعف ہوا اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دیبلہ وغیرہ کے اس میں ظاہر نہ ہو۔ مگر ضعف جگر دراصل اس کے تالع امراض جگر ضرورت ہوتے ہیں۔ ضعف جگر یا تو یہ سبب سو مزاج مفرود یا مادہ کے ہو یا سو مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہو کر اس میں پھیل لیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر میں آیا ہو جس میں اور جگر میں مجاہرت اور قربت ہے جیسے مرارہ جس وقت صفر اکوجذب نہیں کرتا ہے مادہ صفر اوی جگر تک پہنچ جاتا ہے یا طحال اگر جذب سودانہ کرے۔ اور کلیہ یعنی گردہ اور مثانہ جس وقت جذب مانیت کیلوں کی نہ کریں یا حرم جس وقت زیادہ رطوبت اس سے جاری ہو کر جگر میں برودت آجائے یا ان کی حیض بند ہو جائے اس وقت خون جگر کا فاسد ہو جائے گا معدہ جس وقت جگر کی طرف کیلوں جیدلا ہضم روانہ نکرے بلکہ ضعیف اہضم خواہ فاسد اہضم کیلوں معدہ سے جگر میں پہنچ خواہ امعا میں جب کسی قسم کاالم اور گزند پہنچتا ہے خواہ انہیں امعا میں کوئی غلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہے اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے تھج میں سدہ پڑ جاتا ہے لہذا خلط مراری جگر سے جدا ہو کر مرارہ میں نہیں پہنچتی اور اسی جگر میں بھری رہتی ہے پس جو تیز خون کی مرارہ سے ہوئی چاہئے جگر نہیں کرتا اور یہ خرابی اکثر قونخ میں پیدا ہوتی ہے (یا اس خرابی سے اکثر قونخ پیدا ہوتا ہے) یا یہ سبب مشارکت اعضا نے صدر کے جگر میں ضعف اور سو مزاج پیدا ہو یا جمع بدن کی مشارکت سے سو مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حیات میں ایسا ہی ہوتا ہے کبھی ضعف جگر فقط سو مزاج سے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ کسی ورم دوی خواہ ورم حمراء با صابہت اور سرطان اور ترہل یا قرصہ یا شق ہو جاتا یا کسی عفونت کے جگر میں عارض

ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزاء میں ضعف ہے اس سے جمیق قوت ہائے جگر ضعیف ہو جاتے ہیں اور اکثر ضعف جگر کلی نہیں ہوتا بلکہ یہ نظر کسی قوت کے چار دن قوتوں سے جگر کے صنع عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذب اور ہاضمہ جگر میں بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور قوت ماسکہ میں رطوبت سے اور قوت واقعہ میں بسبب پیوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے علامات رنگ بدن کا ان چیزوں میں سے ہے جن سے ولالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہے اس نے کہ ملکبو دکارنگ اکثر زرد پیدی مائل ہوتا ہے اور بعض اوقات سبزی مائل اور تبریگی مائل بھی ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات میں جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحبت پر ہواں کے جگر میں کوئی بیماری نہ ہو گی طبیب تحریک کار ملکبو د اور سمعود یعنی جملائے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کر لیتا ہے اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اس کو حاجت نہیں ہوتی جو رنگ خاص ملکبو د کے بدن کا ہے اس کا کوئی خاص نام ایسا نہیں ہے جو ملکبو د کے مرض سے خصوصیات اور مناسبت رکھتا ہو بر ازا اور بول جوشیہ آب گوشت کے ہوں اکثر اوقات اس امر دلالت کرتے ہیں کہ جگر کو تو لید خون پر تصرف ہوئی نہیں ہے پس ماڈہ خون کو کیلوں سے اور خاص اور صاف جو ہر خون کو مانیت سے جدا نہیں کر سکتا ہے اور یہ خرابی اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسلی یعنی دستوں کا غسلی ہونا آخر کا ایک اور قسم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے پس حارم زاج میں صدیدی ہو کر پھر مثل دردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہو جاتا ہے اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفرائے غالص کا ہوتا ہے اور سرد مزاج میں مچل خون متعفن کے ہوتا ہے اور دونوں اقسام جوابی مذکور ہوئے ہیں ان میں اشیاء مختلف الکیف اور مختلف القوام ہمراہ برابر کے برآمد ہوتے ہیں خصوصاً سرد مزاج والے کے بر ازا میں اور یہ حال ہو جاتا ہے جیسیں کہ ضعف ہضم معدہ کے وقت حال

بصん کا ہوتا ہے اکثر جس شخص کے جگہ میں ضعف ہے اس کے ہر وقت اور خصوصاً بروقت نفوذ غذا کے ایک دردایسا ہوتا ہے جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک منتدا اور پہلیتا ہوا معلوم نہیں ہوتا ہے مزاج ہجاءے مکبو دکی شناخت انہیں قواعد سے کرنی چاہئے جو سو مزاجات جگہ کے مقام میں مذکور ہو چکے اور علاوہ ان علامات کے حار مزاج کے بعد اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیت اے اور بار و مزاج اخلاط کو غلیظ اور تطبی الحركت کر دیت اے اور یا بس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیت اے اور بار و مزاج اخلاط کو غلیظ اور تطبی الحركت کر دیت اے اور یا بس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو قیق کر دیتا ہے جو ضعف جگہ فقط بسبب مرار کے ہوتا ہے اسپر لون یہ قانی دلالت کرتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ بر از سفید بھی وہتا ہے اگر مرارہ خواہ امعا میں سدہ پڑ گیا ہو مشارکت طحال سے جو ضعف جگہ عارض ہوتا ہے اس پر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہے اور اس طرح کہ رنگ پر سواد غائب ہو گا اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگہ پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوہضم سے کیا جاتا ہے۔ امعا کی شرکت سے جو ضعف جگہ ہواں پر استدلال بذریعہ مغض اور مژوڑ کے اور نیز بذریعہ فرفرا و قونچ اور مثانہ انہیں امور سے کیا جاتا ہے گردد اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگہ عارض ہواں پر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہے جو خلاف بول بطيئی کے ہوتا ہو اور اس طرح کہ سخنہ مائل سوچینہ استفسا کی طرف ہو گا جو ضعف جگہ بسبب اعضائے صدر کے ہوتا ہے اس پر سوچنیس اور سوکھی کھانی دلیل ہوتی ہے اور بیشتر ایسا میریض معاائق میں ایک گونہ ثغل اور تند بھی معلوم کرتا ہے۔ علامات اور ام جگہ اور صلابت اور قرحة اور شق وغیرہ کے جس کی وجہ سے ضعف جگہ عارض ہوتا ہے۔ ان کو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کریں گے اس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہیں کہ جو غذا جگہ سے تمام اعضائے بدن کو پہنچتی ہے غیر منہض یا قلیل اہضم ہوتی ہے اور مستحیل کسی کیفیت روی اور

خراب کی طرف ہوتی ہے اور اکثر بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھوں کے پپلوں میں نہج اور چہرہ پر بھر بھری پیدا ہوتی ہے۔ اور قصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہے اس میں مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور بلغمیت سی نظر آتی ہے ہاں اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ماسکہ کے نہ ہو کہ اس وقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر تھہرا نے پر غذا کے نہ ہو گا۔ بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہیں۔ پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہ ہوتا ہو دسری قسم یہ کہ کس قدر ہضم ہوتا ہے اس کے بعد تیسری قسم یہ یہکہ ہضم زردی اور خراب ہوتا ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتوں کے تابع اسہال مختلف اجزاء برآز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے۔ اور یہ کلام ایسا ہے جس کی کوئی دلیل پیدا نہیں ہوتی کہ محصل اس کا دریافت کیا جائے غسانی اسہال ضعف ہضم پر مع کس قدر ہضم ہوتا ہے اس کے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ پہلی دو صور گوں کے تابع اسہال مختلف اجزاء برآز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے۔ اور یہ کلام ایسا ہے جس کی کوئی دلیل پیدا نہیں ہوتی کہ محصل اس کا دریافت کیا جائے غسانی اسہال ضعف ہضم پر مع کس قدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہے اور سفید خاص برآز کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ قوت جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے اور ہاضمہ تینا ہضم نہیں کر سکتی ہے خصوصاً اگر یہ بات ہے کہ اوہ رغذہ اجگر میں داخل ہوئی اور فوراً انکل آتی۔ اور اگر اشیاء مختلفہ ہمراہ برآز کے برآمد ہوں ضار ہضم پر دلیل ہو گا۔ بول بھی ایسے دلائل میں داخل ہے کہ اس کی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے اور برآز کی دلالت احوال جاذبہ کے یہ ہیں کہ برآز میں کثرت اور زرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ برآز کے ان اوصاف کے بول بھی رکنیں ہو اس وقت کثرت برآز سے دلالت اس پر ہو گی کہ آفت فقط جاذبہ میں ہے اور خصوصاً اگر معدہ میں کوئی آفت نہ ہو۔ بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر بتا کیا دلالت کرتا ہے ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل دہی ہیں جو ہاضمہ پر ضعف پر مذکور ہوئے اس لئے

کہ زمانہ روکنے غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہے کہ ایسے تھوڑے زمانہ قیام کی وجہ غذا نے غیر معمود اور ناپسندیدہ نفع خواہ غیر منہضم یا قلیل انہضم اعضا کی طرف جاتی ہے مگر یہ آفات نفع غذا کی زیادہ تر ضعیف ہاضمہ پر اور کمتر اماسکہ پر دلیل ہوتے ہیں اور خاص ما سکہ کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ جو قلق بر وقت درد و غذا کے جگہ میں تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سامعلوم ہتا تھا بہت جلد اس کا نزوال اگر ہو جائے تو ما سکہ میں ضعف ہو گا۔ دافعہ کی ضعف کی علامت یہ ہے کہ ہر سہ فضول یعنی صفر اور سو دا اور ماہیت کی تمیز جگہ میں کم ہو اور بول میں بھی کمی ہو اور کمی بول کے ہمراہ رنگ میں بھی کمی ہو اور براز کی رنگت میں بھی کمی ہو اور حاجت برداشت کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سو دا بے طرف طحال کے دفع نہ ہوتا ہو بھوک بھی اس وجہ سے کم ہو اور رنگ بدن میں ترہل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف و اقدح منحر باستقا ہوتا ہے اور کبھی تو لجن باغمی کی طرف بھی اس کا انجمام ہوتا ہے۔ علاج ضعف جگہ کا پہلے سب ضعف جگہ کا دریافت کرنا چھائے کہ آیا سو مزاج ہے یا کوئی مرض آلی یعنی مرکب مرض ہے خواہ کوئی اور سب ہے ان سب کی شناخت انہیں علامات سے کرنی چاہئے جو مذکورہ ہو چکی ہیں بعد شناخت سب کے پھر علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے جوہر ایک قسم کے مناسب ہے اکثر ضعف جگہ کا بہبہت برودت کے ہوتا ہے خواہ رطوبت سے اور پیوست سے خواہ ایسے مواد سے جو تہس ہوں۔ اور اسی وجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسبیح ایضی مع تفتح کے کیا جاتا ہے اور انضاج کی اس میں رعایت ہوتی ہے اور تکمین بھی کی جاتی ہے اور نہیں وغیرہ کی ادویہ ان کے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہیں اور ایسی دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر مانع عفونت ایسی ادویہ عطر بے کیا جاتا ہے جس میں تفتح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران۔ ارکبھی تلنچیزیں جن میں تھوڑا قبض بھی ہو کر ایسی دوا کیں بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہیں اور تقطیع بھی بوجہ علاوات کے جلا اور تفتح کرتی بیخی سے حب الرمان بعد ازاں جانب حرارت اور

برودت کے رعایت کی جاتی ہے جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر ان ادویہ کیس اتحہ مسخات کواہ مبردات داخل کئے جاتے ہیں اذیں قبل نسبی بھی ہے جو ختنہ سمیت خوب طرح چبایا جائے اگر کوئی ارداعی تعلیل اور ارم وغیرہ کے ایسا ہو کہ محل دوادینے کی نوبت پہنچے اس کے ہمراہ قبض دو بھی ضرور شریک کر دی جائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اس کے سوا کوئی اور شے لیکن اگر طبعیت مریض کی بستہ ہو یعنی قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اس وقت دوائے قبض کے ملائے کی ضرورت نہیں ہے بیشتر بہت اعتباں مواد جگر کے ہم کو حاجت فصل کھلانے کی ہوتی ہے (جو یا سلیق اور جبل الذراع دست رات کی مقرر ہوئی ہے) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے جس کی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کی جاتی ہے اگر مادہ بارہ اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقوں کے مناسب ہے اور اگر رفیق القوام اور باحرارت ہو اور سدے بھی ہوں اس وقت عصارہ غافٹ اور افتین کہ انہیں ایسی چیزیں ملائی جائیں جو معین قوت اسہال ہوں (جیسے ملیل جات) بیشتر اسہال اور وزب عارض ہو جاتا ہے پھر طبعیت کو بہت جلد ادویہ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہے اور اس دوائے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے وقت ادویہ مفتھ اور مفتریہ جس میں قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئیں اور تفتح صالح پر شامل ہوں خصوصاً ادویہ عطریہ اور علی الخصوص جب ان کو شراب ریحانی قابض میں پختہ کیا ہو۔ مخلدہ ادویہ شتر کہ اقسام ضعف جگر کے جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہے جگرگرگ ہو جو خشک کر کے پیسا جائے اور بغدر ایک ملعقة یعنی چچپ کے تناول کیا جائے کسی شربت کے ہمراہ جب جگر کا علاج بقدر واجب کرایا جائے ہر اس وقت شیر مادہ شتر پلانے کی تجویز کرنی چاہئے مخلدہ ادویہ جیدہ کے واسطے ضعف جگر کے یہ دوا سے لک مغقول ریوند چینی مکد تین درہم عصارہ غافٹ تختم رازیانہ تختم تھبہ مکد پانچ درہم افسنیں رومنی چھ درہم تختم کاسنی دس درہم تختم کشوت آٹھ درہم تختم کرنس چار درہم اس کا قرص بنا کیں خواہ سوف کر کے استعمال کریں۔ مخلدہ ادویہ پسندیدہ کے جوا اور ادویہ پر

نہلر نفع مقدم ہے یہ دوا ہے۔ زبیب ختنہ برآ درہ پچپس مشقال عفران ایک ثقال ار بعض نسخوں میں نصف مشقال قصب الزریرہ دو مشقال مقل الیہود ڈھائی ثقال دار چینی ایک مشقال سلیجہ نصف مشقال سنبل تین مشقال اذخر ڈھائی مشقال مرکبی چار مشقال عدک اعظم چار مشقال دار شیعان دو مشقال شہد سولہ مشقال شراب بقدر کنایت اور اکثر اس دوا میں انیون اور بزر رانج بھی داخل کرتے ہیں جانیوں نے خیال کیا ہے کہ یہ دو امر کب ایسی ادویہ سے ہے جو اپنے خواص سے جگر کو نافع ہیں بعض اجزاء اس کے ایسے ہیں جنہیں قبض معتدل ہمراہ افضاج کے ہے اور بعض ایسے ہیں جو تخفیف اور تنقیہ صدید روی کا کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے اجزاء ہیں جو اصلاح مزان روی جگر کا کرتے ہیں اور بعض ایسے ادویہ ہیں جو عفونت جگر کی مضاد اور خالف ہیں اور اکثر یہ ادویہ افادہ عطریہ جیسے دار چینی اور سلیجہ کہ یہ دونوں دوائیں قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے میں اس لئے کہ یہ دونوں یعنی دار چینی اور سلیجہ مضاد عفونت جگر ہیں پس اصلاح مزان کر کے سبب مفسد کو دفع کر دتی ہیں اور صدید روی کو نصف کر لیت ہیں اور نصف کر کے اس کو دفع کر دیتی ہیں اور ادویہ قاتله اور سوم کا اپنی تریافیت کی وجہ سے مقابلہ کرتی ہیں اگرچہ دار چینی بہبیت سلیجہ کے زیادہ تر قوی ہے اور یہ دونوں دوائیں جملہ ادویہ عطریہ سے اقویٰ ہیں مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ میں دار شیعان اور عفران کی یہ کیفیت ہے کہ ان دونوں میں قبض کے ہمراہ کس قدر افضاج بھی جمع ہوا ہے اور تکمیل اور اصلاح عفونت بھی ہے اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اس کی حلاوت کے یہ تجویز ہے اس لئے کہ حلاوت موافق زیادہ جگر کو ہے اور بھی زیب ادویہ صدیقہ یعنی مرغوب جگر سے ہے اور اس کے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل خواص نافعہ دوا سے ہے اور اسی زبیب میں افضاج اور تقدیل اخلاط کی بھی قوت ہے اور جلدی فاسد بھی نہیں ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہے بشرطیکہ ایسا کوئی مانع نہ ہو جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اس

میں مضادات اور مختلف عغونت سے بھی ہے اور شہد کے جو فوائد نسبت جگر کے ہیں وہ اوپر بخوبی معلوم ہو چکے اور مغل ملیں بھی ہے اور محل بھی اور اس طرح علک الطم اور اس میں تفتح اور جلا بھی ہے اور جب اس میں افیون اور بزر راتخ داخل ہوتی ہے تو اور بھی اس کا لفظ زیادہ ہوتا ہے بشرطیہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہوا اور اسی وجہ سے قلو نیا مشترک لفظ اقسام ضعف جگر کے واسطے تجویز ہوتی ہے بنا بر اوس نئے کے جو افیون پر شامل ہے۔ مجملہ ان ادویہ کے جو لفظ ضعف جگر کو ہیں اور انہیں تسمیہ شدید نہیں ہے یہ دوا ہونا روین تین جز افسنیں رومی دو جزء پیس کر اور شہد ملا کر تناول کریں۔ کمادات خوبیوں جو معروف ہیں شراب ریحانی قبض میں پاک کر اور کبھی انہیں کمادات میں کہک بھی داخل کی جاتی ہے اور رغنم نار دیں بھی خواہ اور رعن منشار رفعی سلیمانہ اور ایک صوف کا نکلا لے کر فقط اسی سے بھی سینک کرتے ہیں۔ جو ضماد قبرابادین میں مذکور ہوا جس میں انگور خام اور کوتلی انگور کی داخل ہیں اور گل سرخ اور اس طرح تمام ادویہ جو باب ضعف ہیں از قسم ضمادات کے مذکور ہوئی ہیں یہاں بھی مفید ہیں اور سلسلہ بھی بدستور وہی ہیں اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطلی اور سنبل اور کندرا اور سک اور مشک اور جوز السرو اور فقائع اذ خرا اور بزو و معروفہ سے سن ملا کر خواہ کوئی اور شراب ملا کر اور جو ضماد کہ اس کے بعد مذکور ہے اور وہ ضماد جس میں صبر اور مصطلی داخل ہے جس وقت ضعف جگر بسبب حرارت کے ہوا وہ اکثر تو یہی ہے کہ بقلت عارض ہوتا ہے اور غالباً نہیں ہوتا ہے ایسے بیمار کو بھی اور سیب کھانے کی اجازت دیئی چاہئے اور امر و داور میخوش انار اور ترش انار بھی تجویز کرنا چاہئے لیکن ان فوا کہ کی اجازت اس وقت ہوگی جب سدہ جگر بکثرت نہ ہوں اور آب کا سنسی اور آب کو پلانا چاہئے اور فقط شوربا کہ جس میں سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کر لیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اس میں اس داخل نہ ہو اور کشیز خشک ملا کر پختہ کیا ہو ان کی غذا میں تجویز کرنا چاہئے اور اگر حرارت زیادہ نہ ہو دارچینی سے اس کو خوبیوں کر دینا چاہئے اور سنبل اور مصطلی سے جو موصفات

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

کے واسطے بحال خود یعنی بے آمیزش کسی اور چیز کے اور سردمزاج کے واسطے ماءعل ملا کر اور زردی بیضہ نہ بہشت اور مشابہ ان کے اور غذا میں بھی جو خفیف اور سبک ہوں شور بابا جوان کے واسطے نافع اور جید ہو رہا ہے کہ اس میں زبیب داخل ہوں اور دارجنی فی اس سے خوبی کر دیا جائے اور مرچ سیاہ سے اور زبیب اس میں یعنی منقدہ بڑے بڑے دانوں کا انہیں زیادہ نافع ہے حتیٰ کہ اسہال شبیہ ما الحمد کو بند کر دیتا ہے۔ سدہ جگر کے سدہ بھی تو درمیان خالی مقامات جگر کے عضولی میں پڑتا ہے اس جہت سے کہ اس مقام کا خون غلیظ ہو جس سے اس عضولی کو غذائی ہے خواہ بسبب شدت ضعف و اقد کی سدہ پڑتا ہے خواہ شدت جاذبہ کی وجہ سے اوسکی ان رگوں میں سدہ پڑتا ہے جو کہ جگر میں یہ برابرا ٹنگی خلقات ان رگوں کے یا ان کے قبض اور کھپاؤ نگیرہ ان رگوں کو حاضر ہوتا ہی خواہ ان کے دراصل خلقات ان میں اتو اور چیزیگی ہوتی ہے خواہ جو چیزوں رگوں میں جاری ہوتی ہے یعنی ما دہ وہی مورث احداث سدوں کا ہوتا ہے اور اکثر اس طرح کے سدے جب پڑتے ہیں شعبہ ہائے باب کبد میں پڑتے ہیں اس لئے کہ ما دہ سدہ ڈالنے والا پہلے انہیں کی طرف پہنچتا ہے پھر وہاں سے صاف ہو کر چھوٹے چھوٹے منہ اور راہوں میں جو طالع نام رگ کی ہیں ان میں آتا ہے اور بہت سا انفل اور غلیظ ما دہ اس جگہ یعنی باب کبد میں چھوٹ جاتا ہے اسی وجہ سے اکثر حدوث سدوں کا جانب مقرر جگر میں ہوتا ہے۔ اور پیشتر جب زیادتی ما دہ کی ہونوبت یہاں تک پر پہنچتی ہے کہ محدب جگر میں بھی سدے پیدا ہو جاتے ہیں بشرطیکہ باوصف زیادہ ہونے ما دہ کے زمانہ دراز تک سدہ ہائے مقرر جگر باقی رہیں اور ایسے یہ غفونت کے اقسام پیدا ہوتے ہیں جن کا انجام حمیات ہیں اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہیں کہ آخر منجرب استئنا اور تولد رباخ کا ہو کر درد ہائے شدید اور صعوبت ناک پیدا کرتے ہیں۔ شائد امراض جگر کی پیدائش کے واسطے سدہ ہائے جگر بخزل امہات یعنی اصول کے ہوں تو کچھ دور نہیں جو ما دہ جگر میں سدہ پیدا کرتا ہے یا تو کوئی غلط ہو گی جو اپنی تقلیل

سے مورث سدے کی ہوتی ہے خواہ اس کی نزوجت یا اس کی کثرت اور اسلا اس کا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم خواہ رتعج ایک کیفیت مقپھہ اور سینے والی رطوبات جگہ کی جس سے سدہ پیدا ہو پس یہی اور جگر کے سدہ پیدا کرنے والے ہیں بعض اطباء بیان کرتے ہیں کہ سدہ جگر کبھی کسی گوشت زائد اونگے سے کوئی کسی متنه کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے غلط غلیظ کے کسی اور شے کے جگر میں ہمہ جانے سے بھی سدہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از تیز معلوم ہتا ہے اور اگر ہو بھی تو کتر اور بندرت ایسا ہوتا ہو گا اس لئے کہ رگوں کے جو ہر عصب سے ہیں کہ ان میں کوئی شے گوشت اور متنه وغیرہ کاٹھبرنا ہو نہیں سکتا اور یہ منہ رگوں کے عصبی الجو ہر مقدار اور شمار میں زیادہ بھی ہیں پھر اگر کوئی شے یہاں گئے گی جملہ اجزاء جگر میں عموماً اس کا اونکن ممکن نہیں ہے جو کہ قیاس واحد سے تصور کی جائے۔ مادہ سدوں کا بیان ہو چکا اب سبب فاعلی جو اس مادہ میں اثر کر کے سدہ بنانا ہے وہ ضعف ہضم جگہ اور ضعف تمیز اور ضعف قوت واقعہ جگر کسی سؤ مزاج سے کیوں نہ ہو حارہ خواہ بار دخواہ اور کسی قسم کا سؤ مزاج جو خاص جگر میں پیدا ہوا ہو یا خارج سے جگر کے اقتضم ہوا وغیرہ خی اس میں پہنچا ہو منفعل یعنی مادہ (بعیدہ جس میں یہ فاعل اثر اولی کرتا ہے) غلیظ اشیاء خوردی وغیرہ سے جیسے گوشہ باغے غلیظ خواہ مٹی مترجم کہتا ہے دوسرا سخنہ طیر کا ہے یعنی ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہے خاص کر سدہ جگر اس سے پیدا ہوتا ہے متن اور مشہدیات فاسدہ جیسے کویا اور چونہ اور روئی اور اشستان یعنی وہ گھانس جس کی بھی بنتی ہے اور بہت سے خراب قسم کے امرو داور آ لوچہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو شے غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اس کے استعمال سے ضرور سدہ پڑے گا۔ بار د چیز اکثر اگر لطیف اور قیق ہوتی ہے سدہ نہیں پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جس کی حرارت بقدر اس کے غلظ ہو گرم ہو یا سرد اس کے استعمال سے ضرور سدہ پڑے گا۔ بار د چیز اکثر اگر لطیف اور قیق ہوتی ہے سدہ نہیں پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جس کی حرارت بقدر اس کے غلظ کے ہو وہ اکثر مورث سدہ کی ہوتی ہے اور پہم بیان کر چکے

ہیں کہ ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور باظر اور اعضا نے بدندی کے بعد جو جگر غذا پاتی ہیں وہی شے غلیظ نہیں ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہوں اکثر بر وقت حدوث سدہ جگر کے طبیعت بدندی مادہ سدہ کے اخراج اور دفع پر تنہ خود ہی قادر ہوتی ہے یا کوئی علاج اس کا معین ہو جاتا ہے اس وقت ایسے مادہ کو برآز کی طرف سے اخراج کر دیتی ہے اگر وہ سدہ مقرر جگر میں ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہے اگر محدث جگر میں وہ مادہ ہو اور بر وقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول برآز میں اخلاط غلیظ مختلف برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کیلوں کا جذب نہ کرتا ہو اس لئے کہ سدہ پڑنے کی وجہ سے کیلوں کو جگر میں آنے کی راہ نہیں ملتی ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ قوت جاذب کو خواہ مخواہ کوئی آفت پہنچ جاتی ہے اور اس کے آفت رسیدہ ہونے سے دامر پیدا ہوتے ہیں ایک ہرج تو اس شے میں ہوتا ہے جو جگر سے دفع ہوتی ہے یعنی دیگر اعضا کی طرف جاتی ہے دمرا ہرج اس شے میں ہوتا ہے جو کہ جگر میں محبتیں ہوتی ہے دفع ہونے والی شے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ رقیق اور کیلوں ہی کے قوام پر ہوئی ہے رقیق تو اس سبب سے کہ مانیت اور صفت خون نے جگر میں آنے کی راہ نہیں پائی ہے اور کیلوسیت بخوبیہ اس واسطے باقی رہتی ہے کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اس میں ہونے نہیں پایا کہ اس کی کیلوسیت کو دھویت اور قوم خون کی طرف بدل دیتا اور اکثر مقدار اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جس چیز کے لاکن یہ امر تھا کہ راہ برآز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شے اب ملے گی اور آیفٹہ ہو گئی ہے اس چیز کے ساتھ جو کہ جگر میں چند حصہ پر اس کے تقسیم ہوتی تھی کس قدر اس سے خون اور کس قدر صفر اور کس قدر بلغم اور کس قدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بخوبیہ بلا تصرف جگر کے اس سے مل گیا جو فضلہ برآبر کے لاکن کے بحالت صحت انعام جگر ہوتا پس بالضرور برآز کی مقدار میں کثرت ہونی چاہئے جو خابی اس چیز میں پڑتی ہے جس کا رکن اور فہمی ہوتا جگر میں چاہئے وہ ثقل اور گردانی کا زیادہ رہنا ہے اس لئے کہ جو شے جگر میں (قبل

از آنکے لیوں موجودہ جگر اس میں سے گوراہ برازی کے فقط دوبارہ خلاف عادت نکل نہ جائے) پہنچ گئی ضرورت ہے کہ مواد ات موجود جگر کی کثرت ہو گی اور مجاہدی جگر میں اس کے درد سے استلا پیدا ہو گی ایسی امتلا جس طرح کہ کسی شے مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہے اور گرانی بھی ایسے وقت جگر میں پیدا ہو گی جب ایسے حال میں (کہ اگرچہ شے موجودہ سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہیں ہوئی مگر آمادہ خروج ہے اور اس کے نکل سی کا کوئی مانع اقتسم سدہ وغیرہ نہیں ہے) جگر میں امتلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے چہ جائے کہ جس وقت جگر سے بوجہ سدوں کی وہ شے موجودہ خارج ہوتی ہے نہ ہی پھر اس وقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہو گا اور کس قدر زیادہ ہو گی ثقل اور گرانی جگر میں ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہے مگر ایسے وقت جو ہوتی ہے وہ گرانی اور جنس گرانی وثقل ورم کے ہوتی ہے اور زیادہ نہیں ہوتی (مراویہ کی مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی میں ہوتی ہے اور کثرت ثقل اس وقت نہیں ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے) مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی نسب نحل سدہ کے ہوتی ہے اور اس سدہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہیں ہوتی ہے خالص نہ ہوا اور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سدہ نہ ہو پھر اگر ظہوری سی کوئی شے از قسم مدد ہو گی تو نہایت قابل ہو گی بھی ورم خاص دلائل اور ارم کے جو فضول برآبول اور بر از کے خارج ہوتے ہیں وہ بھی دلالت کرتے ہیں چنانچہ ان کا بیان اور ارم کے باب میں کیا جائے گا جو شخص سدہ جگر میں گرفتار ہوتا ہے اس کے بدن میں خون کم ہوتا ہے اور رنگ اس کے بدن کا فاسدا و خراب وہتا ہے اگر جگر میں رتع ہو گی اس پر ہمراہ ثقل کے تعدد منتقل بھی دلالت کرے گا جو سدہ بطور تخلص اور سمٹنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہے اس پر تقدم اسہاب مقبضہ یعنی پہلے سے ان اسہاب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدن کی خشکی اور موست بھی اس کے دلائل سے ہے کبھی سدہ جگر کے تابع عمر نفس بھی ہوتا ہے اس لئے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے مشارکت ہے۔

علاج جگر کے سدوں کا

جوادو یہ کہ ان کی حاجت جگر کی ان سدوں کے علاج میں ہوتی ہے کہ اغلات سے پیدا ہوئے ہوں وہی ادویہ ہیں کہ جلا دینے کی ان میں قوت ہو اور وہ ادویہ جن میں یہ اطلاق معتدل اور اورابحسب حاجت کی قوت ہو اگر سدہ جانب مقرر جگر میں ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائے گا اور اگر سدہ مدب جگر میں ہو مدات سے علاج کرنا چاہئے اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مطاقہ یامدروہ کے مفتاحات اور مقطوعات اور ادویہ جالیہ کا استعمال کریں اور فصد بالسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سدوں کا پرانا اور زمانہ و راز کا ہو جائے دو اپلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل بااء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہے اس کو ہم قانون عام میں بیان کر دیا ہے اور یہی ادویہ جالیہ ہیں جن کو بھی ہم نے لکھا ہے پیشہ نفع کا سنی اور آب کا سنی اور شیر ماڈہ شتر عربی میں یہ ادویہ داخل کر کے پلانی جاتی ہیں ماڈہ شتروہی درکار ہے جس کی چربی میں راز یا نہ اور کا سنی اور شیخ جو ایک قسم کی فسفٹنیں ہے اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوٹ اور شاہ ترہ تجویز کیا گیا ہو اور انہیں بقول سے اسے چراتے ہوں خواہ کسی شراب میں ادویہ جالیہ داخل کر کے خواہ نہ نفع نہ فشنیں میں داخل کر کے پلانا چاہئے اگر بول میں روپ نظر نہ آئیں اور نہ علامات نفع کے پائے جائیں اس وقت ادویہ قویہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر سب سدہ کا ورم خواہ رتع ہو پہلے علاج سبب کا اس طریقہ سے کرنا چاہئے جس کو ہم اس کے باب میں ذکر کریں گے۔ ایسے سدوں کے علاج میں شیر ماڈہ شتر کا استعمال اور اس کے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شیز وغیرہ کے اور اور ارطیف اس کے مرات سے جن تھیں اور حرارت نہ ہو سمجھی مفید ہوتا ہے چنانچہ ان مرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائے گا اگر سب سدہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگوں کا براہ خلقت کے ہو اس کی تدبری وہی کی جائے گی جو صغر کبد کی تدبری ہے اور اگر قابضات کی وجہ سے اور

پیس کے عارض ہونے سے سدہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب میں خواہ اور مرطبات میں ملا کر استعمال کرنا چاہئے جن کا بیان تر طیب جگریا بس کے باب میں ہو چکا ہے۔ ادویہ منضجہ کے بعد اقسام بارد ہیں اور بعض ۔۔۔ اور بعض حارہ ہیں جن کی حاجت سدومزمنہ میں ہوتی ہے۔ ادویہ منضجہ بارہ جیسے کاسنی بری اور بستائی اور طریقہ معن پنی کے اور بارٹنگ کی جزو جملہ مرات ایسے کہ جنہیں تبرید ہو۔ کشوت بھی منضج جد ہے اور اس میں حرارت بڑھی ہوتی نہیں ہے اور یونڈ بھی ازین قبیل ہے اور فستین بھی کہ اگر چہ اس میں حرارت ہے لیکن جو سدہ قریب العهد ہوں حرارت سے خواہ برودت سے ان کی تولید ہوتی ہو دنوں میں اس کا استعمال کچھ خوف کی بات نہیں ہے واجب ہے کہ فستین کا استعمال شب کو کر کے سور ہے خصوصاً آب کشوت اور آب کاسنی اور بخ کاسنی کے بعد اور غافت اور بادام اور مرکہ یہ سب اجزا قریب قریب اثر میں ہیں اور انہیں کے قریب عصارہ رازیانہ تروتازہ اور عصارہ کرفس ہے ہمراہ سکنجین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی پہنچانے کی ہو تو شہد خواہ مار لعسل میں خواہ سکنجین عصلی کے ساتھ قریب باعتدال ادویہ منجہ جیسے ترمیس کیا افضل ادویہ ہے اقسام میں ان ادویہ کے جن سے تفتح سدہ کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ نہیں کے بدن تفتح ہو جائے منڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اس میں کس قدر رخونت بنت ترمیس کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے یہ بھی معتدل ہو جائے گی اور خل عحصل خواہ سکنجین عصلی کے ہمراہ ہلیون اور بخ سون بھی اسی طرح منضج معتدل ہے اور لک بھی اسی طرح پرہت اور یہ سب ادویہ بقدر واجب اور مناسب اوزان پر ملائی جاتی ہیں یا تو آب کاسنی اور آب کشوت ملا کر اگر مزاج مائل بحرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملا کر خواہ آب ترس و بخ فستین وغیرہ شریک کر کے اور سکنجین بزوری مختلف درجہ کی اور سکرہ ثوم پڑا ہو خواہ خل انجدان اور خل زیر یعنی با درون اور خل کبر۔ منجہ حارہ دہی ہیں جو مرات قوی ہیں

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

کر پانی میں جوش دیں اور شہد ملا کر استعمال کریں یہ مجون سدہ جدید جگہ کے واسطے مفید ہے فلپول ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھ کرمہ بحسب اختلاف نسخوں کے حلہ اور قرط اور اساروں چھ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اسی میں مجون تیار کریں مقدار شربت بقدر ایک لمحہ یعنی چھپے کے ہمراہ بعض ادویہ کے جواس کے مناسب ہوں۔ شربت کے اقسام میں سکنجیں شکری بزوری اور اس سے زیادہ قومی تر سکنجیں علی بزوری عصی ہے اور ماں اعسل پختہ کیا ہوا اور افادیہ خوبشہ جو کس قدر قابض بھی میں اچھے جوش دے کر ان کا اثر نکالا ہوا۔ اور مطبوع خترم مس جو تلخ ہے کہ اس میں عصارہ غافت بھی داخل ہوا اور مطبوع خ کرفس اور اڈخ اور مک اور فوفہ اور حلہ اور مطبوع خ اصول بکیر اور تلخ رازیانہ اور تلخ کرفس اور اڈخ اور لک اور فوفہ اور حلہ داخل ہوا اور مطبوع خ غافت اور شراب فشنین اور نقیع یعنی فہائدہ اس کا اور وہ خیساندہ جو صبر اور انیسوں اور بادام تلخ سے تیار کیا گیا ہو۔ سہلات جواس مرض میں موافق ہوتے ہیں جس وقت کہ حاجت اسہال کی ہوں واجب نہیں کہ قومی سہلات کا استعمال کیا جائے مگر بروقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہے کہ سہلات خفیہ کا استعمال کریں اس لئے کہ مادہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گزرگاہ سے قریب ہے (کہ اثر میں جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہیں پڑتی) اور اس سب سے کہ عضو یعنی جگر اگر اس میں قوت ہے تھوڑا سا معین و فیع فضلہ پر (یعنی سہل خفیف) اس کو کافی ہے اور ادویہ جیدہ سے ایسے وقت ایارج فیقر اور سفارخ غاریقون فشنین ہے۔ قوی آدمی کو ایارج سے ڈیڑھ مشقال اور ضعیف کے واسطے مشقال سے نصف مشقال تک اور یہ ایارج سوف کر کے روغن بیدانجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہے۔ بیشتر ایارج سیاڑہ بیٹوس اور لوغا ذبا کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ ضمادات میں سے جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آروت مس اور بروز مدرہ سے ہو اور مثلاً وہ ضماد جو حلیت اور اشق اور فشنین اور کما فیطوس اور مضطگی اور رعنفان سے روغن تار دیں اور موم کی شرکت سے ہو۔ مدیر غذا کی یہ ہے کہ ہر غلیظ گوشت اور روٹی سے پرہیز کیا جائے جو

میدہ، چسپنده سے پکانی گئی ہوا اور شراب غلیظ اور شریں اور با جردہ اور چاول اور پاچہ اور کلمہ سے اور سوکھے بھننے ہوئے گوشت سے بلکہ شور بے دار گوشت اچھا ہے۔ چوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً جس میں لزوجت ہو جیسے اختیہ جو قسم حلوبے کی ہے اور نہبٹہ اور فالودہ اور ریوڑی اور جملہ ایسی غذا کیں جن سے کہ سدہ پیدا ہوتا ہے اور ہم نے بیان کر دیا ہے ان سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے واجب ہے کہ بعد غذا کے اس کو حمام نہ کرایا جائے کہ طبیعت بدلتا تخلیل کو بلا ہضم جید کے جذب کرے گی اور سدہ پڑے گا اس طرح بعد غذا کے کسی جسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہئے اور زیادہ مشروبات کے اقسام پینے کی اجازت دی جائے اور غذا کے کھانے سے دریک ک اسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہئے خصوصاً شراب پینے سے اس نے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدوان ہضم کے طرف اور اعضاء کے جگہ سے پہنچاتا ہے۔ اس کی روٹی کا آنامنیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہئے اور نمک بھی زیادہ اس میں داخل ہو جو اور جوارا اور چنا اور نازک سبک قسم کے گیہوں اور باتقلاب سب اس کے واسطے عمدہ غذا ہیں۔ شراب کہنے خالص جو ریقیق ہیں اس کے پلانے میں کچھ اندر یہ نہیں ہے اس کی غذا میں گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہے اور بیلوں اور کبریجھی ایسے مریض کو نافع ہے لیکن اور ریخ جگر کا بیان کبھی اجزاء نچے جگر میں اور نیچے اجزاء غشاء نچے جگر کے نجارات فراہم ہو جاتے ہیں اور جب یہی نجارات محبتوں ہوتے ہیں اور کلثیف ہو جاتے ہیں تو ان کا استحالة ریخ نافع کی طرف ہوتا ہے جو کسی طرف منفرد اور راستہ نہیں پاتیا اور جگر میں پھولی ہوئی رہتی ہے یا تو خود ان ریاح میں کثرت اتنی ہوتی ہے کہ ان کے نکلنے کی راہ نہیں ملتی اور یا ان کے جگر کے منافذ اور راہوں میں سدے پڑ گئے ہیں اس وجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہیں ملتی نکلنے جگر تو اسی کو کہتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نکلنے ہے۔ کبھی اس لفظ کے ہمراہ تمد کشیر بھی محسوس ہوتا ہے اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہیں ہوتی جیسے کہ سدوں میں اور نہ جمی جیسے کہ ورم میں ہوتی ہے۔ نکلنے کا حدوث یا بسبب ضعف قوت

ہاضمہ کے ہوتا ہے یا اس سب سے کہ مادہ نفاذی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ بچوں اور تنہج رتھ پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برائیگنتہ کرے اور بیشتر اس رتھ کے واسطے مقام یہجان جگر کے نیچے ہوتا ہے جیسے کہ طحال کے نیچے بھی تقبس ہو کر برائیگنتہ ہوتی ہے اور دبانے سے قرقہ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اکثر رتھ کی موجودگی پر تمد سے استدال ہوتا ہے جو ابتدا میں ٹھوڑا تھوڑا ہو کر پھر زیادہ ہو جاتا ہے اور اس تمد میں انتقال بھی ہوتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرا جگہ بھی پہنچتا ہے۔ اور اس کے تابع تغیر حال سخنہ کا نہیں ہوتا یعنی سخنہ میں کسی طرح کی خرابی پیدا نہیں ہوتی اور نہ رنگ میں ایسی خرابی ہوتی ہے جو خارج لوں مقاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نہجہ میں سکون اور مادہ نہجہ کے تخلیل ہو جاتی ہے علاج نہجہ جگر اور رتھ جگر کا۔ سدہ جگر سے ان کا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محلہ ملطفہ مذکور سے کیا جاتا ہے اور مجنونات بھی وہی ہیں جو باب سدہ جگر میں مذکور ہو چکے۔ حمام نہار منہج کرنا اور خاص شراب نہار اٹھ کر پینی اور پانی پینے میں کمی کرنی بھی اس کو مفید ہے۔ بعد ازاں کپڑے اور چیڑھے گرم کر کے ان سے سینک کرنی اور افادیہ محلہ سے نفع ہوتا ہے۔ ضماد جو مصطلی اور اذخر اور سنبل الطیب و حب الرمان سے تیار ہو اور مرادہم جو روغن نارویں اور مصطلی سے بزور دا خل کر کے بنایا جائے پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ میں زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہو گی پس اگر امتداد اور زیادتی درد کی امعا کی طرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم ہو پہنچے سہل دے کر پھر تخلیل ریاح کی تدبیر کی جائے اور اگر درد جا ب اور سراشیف اور پیچھے یعنی پشت کی طرف جھلتا ہو معلوم ہو مدرسات دے کر پھر تخلیل ریاح کی تدبیر کریں وحی کبد جگر کا درد یا تو اس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہے جو کہ جگر کے جانب غسلی میں عارض ہوتا ہے۔ اور ریاح مدد یا سدؤں سے یا اورام حارہ اور اورام سخت سے اس لئے کہ اورام باردہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہیں اور کبھی درد جگر حرکت اخلاق اس سے جو بحرانات امراض میں ہوتے ہیں ان سے بھی پیدا ہوتا ہے اور

جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوئے ہیں اس کی شناخت ان دلائل سے کی جاتی ہے جو باب انداز بحرانی میں مذکور ہوتے ہیں۔ کبھی بسب ضعف جگر کے بھی درپیدا ہوتا ہے اس لئے کہ بروقت ضعف کے جوندا جگر میں جاتی ہے لفافہ جگر کو اس سے ایذا پہنچتی ہے کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے لائق اور درد اطراف جگر میں حادث ہوتا ہے درد شدید جگر میں جب ہو گا سوائے ورم گرم اور شدید کے نہ ہو گایا ان کے رتک سے یہ درد پیدا ہو گا اس وجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہ ہو دہ درد ریجی ضرور ہو گا اور ریجی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد حمی طاری ہو جائے تخلیل ریاح ہو کر دروزآل ہو جاتا ہے جس طرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہے بقراط سے اس کے رسالہ قبریہ میں (جس کی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ بقراط کی قبر سے ملا ہے) یہ روایت کی گئی ہے کہ اگر درد جگر میں عارض ہوا اور اس کے ہمراہ کھلبی بہ شدت تمدد وہ یعنی استخوان سرا اور سر کے پیچے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں میں بھی ہو اور تفا یعنی پس گردان پر پھنسیاں مشابہ دانہ باقلاء کے پیدا ہوں اس کیفیت کے پانچویں روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مر جائے گا اور جس شخص کو یہ عراض مزکورہ عارض ہوں گے ضرور اس کو عصر بول یوچہ سدہ کے اور فلتری بول بسب آفت عضلہ مثانہ کے عارض ہو گا میں کہتا ہوں شاید قیاس صحیح ہو مانیت خبیث جس کی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہے جس وقت برآہ بول اچھی طرح یا مطلقاً دفع غنیم ہوتی لہذا اطراف بدن میں مثل قمود وہ امور موخر اس اور پاؤں کے تر انگشتان میں کسی قسم کا انفوڈ غیر مناسب کرتی ہے اسی مانیت کی حرارت اور بور قیمت سے یہ کھلبی پیدا ہوتی ہے اور شدید بھی ہوتی ہے علامت جتنے علامات سوء مزاج اور سدہ اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہے) ان سب کا بیان اپنے اپنے مقام پر جدا گانہ ہو چکا ہے اور سب معلوم ہو چکے ہیں علاج بھی ہر ایک کا اوپر بجائے خود بخوبی مذکور ہو چکا ہے مگر اطباء نے درد جگر کے واسطے چند ادو یہ ذکر کی ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ

ادویہ نافع ہیں اور زیادہ تر نافع ان کا ضعف جگر کی وجہ سے جو درد ہوتا ہے اسی میں ہم بھی ان بعض ادویہ کو بیان کرتے ہیں مگر اعتقاد ہمارا انہیں علاجات پر ہے جو اپر کے ابواب میں ہر قسم کے واسطے لکھا گیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ درد جگر کو فرق ریوند کے مختلف نسخہ ہائے معلوم منافع ہوتے ہیں اور مجھوں ریوند اور دواء کو کم اور مجھوں سداب سہل اور قرومیان اور مجھوں قروماتوں اور مجھوں قیصر اور سانا شایئے صغیر اور کبیر اور چھوپا ہارا اور فو قیالا اور مجھوں سقلنا دس اور اقتراص عشرہ اور مجھوں جالینوس جو بطرف فوماست کے منسب و ہے کہتے ہیں کہ مجملہ نافع ادویہ کے یہ دو ابھی ہے کہ دوا و قیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ بکھنیں کے خواہ اسی برگ صنوبر کا سلا قہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور کس قدر تخم کرفس اور رازیانہ کے بھی ایضاً درد چار درہم سنبل اور مضطگلی دو درہم عصارہ غافت اور عصارہ فشنین اور لک اور یوند اور زعفران اور فقاخ اذخراً و رجیشور اور ساروں اور بڑو رشلشہ یعنی کرفس بادیان انہیں اور عود خام ہر واحد ایک درہما و عود بلسان بوزان نصف درہم اگر درد جگر کے سہال بھی ہواں وقت کے واسطے اس دوا کو بیان کرتے ہیں دردی شراب پختہ کر کے لک اور یوند اور سنبل مکد و مثقال ایک نسخہ میں فقط مشقان واحد پر اکتفا ہے بخت الحدید چھ درہم دوا و قیہ آب کشنزیر کے ساتھ پیا جائے لازم ہے کہ جملہ اقسام میں درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے اور اگر گوشت کھائے تو سبک طاڑوں وغیرہ اک گوشت چنانچہ اور پر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو ضمادات میں قرومیان اور فربیون اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو یکی بہ ماسویہ کی طرف منسوب ہے۔

دوسرے مقالہ اور ام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان میں اس مقالہ میں

اکیس فصلیں ہیں بیان عام اور ام جگر

اور ان اعضا کے اور ام کا جو قریب جگر کے ہیں جو اور ام کے اطراف جگر میں پیدا ہوتے

ہیں بعض تو ایسے ہیں کہ خاص جگہ میں ہوتے ہیں اور بعض اور ام ان عضلام میں ہوتے ہیں جو کہ جگہ پر موضوع یعنی رکھے گئے ہیں اور بعض اور ام ما ساری قیا میں پیدا ہوتے ہیں وہ اور ام جو خاص جگہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کے بعض اقسام جو اجزائے عالیہ جگہ اور بے طرف محدب جگہ کے عارض ہوتے ہیں اور بعض اقسام ان کے اجزاء سافلہ جگہ اور بے طرف مقعر جگہ کے عارض ہوتی ہے اور بعض اقسام انہیں اور ام کے جب اور ان شیئے جگہ اور عروق جگہ میں پیدا ہوتی ہے مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہے اور اکثر ورم زیادہ ہو کر محدب اور مقعر دونوں طرف کے اجزاء میں پیدا ہوتا ہے پھر ورم اپنے ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلکمونی دیکھنے ہوتا ہے یا دبیلنہیں ہوتا یا صفر اوی ہوتا ہے یا بلغی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہے خواہ نئی ریجی کے طور پر ہوتا ہے اسباب ان اور ام کے مزاج حارجگہ کا (مع جمیات ضعیف کنندہ جگہ خواہ بدن جمیات کے) ہوتا ہے خواہ مزاج باروجگہ کا جو مانع ہضم جگہ اور دفع اجزاء غذا بطرف اعضائے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کر کے پھر ان کو اجزاء جگہ میں اس طرح درآ ورده کرے کہ اس طرح کا نفوذ اور پہنچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگہ کے مزاج کے نہ ہو جگہ کا چھوٹا ہونا اور ازیں قبل دیگر اندر یہ اور ادویہ مقبضہ بھی اسباب سے ایسے سدہ کے ہیں اگر یہ سدہ بطرف مرارہ کے ہو گا خون میں جوش پیدا کرے گا اور نشرب اس خون کا جگہ میں بطور غیر طبعی ہو گا اس لئے کہ مرار کی کثرت ہو گی اور مختصر یہ ہے کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حارجگہ سے ہے اور اکثر یہ ورم کسی الیسی آفت جگہ سے پیدا ہوتا ہے جتنی غذا میں گرم اور غلیظ ہیں اور نیز اس وقت معدہ میں فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہے۔ جتنی غذا میں گرم اور غلیظ ہیں اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہیں ہوتے یہ بھی اور ام جگہ کے حدوث پر معین ہیں۔ جس وقت جگہ کی قوت جاذبہ شدید ہوایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگہ سے اعضاء کی طرف جانا چاہئے اس کی مقدار معتدہ بے جگہ میں

رکی رہے اور خارج نہ ہونے پائے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہے کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وٹی سے (جو ایک قسم کا خلع ہے) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہے جو ورم جگر میں ہے اور اس کا بحران ہو پس اگر یہ ورم بطرف مدب جگر کے ہے اس کا بحران عرق اور اور اریاعاف سے ہو گا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہے اس کا بحران عرق یا نئے اور اسہال سے ہو گا۔ جو ورم حد یہ جگر میں ہونہایت روی ہے بہ نسبت اس ورم کے جو تغیر کی طرف ہے۔ جو ورم جگر میں حادث ہو حارہ ہو یا بارد دو نوں قسم کے ورم کی حالت میں جس قدر خون بدن میں جگر سے پہنچتا ہے ریقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہیں کہ تمیز مائیت خون کی نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ بہت سی مائیت ماساریقا میں رک جاتی ہے اور یہی اسباب حدودت استقاری اور رتی کے ہیں جس وقت ورم حارہ جگر کا طحال کی طرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہے اور اگر ورم طحال جگر کی طرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے علامات کلیہ اور اس جگہ کے بشرکت عام علماء اتو یہ ہیں کہ بیمار کو سراشیف کے نیچے ثقل اور گرانی لازمی ہر وقت معلوم ہوا کرے اور اسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہے جو کبھی کبھی شدت کرتا ہے نہ ایسا درد جو سده جگر کی موجودگی میں ہوتا ہے کہ سده جگر درد قوی سے خالی ہیں اور اس کے ہمراہ سخنہ بھی متغیر ہو جاتا ہے اور نہ ایسا درد جیسا کہ نہ جگر میں ہوتا ہے کہ اگر چوہ تو یہ ہوتا ہے مگر اس کی جہت سے کوئی تغیر بدن میں نہیں ہوتا ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کی طرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہے اور ہمیشہ یہ کھنچا وہ نہیں ہوتا اور جس وقت یہ انجد اب ہو سبب اس کا یہی ہے کہ رگ اجوف اور معالیق میں تمدد ضارض ہوتا ہے۔ اور ام حارہ وغیرہ حارہ جگر میں ضربان یعنی وجع ضربانی نہیں ہوتی اس لئے کہ شریانات جس قدر جگر میں ہیں سب جگر کے غشا میں متفرق ہو رہی ہیں ان میں چنفل اور گرانی نہیں ہے مگر اتنی جو محسوسی نہ ہو سکے (پس ضربان بھی محسوسی نہ ہو گا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیاں بھی درد ہائے جگر اور اورام جگر کی

شرکت ہوتی ہیں ان اورام کے جو بلندی اور اوپر کی طرف جگر کے ہوں اگرچہ یہ مشارکت دائمی نہیں ہے جن لوگوں کے جگر میں ورم ہو خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم ان کی قدرت دائمی کروٹ لیٹئے اور سونے کی نہیں ہوتی اور بائیکس کروٹ لیدتا اور سونا بھی ان پر بھاری ہوتا ہے اس لئے کہ ورم میں تمدد نیچے کی طرف ہر کروٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر ان کی کوہاٹ آرام پانے کی وجہ سے چت لیٹئے کی ہوتی ہے پھر اگر ورم طرف مدب جگر کے ہوا سی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائے گی اور بروقت کھنچنے معايق کے محسوس ہوگا اور مسن یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے اچھی طرح اسی ورم پر ہاتھ پنچے گا اور ورم ہی کوس کرے گا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانی اور ضيق نفس بھی لاحق ہو گی خصوصاً جس وقت مریض سانس لینے کا ارادہ کرے کہ یہ قوت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت جباب اور ریہ کے جگر سے عارض ہوتے ہیں اور پیشتاب میں نہیشہ کی ہو گی بلکہ اکثر پیشتاب بند ہو جائے گا اگر ورم بڑھ جائے اس لئے کہ سده بجانب مدب جگر پڑتا ہے اور ضعف قوت دائمی بھی عارض ہوتا ہے اور ثقل یعنی گرانی مدب جگر کے ورم میں یادہ ہوتی ہے بہبیت ورم مفتر جگر کے اس لئے کہ جانب تغیر کا بوجھ معدہ پر تنکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہو جاتا ہے لہذا اور مدب میں گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور کھنچنا ترقوہ یعنی چنبہ گردان کا نیچے کی طرف دائمی جانب ورم مدب جگر میں کمتر ہوتا ہے اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلاقت ہو کہ زیادہ اتصال اور ملاقات جگر کی پسلیوں سے نہ ہوئے لیکن انجد اب ترقوہ کا نیچے کی طرف دائمی جانب میں (اس وجہ سے کہ ترقوہ کو جگر سے درد میں شرکت ہو) پس جب یہ انجد اب ہوتا ہے زیادہ تر ظہور اس کا متصل جگر کے جو پسلیاں ہیں اسی جگہ ہوتا ہے بچکی ورم مدب میں کمتر آتی ہے اور ورم مفتر میں زیادہ اس لئے کہ نہ معدہ سے حد بے جگر زیادہ دور ہے اور تغیر جگہ معدہ کے قریب ہے لیکن جس وقت ورم تغیر کی طرف ہو نیچہ اترتا ہواں وقت ثقل میں کمی ہو گی اس لئے کہ اس کو معدہ پر اعتماد ہے۔ چنانچہ ابھی مذکور ہو چکا ہے

اور کھانی اور نصیق نفس بقدر معتقد بنے ہو گا اور چھوٹے سے بھی اچھی طرح معلوم نہ ہو گا
مگر درد زیادہ ہو گا اس لئے کہ مزاحمت معدہ کیک اس صورت میں زیادہ ہوتی ہے
خصوصاً جس وقت بوجہ ورم کے مراقب کی ہمی کشس پیدا ہو جس وقت اور جگہ عظیمة
المقدار ہو جاتے ہیں میلان طبیعت کا چلت لینے کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور کروٹ
لینے سے طبیعت کا رہ ہوتی ہے پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہو جاتی ہے چلت ایڈنا
بھی حذر ہو جاتا ہے اور ام جانب متعرجگر کے ہمراہ اور ام ماساریقا بھی اکثر ہوتی
ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ورم بجانب متعرج ہو گا معدہ کو مشاہکت ایڈاون گیرہ کی زیادہ
ہو گی اور بیکلی اور میلانی اور پیاس بھی ظاہر ہو گی اگر یہ ورم حارہ ہو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ
بشریت درمیان جگر اور معدہ کے ایک عصبہ باریک سا ہے جو کہ جگر اور قم معدہ کے
درمیان میں پہنچتا ہے اور اسی سبب سینکلی آتی ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ بیکلی بدن
اس کے کہ ورم اس قدر بڑھا ہو کہ قم معدہ میں تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہیں ہوتی
جالینوس کی رائے ہے کہ بیکلی آنے کا سبب یہ ہے کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حارہ کے
وقت قم معدہ پر گرتا ہے اسی کی وجہ سینکلی آتی ہے مگر بالا جمال ان سب لوگوں اس
امر پر اتفاق ہے کہ بیکلی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہیں ہوتا اس لئے کہ مسافت
درمیان جگر اور قم معدہ کے زیادہ ہے اگر چہ وہ عصب بھی ہو جس کے ذریعہ سے جگر اور
قم معدہ میں شرکت تجویز کی گئی ہو کہ وہ عصبہ دونوں میں پہنچتا ہے پھر بھی چونکہ وہ عصبہ
نہایت درجہ باریک ہے اس سے کیا آثار مشاہکت ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یا جملہ تاو قشیکہ
ورم عظیم نہ ہو گا جگر اور معدہ میں اکثر تو یہی ہے کہ شرکت امراض اور آلام نہ ہو گی۔ جو
اورام جگر قریب اغشیہ اور عروق جگر کے ہوتے ہیں ان میں درد زیادہ وہ تا ہے اور تپ
میں کمی ہوتی ہے اگر چہ اورام حارہ بھی ہوں لیکن جس وقت ورم جگر کی دونوں جانبوں
میں ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہے جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہیں اور بیشتر
اگر ایک جانب میں بالا صالتہ ورم ہوتا ہے دوسری اس کے آفات اور ان غراض میں

شرکت کرنی ہے کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حارہوں خود بارہ انجام ان کا استفادہ کی طرف ہوتا ہے یہ کبھی جاننا ضرور ہے کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو مہلک ہوتا ہے فرق درمیان ورم جگر اور ورم عضلات کے کے جو جگر پر موضوع یعنی رکھے ہوئے ہیں مراقب کے مقام میاناں دونوں ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہے وضع اور شکل اور عرض وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایاں ہوتا ہے اور ورم جگر خصوصاً تغیری ظاہر اور نمایاں نہیں ہوتا خصوصاً فریباً ندام کے جگر کا ورم تغیری ہاں جب ایسا یہ ظیہم ہو جائے اس وقت تو یہ ظاہر ہو جاتا ہے ورم عضلی کی وضع یا تو عرض میں ہوتی ہے یا طول میں یا مورب جیسی وضع عضله کی ہے اسی انداز پر ورم ہوتا ہے اور اس وضع مورب کو ہم نے تشریع عضلات میں اچھی طرح بیان کر دیا ہے شکل کا فرق یہ ہے کہ جو ورم جگر میں ہوتا ہے اس کی شکل ہلائی ہوتی ہے اور جب خوش وضع اور شکل جگر فردی انتظام مشترک کے اس کی شکل ہلائی معلوم ہوتی ہے مترجم کہتا ہے قاطع ایک اصطلاحی لفظ ان مساحت کی ہے کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہونواہ زیادہ قطاع اصغر یا اکبر کہتے ہیں اور شکل ہلائی میں چونکہ دو قطاع ہوتے ہیں ایک دونوں قوسوں کے اندر بھی درمیان مقرر قوس کبیر اور مدب قوس صغير کے ہو دوسرے قطاع اکبر جو مقرر قوس صغير سے شروع ہوتا ہے اور قوس اکبر کے واسطے یہ قطاع منفرد ہو سکت اہے مقرر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلائی کے اندر واڑا جس قدر سطح دائرہ کلان واقع ہے وہ واڑہ خور دکی سطح سے باہر ہے اور غیر مشترک ہے اور جو سطح قطاع دائرہ صغیری کی ہے وہی بعینہ دائرہ اکبری کی مع شکل ہلائی مذکور کے ہے لہذا یہ سطح مشترک قطاع مشترک ہے اسی کی نسبت شیخ کہتا ہے کہ جس قدر حسن اور خوبی جدا ہونے میں قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلائی جگر کے ہوگی اس بقدر یہ ورم بھی شکل ہلائی پر محسوس ہو گا اور یہ مراد اس وقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نتھے صحیح ہو اور اگر بجائے قطاع کے انتظام کا نتھے اور تفصیل کو صادمہ سے پڑھیں اس وقت

جو مراد ہوگی وہ اصل ترجمہ میں ہم نے لکھ دی ہے متن ورم عضلي کی شخص مستطیل ہوتی ہے ایک کنارہ اور دوسرا اس کا مونا اور دوسرا باریک جیسے چو ہے کی دم اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس ہوتا ہے بلہ اندر ہی کی طرف مستطیل اور دراز ہوتا ہے یہ صورت اس وقت ہوتی ہے جب ورم اس عضل میں ہو جو غاز یعنی بجانب اندر ہون کے مورب ہے اور یہ ورم عضلي مشابا اور ام جگر کے ہوتا ہے اعراض کے ذریعہ سے فرق یہ ہے کہ جس قدر اعراض خاصہ خواہ مشترک ہے جو ورم جگر میں ہوتے ہیں ان میں سے کوئی ایسی چیز اور ام عضلات کی نہیں ہوتی جو معتقد ہے کہ جس وقت مراق لاغری اور پیوست جلد جلد آتی ہے تجویز قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہے ورم حار اس باب ورم حار جگر کے مخلدہ اس باب اسی ورم کے ہیں جو حار ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جو درا قسام اور ام حار کے اس باب جا بجا نہ کو رہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اس باب میں اور علامات بھی وہی ہیں جو علامات عام میں بیان و پکھے اور ان علامات کے ذیل میں جو اجزاء جگر کے اور ام میں مذکور ہو چکے اور تپ اس جگہ زیادہ تیز ہوتی ہے اگر ورم کمیت جگر میں ہو اور پیاس کی شدت اشتها میں کمی اور بیکھی اور متلبی اور پہلے ق صفر اوی یعنی زرد بعد ازاں ق زنجاری اس کے بعد کرانی اس کے بعد سوداوی صرف کی ق پیدا ہوتی ہے۔ بردا طراف زبان کا سیاہ ہو جانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتیں جو مذکور ہوئیں یعنی جامو جو ہوتی ہیں خصوصاً جب ورم حد بجگر میں ہو اور جس وقت ورم تقویر میں ہوتا ہے سانس لینے میں اثر تنگی وغیرہ کا جب بھی پیدا کرتا ہے کہ بہت گہری سانس لے کر ہوانے کثیر کو اندر رکھنچا چاہئے کہ اس وقت یعنی ہوانے کثیر کے رکھنچنے کے وقت چونکہ ورم مذکور جا ب میں ہے تمداو رکھنچا و پیدا کرتا ہے اور تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور ہستیاں کو روکتا ہے اور بیشتر خفیف سی کھانسی بھی عارض ہوں ہے زبان میں کیسا ہی ورم جگر کیوں نہ ہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہے پھر زردی اس کے بعد سیاہی مارنے لگتی ہے بعد ازاں تمام بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے۔ خصوصاً اگر ورم حد بجگر میں ہو۔ اگر

قوت بدن قوی ہو خصوصاً معدہ کی قوت اور ورم حد بے جگر میں ہواں وقت طبیعت میں رہے گا اور قبض ہو گا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہو گی اسہال عارض ہو گا بقراط کہتا ہے براز خاڑ لیعنی بو دارا اور سیاہ اولیٰ مرض میں دلیل ہے کہ ورم حارعظیم جگر میں پیدا ہوا ہے اور نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہوتی ہے ورام جاریا تو تخلل ہو جائے اس وقت اس کے عراض باطل اور نابود ہو جاتے ہیں یا مجتمع ہواں وقت علامات دبیلہ کے پیدا ہوتے ہیں اور قریب تر ان کا ذکر کیا جائے گا یا ان کو یہ ورم سخت در صلب ہو جائے اس وقت انتقال علامات ورم صلب یعنی سرطانی کی طرف ہوتا ہے اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہو جاتے ہیں اکثر سب انتقال ورم خارکا ورم صلب کی طرف افراط تبرید کی اور بکثرت تفیض یعنی قابضات کا استعمال اور مغلاظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار میں۔ فرق درمیان ورم جگر اور ذات الجحب میں یہ ہے کہ ورم جگر کی کھانی کے بعد تنفس یعنی کچھ بلغم وغیرہ برآمد نہیں ہوتا۔ اور درد ورم جگر میں واہنے طرف ہوتا ہے اور ثقل یعنی گراں اور بھاری ہوتا ہے اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہو جاتا ہے اور بطور یعنی درنگ تپش کا زیادہ منتشری نہیں ہوتا جیسے ذات الجحب میں اور ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہے اگر حد بے میں ہو۔ اور تنفس عظیم کا کیف پیدا ہونا اور اس طرح استشاق ہوائے کثیر میں تکلف گو کہ ورم مقعر جگر میں ہواں پر دلیل ہوتا ہے اس لئے کہ ورم حجاب میں تگی اور تند پیدا کرتا ہے اور بسا اوقات کہ اس میں کھانی ہیجان کرتی ہے۔ بحران ان اور ارام جگر کے جو حار ہوں اور حد بے جگر میں ہوں اور اورام عضل جگر جو حار ہوں بذریعہ عاف کے ہوتا ہے خصوصاً دابنے نہتھے سے نکثیر جانی یا عرق اور بول سے جو دونوں محمود ہوں اور اورام کا بحران ہوتا ہے اور اورام تتعیری کا بحران اسہال صفراوی باقی سے ہوتا ہے ماشر اجگر کا یعنی ورم صفراوی اس میں ثقل اور گرانی کم ہوتی ہے اور لیک اور لذع اور زبان کی سیاہی اور پیشتاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہے رنگ بدن کا مکمل بزردی اور بتپ ہوتا یہ غسمی ہو یعنی ایک روز نامذکر

کے اور نفع پانی اشیائے بارور طب سے زیادہ ہوتا ہے۔ نفس زیادہ تر باصلاحت اور بہ نسبت موجی صرف کے زیادہ اشبہ فشاری سے ہوتی ہے اور صغير زیادہ اور متواتر اور سرعت میں شدید ہوتی ہے فلمونی جگر ورم ورم حار سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو خاص علامات ورم صفر اوی یا ماشر اے جگر کے ہیں ان سے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجود جو دیگر کے دنوں ورم حار میں یہ بھی شناخت فلمونی جگر کی ہے اور چجزہ کی سرخی اور گون کی پری بھی اور ام بارہ جگر کے ان اور ام میں ثقل اور گرانی ہے نسبت اور ام حارہ کے زیادہ ہوتی ہے مگر پیاس اور تپ نہیں ہوتی اور نہ سیاہی زبان میں ہوتی ہے اور معدہ میں بروقت موجودگی ایسے اور ام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنخ کے پیدا ہوتی ہے سن مریض کا اور تد بیر سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اور ام بارہ پر دلیل ہوتے ہیں ورم بلغمی جگر کا جلد کا پھولہ ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا اس پر دلیل ہے اور اس کے ہمراہ سختی اور صلاحت محسوس نہیں ہوتی اور بعض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جملہ علامات اور ام بارہ کے جواب بھی مذکور ہوئے ہیں ورم صلب جگر کا اور سرطانی اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی ابتداء بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی ضربہ کی وجہ سے ورم عارض ہو کر بہت جلد اس میں صلایت آ جاتی ہے مس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر دلالت ہوتی ہے اس شخص کے جسم میں جس کے کنارہ جگر تگ چھونا ممکن ہو اگر بہت جلد ایسے مریض کو استقامت عارض نہ ہو جاتا تو یہ ورم جس میں بخوبی ظاہر ہوا کرتا اس لئے کہ مراقب میں اس کے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے لہذا ورم ہلائی اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر شروع تناول غذا کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرستگی کے اس ایذا میں خفت ہو جاتی ہے یہ ورم استقامت کے جانے کی گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے لہذا اور میں ہلائی اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر شروع تناول غذا

کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرستگی کے اس ایذا میں خفت ہو جاتی ہے یہ ورم استقما کے جانے کی گویا راہ ہے کبھی اس ورم پر شدت ٹغل بدوں تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتها اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہے پس اکثر اعراض ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہیں اور سوائے گرفتی کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور اسی ٹغل کے سبب سے عشر نفس زیادہ ہو جاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار میں صلابت آگئی اور عشر نفس کا پیدا ہو جانا اور ٹغل بدوں تپ کے موجود ہونا یہ دونوں علامت ورم صلب جگڑ اور سدہ جگڑ میں مشترک ہیں اور فرق ان دونوں میں انہیں امور سے ہے جو اوپر باب سدہ جگڑ میں اور بیباں ورم صلب میں بیان ہوا ہے ورم صلب کے تالع استقما ہوتا ہے خصوصاً استقما گئی اس لئے کہ جگڑ کی قوت تمیز مانیت میں ضعف آ جاتا ہے اور سوائے رشح ریق اور سب طرح کی مانیت جگڑ سے دفع ہونیں ہو سکتی لہذا وہ مانیت ہمراہ خون کے تمام اعضا میں جاری ہوتی رہتی ہے اور استقما گئی پیدا ہوتا ہے اور تنہ بھی عارض ہوتا ہے کثیف حصہ مانیت کا بھی بعض اوقات فضائی بطن یعنی خالی جگہ میں شکم کے پہنچ جاتا ہے چنانچہ اس کو ہم باب استقما میں بخوبی بیان کریں گے اس وقت استقما رتی عارض ہوتا ہے اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ الحال طبیعت کے مر جاتے ہیں یعنی چونکہ مسالک اور راہیں جو بطرگ جگڑ کے ہیں سب مسدود ہوتی ہیں لہذا ان کی قوتیں سب محل اور فنا پذیر ہو جاتی ہیں اور سوائے زمانہ ابتداء مریض کے ان کا علاج پھر نہیں کرنا چاہئے پس اکثر یہ ہے کہ اس زمانہ میں علاج کا رگر بھی ہوتا ہے اور جب مرض میں طول ہو جائے پھر کچھ نفع علاج سے نہیں ہوتا اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موزی اور متاخر اس وقت احتباس درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور اشتها کی طعام کی آنفیا دیگر آفات مذکورہ زیادہ ہوں گے اور بیشتر بھکنی اور متلی بدوں تپ کے پیدا ہوا کرے گی اور جب درد کا احتباس نہ ہوگا اس وقت مادہ خبیثہ

ورم کا عضوی موت کے درپے ہو گایہ بھی جانا ضرور ہے کہ جگر کے مسامات بہت بند ہو جانے کے قابل ہیں اور بہت جلد اس میں تجویز اور ختنی پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مختلف اور مقبضہ کا با فرات کیا جائے ویلے جگر اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہے اس طرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہے وہیلے بھی بن جاتا ہے اور شروع اجتماع میں تپ کی شدت اور درد کا اشتداد اور نیز دیگر اعراض میں زیادتی پہلے عارض ہوتی ہے بعد ازاں نشریرہ مختلف طور پر کمی بیشی میں پیدا ہوتا ہے اور چلتی لیٹتا بھی معدن رہو جاتا ہے پھر کہ دائیں کروٹ سے لیٹتا اور سوتا پھر جب ورم فراہم ہو چکا دبانے کی جگہ ورم کی نرم ہو جاتی ہے اور اعراض مذکورہ میں سکون پیدا ہوتا ہے جب یہ ورم بچھوٹ جائے اور شگافتہ ہول رزہ پیدا ہوتا ہے اور براز میں تج اور مددہ اور ایک مشل دردی کے برآمد ہوتی ہے اور اس کے برآمد ہو۔ اسے خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہے اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہوا اور وہیلے مقرر جگر میں تھاتو مادہ مذکورہ برہ برہ براز کے دفع ہو گا اور اگر بطرف گردہ کے شگافتہ ہوا بول میں یہ مادہ تیسخ وغیرہ برآمد ہو گا اور اگر اس فضائیعی جائے وسیع میں شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہواں وقت فقط خفت اور لاغری عضوی ہو گی اور بول براز میں استفراغ مدد وغیرہ کا محسوس نہ ہو گا اور اگر اس فضائیعی جائے وسیع میں شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہے اس وقت فقط خفت اور لاغری عضوی ہو گی اور بول براز میں استفراغ مدد وغیرہ کا محسوس نہ ہو گا وہیلے کبھی گوشت میں جگر کے پیوستہ ہوتا ہے اور کبھی ظاہر جگر میں ہوتا ہے اور غائر لیعنی پیوستہ اندر ورن جنم کے نہیں ہوتا ہے اور مدد کا رنگ اسی سبب سے جدا جدا ہوتا ہے پہلی صورت میں ورم جگر سے یہ مشارک ہے مگر ورم حار ماساریق کی تپ ضعیف ہوتی ہے اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ میں ہوتی ہے ویسی اس کی تپ میں نہیں ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے شکم اور معدہ تک غائر اور فرور نہ نہ زیادہ ہوتی ہی اور کبھی تمدد اس ورم کا نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہے جس وقت علامات

سدہ جگر کے نہ پائے جائیں اور نہ علامات اور ام جگر کے اور براز میں کیسوس رفتی
برآمد ہو اور اس کا سب ضعف ہضم جگرنے ہو اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جائیں
اور با وجوہ ان علامات کے تند و اور حمی خفین بھی ہواں وقت حکم کرنا چاہئے کہ ما سار یقیا
میں ورم حار ہے ما سار یقیا کا ورم صلب اس میں اور سدد ما سار یقیا میں تفرقہ کرنا بہت
دشوار ہے اور حدس قوی کی حاجت ہے۔ پھر اگر بعد چند روز کے کوئی شے صدیدی
خارج ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ورم ما سار یقیا سے خارج ہوئی ہے اور اس صدیدی میں اور
ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ ورم جگر کا صدید مائل بسرخی اور
وہ مولیت ہو گا اور ورم ما سار یقیا کا صدید مائل بفتح اور صفرت ہوتا ہے علاج ورم حار جگر کا
پہلے واجب ہے کہ حال امتلاء عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن
اور وقت وغیرہ امور عام اور کالیات کا مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کالیات میں اس کا بیان
کیا گیا اور انہیں دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہئے پھر
اگر ممکن ہو دہنی بالسلیق کی فصد کر دینی چاہئے اور اگر بالسلیق کی نہ ہو سکے تو ہفت انداز
کی ورنہ پھر سر ارد کی فصد کرنی چاہئے اور اگر قوت قوی ہو جس قدر خون نکالنا ضرور ہے
ایک ہی دفعہ نکالنا چاہئے ورنہ چند مرتبہ آرام دے دے کر نکالا جائے گا یہ بھی جانا
ضرور ہے اگر فصد نہ کی جائے اور ماہ جگر میں چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور
روادع کا کیا جائے اجمالی قریب یہی ہے کہ ورم میں صلابت آجائے گی اور اگر
استعمال محلات کیا جائے شاید کہ ایذا اور ورم میں بیجان زیادہ ہو پس پہلی تدبیر یہی
ہے کہ فصد کر دی جائے بشرطیکہ منع قوی نہ ہو اور بہت ساخون نکال ڈالا جائے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ ابتدا میں اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اور ام حارہ کے روئے اور
تبرید سے بمحض قانون عام کے کرنا چاہئے مگر یہاں طبیب کو صلابت قدم سے بچنے
کی فکر زیادہ درکار ہے اس لئے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہے لہذا اواجب
ٹھہرا ہے کہ ادویہ یہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتاح اور مخلوط ہوں اظہیہ ہارہ کا با

فراط استعمال کرنے پیشتر مخبر بے صلاحیت ہوتا ہے اور یہ صلاحیت اکثر تو فقط حمام میں داخل ہوتا اس کے ازالہ میں کافی ہوتا ہے اور پیشتر یہ ورم جگر کے اس جانب میں شگاف ہوتا ہے جو باطرف گردہ کے ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سے ادویہ کہ جنہیں قبض اور برودت ہے اور اس طرح بہت سے اقسام غذا کے جو یہیں صفات متصف ہیں جیسے ان را رہبی اور امر و دک دوا اور غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس منفذ میں جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزیں تیگی پیدا کرتی ہیں لہز آماراہ صفراء کی بخوبی کشش نہیں کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے زیادہ بے ورم کے اور شرک پیدا ہوتا ہے پس تقپیض یعنی استعمال قوای بعض کا اگرچہ اس ورم میں بدوں اس کے زمانہ ابتدا اور آخر میں بھی چارہ نہیں ہے اور اس کے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی نظر حنفیوت کی جاتی ہے مگر پھر بھی تقپیض سے وہ ضرر کا خوف باقی رہتی ہے تجھر اور صابات ورم اور جس ہو جانا صفراء کا جگر میں اس واسطے طبیب کو مرض ورم جگر میں جلدی اور مباہرت صرف تحلیل کی طرف زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر اور ارام حارہ کے بخوف تجھر اور صابات اور بخیال دفع کرنے ترش اس رطوبت صدیدی کے جس کی ترشی سے اور اور ارام حارہ عموماً خالی نہیں ہوتے لیکن پھر تحلیل اور ترشی پیشتر ارجاع ہوت کر کے فریب بہوت وہلاکت کے پہنچادیتی ہے چنانچہ جانیسوں نے ایک طبیب نادان کی حکایت لکھی ہے جو معالجہ اور ارام جگر کا انہیں مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کے اور ارام حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً ضماد جوز بیت اور حنفیت سے تیار کیا جاتا ہے ار غذا میں خندروں کی بڑی جوار جس کو مکتبہ بھی کہتے ہیں دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جس میں جلا ہوتی اور لزووجست اور غلط نہ ہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محلہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہوں اور جنہیں تقویت اور عطریت ہو دنیا جیسے سعد اور قصب الزریرہ اور فشنین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اس بقدر دیتا کہ حنفیوت کرے اور عمد چہ کار یعنی مدار علاج کا اول ورم

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

بالا کا واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لاحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ مدرہ کا استعمال کیا جائے اور مرض مقرر جگر میں ہو یا ادویہ سہلہ بروقت علیل ہونے مedb جگر کے مستعل ہوں کہ ان دونوں صورتوں میں بعض تنقیہ مادہ کے الثاثر یہ پیدا ہو گا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندر ورن عضو کے ہو جائے گا بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جائے پس جو ورم جانب مقرر جگر ہوا س کے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور مدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ اور اگر کرنا لازم ہے یہ بھی احتیاط ضروری ہو کہ طبیعت بستہ ہوا س کا قبض باعتدال دو رکن چائے اور جو طبیعت نرم ہوا س کی نرمی زائد کو دور کر کے قبض باعتدال رکھنا چائے ادویہ جو لاٹ بحال اور ارام جگر ہیں زمانہ ابتداء میں بشرطیکہ ان اور ارام میں حرارت بافراط ہو آب کا سنی یا آب مکوبزہ ہمراہ سکنجین سکری کے اور ماء الشعیر اور آب عصی الراعی اور آب بارٹنگ اک کا سخناب کشینز بزرگ اور کلد اور لکڑی اور انہیں ادویہ میں (شرطیکہ حرارت زیادہ نہ ہو) کس قدر فاشین اور قصب الزریرہ بھی شریک کرنی چائے اور یہ قرص بھی اسی نسخہ کے موافق زر شک بیدانہ دس درہ گلسرخ طبا شیر مکد پانچ درہ تم خیار تم کدوئے شیرین تم مٹا یعنی لگڑی کے چیخ تم خرونہ تم کاسنی مکد تین درہ تم خیار رازیانہ ایک درہ قرص تیار کر کے دو مشقال تک اس کو استعمال کرنا چائے اور اگر زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص میں تھوڑا کافور داخل کر دیا جائے اور اگر تقویت جگر کی زیادتی کرنی منظور ہو کس قدر لک اور ریونڈ بھی اضافہ کر دی جائے اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کمیر اخواہ ترنجین بھی شریک کر دی جائے جو ادویہ کہ ان سے زیادہ تر قوی ہیں اور اسی اور ارام جگر کے واسطے لاٹ ہیں جنہیں حرارت بد رجہ نامت نہ ہو پس جیسے اب رازیانہ اور گاؤ زبان اور اذخر اور کرنن جملی اور بلاب یا ادویہ ہمراہ سکنجین کے یہ ادویہ خواہ مثل ان کے اور ادویہ انہیں اور ارام میں نافع ہیں جن کی حرارت درجہ اولی میں ہو اور تھوڑا اسانسخ بھی ان اور ارام میں

شروع ہو چکا ہوا اور افرض درج بھی اس طرح مفید ہے خصوصاً جو ورم متصل تقریباً جگہ کے ہو۔ اکثر ماہہ سبب ورم کا اور اس کی ابتداء کسی صدمہ کو دنے پھاندنے سے خواہ کسی چوت کے لگنے سے ہوتی ہے اگر بعد ایسی چوت وغیرہ کے فصدے کر جھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرنی جائے ورم کو منع کر دے گی جس وقت بخوبی معلوم ہو جائے کہ ورم جانب مقعر جگہ میں ہے پس اولیٰ یہ ہے کہ آب لبلاب کو ایسی دو ملا کر دینا چاہئے جن کی آمیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے انہیں ادویہ مبرده مذکورہ بالا میں سے اور آب چقندرا اور جملہ ادویہ مندرجہ اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہیں ان کی آمیزش بھی کرنی چاہئے اور جب نصیح ورم بخوبی ظاہر ہو جائے اس وقت الہماں ہمراہ آب رازیانہ اور آب مکواہ آب لبلاب کے دینا چاہئے اور غذا میں کس قدر مغز قرطام اربہت کم تھم اونٹن اور نفسان کج بھی داخل کرنی لام ہے اور جب زمانہ ناطاطا کو ورم پہنچ جائے یعنی کھنے لگے اس وقت ادویہ تو یہ جیسے ناریقون اور تردد وغیرہ کا استعمال کی اجائے۔ ایک قوم اطباء کی بلیلہ زرد کا استعمال کرتی ہے اور میں اسے تائپند کرتا ہوں کہ اس میں قوت قبض مزمن کی ہے یعنی قبض دیر پا اس سے پیدا ہوتا ہے پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہ ہواں کے استعمال سے ریقیق ماہہ تو کل جائے اور غایظ ماہہ مذکورہ کرباتی رہ جائے کبھی ایسے وقت تھم قرطام اور تھم اونٹن اور بہت کم طعام میں داخل کرتے ہیں اور افتیوں کا داخل بے خوف کرنا چاہئے اور بسا اوقات خریق کے استعمال پر بھی جرات ہو سکتی ہے مگر بقدر حاجت حقدنہ کا استعمال اوکل ورم میں جبکہ اتفاقاً طبیعت میں قبض پیدا ہوا آب برگ چقندرا ورنمک اور شورہ سے خوب آب شکر سرخ سے کرنا چاہیے۔ اور انحطاط کے وقت قوی حقدنہ دینا چاہئے اور اس میں ستان کج اور قطور یون اور زوفا اور صفر و داخل کرنا چاہئے اور بیشتر خطل بھی داخل کیا جاتا ہے اگر ورم محدب جگہ کی طرف ہو واجب ہے کہ مرات بارہ سے ابتدائے علاج کیا جائے اور پھر مرات معتدلہ سے پھر جب نصیح اچھی طرح ظاہر ہو جائے ادویہ تو یہ جیدہ کا

استعمال کرنا چاہتے اور یہ تاخیر ادویہ قویہ کے استعمال میں فقط اس وجہ سے ہے کہ ورم کے شہر ہونے کا خوف ہے یہ ادویہ تو یہ جیسے مجھ پھر اور فطر اسلامیوں اور اسراروں اذخر افراد نہ بیان کیجئے اور افراد نافٹ قوی اور جملہ مدرات قویہ جو باب الواح تقبیض کتاب دوم میں مذکور ہیں اور باب اور ار میں بھی ان کو ہم بیان کر چکے ہیں ضمادات جو اور ارم جگہ میں لگائے جائیں ان کو سرداور تھنڈا ہونا نہ چاہئے جیسے اور ارم میں بلکہ نہم گرم ہونا چاہئے اور جس ادویہ ضمادیہ کی طرف جلدی کرنی لازم ہے اسی زمانہ میں کہ جب ورم کی ابتداء محسوس ہو وہ عصارات بارہہ قابضہ ہیں اور عصارہ برگ خوفہ اور کدو اور حی العالم اور لگب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کنپلوں سے انگور کے اور گلسرخ خشک اور سویق سے تیار ہوں ان کو جلدی اس وقت لگانا چاہئے اور زیادہ کثرت سے ایسے ضمادات کا استعمال نہ کرنا چاہئے بلکہ جب بصحبت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہوتا جاتا ہے اس وقت عمده تر ضمادات وہی ہیں جو کہ سفر جل سے ہمراہ اور ادویہ کے تیار کی جائیں متجملہ ان کے یہ ہے کہ سفر جل ہمراہ رو جو کے کوٹ کر گلاب ملا کر ضماد کریں یا سفر جل کو سر کہ اور پانی میں اس قدر پختہ کریں کہ پھول جائے پھر اس میں صندل ملا کر اور جھوڑ اسارو غن مل ڈال کر ضماد کریں ازیں قلیل یہ بھی ہے کہ سفر جل کو اس شراب ریحانی میں جس میں کس قدر تقبیض ہو پکتہ کریں اور پھر اس پر عصارہ عصی الراعی کا اضافہ کر کے کس قدر سنبل اور فستین اور معدے اسے قوی کر کے سویق شعیر وغیرہ سے قوام ضماد کا درست کریں اور پھر استعمال کریں بیشتر اس کے ہمراہ رو غن سفر جل یا مصلگی یا رو غن ہنا بھی کر دیا جاتا ہے میاہ کے اقسام سے آب اشق اور آب برگ سیب اور آب بہی وغیرہ کبھی ضماد اس طرح بھی تیار کرتے ہیں کہ سفر جل کو طبعی فستین میں پختہ کرتے ہیں جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت میں درجہ تحلیل تک پہنچ جائیں اس وقت ان میں مصلگی اور بابونہ اور اکلیل الملک اور آرد جو میتھی اور ان کے ہمراہ کس قدر روہ دوا بھی جس میں جھوڑ اساقبیض ہو اور تخم کستان اور رو غن پستہ اور رو غن

بالہونہ و روغن سویا اور حلپہ بھی داخل ہوتا ہے۔ ضمادات مرکبہ میں سے ضماد فیلفر یوس اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد اقریطون اور وہ ضمادات ہیں جن کو ہم نے قرابادیں یہ لکھا ہے نسخہ ضماد کا جو التهاب ورم جگر کی تسلیم کرتا ہے خرما نے خام عصارہ عنج مکدایک جزو زعفران مصطلّی مکد نصف جزو روغن گل چار جز و موم بقدر حاجت آخر زمانہ میں اس ورم کے ضماد ہائے منصبہ محملہ جن میں تو باض بہ رعایت حفظوت کے داخل کر دینے جاتے ہیں استعمال کرنا چاہئے جیسے وہ ضماد جو ایرسا اور اسارون اور آسنہ اور جعدہ اور صعرا اور شیخ اور تخم کرفس اور مقلل وغیرہ سے تیار کی جائیں اور ان میں مقویات زیادہ کر دینے جاتے ہیں اور ضمادات جواس اور مجیٹھ اور جب الغار زعفران مصطلّی مریکی اور موم اور روغن رقیق سے تیار ہوں روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات میں مخلوط ہوتے ہیں جیسے روغن نر جس اور روغن سون آزاد نسخہ ضماد کا جو اور ام جگر کے تخلیل کر دیتا ہے قابوں کی طرف منسوب ہے اور مجرب ہے میعہ اور موم مکدوں درخی روغن مصطلّی اور زعفرانا اور جاما مکدوں درخی روغن درخت مصطلّی روغن گل ہرواحد دو درخی شراب اڈھائی قو طولی پہلے موم کو روغنوں میں پکھا کر پھر ساری دوا کیں ملا دیں۔ دوسرانسخہ زیادہ نافع ہو سون جاما ساذج مکدوں درہم اشقم میعہ موم ہرواحد میں درہم کند رز عفران اسارون مکد میں درخی روغن درخت مصطلّی بقدر حاجت اور نسخہ محمل قوی ہے زعفران دوا و قیامقل شمع اشقم مکد چھاؤ قیہ چڑک دیگ اور دیگر ظروف کا چارا قیہ مصطلّی تین او قیہ میعہ رفت موم مکد سات او قیہ جاما سنبل رومی اور جب بلسان ہرواحد چھاؤ قیہ روغن سون اسکے بقدر کنایت ملا کر استعمال کریں لیکن اگر ورم کے ہمراہ اسہال بھی ہو اور اس میں درشی ہوایسی کہ احتیاط مقتضی اس کے جس کرنے اور روکنے کی ہو واجب ہے کہ قرص زرشک اور قرص ریوند مسک کا استعمال کریں غذا ان بیماروں کو عدمہ تو یہ ہے کہ کشک جو دیا جائے کہ تیرید بھی کرنا ہے اور جلا بھی اور سدہ نہیں پیدا کرتا ہے اور جلدی سے نفوذ کرتا ہے جو ارنکہ اور گیہوں ضرور اس میں غماضت ہے اور ورم کی

مزاحمت بوجہ غلط ان سے پیدا ہوتی ہے پھر اگر بدن روئی کھلانے کے چارہ نہ ہو تو ایسی روئی دی جائے جو موئی گوند ہے ہوئے آٹے کے بدون خمیر کے نہ ہو اور گندم علکہ سے ہو جو تونر میں سخت پکانی گئی ہو واجب ہے کہ ان کی غذا کی اصلاح اور تجویز میں توجہ زیادہ کی جائے ترکاریاں جیسے کا ہوا رکھنا وغیرہ خواکہ میں انارشیریں اس بیمار کے لئے جس کے معدہ میں حلاوت مستحیل صفرانہ ہو جاتی ہے اور جہاں تک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے بیماروں کو بچانا چاہئے علاج حمرہ یہی ورم صفر اوی کا جو گر میں ہواں ورم کا علاج قریب علاج ملغموں کے ہے مگر یہاں اسہال اور اورام میں نرمی کرنی لازم ہے اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہیں جو مائل برودت کی طرف ہوں اور رکھنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کر کے استعمال کرنی چاہئے اور ہمیشہ رکھی جائیں تا ان کہ بیمار کو معلوم ہو جائے کہ اثر برودت کا خاص ندروں جنم ورم کے پہنچ گیا ہے ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کا سخن آب یہی اور صندل کافروں غیرہ (مثل آب برگ خرفہ و کاسنی و پالک کے) اور جب تک ممکن ہو سختات کا استعمال اس ورم میں نہ کیا جائے علاج دبیلہ جگر کا دبیلہ کے علاج میں اول اوقات اور جس وقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہے لازم ہے کہ رادعات کا استعمال باعده مال کیا جائے اور یہ رادعات اقتسم ضماد کے ہوں خواہ طلاء کے طور پر ہوں اور ماء الشعیر اور سکنجیں غذا میں تجویز کی جائے اور اگر ناسب بحال میرض فصد ہو یا سلیق کی فصد کر دینی چاہئے ورنہ مجہہ کا استعمال جگر کے اس مقام پر کرنا چاہئے جو پشت کے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہے۔ پھر اگر باہمہ تدبیرات مادہ ورم ضرور مجتمع ہو جائے واجب ہے کہ بہت جلد احتیاج اور تفتح کی تدبیر کریں اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعتمانت کریں اس لئے کہ ایسے اورام میں اخلاق اغذیہ ضرور ہوتے ہیں جس کو عضو متورم مثلاً جگر پی جاتا ہے اور اس کے جنم میں سما جاتے ہیں اور ملین ادویہ کی بھر ضرورت ہوتا کہ غلط ورم کو مستعد اور آمادہ تحلیل پر کر دے پھر جب تفتح

اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور ورم شگافتہ نہ ہو مفتکات قوی سے شر باؤ ضماداً اس کی اعانت کریں پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہئے بشرطیکہ محتاج اعانت ہوا اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہو جائے اور جب میلان مادہ کی ہمت معلوم ہونے سے اسہال خواہ اور ارکرنا ضرور ہو کرنا چاہئے مگر ادویہ قوی سے اور ارکرنا نہ چاہئے اونہ کسی دوائے حاد اور تیز سے ورنہ مثانہ کو ضرر پہنچتا ہے اس لئے کہ مثانہ کی حفاظت قرحد وغیرہ پڑ جانے سے (اس مرض میں اور بروقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود قیح - دان ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دوائے مثغر کے شگافتہ کرنے سے جو قیح مثانہ میں پہنچے واجب ہے جب کس قدر ورم شگافتہ ہو جائے اور قیح اس میں سے انکنی شروع ہو حاجت اس کی ہو گی کہ اب قیح بھی صاف کر کے نکال دی جائے ماء العسل وغیرہ خی پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوائی ہو گی جو انہ مال قرحد کا کرے اور اگر قوت مریض کو تخلی اور برداشت سہل کی ہو سہل سے بہت اچھی اعانت انہ مال قرحد پر ہوتی ہے اگر بافراط اسہال نہ ہو سہل کی حاجت ایسے مرض میں دو وقت ہوتی ہے ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تاکہ مادہ میں کمی ہو جائے اور طبیعت سبک ہو جائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نصیح اپر ا ہو جائے کے بعد جس وقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ مادہ ورم امعا کی طرف متوجہ ہوا ہے اور دبیہ بطرف مقرر جگر کے ہے جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال نہ نظر اعانت طبیعت کرنا چاہئے خفیف دواؤں سے ترجیبیں اور شیرخشت اور الہتاس بقدرقلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہے جو آب بلاب اور کاستنی میں پالانا چاہئے اور اسے زیادہ قوی جو شاندہ بزور اور اصول کا ہے جس میں ترجیبیں اور شیرخشت اور الہتاس بھی داخل کر دیا ہو اور بیشتر صبر اور نفثتیں بھی ملا دینیں حقنے کے اقسام میں وہی معروف نسمہ ہیں جو خفیف ہیں جو سہلات کے بعد نصیح کے پالائے جاتے ہیں ارشنج پر معین ہوتے ہیں اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین میں وہ یہ ہیں کہ نصیح اصول اور غافٹ ہمراہ روغن خشک

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ڈالے اور کم کر دیا لے اس کے بعد ایسی ادویہ تناول کرے کہ اس کو اسی طرف خارج کر دے جدھر سے مادہ متوجہ بخروج ہوا ہوا سہال کے ذریعہ سے ہو خواہ اور اسے اگر ایسی دوائے کے استعمال کی حاجت خواہ نہیں ادویہ کو ماں اعسل میں ملا کر دیں مراتقوی کا دینا ہرگز مناسب نہیں ہے ورنہ مباری بول کو ایڈ اور نکایت پہنچ گی پھر اگر اتنا قایہ ضرر پیدا ہو جائے کہ قریحہ مثانہ یا مباری بول میں پڑ جائے خواہ کسی قسم کا ضرر قبھ کے موجب سے ان کو پہنچا ہو یا مثانہ کو اس وقت رائے مناسب یہ ہے کہ ایسی غذا کھلانی جائے جن میں جلا ہو اور لذع نہ ہو بلکہ کس قدر تغیریہ ہو جیسے ماں اعسل جو طبع معتدل سے پختہ کیا ہو اور اس میں تھوڑا سا نشاستہ اور اٹھ اور رغمن گل ملایا جاوے۔ یا خبازی ہمراہ دارکے اور بشمل یہ ہے کہ وہ مدد پیدا کریں جو قروح اعضاۓ باطنی کے واسطے کی جاتی ہے اور اسی روٹ پر چلیں جو قروح گردہ کے علاج میں درکار ہے جب بخوبی صفائی چک وغیرہ سے ہو جائیں صحیح کو اسے ماں الشعیر اور سکنجیں پلانا چاہئے اور اس کے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخویں مکدایک مشتمل تخم کاسنی تخم کرفن مصطلی ہر واحد مشتمل سکنجیں خواہ جلا ب یا ماں اعسل میں دے کر اس کے بعد غذا سے اس کی تقویت کرنی چاہئے اور قریحہ کا علاج اس طرح کرنا چاہئے جیسا کہ قریحہ میں بیان کریں گے اگر اتنا قایہ خرابی پیدا ہو کہ ماڈہ فضائی جوف پر پریش کرے ضرور ہے کہ اس وقت بذریعہ دستکاری کے جلد جو قریب اربیہ کے ہوا سے کھول دیں اور شگافتہ کر کے عضل کو ہٹائیں اس قدر کہ صفاق و اغلی جس کا نام اریطان ہو کھل جائے پھر اس میں سوراخ کر کے ایک چھوٹی سی مل اس میں رکھ دیں کہ قبھ اسی نل کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہو جانے اور ساری قبھ نکل جانے کے زخم کا علاج مرہم رہے کر دیں غذا دینے کی تجویز یہ ہے کہ ابتداء میں تلطیف غذا کرنی چاہئے اور فقط کشک شعیر اور سکنجیں پر اقتصار کرنا چاہئے بعد ازاں پھر استعمال غذا کا کریں یا تو وہی غذا یعنی مفتاح جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور زردی بیض نمیمیر شست اور احساء ملینہ پھر جب ورم یعنی دبیلہ شگافتہ ہو جائے اور ریم وغیرہ سے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

اور غافت اور قسط شیریں زر آوند کا شم سلیسا لیوس دار ففل ہر واحد نیس درخی تختم کرفس اور میوا و فو اور گزر بری اجوائی انجدان سیاہ ہر واحد پندرہ درخی برگ سداب خشک اور قوتچ کوہی زیرہ تو دنخ نہری ستر بری ہر واحد دس درخی جند بید ستر بارز دیعنی قنه مرکبی ہر واحد بارہ درخی پہلے اجزاء شراب میں گھول کر باقی اجزاء پیس کر ملائی جائیں اور ایسی آمیزش کر دی جائے کہ بر لام ش واحد کے ہو جائیں بعد ازاں شہد گرفتہ سے مجون تیار ہو جائے علاج و رم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہو اور مستلزم ہو چکا ہوا زالہ نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایا ب ہوئے ہیں وہی لوگ ہیں جن کا علاج ابتدائی مرض میں کیا گیا ہے اور ان کے علاج کا شاید قانون یہ ہے کہ پہلے تتفیہ بدن کا اخلاط غایظہ سے کیا جائے بذریعہ ایسے عقاویم کے جنہیں تلکین معتدل اور تخلیل و تلطفیں کی قوت ہو اور استحان معتدل اور تفتح سد کے قوت نسبت تلکین کے غالب ہو اور تقویت اور قبض اور عطریت بقدرتی ایسے کہ ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتح اور تلکین کو مانع نہ ہو جائے۔ ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ منص - ف ہیں جنہیں تلخی اور جھوڑی سی عفوفت غالب ہے۔ ایسے ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہیں اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہیں اور نطول بھی ایسی ہی ادویہ کی تیار ہوتے ہیں واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویہ خفیہ اور حقنے لیں سے جو خاص ایسے وقت کے لئے تجویز ہوئی ہیں تلکین طبیعت اور رفع قبض کی تدیر کی جائے کبھی حب صنوبر کے دینے کی جرات نہ کی جائے یعنی سہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہوں یا ان کا اگر ہمراہ ورم گرم کے اسہال عارض ہواں وقت ایسے حارا جزا مستعمل نہ ہوں کہ ایذا رسانی کریں اور اذیت ورم کو بڑھائیں سولانے کی تجویز ایسے بیمار کو داشتی کروٹ کرنی لازم ہے کہ یہ شکل تخلیل ورم پر زیادہ معین ہے۔ ادویہ مقرود جو ایسے ورم کو نافع ہیں ان میں سے حب صنوبر ہے اور مغز ساق اور چہلی جو معتدل خواہ مائل بحرارت ہو۔ آرد حلبة میں کس قدر تلکین ہمراہ انصاف کے ہے اور قسط شیریں زیادہ تر نافع ہے کہ اگر نصف

درہم سے نصف مثقال کے آب آمیختہ طا یعنی شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب میں ملا کر پلائی جائے لفغ میں کرتی ہے کبھی پلانا روغن ناردیں کا بھی مفید ہوتا ہے خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جو شامدہ کے جس میں سداب اور شبہت جوش دیا ہو مقدار شربت روغن ناردیں کی چار درہم ہے برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے۔ مخلدہ نافع ادویہ کے شیخ ہے جو ایک قسم کی انسٹینی ہے اگر تروتازہ چار روز براہر مستعمل ہو بطور عصارہ کے۔ ایضاً تخت نجفکشت چند درہم بعض شربہتے مناسبہ کے ہمراہ۔ اور غادث تروتازہ ایک درہ ہمراہ آب کرنے اور رازیانہ اور کاسنی اور بارگنگ خشک بوزن ایک مثقال کے ترمس کا جو شامدہ کہ اس میں نصف درہم تک سنبل خواہ قدمے کم قفل داخل کریں بادام تلخ کسی شربت میں بخ درخت دم الاخویں بھی نافع ہے۔ پوست بلکہ ریشم درخت و ہست اور جب الغار در بخ مجھہ اور بخ لوف اور خود سیاہ اور جعدہ ماذریوس اور کرات ادویہ مرکبہ جواس ورم کو نافع ہیں از انجلدہ قرص مقل جس کا نسخہ یہ ہے کہ گل سرخ سائیدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم رعفران ایک درہم مرکبی ایک درہم قسط شیریں نصف درہم مصطلی ایک درہم بادام تلخ مرکبی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم دوائیں سب کوکوت کر مقل کو شراب میں گھول کر اسی سے ادویہ کو گوندھیں اور قرص تیار کریں غدار شربت تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ بخ بزور کے اور اگر مزاج میں کس قدر حرارت ہو تو ہمراہ آب بلا ب کے اور آب کاسنی کے۔ ازیں قلیل دوائے استقیا نوں ہے جو رکھہ پتہ سے تیار ہوتی ہے کہ یہ دوائی مجرب اور نافع ہے اس لئی کہ اس میں چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ ان شروط کے داخل ہیں جن کو ہم نے بیان کیا ہے نہماں اس کا یہ ہے مانیطوس فراسیون تخت کرفسن جبلی جنطیانا تخت نجفکشت تلخہ خرس خرول لکری کے بخ سقولو قدریوں بخ جاؤ شیر اور خوانیم مجرہ اور مجیٹھم کرب نداوند قفل سنبل ہندی قسط اور تخت کرفسن بستانی اور تخت جرجیر بقلہ یہود یہ جعدہ انیسون غادث جس ععریہ سب اجزا اہموزان لے کر شہد کے ذریعہ مجموع

تیار کریں مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمینت کے نافع ادویہ سے ایسے اورام کو دواء الکر کم بھی ہے اور اس اناسیا اور تریاق ارجمند سخن نہیں بھی ان کو نافع ہیں۔ مرکبات خفیہ میں دوائے طریقہ شفوق اور وہ ادویہ جس کو ہم نے باب اورام بارودہ میں علی الاطلاق زکر کیا ہے مترجمہ مرادیہ ہے کہ کتاب چہارم میں جہاں اورام بارودہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہاں یا ان کے اعضا نے خاصلہ کے اورام بارہ میں اسی کتاب کے ذکر ہوتی ہیں وہ بھی جگر کے اورام بارودہ کو مفید ہیں متن انگریزہ زبرابر ایک ہفتہ تک ٹھیک قرص زریں کے ورم بارودہ میں جو مائل بھارت ہوا استعمال کیا جائے بھی مفید ہوتا ہے اس طرح کا ایک درہ خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جائے اگر ورم میں کس قدر رطوبت مانی فراہم ہو جائے اس وقت قرص صفر اور شرم کا استعمال کرنا چاہتے اس طرح کہ تہائی درم سے شروع کر کے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جائے اور زمانہ استعمال قرص مذکور میں اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہئے کہ قیام کبدی یعنی اسہال نہ ہونے پائے اور تیس سدؤں کی بھی رعایت بر امیر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو اورام بارودہ میں مناسب ہیں زلال قسط اور شافہما نے زم غافث اور حلپہ اور زبیب ہو۔ چار او قیہ یعنی ۱۱ تولہ ہمراہ ۳۲ تولہ روغن بادام شیریں خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا ان کے زلال جنطیانا اور کلیل الملک اور زبیب اور بنجیر کا خواہ زلال روینہ اور فستینیں اور سداب اور فناح اذخر اور حلپہ کا خواہ لال ترمس اور قسط اور فستینیں کاروغن بید بنجیر کے ہمراہ ضماد ہائے جیدہ اورام بارودہ کے واسطے یہ ہیں کہ جما۔ ۲۹ تولہ تازہ یا خشک کو شراب مازو میں جوش دے کر ضماد کریں خواہ سنبل کو روغن پست اور فراسیوں کے ہمراہ شربت کے جوش دے کر خواہ ضماد آ رحلپہ اور بنجیر اور سداب اور بنجیل الملک کے اور نظر و نہ سے تیار کریں یا ان کو اشقم سو درہم یعنی ۲۹ تولہ اور مفل ۲۷ تولہ زعفران ۳ تولہ سب کو خوب بیس کر اس قیر و طی میں واک کریں جو مووم اور روغن حناء سے بحسب مشاہدہ حال مریض کے بنائی گئی ہو یا یہ ضماد جو آ رحلپہ اور بکری کی میگنی اور قرد مانا فوچ

اور کتب اور اشیاء سے تیار کیا گیا ہو جو ورم بسبب کسی چوت لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام ضروب بھی ابتدائے ورم اور درم ابتدائے صلابت میں ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہنچا ہو، بہترین ضمادات اس کے واسطے مرہم ہو داسفرم ہے۔ مد ایم جیڈ سے بروقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہے کہ ہمراہ اس کے مجہ بھی لگائے جائیں مگر خالی بخت ہوں کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیاں موضع ماوف پر چمنا دی جائیں اور ایسے ادویہ کا استعمال جن کی قوت تلطیف اقوی ہے اور تخلیل ان میں قوی ہے اور مقام ماوف پر ہر پانچویں روز مثل نظر و ان اور کرتب زرد کے طور لیپ کے لگائی جایا کریں خواہ ساتویں روز بعد ازاں طلاء خروں ہر عشرہ میں ایک مرتبہ بعد ازاں تخم مولی خی ذریعہ سے بیمار کو قتے کرائی جائے۔ پھر اگر ورم درجہ انتہا کو پہنچ جائے خریق سفید کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر مورم سر طافی ہو جائے اب اسید صحت کی کمتر ہو اگر اب کوئی دوائے نافع باسید ضعیف ہے تو فقط دوائے اسفلیا اوس حکیم کی ہے جو قرابادیں میں لکھی گئی ہے مگر اس میں تلخ خرس داخل نہیں ہو گذا ان بیماروں کی وہی عمدہ جو سرع لہ پسم ہو جیسے زردی بیضہ تیمربشت خواہ کشک شعیر ماہ غذا جو سدہ جگر کے بیماروں کے واسطے تجویز ہوتی ہے اور شراب جو بہت رتیق ہو اور جھوڑی مقدار سے گوشت سے ہر قسم کے اس کو پہیز کرنا چاہئے اور ارام مراق کا علاج قریب قریب اور ارام جگر کے ہے دواؤں کی جہت سے مگر فرق اتنا ہے کہ رادعات کے استعمال میں پہلے اور دوبارہ محلات کے استعمال پر ورم مراق میں حراثت زیادہ ہو سکتی ہے اور قبض اور تخلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اور ارام مراق کے علاج میں اس قدر خوف نہیں ہوتا جس قدر ورم جگر میں ان کے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہے علاج اور ارام ماساریقا ان اور ارام کا علاج مثل اور تغیر جگر کے ہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ جو کہ جگر پر پہنچے واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہنچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شگر تی ہے جو وزنی ہے خواہ اور کس طرح کی چوت جگر پر لگنی ہے اس وقت حاجت ان چیزوں

کے مدارک ہوتی ہے تاکہ سیلان خون کا جگر سے نہ ہونے لگے خواہ ورم عظیم اس میں پیدا نہ ہو جائے۔ پھر اگر ان صدمات سے ورم یا ہو جائے تو اس کا علاج وہی کرنا چاہئے جو اپر ہم نے علاج ورم ضربہ جگر میں بیان کیا ہے بیشتر انہیں صدموں کی وجہ سے وہ بڑی فزونی جوزا نکل جگر سے ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اس کی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہے اس وقت ایک درد نیچے سراشیف کے دامنی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہ اور بعد چوت لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اچھل پھاند کرنے کے اٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہے کہ بار بار اسے مس کرتے رہیں خواہ جمیش کرتے ہوئے اور بلتے ہوئے اسی پہلو کی طرف سیدھتے جائیں اور اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ اس طریقہ سے درد میں فوراً سکون پیدا ہو گا اور وہ زائدہ یعنی فزونی جگہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائے گی۔ سوائے ان اوجاع کے اور صدمات کی تبدیر یہ ہے کہ ابتداء فصد سے کی جائے پھر اگر حرارت شدید ہو پلانے اور طلا کرنے میں برداشت راوے (جیسے عناب تختم کرو گل بنفسہ وغیرہ) کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر اس چوت وغیرہ کے لگنے خون اکا ہو انہیں ادویہ راوہ کے ہمراہ قوابض بھی شریک کرنی چاہیں (جیسے دم الانوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات پہنچنے کے بعد حرارت زیادہ نہ ہو اور نہ جگر سے خون جاری ہو اس خواہ پہلے کس بھاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض اور ام مذکورہ زمانہ متنبی کو پہنچ گئے ہوں اور چوت وغیرہ مزمن ہو چکی ہوا اس طرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ میں بستہ ہو گیا ہے اس کی تخلیل کرنی منظور ہوا یہی وقت محلات کا استعمال کرنا چاہئے اور موسمیاتی اور روغن زہق سے بہتر کوئی طلا کرنے کی دو انہیں ہے اور ان سب صورتوں میں وہ ادویہ جو اور ام صدمہ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہیں مفید ہوتی ہیں یہ دو ابھی جید ہے کہ ابتدائے اعراض مذکور میں مفید ہوتی ہے اور جس وقت حرارت اور لہتاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو۔ گنار اور بوند دم الانوین پچکنگری سب ہموزن لے کر سفوف

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ان ادویہ کو بھی استعمال میں لانا چاہئے جو باب نفث الدم میں جا بجا بیان ہو چکے ہیں
کبھی ایسے شخص کو اگر دودھ میں سرخ ہمراہ سرد پانی کے پلاسٹیک میں خواہ گناہ کا استعمال
کریں یا دونوں کا ضماد کریں خواہ گل مختوم ہمراہ برادہ صندل کے جو گلاب میں پیسا گیا
ہواں کا ضماد کریں یہی نافع ہوتا ہے۔

چوتھا مقالہ ان رطوبات کے بیان میں جن کی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے
کہ کبھی برآہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہیں یا ان کے اس کا احتان بدن میں
ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں ایضاً اسی مقالہ میں بیان اصناف اندفاع
ان اشیاء کا ہو گا جو جگر سے خارج ہوتی ہیں جو اشیاء جگر سے مندفع ہوتی ہیں ان میں
اختلاف کبھی تو جو ہر اور ذات اشیاء خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اس سبب میں ہوتا
ہے جو ان رطوبات کا نکلنے والا ہے جوہ اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات
یہ شے جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کیموں ہوتی ہے اور کبھی مائی ریقین ہوتی ہے کبھی غسالی
اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی صدیدی اور کبھی پٹکل مدد اور کبھی
سیاہ ریقین اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شے کا اور کبھی سیاہ ایسی جیسے سودائے سونختہ کبھی
اس میں بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ
کون مدد سے بذریعہ قے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اس پر یہ خون کبد کا ہے درد کانہ
ہونا خیال کیا گیا ہے اور کبھی جوش جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ اور غلیظ جیسے
ذوست طاویائے کبدی میں کوہ جو ہر جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان
اشیاء کے نکلنے میں ہوتا ہے کبھی تو کوئی ورم جو شگافتہ ہو جائے یا کوئی سدہ جگر جو کھل
جائے اور کھل کر دفع ہو یا ان کا شگافتہ ہونا خواہ چک ہونا جو کہ جرم جگر یا رگبائے جگر کو
عارض ہوا اور یہ شگافتہ خواہ چاک ہونا بسب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کو دنے
پھاند نے یا جگر میں قرحد پڑنے خواہ سڑ جانے کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا سبب اندفاع
ان اشیاء کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جوش جگر میں

پہنچتی ہے اسے ٹھہر انہیں سکتا ہے (۳) یا ضعف جاذب جگر میں ہو کہ جو شے اس پر وارد ہوا سے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضم میں ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہو جائے اور جب ہضم جگر درست نہ ہو گا اس غیر منضم چیز کو بدن قبول نہ کرے گا اور بطرف خارج بدن کے دفع کرے گا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہو اور مادہ موجود فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگر میں حاضر ہو کہ اجزائے جو ہری کو اس کے پکھانا ہو (۷) یا سوء مزاج بارہ مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہیں کہ ازانجلہ استفراغات کیشہ بھی مورث برودت ہوتے ہیں (۸) یا سوء مزاج بارہ مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہیں کہ ازانجلہ استفراغات کیشہ بھی مورث برودت ہوتے ہیں (۸) یا امتلاء مواد اور فضول کا اس قدر ہو کہ طبیعت اس کی دفع کرنے کی محتاج ہو اور بیشتر یہ امتلاء تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہے اور کبھی خاص جگر کی کا امتلاء سبب اس اندفاع کا ہوتا ہے اور یہ پچھلی صورت امتلاء خاص جگر کی اس وقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کر رہا ہو مگر وہ خون خاص جگر میں ٹھہر جاتا ہے اور عروق میں اس کا نفوذ نہیں ہونے پاتا یا تو اس وجہ سے کہ گوں میں تنگی ہے خواہ جذب عروق میں ضعف آگیا ہے خواہ ان میں سدے پڑ گئے ہیں یا ورم ایسے عارض ہوئے ہیں جو مانع نفوذ خون کے ہیں چنانچہ ان کا بیان ہم کر چکے کبھی سبب اس امتلاء کا جو مورچ اندفاع رطوبات ہے ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو کا ہوتا ہے چنانچہ اس کا بیان فن کالیات میں ہم نے بخوبی کر دیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا پیدا ہو جانا کسی سیلان عادی کا ارتقیم ناصور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اس کا لذع اور حدت مادہ کی ہوتی ہے کہ اس کی جہت سے طبیعت محتاج دفع اور اخراج مادہ مذکور کے ہوتی ہے اگرچہ ابھی قوت ہائے بدنسی نے اپنے انفعال اس مادہ میں نہیں کچھ ہوں اور اگر بوجہ اس لذع کے ایڈانہ ہوئے تو وہ انفعال قوائے بدنسی کے اس مادہ میں پورے ہونے اور اندفاع غیر طبعی نہ

ہوتا۔ کبھی وہی شے جو جگر سے مندفع ہوتی ہے اپنے ساتھ اس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے جس کو رہا میں آتے ہوئے پاتی ہے اور اسی وجہ سے اس کے خروج میں دشواری اور بے راہ آنے کی بُلطمی بھی عارض ہوتی ہے اور اکثر امراض کے بحرانوں میں یہ صورت پیدا ہوتی ہے مترجم کہتا ہے یہ فقرہ بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہے جس میں ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہے اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جدا گانہ ایک فقرہ سمجھا جائے اس وقت بحران سبب یا زدہم قرار دینا چاہئے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جائے گا متن کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر میں نہیں ہوتا بلکہ ماساریقا میں ہوتا ہے اگرچہ یہ امر ممکن نہیں ہے کہ یہ جملہ اقسام دو گانہ ماساریقا میں فردا فردا پائے جائیں پس ہو سکتا ہے کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا میں تجویز ہوا ہو ورم خواہ سدہ ہوا اگرچہ یہ امر بعید ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لئے تو ہوار در ماساریقا کے لئے نہ ہو ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہیں ہو چنانچہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہے کہ بدن غذا کو قبول نہیں کرتا ہے کسی سدہ وغیرہ کی وجہ سے لہذا وہ غذا پٹ کر جگر میں آتی ہی اور برہا اسہال دفع ہوتی ہے یہ دس گیارہ اسباب جو تفصیل بیان ہوئے درحقیقت ان سب کا مر جمع اور مال فقط دو امر اجتماعی کی طرف ہے یعنی ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عرض قیام کبدی کا ہوتا ہے پس اب ہر صورت پر انطباق اسی اک کر کے دیکھنے سی معلوم ہتا ہے کہ جو قسم اسہال کبدی کے شگافتی سے خواہ قدرہ پڑنے سی ہوتی ہے اور جو قسم ضعف قوت ہائے جگر سے اور سو مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی میں داخل ہیں اور سدہ کا مکمل جانا خواہ دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہیں یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہیں اس لئے کہ قوت جب تک قوی نہ ہو گی سدوں کا کھل جانا خواہ دبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہیں ہو سکتا اور یہ

خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار (اس کی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اس کی تقسیم نہیں کر سکتی ہے خواہ اعضائے بد فی بوجہ ضعف کے جذب سے ماجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے برآہ اسہال دفع کیا ہے۔ اس طرح وہ اسہال جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرے گا خواہ اور فضول ردی کا دفع برآہ قیام کبدی کہ وہ بھی جب ہی ہو گا کہ قوت قوی ہو اگر اسہال کبدی میں خود بدو آمد ہوتا ہو کچھ وہ اجنب نہیں ہے کہ یہ قسم ضعف قوت کی طرف منسوب ہوا سکتے کہ خون میں بد بوجہ بھی بسبب دریتک ٹھہر نے کے کسی عضو خاص میں بھی آ جاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اس طرح ہوتا ہے جیسے سیاہ درد کسی شے کا ہو کر بسبب کثرت مقدار فراہم شدہ کے طبیعت اس کو دفع کرتی ہے قروح میں بھی چونکہ خون دریتک جمع رہتا ہے لہذا بد بوب ہو جاتا ہے لگری یہ بات ضرور ہے کہ جو خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اس کے خروج کے بعد خفت اور طبیعت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اس کے ہمراہ موجود ہوتے ہیں۔ جب بدبو خون کا لکنا برآہ بر از ہر صورت میں ردی اور مہلک نہ ہو اپھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے کہ اور بہت بڑی خطا کرتا ہے جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کاروہ طبیب ہے جو اسہال ہذا کو ادویہ قلاضہ مسدودہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہو گا اور سدہ بھی پڑے گا یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک ضعیف ہوتی ہے فضول بد فی کی تمیز اور امتلاء رطوبات کا دفع نہیں کر سکتی پھر جب کس قدر ضعف میں کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم ہو چکے ہیں ان میں کس وجہ سے (ختمہ وجود سہولت دفع مندرجہ فن کالیات ۳ سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سدہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کی جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوئی اس وقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو

جائیں گے مترجم کہتا ہے یہ مدارک اس مصادر کا ہے جو بھی اور پرشی سے ہوا تھا اور ہم نے ذائقہ کر کے اسی جگہ عبارت بڑھادی ہو متن اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگریا ماساء یقاو غیرہ خی عارض ہوتا ہے اس کا سبب یا تو ضعف قوت جاذب جگر کا ہے یا سدہ اور اورام جو تغیر جگر میں خواہ ماسار یقاو میں عارض ہوں ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہیں اس قدر کہ جگر جذب کیلوس نہیں کر سکتا ہے اور اگر کس قدر جذب کرے بھی تو اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں دے سکتا ہے۔ ان سدوں کی کیفیت ہم باب امعا میں بیان کریں گے اس اسہال کیلوسی میں خرابی یہ ہوتی ہے کہ اگر بحال خود چھوڑ دیں اور کچھ تدبیر نہ کریں ذبول پیدا کریں گے اور قوت بدن کو یکسر ساقط کر دے گا اور اگر جنبش کریں جگر سے اوپر جواعضا ہیں ان میں افتتاح پیدا کرے گا یعنی یہ کیلوس ادھر پٹ جائے گا اور ان کی ایڈا بڑھائے گا اور سانس میں تنگی پیدا کرے گایا اسہال کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی میں کثرت ہونے سے ان کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے جس قدر قوت معتدل جاذب جگر کی ہے لہذا ازائد مقدار ان مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہیں ہو سکتی اور بسا اوقات زیادہ اشتہام معدہ کی اور با فراط جو ع کا ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے اسہال عنانی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ جگر کایا زیادہ اثر پذیر ہونا غذائے وارد کا قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسانی سے اصطلاح اطباء میں وہ رطوبت دموی مراد ہے جس کا نفع تمام نہ ہوا ہو متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسانی سے ایسی ہے جیسے معدہ کوئے اور ہیضہ سے ہے پس دونوں صورتوں میں یعنی اسہال غسلی اور قے میں غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگریا معدہ کے دفع ہوتی ہے اس لئے قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ میں ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال قبل تمام ہونے فعل کے نہ ہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گزر جانے اور پھر بھی تغیر اور استحالة پیدا نہ ہوا معلوم کرنا چاہئے کہ قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے۔ ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنی

ہاضمہ یہ دونوں ہر ایک سوءِ مزاج کے تابع ہوتے ہیں لیکن اکثر ضعف ماسکہ بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے اس باین کے بعد ہرگز ایسا گمام نہ کرنا چاہئے کہ غسلی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونوں ہالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ بسبب برودت کے اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نہ کرنا چاہئے کہ غسلی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونوں ہالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ میں اور بالجمل غسلی بھی انجمام کا ریں اس کے ایسی رطوبت آنے لگتی ہے کہ جس کی دھویت زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہو گا خون بھی کس قدر اس میں آئے گا بعد اس ہالت کے غسلی کے برآزمیں ایسی رطوبت آتی ہے جو خاٹر ہوتی ہے جو غسلی سوءِ مزاج حار سے عارض ہوتا ہے اور جو قسم اس کی سوءِ مزاج بارد سے ہوان و دنوں کو الگ الگ ہم بیان کریں گے۔ اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انہیں اسہاب سے جرم جگر کا سوختہ ہو کر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے اور بھی اسہال صدیدی بسبب ترشیخ خون کے کسی ورم خواہ کسی دبیلہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ترشیخ خاص جگر سے ہوتا ہے اور دست ابطور دورہ کے آتے ہیں وہ رطوبت جس کو خاشر اور پر لکھے چکے ہیں وہ مشانہ دردی کے ہوتا ہے سبب اس کا یا تو دادو بیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سدہ کا گھلجنہ خواہ سڑ جانا کسی حاد اور تیز رطوبت کی وجہ سے یا قرود جمع فہمہ (۲) اور یا سبب اس کا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہو جانا اسی خون کا نوایہ کبد میں بوجہ کی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضاء کے جو قریب جگر کے واقع ہیں یا تغیر اس خون کا رگون میں جس وقت ان عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلا کر فاسد کر دے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضائے بدن اپنا حصہ غذا اس خون سے نہ لیں اس وقت یہ خون غلیظ ہو کر مثال وردی کے نہایت بدبو ہو جاتا ہے اور اس میں کف اور پھیں بھی بسب غلیان اور دو بان

کے پیدا ہوتا ہے اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آ جاتی ہے اور جس وقت اس درجہ کا فساد اس میں ہو اور طبیعت میں ابھی قوت دفع کی ہے لہذا طبیعت اس کی بتوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضاء کے فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہیں جن لوگوں کو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے ضرور وہ لاغر اور دبلے ہوتے ہیں۔ اس خون میں اور سوادا میں رنگ اور قوم اور بدبوں کا فرق ہواں لئے کہیے خون سیاہی میں سوادا سے کم اور قوام میں سوادا سے زیادہ غلیظ اور بدبوں کی بہت خراب کہ سوادا میں ایسی بوئے بدنیں ہوتی ہے (۳) یا سبب اس رطوبت خاٹر کا برودت ہے جو خون کو بھر بھرا کر دیتی ہے اور اس میں کس قدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسب ضعف جگر کے اس طرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے کہ پہلے اسہال غسالی اور رومی ہوا اور پھر انجام کار میں ضعف کی ترقی سے یہ قسم دردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعتاً پیدا نہیں ہوتی مگر بندرت اور دفعۃۃ جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے اکثر وہ سوہمناج حار سے جو محرق ہو پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ سوہمناج بارہ جس کی برودت درجہ جمود کونہ پہنچ اس کا اثر خون میں یہی ہے کہ اس کو سیال اور ناپختہ کر دیتا ہے اور سوہمناج حار جو محرق ہو وہ خون کو خاٹر شل و روی کے کردیتا ہے مترجم کہتا ہے ابھی تیرے سبب میں ایسے اسہال کے گزر چکا ہے کہ رودت خون کو خاٹر کرتی ہے اور جمود اس میں پیدا کرتی ہے اور یہاں برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہے اس واسطے ہم نے قید درجہ برودت کی اضافہ کر دی ہے اور مثال اس کی بلغم اور سوادا سے واضح ہے متن (۵) یا سبب اس اسہال کا نکنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے سوختہ اور غلیظ ہو کر جو اسہال مشتمل اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے اس کا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہے کہ بوجہ سڑ جانے یا قرحد کے عارض ہو خواہ بکثرت بندر ہنا اور احتراق اس میں آ جانا اس سے بھی عفونت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بیان ہو چکا۔ خون پا کیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اس کا سبب قوت کا قوی ہونا اس قدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صاف میں لانے کی اتنے زمانہ تک نہ ہو کہ اس میں کچھ تغیر

اور تصرف پیدا کر کی پھر اس دفع کرے اور کبھی کوئی احتلال فرد اور زخم وغیرہ بھی خون صلح کے اسہال میں دفع ہونے کا سبب ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگہ میں رطوبت مانی بھر جائے اور بعد اس کے یہ رطوبت بوجہ شگافتہ ہونے نقاط جگہ کے غشاء باطنی میں بھرے وہ شخص مر جائے گا جس وقت اس کا شکم رطوبت مانی سے ممتنع ہو یہ بھی جانا ضروری ہے کہ بکثرت خونگر ہونا بیند تازہ کے پیمنے کا اسہال کبدی میں گرفتار کرتا ہے اور جس وقت اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستوں کا مریض کو راحت پہنچ جائے ایسا اسہال کبدی مہلک ہوتا ہے یہ بھی جانا ضروری ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو وے شیخوخت میں اور امراض جگہ میں گرفتار ہتا ہے جس وقت اخیر امراض میں اس کو اسہال عارض ہوا وہ شخص نحیف ہو چکا ہے اور اگر اس کے اسہال کو روکیں تو ایڈا پہنچتی ہے یقین کرنا چاہئے کہ اس کا اسہال کبدی ہے اور بدن اس کا غذا کو قبول نہیں کرتا ہے اس نے مجازی غذا میں پیوست اور خشکی آچکی ہے علامات اسہال کبدی اور معوی میں یہ فرق ہے کہ جو اخلاط روی اور حاد و رخون امعاء سے کارج ہوتا ہے اس کے ہمراہ خراش اور تخت ایسا ہوتا ہے جس سے الہم اور ایڈا پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور مژوڑ بھی اس میں ہوتا ہے اور یقین اور مژوڑ علی الاقصال رہتا ہے تا ان کہ یہ اسہال معوی خود علی الاقصال ہوتا ہے یعنی جس وقت دست آتا ہے رک رک کرنے میں آتا بلکہ متصل اور پیغم جس قدر آتا ہے اتنا ہی آکر بند ہوتا ہے اور اسہال کبدی میں اکثر ایڈا اور الٹنیں ہوتا ہے اور تھوڑا تسویر انہیں ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہے اور ہمیشہ علی الاقصال دفعہ نہیں ہوتا بلکہ ابھی کس قدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا کبھی اسہال کبدی اور معوی میں بر از کی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے اور بر از کے بعد اخیر میں دست آنے سے بھی امتیاز دوں میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ اسہال کبدی اکثر بعد بر از کے ہوتا ہے اور اس میں آمیزش بر از کی نہیں ہوتی ہے اور معدہ کے

اسہال میں اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہے کہ جو رطوبت اسہال کبدی میں دفع ہوتی ہے کیلوس مستوی یعنی قوام کی درست اور پوری ہوتی ہے ایسی کہ جو غل معدہ کو اس میں کرنا چاہئے وہ سب پورا پورا ہو چکا ہے ہاں جگر کا جواہر کیلوس میں ہونا چاہئے وہ اس میں نہیں ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہے اس میں جو رطوبت برآمد ہو گی غیر منہض اور ناپختہ اور جب تک برآمد نہ ہو گی معدہ پر اس کا بوجھر ہے گا اور اس کے ہمراہ آفات معدہ کے اور بھی موجود ہوں گے پیشتر ایک رطوبت غیر منہض محض بسبب فساد معدہ کے نہیں خارج ہوتی ہے بلکہ یہ شرکت جگرا و معدہ کے اس کا خروج ہوتا ہے مگر پھر بھی اس کا خروج معدہ ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے اس لئے کہ آفت پہلے معدہ ہی میں پختہ ہے اور اسی معدہ کا غل ماؤف ہوا ہے اسہال کیمیوی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیمیوی جو بوجہ ماساریقا کے ہوان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو اسہال کیمیوی ماساریقا سے ہوتا ہے اس میں ضعف جگر کے علامت لوں برداز اور بول وغیرہ میں نہیں ہوتے جو اسہال صدیدی بسبب قرحد کے یا رش صدید کے ورم سے ہوتا ہے اس میں اور اس اسہال صدیدی میں جواہر ایق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ فرحد اور ورم کا اسہال صدیدی اس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہیں ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدوان گھی کے ہوتی ہے پھر بعد اس زمانہ کے اگر بھی تپ آجائے کوئی اور سبب جدید حادث ہو گا۔ جو صدیدی اوپر ہم نے بیان کیا کہ بوجہ ماساریقا اور اورام ماساریقا کے حادث ہوتے ہیں اس کے دست میں کیلوس خالص برآمد ہوتا ہے اور علامات ضعف جگر کے جو بذریعہ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کیلوس کے متغیر کر دے اس میں نہیں ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہے وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہے مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بے طرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہے اور گویا کہ وہ کسی خون باقی سے تپ کر آتا ہے اور صدید ماساریقا کی رنگ سپیدی اور زردی لئے ہوئے ہوتی ہے گویا وہ کسی قرحد کی پیپ مترش

ہو کر آتی ہے وہ خاڑ جو کسی قرحد سے اور دبیلوں کے سڑ جانے سے عارض ہو اور وہ خاڑ جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ قوت سے جو خاڑ ہواں کے اخراج کے بعد خفت ہوگی اور مختلف احوال عجیب عجیب طرح کے دستوں میں نظر آئیں گے اور اس کے ہمراہ علامات اور ارم کے نہ ہوں کے اور بیشتر اس سے پہلے سده بھی پیدا ہوئے ہوں گے بہر کیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہیں ہوتا اور نہ اس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہے جو اسہال خاڑ بسبب ایسے اور ارم کے عارض ہو گہ ان اور ان اور ارم نے خون کی روانی بند کر دی ہے اور ایسے جس کی وجہ سے وہ خون فاسد ہو گیا ہے اور دبیلہ اس وقت نہ ہوں اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے جمع ہونے کی علامت اس کے ہمراہ نہ ہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور شخ کے آتا ہے اور اخیر کو غلیظ ہو جائے جو اسہال کبدی ضعف جگر کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور غسالی سے شروع ہو کر دردی تک پہنچتا ہے باین طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہے اور کمتر یہ بات ہے کہ اسہال دردی دفعتاً عارض ہو پھر اگر دفعۃ مع تغیر الوں کے ہو اور سقوط قوت بھی اس کے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہو گا پھر اگر سبب اس کا کوئی امر مزاجی ہو یعنی کوئی سوء مزاج کبد اس کا مورث ہواں پر علامات اسی سوء مزاج کے جو اس پر جان ہو چکے دلالت کریں گے۔ جو اسہال دردی کے سبب اس کی حرارت ہوتی ہے وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے ذوبان اخلاط اور ذوباب اعضا کا بھی ہوتا ہے اور صدیدی دست آتے ہیں پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہے پیشتاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اس کے ہمراہ جمیات بھی ہوتے ہیں اور برآزانہ مرض کا شل برآز تپ دبائی کے بیاروں کے ہوتا ہے گو بد بوزیادہ ہوتی ہے اور قوام اس کا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر میں جا کر خون سیاہ لکھتا ہے جو اسہال دردی (یا خاڑ) بسبب برودت کے ہوتا ہے اس کی رطوبت مشانہ خون متعفن فی نفس کے ہوتی ہے (یعنی جس خون میں بسبب جس اور بند ہونے کے خود

بنخون گفت آجائے نہ بسبب حرارت کے) اور مل گوشت گداختہ کے نہیں ہوتا ہے اور نہ اس میں بدبو زیادہ ہوتی ہے بلکہ اس کی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور پے در پے آنے میں اس کے بھی نسبت صدیدی جگہ کے کمی ہوتی ہے اور نگت میں بھی اس کے کمی ہوتی ہے اور کبھی بھی خاڑخون سیاہ رقیق ہوتا ہے جیسے وہ خون جو حملہ اور نشین ہو کر کس قدر برآمد ہو اور بستہ نہ ہو اور یہاں اس کی آمد بطور غسلی کے ہوتی ہے اور پیاس اوکل میں اس نے کمتر اور اشتمائے طعام زیادہ ہوتی ہے پھر اخیر میں بیشتر بسبب غفونت کے حمیات کی طرف مودی ہوتا ہے اس وقت اشتمائے طعام بھی ساقط ہو جاتی ہے اور استقایید اہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ بقا کی نظر سے زیادہ طولانی ہوتی ہے۔ رطوبت مزاج جگہ اور پیوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہے اس پر اسہال نظر کرنے سے حال پر اس شے کے کیا جاتا ہے جو دستوں میں خارج ہوتی ہے کہ قوام اس کا کیما ہے غلیظ ہو یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی استدلال پیوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہے جو اسہال کبدی بسبب دبیلہ کے ہوتا ہے کبھی انہیں قبح برآمد ہوتا ہے اور کبھی خون درد کی شکل کا اور کبھی اخلاط کشیرہ جیسے کہ سدہ کی وجہ سے اسہال میں یہی صورت پیدا ہوتی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ یہاں علامات دبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نجح دبیلہ کے وہی ہوتے ہیں جس کا علم اور ان پر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہو چکی ہے۔ بیشتر دبیلہ اور ورم جگہ کے اسہال میں پہلے تو صدید رقیق برآمد ہوتا ہے پھر جب دبیلہ خواہ ورم شگافتہ ہو اور اس وقت مدد خارج ہوتا ہے اور کبھی ہمراہ مدد کے خون بھی آتا ہے جو اسہال کبدی بسبب قرح کے ہوتا ہے با بسبب اکله کے اس کے ہمراہ درد جانب جگہ میں اور جو رطوبت انکتی ہے وہ مقدار میں م ہوتی ہے اور بدبو بھی اس قدر جیسے قرح اور اکله میں ہوتی ہے اور اس سے پہلے موجودات قروح اور اکال یعنی سڑابند کے ہوتے ہیں جو قسم اسہال کبدی کی کہ اس میں خاص گوشت جگہ کا آتا ہے وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ آفات کہ جو

موت سے پہلے نمودار ہوتے ہیں وہ بھی ضرور ہوتے ہیں جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلاک کے ہوتا ہے جس امتلاکا کا عرض بند ہونے کسی سیان عادی مثل جیض خواہ بوا سیر وغیرہ خی ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے تزک ہو جانے خواہ اور جو دامتلاکے جو کلیات میں بیان ہو چکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اس کے سبب خاص سے کرنا لازم ہے اور یہ اسہال دفعۃ بکثرت مقدار عارض ہوتا ہے اور جلدی بند بھی ہو جاتا ہے یعنی خود بخود جب استفراغ اس رطوبت کا ہو جائے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہے جو شخص مدت دراز تک خلقہ میں بتا رہے اور دست اس کے دردی ہوں خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگیں اس کے نیچنے کی امید کم کرنی چاہئے کبھی ایسے مریض کو بعض کو بعض ادویہ یہ قابضہ جو قوی ہوں اور غذائے ہوں نفع کر جاتی ہیں لیکن اس قدر فائدہ نہیں ہوتا ہے کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہو جائے علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہم نے باب اسہال پر اٹھا کر ہے سوء القینیہ کا بیان جس وقت حال جگر کا خواب ہوتا ہے اور ضعف اس پر غالب آتا ہے پہلے جو حالت خواب ہوتی ہی وہ مقدمہ استقنا کہلاتا ہے اور خاص لفظ اس کے واسطے سوء القینیہ تجویز ہوئی یعنی اس حالت کا نام سوء القینیہ ہے اور فساد مزاج بھی اس کا اسم مخصوص ہے اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ بدن کا رنگ مائل سپیدی اور زردی ہو جاتا ہے اور پلکوں اور چہرہ اور اطراف میں دست و پا کے تینج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تینج تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور رنگ تباہی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہے جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چاروں ہضم کا فساد اس کو لازم ہوتا ہے براز کی آمد میں ایسی بے ترتیب ہوتی ہے کبھی خود بخود قبض رہتا ہے اور کبھی رفع قبض ہو کر بخوبی کھل کر آتا ہے نیند کا بھی حال یہی ہے کبھی گھری نیند آتی ہے اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہے اور پیشتاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے پسینا زیادہ نکلتا ہے ریاح کی کثرتی ہوتی ہے مراق میں نجح شدید اور کبھی خفیف سانچ مراق میں ہوتا

ہے اگر ایسے بیماروں کے بدن میں کوئی زخم اور قرچہ پیدا ہواں کا اندازہ اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہے اس لئے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہو رہا ہے وانت کی جزوں میں اور مسوز ہوں میں حرارت اور کھجولی بسبب اس بخار کے پیدا ہوتی ہے جو کہ جگد وغیرہ سے صعود کر کے آتا ہے تمام بدن میں کسل اور ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہت اہے کبھی ایک حالت مشابہ سوء القیمی کی بسبب اجتماع رطوبات مانی گے پھیپھڑہ میں پیدا ہوتی ہے اور سخنہ بدن کا مثل سخنہ مستقی کے ہو جاتا ہے استقنا کا بیان استقنا ایک مرض مادی ہے سبب اس کا ایک مادہ غریب ہے جو اعضا میں سما جاتا ہے یا تو جملہ اعضا نے ظاہری جو محسوس بھس بصر ہیں ان میں یا ان خالی مقامات میں نواحی یعنی اطراف کہ جنہیں مذہبی غذا اور اخلاق کی ہوتی ہے ان میں یہ مادہ بھر جاتا ہے۔ اقسام استقنا کے تین ہیں (۱) حجمی اور اس کا سبب مادہ مانی بلغمی ہوتا ہے جو تمام اعضا میں ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہے (۲) رقی اس کا سبب رطوبت مانی ہوتی ہے جو خالی جگہ جوف اسفل یعنی زیر یثکم کے بھر جاتی ہے خواہ اس کے حوالی میں جو جگہ ہے (۳) طبلی اس کا سبب مادہ ریحی ہے جو انہیں مقامات میں پھیل کر منتشر ہو جاتا ہے استقنا کے واسطے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہیں جو عام میں کہ جملہ اقسام میں مشترک ہیں پھر ہر ایک قسم استقنا کے واسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہو عام سبب تو یہ ہے کہ استقنا کی کوئی قسم بدن اعتمال یعنی انحراف اعتدال جگر کے بالخصوص خواہ بشرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتدال جگر کے عارض نہیں ہوتی ہے اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جگر اعتدال سے خارج ہے اور استقنا نہ پیدا ہو جنمائا اسباب استقنا کے یا تو وہی امور ہیں جن کو خصوصیت جگر سے ہو یا وہ امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہیں خاص اسباب کبدی بالا شرکت اعضا نے دیگران میں سے اول اور عام ترین امور یہ ہے کہ ہضم جگر میں ضعف پیدا ہو اور یہ امر گویا سبب واصل استقنا کا ہے۔ اسباب سابقہ استقنا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہیں جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے محدب جگر کا

چھوٹا ہوتا اور سدہ اور اورام گرم ہوں خواہ بارداور نرم اور ارم ہوں یا سخت ایسے جنس سے منہ اس رگ کا بند ہو جائے جس کا حالت نام ہے اور صابات اس صفائی کی جو جملی محیط چگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جن کا استحقاق احداث استقما میں قوی ہے اکثر تو وہی ہیں جو بتوسط بخودت یا کہ پیوست سے استقما کے پیدا کرنے میں سبب ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بذریح تخلیل حرارت عزیزی کی کرتی ہے اور اطفاء حرارت عزیزی کا دفعہ کرتی ہے میری مراد تخلیل حرارت سے یہاں وہی معنی متعارف اطباء کے ہیں جو بر طبق ان کے قول کے حرارت عزیزی کو تخلیل چھوڑا چھوڑا عارض ہوتا ہے خواہ بھتتا اسی حرارت کا کسی بروڈت غربیہ یا حرارت غربیہ سے یہ امر پیدا ہوتا ہے جیسے نہار منہ سوائھ کر سرد پانی پینا خواہ بعد جمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تخلیل اور اطفاء بسبب افراط استعمال اشیائے مرطبه کے خواہ مجھ سے کے بعد ذوبان اور استفراغات مفرط کے ہو جیسے زیادہ پسینے کا لکنا خواہ اور اربول کا زیادہ ہوتا یا اسہال کثیر اور سچ یعنی خراش اور ارجیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہوتا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت عزیزی کا تخلیل اور اطفاء بہت جلد اور زیادہ ہوتا ہے مترجم تخلیل چونکہ بنظر یعنی حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جو ہریہ سے ہے اس کا اطلاق حرارت پر جو عارض کیف سے ہے جاز ہے اس طرح اطفاء حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہوں بھی اطلاق مجازی ہے لہذا شیخ نے تصریح کر دی کہ میری مراد تخلیل اور اطفاء حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی اور عرقی ہیں جو اطباء کے استعمال میں جاری ہیں اور اگر چونکہ فن کلیات میں ان دونوں اطلاق کے تعین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطباء میں ہے بخوبی بیان ہو چکی ہے پھر یہاں یعنی بحث استقما میں اس کا تعریض فقط اسی غرض سے ہو کہ اکثر یہی امور مذکورہ جن سے تخلیل اور اطفاء حرارت کا اس جگہ بیان ہو امورث استقما کے ہوتے ہیں متن جو امراض الیہ مورث استقما ہوتے ہیں ہر ایک مرض کے

باب میں بہ تفصیل بیان ہو چکا کہ وہ کیونکہ استقنا کی طرف بخیر ہوتے ہیں اس باب استقنا کے بشارکت دو طرح پر ہیں یا ان کے تمام بدن کی شرکت ہو جلا تمام بدن کا خون گرم ہو جائے خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے مخلدہ اس باب حرارت اور برودت کے یا سبب فقط معدہ کی شرکت ہو اور اسی معدہ کا سوء مزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنی اس باب پیدا کرے۔ یا یہ سبب ما ساری قیا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اس کے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم سخت سودا وی یا نزم سے جو طحال میں ہو خواہ ورم حا صفر اوی طحال کیا بکثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جس کے افراط انجمام کا رہیں ضعف جگر پیدا کرتی ہے اس لئے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذاۓ جگر میں کی پیدا کرتا ہے لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہے (دیکھو اس کا سبب باب اور ام طحال میں لکھا گیا ہے) اور کمی غزانے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایڈا طحال کو ہے وہ بھی جگر تک پہنچتی ہے جس طرح کہ دماغ تک بھی یہ ایڈا پہنچ کر تشویش نہون پیدا کرتی ہے طحال کا بڑھ جانا استقنا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہے ایک تو اس وجہ سے کہ جب ملکھا بڑھ جائے جذب سودا بکثرت کرے گا اس وقت غذاۓ جگر میں کمی واقع ہو گی وہ سری وجہ یہ ہے کہ اس کا بڑھ جانا جگر کی قوت اور تو انائی کو بالضد توڑتا ہے اور تو ایڈ خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔ کبھی استقنا گرده کی شرکت سے بھی عارض ہوتا ہے کہ اس کا بڑھ جانا جگر کی قوت اور تو انائی کو بالضد توڑتا ہے اور تو ایڈ خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔ کبھی استقنا گرده کی شرکت سے بھی عارض ہوتا ہے جب گرده میں برودت آجائے خواہ حرارت خاص جو گرده میں پیدا ہو یا سده جو گرده میں پڑ جائیں کہ ان کی وجہ سے کوئی جذب مانیت نہ کر سکیں اور صلابت گرده بھی اس طرح مانع جذب مانیت ہے اگرچہ اس وقت جگر میں کوئی تغیر اور سوء مزاج نہ ہو کبھی بسبب شرکت امعاء کے استقنا پیدا ہوتا ہے خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہے اور بہ شرکت رحم اور مثانہ اور رثہ اور

جانب کے بھی استقنا حارض ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ جب استقنا بسبب شرکت گرده کے پیدا ہواں وقت سوء مزاج گرده بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدہ گرده اور اورام گرده ایسی ہوتے ہیں جو مانع جذب رطوبت کے گرده کو ہو کر جگر کو مضرت پہنچاتے ہیں اور استقنا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اس استقنا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہے کوہ بھی تغیر حال یعنی سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہیں ہوتی بلکہ کبھی بسبب درد ہائے امعا جو مژوڑہ سے خواہ ان کو قوچ شدید میں لاحق ہوتا ہے خواہ سچ اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہو کر استقنا پیدا ہوتا ہے اس طرح شرکت رحم سے جو استقنا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہیں کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب اوجاع رحم خواہ زیادہ اختباں جیسے جو رحم میں رہے اس کی وجہ سے ضعف پیدا ہو کر مورث مرض استقنا ہوتا ہے کبھی استقنا بمشارکت مقد傎 کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ خون بو اسی راس میں رک جاتا ہے اور اس طرح دیگر اعضا نے مذکورہ بالا کی شرکت سے استقنا پیدا ہوتا ہے اپھر جو اعضا نے بول ہیں جیسے گرده اور مثانہ وغیرہ ان کی شرکت سے مقرر جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور جو اعضا نے برآزو نقض فضلہ مذکورہ میں ان کی شرکت سے محدود جگر میں ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی استقنا بسبب ان اورام کے عارض ہوتا ہے جو موضع زیرین خالی ہیں اور ان میں بوجہ سوء مزاج کے یا اورام پیدا ہوتے ہیں اور وہ سوء مزاج اور اس کا ضرر متعدد جگر تک بھی ہو کر ضعف جگر پیدا کر کے مورث استقنا ہوتا ہے۔ یا ان کہ خون سوداوی جو اکثر اوقات انہیں اعضا نے زیرین میں پیدا ہو کر سدہ ڈالتا ہے اور اسی جہت سے ان اعضا کے قرب و جوار کے اعضا میں کہ جنہیں جگر بھی داخل ہوتی پیدا ہوتی ہے۔ ذریب یعنی اسہال زیادہ تر مورث استقنا ہے جبکہ بعد تخلی ایڈے راخ اور دوامی کے اطراف حقوقہ یعنی کوہاں میں عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استقنا کی کسی دوام خرج مادہ سے زائل نہیں ہوتی اور یہ کلام میرے نزدیک غیر مہذب اور درست نہیں ہے۔

بدتین اقسام استقما کے وہی ہیں جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے جمی حاد وغیرہ کے ہوں بعض آدمی (جیسے تجھی بن ماسویہ) ایسا خیال کرتے ہیں کہ استقاء جمی دونوں اقسام باقیماندہ سے بدتر اور زبون تر ہے اس لئے کہ فساد استفقاء جمی کا حام اور شامل جگہ اور جملہ عروق بد نی کو ہوتا ہے اور گوشت تک بھی یہ فساد پہنچ جاتا ہے تا ان کے بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ٹالٹ کی بھی اس مرض میں باطل ہو جاتی ہے دوسرا شخص استقما جمی کو دونوں اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہے حتیٰ کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہے مگر اولیٰ میری رائے میں یہ ہے کہ استفقاء عنی تینوں اقسام میں زیادہ برآ ہے اور بد شواری زائل ہوتا ہے پھر یہ بھی ہے کہ بعض اقسام جمی کے ایسے ہیں کہ جملہ اقسام استقما سے اخف اور سبک تر ہوتے ہیں اور بعض اقسام جمی کے ایسے ہیں کہ سب اقسام استقما سے بدتر ہیں اور یہ بات بجہ خفت اور شدت اسباب استقما جمی کے ہوتی ہے جن اسباب سے استقما پیدا ہوتا ہے و نیز پہ نظر ظاہر حال مریض کے بھی خفت اور صعوبت مرض کی آرزوے مشاہدہ مختلف ہوتی ہے لیکن تجربہ سے تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استقما سے فضیلت و سبوک ہوں یا ان میں یہ ضرور نہیں ہے کہ جگہ کی حالت ضعف بھی اقسام جمی میں ویسی ہو جیسی دیگر اصناف میں ہوتی ہے اکثر اوقات انہیں لوگوں پر عروض استقما سے کھڑہ زیادہ ہوتا ہے جس کا مزاج طبعی حاریاً ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلا نے مرض استقا ہوں گے جب کوئی امر عظیم کخالف ان کے مزاج کے پیدا ہو اور ان کے مزاج کو ضد مقابل کی طرف لے جائے جو استقا بسبب طحال کے صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلام ہے اور آئمیں امید شفاذیادہ ہے۔ نسبت اس قسم کے جو صلابت جگہ سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استقا علاج پذیر ہونے کی اس میں امید قوی ہو بیشتر مادہ استقا اس قدر غالب اور زیادہ ہو جاتا ہے کہ ربو اور ضيق النفس اور کھانی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زمانہ موت مریض کا قریب پہنچ گیا شائد تین روز کے

بعد مر جانے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحم ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے (یعنی اس قدر تنگی سانس میں ہوتی ہے کہ بلکہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہو اور باب حمیات میں اس کا بیان ہو گا پیدا ہوتی ہے اور دوسری نخسے میں بجائے بلیلہ کے لیلہ کی لفظ ہے اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے غیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت پر نسبت کیفیات سابقہ کے اعلم ہے آخر قریب زمانہ موت کے ان لوگوں کے منہ میں اور مسوڑوں میں قروح پیدا ہوتے ہیں بسبب روایت مزاج کے بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر براز میں مستقیم کے رطوبت ہرنگ گوشت کے خارج ہواں کے ہلاک ہونے کی خبر دے گی جس شخص کو استقامت بحالت عروض مانیجو لیا عارض ہواں کا مانیجو لیا بوجہ تر طیب پیدا کرنے استقا کے زائل ہو جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے استقا میں اسہال کا پیدا ہونا کو دخنوں والاتحریک صنائی مہلک ہوتا ہے مریض استقا کے حالات میں پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہئے کہ فتح اور ورم اول کہاں سے شروع ہوا تھا عانہ سے یا دونوں پاؤں سے یا پیٹھ سے یا اطراف گردوں سے یا قطن سے یا امعا یعنی شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبضہ ہرتا ہے اس لئے کہ قبضہ رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے نسبت نرمی طبیعت کے خصوصاً اس قسم میں استقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہے یا دونوں گردوں سے جو استقا قطن سے شروع ہوتا ہے اس میں نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہے اس لئے کہ رطوبات غذا وہاں سے پٹ کر امعا کی طرف جاتے ہیں قبض طبیعت ان اقسام میں استقا کے زیادہ رہتا ہے جو مقاویم بدن سے شروع ہوا ہے یعنی حانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سدے یہ بھی واجب ہے کہ حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہیں باپر گوشت اور قوی ہیں کہ ان کا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہو سکتا ہے۔ ایضاً حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہئے کہ انتقال اور پھول جانے میں یہ بھی شریک ہیں یا نہیں اس لئے کہ ان کی شرکت اگر انتقال میں ہو گی خوف رش

رطوبات کا ہوتا ہے اور رشح رطوبات سے مغضص اور ذرب اور قرروخ خبیثیہ کا جن کا اچھا ہوتا دشوار ہے خوف ہوتا ہے کہ پیدا نہ ہوں اس باب خاصہ اقسام استقامت بعد اس باب عامہ کے سبب خاص استقامتے زتی کا جو واصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مایہ جگر میں کیوں سے جدا تو ہو جائے لیکن جدھر سے نکلا چاہئے مثلاً اگر دوں کی طرف سے ادھر کی راہ سدؤں وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہو گا جو اس کا محل طبعی نہیں ہے اور اس کی کمی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی ان مقامات کے ہو گی جدھر اس کا جانا غیر طبعی ہے اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور لپکنے کے نہیں مقامات غیر معتاد پر ہو گی یا ان کہ اس کا انفصال اور جدائی نجارات بن کر۔

ہو گی کہ پھر وہی بخارات بوجہ اختناق شدید کے پانی ہو جائیں گے اس لئے کہ ماڈہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہو کر فنا نہیں ہو سکتے یا اس بخار کے پھر پانی ہونے کا یہ سبب ہے کہ عضور کیسیں یعنی جگر کی جمایت کی نظر سے طبیعت اس رطوبت کو بشدت دفع کرتی ہے اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبیعت کو اس رطوبت کا قہر یہاں سے ان مباری میں دفع کرتی ہے جو واسطہ ٹھہر نے انسول غذا وغیرہ کے اس خالی مقام پر مخلوق ہوتے ہیں جس میں امعا کا مقام ہے اور اکثر اس رطوبت متجدد کا واقف ہونا اور ٹھہر جانا درمیان شرب یا درمیان صفائی باطن کے ہوتا ہے مگر شرب میں یہ رطوبت جب ہی ورآتی ہے جب شرب تاکل ہو جائے یعنی مڑ جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہو چکی ہے کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہے کہ ترشح وغیرہ مگر رطوبت کو استخوان کی اندر نفوذ کر دیت اہے چہ جا کہ شرب اور صفائی میں ایسی رطوبت کا در آنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو (۲) یا ان کہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آ سکے تو بعض مباری غذا کے شگافتہ ہو کر ان میں رطوبت جگر کی بھر جاتی ہے کیونکہ وہ مباری غذا اجگر تک متصل ہو رہی ہیں (۳) یا رطوبت ان مقامات میں اس طرح آتی ہے جیسا کہ بعض قدماء اولین نے کہا

ہے اور بعض متاخرین نے تھق اس کو اپنی طرف منسوب کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ یہ رطوبت ان رگوں کے منہ کی طرف پلٹ جاتی ہے جو کہ جنین میں اس کے ناف تک آتی تھیں کہ انہیں کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاٹا تھا خوان ان رگوں میں جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھیں کہ ان کی راہ سے جنین بحال م موجودگی اندر وون شکم مادر کے پیشتاب کرتا تھا اس لئیکہ بچھی شکم مادر میں ناف کی راہ سے پیشتاب کرتا ہے اور نزاں یہ بچھے قبل از آنکہ اس کی ناف نکالی جائے اور اس کا نارکا نا جائے اور اس کا نارکا نا جائے یہی ناف ہی کی طرف سے پیشتاب کرتا ہے اور جب اس طرف سے پیشتاب کی آمد بند کردی جائے جس طرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہے تب پیشتاب مثانہ کی طرف سے آ کر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہے (یہاں تک یہ امر واضح ہوا کہ پیشتاب کے آنے کی راہ ناف تک بھی ہے انہیں عروق کے ذریعہ سے جن کا بھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سده ان مجاری میں پڑ جائیں جدھر سے بول مثانہ میں پہنچتا ہے اور رطوبت ہذا او ڈھرنہ جانے دیں قوت وافعہ مضطرب ہو کرنا چار اس رطوبت کو انہیں عروق مذکورہ بالا کی طرف سے لائے گی جن کا تعلق جگر سے بیان ہو چکا اور ان رگوں کے منہ میں پہنچائے گی بھر چونکہ ناف کی راہ از وقت درشتی ناف کے بند ہو چکی ہے۔ اب تو ادھر سے پیشتاب کا آنا دشوار ہے بالضور وہ رطوبت انہیں رگوں کے منہ کھل جانے سے شکم میں بھرے گی اور پیٹ پھول جائے گا اس لئے کہ ان رگوں میں نفع پیدا ہو گا اور یہ رگیں چوڑی بوجہ پر ہونے رطوبات مذکورہ کے زیادہ ہو جائیں گی بہبست اپنے اصلی اور اولیٰ خلقت کے اور جو منافذ حد بجگر کے قرب میں بسبب نہ جانے رطوبت بول کے اس طرف سے وہ سب منضم ہو جائیں گے یعنی مل جائیں گے کہ وہ دراصل خلقت میں ضعیف ہیں اور ان کا ضعف بہت زیادہ ہے بہبست اس حصہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہو اور پچھے دور نہیں ہے کہ دوائے سہل جو استقرار غر رطوبات کا شکم سے کرتی ہے اس کا اخراج بھی انہیں رگوں کی طرف سے یوں ہوتا ہے کہ پہلے جگر تک

دواہل کا اثر انہیں کی راہ سے پہنچتا ہے پھر امعاٹک۔ اسباب سابقہ جو واسطے اس سبب واصل یعنی رطوبت مانسی کے تجویز ہو سکتے ہیں وہ یہی ہیں کہ یا تو قوتِ میزہ یا مادہ میزہ (عینہ اسمِ مفعول) یا مجازی میں ضعف آ جائے۔ جو سبب قوتِ میزہ میں ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہے کہ نیزہ کا فعل قوتِ دافعہ جگر اور قوتِ جا بگردہ میں مشترک ہے پس یہ دونوں یعنی دافعہ جگر اور جاذب گردہ میں ضعف آ جائے خواہ ان میں سے کسی ایک قوت میں ضعف پیدا ہو یا ان کہ مجری میں جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے سدہ پڑے خصوصاً جس وقت گردہ میں ورم یا صلاحت ہوا س وقت مایمت خون سے جدا نہ ہو سکے گی اب اس خون ناقص کو جو غیر متنیں ہے بدن قبول نہ کرے گا اور نہ مجازی بدن اس کا تحمل کر سکیں گے یعنی اپنی تجویفات میں اس کو جلد نہ دیں گے اب ایک مجہ وجودہ وافع ہونے استقائقے زتی کے ثابت ہو گئی اور اس جہت سے کبھی استقائقے زتی فقط گردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہے اور جگر کے ضعف خواہ اعتدال کے پہاڑ ضرورت نہیں ہوتی۔ رطوبتِ میزہ یعنی اسمِ مفعول میں اس سبب کا اس طرح تصور کرنا چاہئے کہ جس وقت یہ رطوبت بمقدار کشیراتی ہو کہ قوتِ میزہ مذکورہ بالا اس کی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہ ہو سکے کیونکہ اول تو اس کی مقدار زیادہ ہو دوم ان کا اس کا ہضم بھی جگر میں اچھی طرح نہیں ہو سکتا ہے لہذا قوتِ میزہ کا تصرف بھی اس میں بخوبی نہیں ہو سکتا ہے زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہو گا اور سرد پانی زیادہ اس وقت پیا جاتا ہے جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر میں عارض ہوتا ہے اور معطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہے خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا نجملہ اسباب مذکورہ بابِ کثرتِ عطش کے خواہ بسبب ایسے سدہ پڑ جانے کے جو کہ جذب رطوبت آبِ مشروب کو جگر تک اتنا نہ ہونے دیں جس قدر کو درکار ہے لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہے اگرچہ زیادہ پانی پیا جائے اور سرد بھی ہو یا اس مجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے میں آتا ہے فوراً اس کے پینے سے

پیاس فرد نہیں ہوتی ہے کوہ ٹھنڈا نہیں ہے گرم ہے یا ان کا اس پانی میں ایک کھیتی معطشہ یعنی پیاس بڑھانے والی ہے مثلاً شوریت اور بورقیت ہے اور سوائے ان وجود کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہے پھر جب غذائے ترکا پاپ را پورا ہضم اپنی حد کونہ پہنچا بدنا یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نہ کرے گا بلکہ بعض کو قبول کرے گا اور بعض کو رد کرے گا پس یہ سوہنچی کبھی تو ایک سبب اسباب استقائقے زقی سے ہو گی جس کو ہم نے اس عنوان سے اوپر لکھا ہے کہ غلبہ مانیت اور رطوبت سے استقائقے زقی پیدا ہوتا ہے ان کے یہی سوہنچی ہضم اسباب استقائقے طبعی سے ہو گا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ٹانی میں ہوتی ہے مباری میں یہ سبب اس طرح پر ہوتی ہے کہ ان مباری میں سدہ خواہ اور ام ایسے ہوں کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جدا ہوتی ہے اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر تگور نے دیں اور بطرف مباری غیر متعاد کے اس کو منعکس کریں جس وقت طبیعت مستقی کی مانیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اس کے صحت کا ہے مترجم میری سمجھ میں اس فقرہ کا مطلب یوں آتا ہے کہ جس وقت اور را بول مستقی کو بالتحریک طبیعت بدن استعمال مرات کے ہواں وقت اس کی صحت کا گمان غالب ہو گا اس لئے کہ اسہال کو تو اطبا استقیا میں بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہیں اور تفریق استفراغ تمام ہے اس کو جگر سے تکھیص نہیں ہے اور واپس آنا ان رطوبات کا انہیں مباری غیر متعاد کی طرف سے بطرف جگر کے اروہاں سے سبب جذب گردا کے براہ بول دفع ہونا کچھ محل نہیں ہے متن اکثر اوقات جس وقت بدن مستقی کا الاغر ہو جائے یعنی وہ لفخ شکم باقی رہے پھر تیسرے روز اتفاق مذکور خود بخون دعو دکرتا ہے اور یہ لفخ دوبارہ اکثر ریجی ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص مستقی کے احتیا میں بلغم کیش درمیان جا ب اور معدہ کے لیعنی درمیان ٹرب اور صفائح کے اس قدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جس وقت وہ بلغم رگوں میں ہو کر مثانہ میں پہنچے (اور براہ بول دفع ہو جائے اس کا مرض اسستقا زائل ہو جائے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہضم و مسرے ہضم بلکہ ہضم اولیٰ میں بھی ہوتا ہے یا ان کے نزدیک تناول بذات خود ایسی فاسد ہوتی ہے اور اس میں بلغم کے اتحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے مترجم یہ تقدم جو یہاں شیخ نے استعمال کیا ہے اس سے مراد تقدم زمانی نہیں ہے جس میں اجتماع متفقدم اور متأخر کا زمانہ واحد میں نہیں ہوتا بلکہ تقدم بالعلیٰ تر مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سیوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استقنا ہے جو صراحت استقنا کے باوجود جو دماغ مرض ہذا موجود رہتا ہے اور جب یہ فساد باقی نہ رہے وہاں مرض ہذا بھی ہو جائے گا متن (۱) جس وقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور میزہ جگہ کی ضعیف ہو جائیں اور قوت جاذب دیگر اعضائے بدnel کی قوی ہو اور ہاضمہ میں اعضا ماند کوہ کے بھی ضعف ہو اسی زمانہ میں یہ قسم استقنا کی پیدا ہوگی اس لئے کہ بروڈت کی کثرت خاص جگہ میں ہوگی خواہ بمشارکت بروڈت دیگر اعضائے جگہ بارہ ہو جائے گا اگرچہ اس وقت اورام اور ایسے سدہ نہ ہوں جو فوڈ غذا کو منع کریں۔ (۲) رگوں کی بروڈت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن میں ہوتے ہیں خواہ سدہ جوان رگوں میں بسبب استعمال لزو جات کے پڑ جاتے ہیں یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی یہ استقنا پیدا ہوتا ہے (۳) کبھی بسبب جاگزین ہوتے بروڈت کے جو رگوں میں اثر ہوا ہے بارداڑ قوی کرتے ہے اور بروڈت کا استفران میں ہو جاتا ہے ان سے بھی یہ استقنا پیدا ہوتا ہے (۴) کبھی بسبب حرارت بدnel کے جو ذوبان اجزائے بدnel کر رہی ہو اور اغلاط کو بھی گداختہ کرنا اس کی شان سے ہوان سے بھی یہ استقنا پیدا ہوتا ہے مترجم بعض شخصوں میں بجائے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اس وقت مراد یہ ہے کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزائے بدnel سے نہیں ہونے دیتی ہے بوجہ اس کے زیادہ ریقیق کرنے کے متن جس وقت کوئی سدہ ایسا پڑ جائے کہ غلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکانا نواحی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہ ہو اور اکثر یہ امر یعنی موقع سدہ کا دفعتنا ہوتا ہے اس وقت بھی یہ

مرض ہوتا ہے وستوں کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقاء تھی کا ہوتا ہے طبیعت مدد رہا اگرچہ نمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہے کہ فضول مائی کو مباری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کر دے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہو جاتی ہے خواہ اس کے دفع کرنے سے پہلے انفواز اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہے انہیں وجہ مذکورہ بالا پر تن کا بیان استسقاء رتی میں کیا گیا ہے وہ انفواز قبل اس زمانہ کے ہو جاتا ہے کہ طبیعت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہو جائے مراد یہ ہے کہ توجہ طبعت کسی اور ضروری تدبیر بدنسے سبب سے اس رطوبت کے دفع میں بھی ہونے نہ پایا تھا اور انفواز اس رطوبت کا اعضاۓ بدنسے میں ہو گیا) کبھی مباری بدنسے باوجود یہ کہ طبیعت نے ان کو ان کی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہیں کرتے کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہے بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہے اور اسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہے پھر جبکہ جگر اس کو بوجہ روادت وغیرہ کے قبول نہیں کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا ہیں وہ بھی اس کو قبول نہیں کرتے اور یہ قبول نہ کرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہے یا ان کے مادہ رطوبت مذکورہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ یا ان کے بدنسے باوجود یہ کہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب میں پہنچائے مگر بدنسے قبول نہ کرے سدؤں وغیرہ کے مژہ جانے سے پس ان جملہ اوقات میں طبعت کو تحریر پیدا ہوتا ہے دفع غیر طبعی اور دفع طبعی میں اور اسی تحریر کی وجہ سے یہ رطوبت تمام بدنسے میں جمع ہوتی رہے گی اور استسقا پیدا ہو گا بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جائے اور بعد شگاف کے یہ پانی غشا عباطن میں پہنچے اس کا شکم اسی پانی سے بھر جائے گا اور مریض مذکور مر جائے گا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یوں کی ہے کہ مراد بقراط کی امتلاۓ جگر سے نقاٹات کبیرہ جگر ہیں جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہیں بطرف مدب جگر کے پھر ان نقاٹات میں رطوبت مائی فراہم ہوتی ہے پھر جب یہ نقاٹات شگافتہ ہوتے ہیں یہ

رطوبت مانی کالی جگہ فضاء باطن میں حاصل ہوتی ہے اور ثرب میں اس کا نفوذ بدن مڑ جانے ثرب کے اسی رخ میں ہوتا ہے وہی جالینوس پھر کہتا ہے کہ یہ پانی جیسے کہ مستقی لوگوں کے جگہ میں ہوتا ہے اور کبھی بعض آدمی مسنبقی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کیفیت کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ یہ رطوبت مانی یا براد دفع طبیعت خارج ہو جاتی ہے خواہ علاج کے ذریعہ سے نکالی جاتی ہے اور اس وجہ سے کچھ بعید نہیں کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے شیخ کہتا ہے میرا گمام یہی ہے کہ ایسا مریض لا محالہ مر جائے گا اس لئے کہ یہ رطوبت مانی اپنے جو ہر ذات میں نہایت روئی اور خراب ہوتی ہے پس فضائے مذکور جس میں نقلات جگہ سے جاتی ہے اس کو بھی فاسد کر دے گی اور اس کے نجارات روئی سے ہلاکت پیدا ہو گی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جگہ پر جو جلی محيط ہے وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہو جائے گی پس لا محالہ مر جائے گا استقای طبی کے اسباب اکثر سبب طبی کا فساد ہضم اول کا ہوتا ہے اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہے یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہے۔ پھر جب یہ مادہ غذائی بخوبی منہض نہ ہو اور حرارت ضعیف نے معدہ کی اس میں تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اس کے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اسے دور پھینک دیا اسی مادہ خام کے واسطے مناسب اور اولی یہ بات ہے کہ اس کا استعمال بخار اور ریاح کی طرف ہو بیشتر یہ مواد گردانہ معدہ اور معا کے چسپیدہ ہوتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ اسی جہت سے ہر وقت مژوڑا اپنا رہتا ہے اس لئے کہ حرارت غیر معدل یعنی غیر کافی جس وقت ان مواد میں فعل تخلیل ضعف کا کرتی ہے پس اس کا فعل ناقص اس قدر ان میں کارگر ہوتا ہے کہ ان کا استعمال ریاح کی طرف کر دے خصوصاً جس وقت کہ معدہ بارور طب ہو کہ ہضم جگہ کے واسطے یہ مواد آمادہ نہیں ہو سکتے اور پھر جگہ کی یہ صورت ہے کہ اس میں کس قدر حرارت ہے نہلر اسی حرارت کے قصد کرتا ہے کہ ایسی شے کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم

جگر پر نہیں ہوئی ہے جیسا حال اس رطوبت کا ہو پس لامحالہ اس کے بخارات اور ریاح بن جائیں گے کبھی استقنا نے طبلی ایک حرارت شدید سے جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جدا وہ حرارت معدہ اور جگر میں عارض ہو کر غذا ہائے رطب اور رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر پہنچائے قبل اس کے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات میں کر سکے اور جو ہضم استیما اور غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتمال ہوتا ہے وہ اس حرارت غریب کے غلبہ کی وجہ سے نہ ہو سکے پس اس وقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات میں کہ قبل ہضم جگر اور معدہ کے ان کی ریاح اور بخارات ہو جائیں گے اب اس وقت سبب حدوث استقنا نے طبلی کا ضعف ہضم اول کا یا ضعف حرارت غریزی بسبب شدت حرارت غریب کے جوابی غالب ہے کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو تین دیریک مہلکت نہیں دیتی کہ بحال خود باقی رہیں اور ہضم اول ان کا پورا ہو جائے کبھی حمیات و بانیہ میں اور بھی اخیر میں اکثر امراض حادہ کے لئے ٹکم ایسا ہوتا ہے کہ مثل طبل یعنی ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہے اگر اس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جائے آواز طبل کی سی سنائی دیتی ہے اور یہ علامت روی اور خراب ہے علامات مشترکہ (۱) استقنا کے جمیع اقسام کے تالع فساد لون تمام بدن کا ہوتا ہے طحال کی شرکت سے جو استقنا ہو اس مکیں رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہے اور سیاہی بھی ہوتی ہے جمیع اقسام میں استقنا کے دونوں پاؤں پر یعنی قدموں پر بھری بھری چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استقنا کے پاس سے غالباً نہیں ہوتے جو ہر وقت رہتی ہے اور یہ نفس بھی رہتا ہے اور اکثر یہی ہے کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتها نے طعام کے ہوتی ہے کس واسطے کہ پیاس اور پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہے سوائے اس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جوزیاہ سردو پانی پینے سے عارض ہو کر رگہائے جگر میں پھر مورث استقنا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استقنا میں خصوصاً زلتی میں اور اس کے بعد گھمی میں پیشتاب کی کمی ہوتی ہے اور اکثر اوقات جس قدر پیشتاب آتا

ہے سرخ رنگ ہوتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ مقدار اس کی کم ہو (یعنی مانیت فلیل ہے کہ فنا جو فی میں چلی گئی ہے) لہذا جو رنگ کی مقدار کثیر میں بول کے پھیل کر پھیکا ہو جاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سرخی دیتا ہے مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سایی کے تجربہ کر سکتے ہیں کہ جس قدر ایسے نگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جائے اگر اس پانی کو خشک کریں پہلے تو گہرا گلابی ہو گا اور اخیر میں سوچ رنگ سو ہا خواہ گلنار غیرہ اسی سے رنگا جاستا ہے اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے سرخی میں کمی آتی ہے اور سرخ ہونا پیشہ ب کا تو بد یہی ہو کہ مانیت خون کی جگہ سے جدا ہو جاتی ہے متن وسری وجہ سرخی بول کی استقامت میں یہ ہے کہ جگہ میں بوجہ ضعف کے تمیز و موبیت اور مرہ سرخ کے پیشہ ب سے بخوبی نہیں ہو سکتی ہے لہذا سرخی باقی رہ جاتی ہے۔ اس واسطے مناسب نہیں ہے کہ فقط بذریعہ سرخی پیشہ ب کے استقامت کے حار ہونے پر حکم کیا جائے (جب تک اور علامات حرارت میں غور نہ کر لیں) مرضی اسے استقامت کو اکثر ایسے جمیات جن کی حرارت فائز ہو یعنی زیادہ تیز نہ ہو عارض ہوتی ہے۔ اور اکثر ان کے بدن میں ایسے ثبور اور دانہ برآمد ہوتے ہیں جن سے ٹوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہے اور طبلی اور ٹھیکی میں ذریب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے اگر ابتداء استقامت کی جگہ کے ورم گرم سے ہواں وقت ہے شدت قبض طبعت رہتا ہے اور دونوں قدم پر ورم آ جاتا ہے اور کھانسی خشک آیا کرتی ہے کہ اس سے کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے اور دائبے جانب اور بائیں طرف جواہر اور ظاہر ہوتے ہیں ان کی یہ صورت ہوتی ہے کہ کچھی دفعتہ ناہب ہو جاتے ہیں اور پھر یہاں کیک ظاہر ہوتے ہیں اور اکثر یہ بات استقامتے زتی میں ہوتی ہے۔ اگر ابتداء استقامت کی دونوں خاصرہ سے ہو اور قبض یعنی تہیگاہ سے ہو تو ورم دونوں قدموں سے شروع ہوتا ہے اور ذریب طویل ایسا عارض ہوتا ہے جو کس طرح زائل نہیں ہوتا اور باوجود یہ کہ دست اس قدر آتے ہیں مگر وہ پانی جو استقامت کا مادہ ہو دستوں کی طرف سے نہیں نکلتا

ہے کہ مرض ہذا میں کمی ہو جس استقنا کا سبب کوئی حرارت ہے اس کے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہیں جیسے الہاب اور پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ میں تلخی وہاں شدت پیوست بدن پر نالب ہوئے اشتهاۓ طعام کا سقوط زرداور سبزتے کا آنا اور اخیر میں سورش سے پیشاب کا آنا اس لئے کہ حرارت اس کی شدید ہو جاتی ہے اگر استقنا بسبب جس ایسے مادہ کے ہو جس میں ذوبان کیش ہوا اور دونوں بحران طبعی بول اور برماز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہوایے مادہ پر کثرت صفراء سے استدلال کیا جاتا ہے اور علامات ذوبان کے بھی موجود ہوتے ہیں اور برماز اور بول غسائی اور صدیدی پہاڑ اس سے آتا ہوا اور دونوں خاضرہ اور قطن یعنی مہیگاہ سے شروع ہوتا ہے اور اس طرح جملہ اقسام استقنا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے ہیں جس استقنا کا سبب برودت ہے وہ اس حارہ استقنا کے خلاف علامات اور احوال میں ہوتا ہے کبھی بارہ استقنا میں اشتهاۓ طعام زیادہ ہوتی ہے جیسے کہ برودت معدہ سے اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو پھر جب مرض خواہ برودت معدہ با فراط بڑھ جائے اشتهاۓ ساقط ہو جاتی ہے جس استقنا کا سبب ورم سخت جگر کا ہواں کی شناخت ورم صلب کی جو خاص علامات ہیں انہیں سے کی جاتی ہے اور ذرب جوتا لع اس ورم کے ہوتا ہے اس سے اور کمی اشتهاۓ طعام سے بھی پہنچانا جاتا ہے جس استقنا کا سبب ورم حارجگر کا ہواں کی ابتدا جہت جگر سے ہوتی ہے یعنی مقعر اور محدب جس طرف ورم ہواں طرف استقنا کی ابتدا ہو گی اور قبض طبیعت اس میں ہوتا ہے اور جملہ علامات ورم حارے کے بھی موجود ہوتے ہیں وچھ استقنا کے طحال کی شرکت سے ہوتا ہے اس پر دلیل سبزی رنگ کی اور جو امراض کے پہلے طحال میں عارض ہو چکے وہ دلائل سے اس کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر اس استقنا کے ہمراہ سقوط اشتهاۓ طعام نہیں ہوتا ہے اور اس طرح اگر سبب استقنا کا گرودہ میں ہو جب بھی اشتهاۓ طعام ساقط نہ ہو گی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت میں تھا اس وقت بدستور اشتهاڑ ہو گی اور جس قدر غذا کھانے کی اس شخص کو

عادت تھی اتنی ہی اب بھی کھایا کرے گا بخلاف اس استقئے کے جو خاص جگہ سے پیدا ہو کہ اس میں اشتما اس طرح نہ رہے گی گردد سے جو استقئا پیدا ہوتا ہے اس سے پہلے اور م اور قرود گردد کے پیدا ہونے ہوں گے علامات زقی استقئے زقی کے ہمراہ شکم میں ایک گرفتاری اور بوجہ محسوس ہوتا ہے اور جب نقش کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہیں دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے ہالیا جائے اس وقت ایسی آواز آتی ہے جیسے مشکنیزہ میں پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہے اس طرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسرا کروٹ بد لے اور چھو نے میں اس نقش کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مشکنیزہ پانی سے بھرا ہونا ایسی مشک جس کو ہوا بھر کے پھولایا ہو بعض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل صلاحت ہوتی ہے جسکیں کس قدر تر و ہوتا ہے اور یہ تمدبدب سبب کھچا و حباب یعنی غشاء بطن اور صفاق کے ہوتا ہے اور بیشتر اس کی نبض اخیر دبجہ مرض میں بوجہ کثرت رطوبت کے مائل بزرگی اور لین ہو جاتی ہے اس استقئا میں جملہ اعضا نے بدن فربہ نہیں ہو جاتی اور نہ ان کا جنم بوجہ نقش کے بڑھ جاتا ہے جس طرح استقئے لجمی میں بلکہ اور اعضا سوائے پیٹ کے لاغر اور پتلے ہوتے ہیں اور پیٹ کی جلد میں ایک چمک اور صفائت ایسی ہوتی ہے جیسے کچھی ہوئی اور تناوار کے وقت جلد میں چمک پیدا ہو اور بیشتر اس کے ہمراہ آله ذکر میں ورم آ جاتا ہے اور قبیلہ یعنی فوٹہ کا پانی یعنی ورم مانی صفن میں پیدا ہوتا ہے جس وقت استقئے زقی بعد برآمد ہوئے پتھری کے دفعہ پیدا ہو اور یہ پتھری بدن اسباب ظاہر جگہ کے برآمد ہوئی ہو جانا چاہئے کہ ایک مجری دونوں مجرائے حالت سے شق ہو گیا ہو علامات لجمی اس کے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہے جس طرح مردہ کے لاش کی بھی کیفیت ہے۔ تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری میں مائل بہ فربہ ہوتا ہے لاغری نہیں ہوتی۔ اگر بدن کے کسی مقام کو انگلی سے دبا کیں لگھ جاتی ہے اور گڑھا پڑ جاتا ہے پیٹ میں اس مریض کے اس قدر نقش اور ہلانے میں آواز پانی کے ملنے کی خواہ ایسی پھولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک میں ہوتی ہے خواہ آواز دینے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

اور خریق کے استعمال تک نوبت پہنچتی ہے جب اور دوسرے کاربراری نہ ہو اور تنقیہ مادہ اور دوسری سے نہ ہو سکے اور فضول میں لزوجت زیادہ ہو یا ان میں پھر بھی ان کے مسہلت کی ایذا نہ پہنچے ایسے سہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہے اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردوں امور کا نکرنا چاہئے اور پوری مقدار پر تبدیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہئے غلاصہ یہ ہے کہ ایسی کامل تبدیر کی جائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجود کا مسہلت زم سے متواتر کرنا چاہئے فصل سے ان لوگوں کو جہاں تک ممکن ہو بچانا چاہئے پھر اگر بدن فصل کے چارہ نہ ہو کہ امتناخون اک پیدا ہواں وقت البتہ فصل پر جرات کی جائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے کر تین دن خواہ چاروں میں یا زیادہ اس سے ایک فصل کو دوسری سے فاصلہ رہے اکثر ضرورت فصل کی جب ہی ہوتی ہے کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو مناسب فصل سے پہلے یہ ہے کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کے کر کے اس کے بعد فصل کرائی جائے اگر چارہ بدن فصل کے نہ ہو اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے اکثر حالات میں پہلی ان کو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہے کہ اخلاق کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے اور سوں کی تفہیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہئے کہ اور ابھی کرے اور تفہیح سدہ کی کرے حقتہ ہائے زم اور لطیف کم محل رطوبات زم ہوں وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں۔ جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا ان کو بدن سے ہو جائے مناسب زیادہ جو طریقہ علاج ان کے واسطے اس وقت ہو یہی ہے کہ ریاضت معتدل کریں اور پانی پینے میں کمی اور آبہائے کبریتی اور بورتی اور شستی سے نہانا بھی ان کو زیادہ مفید ہے اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے جمات یعنی گرم اشوابے پانی کے قریب رہنا مفید ہے آب شیریں کے حمام میں نہانا خواہ ٹھہرنا ان کو مضر ہے ہاں مگر حمام یا بس کا استعمال مفید ہو سکت ہے اور ہوہائے گرم میں ایسے حمام کے پسینا نکالنا ان کے بدن سے بھی مفید ہے۔ اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

غذا مرا پیش سوء التفیہ کی ایسی لذید درکار ہے جس میں طبعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شوربائے خوشبو لذیز ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لوگ اور مصلیٰ اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اس طرح مصوصات کا بھی خوشبو دار ہونا چاہئے خوا کہ میں میٹھا انار اور ٹھوڑی مقدار پر یہی بھی مضر نہیں ہے واجب ہے کہ ان کے طعام میں خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کی جائے خواہ جو اشیاء مشل ان کے ہیں مگر بکثرت ایسی چیزیں نہ ڈالی جائیں علاج استقائے زقی عام عرض ان بیماروں کے معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا اور فضول روی کا اخراج ہے اگرچہ یہ غرض عام دھوپ میں بیٹھنے سے خواہ جس جگہ کی ہوا سرد نہ ہو اور آگ سے تاپے میں ان لکڑیوں کی آگ جو حیفہ ہیں اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہو اور تفتح مسام یعنی مباری سدوں کا کھولنا اور امتو اتر اور اسہال مانیت کا بر حق اور زرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنے کی تدبیریں جو اکثر جگہ لکھی گئی ہیں عمل میں لائے پانی کو آنکھ سے دیکھنے دیتا چہ جا کہ پینے میں آئے جب تک مکن ہو اور اگر بدن پلانے کے چارہ نہ ہو تو بعد غذا کے ٹھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ میں ملا کر دینا چاہئے غذا کی تقلیل اور زیادہ ریقیق ہونی چاہئے یعنی موئی غذانہ ہو کہ یہ افضل علاج ہے اور جو ریاضت کہ اسے ہم استقائے بھی کے باب میں بیان کریں گے اس میں بھی کرانی چاہئے قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانے کی تدبیریں اقسام اور طرح طرح کے عطر سو نگھانے سے جن سے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مٹک اور عنبر کا عطر خواہ ارکجہ اور لخانہ ہائے خوشبو کے سو نگھانے سے ہر وقت کرنی چاہئے اور کھانے کی چیزوں میں ایسے مصالح خوشبو پرے کہ جن کی بوباس سو نگھنے سے دماغ معطراً اور طبعت خواہ شمند ہو جائے اور میں ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب بحال مریض ہوں بھی تجویز کرنی چاہئے۔ زیادہ سلکجیں کا پلانا اس مریض کو اچھا نہیں ہے قے کرنی بھی ان بیماروں کو نافع ہے خصوصاً قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناذ کر کے جو تیسری روز

پڑے گی خواہ دو روز نامہ کر کے چوتھے دن ۔۔۔ خواہ پانچویں روز یعنی تین دن نامہ کر کے یہ تمدیر بھی زیادہ نافع ہے چھینک لانے تر دوایا خشک ناس کے ذریعہ سے بہت مفید ہے کہ چھینک کی وجہ سے مائیت استقا کا انحدا نیچے کی طرف ہوتا ہے اور جو مباری اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہیں اور اس رطوبت کو حركت ہوتی ہے فصد کا یہ حال ہے کہ نا امکان ہر ایک قسم کے مستقیم کو اس سے بحانا چاہئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں استقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہواں لئے کہ فصد ان کے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہے حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذ اہور ہے ہیں اور علاوہ اس ضرر کے ان کے جگر کو سرد کر دیتی ہے پس فصد کا ضرر اکثر احوال میں یقینی ہے اگر ہمارا استقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے چنانچہ اگر مستقیم بائیں جانب کے ثقل یا تمد کی اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب شرائیں پر زیادہ شامل ہو پس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی شکایت بوجہ اس مرض کے ہو جو بسا ر سے بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ تمد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض میں دنوں جانب یکساں اور برابر ہیں بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہے پس اب ضرور ہے کہ فصد پہلے کی جانے کے بعد اس کے علاج استقا کا کرنا چاہئے اگر ورم صلب سے استقا پیدا ہوا ہے پس یقین اس کے زوال کا نہ کرنا چاہئے اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا بظاہر ہو جائے اس لئے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکال دیا جائے پھر بدستور عود کرے گا اور بھر جائے گامت جم کو اس سے زیادہ یقین ہے کہ ہر مرتبہ کے اخراج میں اس پانی کی مقدار بروقت عمود کرنے کے دو چند سے چند بڑھتی جاتی ہے اور دلائل ظاہری اگرچہ اس کے مساعدت نہیں کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو میں حکم قطعی کرتا ہوں کہ ضرور اس طرح ہوتا ہے خصوصاً نشر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہے جانا چاہئے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہے پس بزل یعنی چاک کرنے کے او راست شاخ یعنی نشر لگا

کر پکانے سے اس لئے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہے اس کا بھرنا از
بس متعذر ہے یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جائے کہ پ
نہ ہو اگرچہ تبدیلی اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استقامت میں
کرتی ہے مگر وہ اس کو عود کر آتا ہے واجب ہے کہ اعراض قلاہہ کا استعمال اس
میں نہ کریں اگر چنان میں ادویہ مقویہ جگہ بھی شریک ہوں جیسے قرص زرشک اور خصوصاً
اگر طبیعت میں کوئی بخوبی قبض ہوا استقامت بار دیں تخفیف دوائے حارا اور لطف سے کرنی
چاہئے جو مفتح بھی ہوا اور استقامتے حار کے واسطے اور مدیر ہے کہ اسے ایک جدا گانہ
باب میں ذکر کریں گے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ رغنم پستہ اور رغنم با دام جمع انواع
استقامت میں نافع ہیں ادویہ مفردہ جو لائق اسی قسم استقامت کے ہیں بشرطیکہ بار دہو جیسے
جو شاندہ حند قوئی یعنی سکھپڑہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اس کا اثر پورا پورا پانی میں آ
جائے ہر روز دو اوقیہ سے ہاؤلہے ما شہ پلانا چاہئے یا ایک ڈل عنصر چار اقسام ایسی ۵۶
تو لہ ۵ ما شہ شراب ملا کر کسی ظرف گلی میں جو صاف ہو جوش دیں جب تیسرا حصہ شراب
کا جمل جائے پہلے تو ہر روز بقدر ایک بڑے چمچے کے پلاں میں پھر روزانہ بڑھاتے
جاں میں تاکہ ان کے پانچ چمچے تک نوبت آ جائے پھر کم کریں کہ ایک چمچے تک گھٹ
جائے ایضاً ہر روز عصارہ فونج بقدر ایک او قیہ پلاں میں بعض معالجین نے بیان کیا ہے کہ
ذرات یعنی وہ مکڑی جس کے ضماد کرنی سے آبلہ پڑتا ہے اسے لے کر اس کا سر اور پرو
بازو کاٹ ڈالیں پھر با قیماندہ جو مقدار ہے اسے ماں العسل میں حل کریں اور مریض کو
حمام میں داخل کر کے اسی ماں العسل کو پلاں میں خواہ روٹی کے ساتھ کھلانیں اور ریہا یہی دوا
ہے کہ میرے نزدیک اس میں خطرہ ہے اور زیادہ اندیشہ ہے اور اکثر جو اس کا پلانا
اختیار کیا گیا ہے بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز کے جیسے شرودہ
ہائے معلومہ مثل مکوارا نارو غیرہ کے بعض لوگ کہتے ہیں جب بدن کا تنقید ہو جائے
بعد اس کے تریاق بقدر بخوبی دھراہ طیخ فونج کے ہر روز برابر انہیں روز تک استعمال

کیرں اور نفڑا میں کسی ایک ہی شے مناسب پر اختصار کریں جو سب کہوا راز قسم حبوب کے ہواستفادہ اکل ہو جائے گا بعض لوگوں کا قول ہے کہ بھیڑ کی میگنی ہمراہ شہد کے نافع ہے اور بکری کا پیشتاب یا خچر کا ہمراہ سنبل اور تماون دمدونج تین درہم سی شربت مناسب کے ساتھ استعمال بعضوں نے ٹھکھوڑہ جو پانی میں صاف کیا جائے بقدرت بالقلاء کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہے ادویہ مرکبہ اس کے واسطے جو نافع ہوں جیسے کھلانج اور دواء لک خاصہ زقی کے واسطے اور دوائے کرم خاص کر کے اور معجون ارسطون ہر ایک استقناۓ مرجدہ العلاج کے واسطے یعنی جس کا اچھا ہونا محال نہ ہوا اور جوارش سو سن اور دواء اسقیل اور شراب عحصل اور تریاق یہ بھی جانا ضروری ہے کہ تریاق اور دوائے کرم اور کھلانج زیادہ نافع ہوتے ہیں ان خیر زمانہ استقناۓ بارو میں مجملہ ادویہ عجیب لفغ کے قرص شرم ہو ترکیب اس کے تیار کرنے کی یہ ہے شرم اور ہلیلہ سیاہ ہموزن لے کر قرص تیار کریں اور مقدار شربت ڈیڑھ دانچ سے قریب ایک درہم تک ہے چوتھے روز ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اور نانگ کے درمیانی اور جو ہوں ان میں قرص درشک کا استعمال ہو گا کبھی اس مرض کی دوار یوند اور قسط اور حب الغار حلہ ترمس راسن جھٹیانہ صمع لوز اور صمع قنة یعنی بروزہ سے بنائی جاتی ہے اور یہ دو نافع ہوتی ہے جن مذابح سے اخراج مانیت ہے اکا ہوتا ہے وہ سہلات اور شیافات اور حقنے ہائے قوی خاص کر کے اس لئے کہ حقدہ کا فعل نہایت قریب اس ربوہت کے ہے اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضائے رئیس سے اس کا اثر بہت دور ہتا ہے اور نہیا نا آہیائے مدنی میں اور تنور ہائے گرم سے گرمی پہنچاتی اور ان پانیوں کے جنمیں ملطقات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور مادات اور انہیں کمادات تدبیرات میں پانی بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا مادہ شتر کا دودھ استقناۓ رقی کو زیادہ موافق ہے اگر ایک ہفتہ ہمراہ قراض صفر کے پلایا جائے پہلے نصف درہم مع ایک درہم طباشر کے تاکہ ان کے اس کی مقدار

بڑھاتے بڑھاتے پورے درہم تک پہنچ جائے اور بعد ہفتے کے اگر ماذریوں سے استقرانگ کیا جائے ہمراہ دو درہم کھونخ کے پھر دو بارہ انہیں قرص کا بتر کیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جائے اور ہمیشہ اس طرح کرتے رہیں تو یہ شر استقما جاتا رہتا ہے ضعیف بیمار کو اقتراص صفر ابتداء میں نہیں پلانے چاہئیں مگر بلکہ رائیک وائق کے اور نہ صرف اقتراص صفر کا قربانی میں لکھا ہے اور اس طرح کھانج بھی ہمہوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہے اور جو شخص زیادہ مہر وہ واس کو شیر ماڈہ شتر موافق نہیں آتا ہے چالیس درہم یعنی ۱۱ تولہ اور ۸ ماشہ سے شیر ماڈہ شتر کی ابتداء کی جاتی ہے اور ہر روز ۰۰ درہم یعنی تین تولہ بڑھایا جاتا ہے سہلات ایسے تجویز کرنے چاہیں جس میں وہ ادویہ جو کہ جگر کو مضر ہیں اور اگر کسی اضطرار کی وجہ سے ان کے استعمال سے چارہ نہ ہو لازم ہے کہ اصلاح کر کے خواہ مع مصلحات کے داخل کی جائیں یہ بھی واجب ہے کہ اسہال یکبارگی نہ کیا جائے بلکہ چند مرتبہ کر کے اس لئے کہ دفعہ اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اس کا جگر کو ضعیف کرتا ہے تنہا صبر کا استعمال جگر کے واسطے ایس روی ہے پس لاکن اور سزاوار یہی ہے کہ جگر کے امراض میں اس سے دوری اختیار کریں مگر کوتی ایسی ہی ضرورت ہے یا اس کی کسی حیلہ سے اصلاح ہو جائے واجب ہے کہ بعد مسہلات کے فاقہ کرایا جائے پس سہل لینے والا فراغ سہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت ہو سکے ایضاً بعد سہل کے دوائے مقوی جو قابض بھی ہو ہمہوڑی سی کھلانی جائے جیسے قرص زرشک خواہ آب فوا کہہ جو نہست کے ہمراہ اس قدر قبض ان میں ہے کہ جگر کی تقویت کرنے میں خصوصاً بعد سے سہل کے جو فریپوں اور ماذریوں اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اس کے مصلحات مزاج شل تریاق اور دوائے کرم استقما نے بارو میں اور آب کا سنی استقمانے حار میں واجب ہے اگر حرارت ہوا سہال صفر اکانہ کریں اس لئے کہ صفر امانت استقما کی مخالفت کر رہا ہو اور اس کے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہے اور اس واسطے کہ

مانیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہے پس ووچندر مقدار پر اسہال ہو گا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہنچ گی بلکہ واجب یہ ہے کہ حرات صفرا کی دیگر ادویہ سے فروکر دی جائے اور فقط مانیت کے اخراج کے واسطے ادویہ سہلہ بعد اظفاء حرات صفرا کے دی جائیں ہاں اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہواں وقت فقط بلیلہ پر اکتفا کریں کہایے وقت یہ نہایت عمدہ سہل ہے جس طرح کمپنج عمدہ سہل ہے بروقت برودت یعنی بلغیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار میں ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار سہل وغیرہ سے گو بقدر قلیل ہر مرتبہ استفراغ کی اجائے رہی ہے اورہ افراط استقائے حار میں صلح ہے بدبنا جیدہ سے گوشت چکور کا اور شور با بدھے مرغ کا خصوصاً سفانگ اور شیت وغیرہ شریک کر کے جب استفراغ رطوبت استفنا کا چودہ رو تک کسی قسم کے استفراغات رقيقة سے ہو چکے اور شیر شتر اور آہنے محسیں یعنی چھاڑے ہونے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استقایا کام کم ہو جائے اور ورم کا خون ہو پس اس وقت رائے صائب یہ ہے کہ شکم پر داع لگوا دینے جائیں تاکہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نہ کرے اور یہ داع دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دو روز سہل سے گزر کے خواہ تین روز کے بعد ہوئی چھائے اور یہ داع چھ عدد لگائے جاتے ہیں تین طول میں اس طرح چکر کے تھص یعنی انتخوان نشستگاہ سے شروع ہو کر عانہ تک پہنچتے ہیں اور تین داع شکم کے عرض میں ہوتے ہیں اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہئے اور پیاس بھی روکنی چاہئے اور اصول یہ ہے کہ بائیں دو سہلوں کو کس قدر مفتاخت سدہ کے بھی ضرور استعمال کئے جائیں جیسے قرص بادام شیر شتر کا استعمال خواہ بھیز کے دو دھ کا خصوصاً مادہ شتر خواری حکمی چرانی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مانیت استقایا کی سہل ہے (جیسے ماڈر یون وغیرہ) اور تلطیف اور اور بھی کرتی ہو جیسے کشوٹ اور کاستنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیز کے دو دھ کے بارہ میں جو بعض اطباء برآ غلط کہتے ہیں کہ محض ہت پھیر اور فریب دہی سو فسطائیون کی ہو یعنی ہر گز اس سے

کچھ واقعی فائدہ نہیں ہوتا اور اس طرح جو یہ شبہ کرتے ہیں کہ طبعت دودھ کی بسب
رطوبت کے مخالف استقاکے ہو یعنی اس کے کم کرنے میں اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور
رطوبت کو بڑھاتا ہے پس ایسے لوگوں کے کلام کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہئے بلکہ
یہ جاننا چاہئے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہے اس سبب سے کہ اس میں جلا کی قوت بزرگی
ہے اور بالخصوصیہ اس اک فائدہ اس مرض میں بالغا صمیم معلوم ہو چکا ہے اور آخر بعض
دوائے مطلق اثر میں خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہے اور جس مرض خواہ سوہنماج کا
علاج سے کیا جس غرض سے اس کے مخالف برہا کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہے
مگر بالخصوصیہ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً اثر استفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ
میں بسبب چرانے ان معلومات کے پیدا ہوتا ہے وہی دوائے مضر فائدہ دیتی ہے
کاسنی جو امراض باردگر میں استعمال کی جاتی ہے اس کی بھی ایسی ہی صورت ہے اس
طرح ستمونی باو جود کے شدت گرم ہو امراض صفاویہ میں مفید ہوتی ہے مترجم بطور لفظ
و شتر مرتب کے دو مثالیں شیخ نے بیان کیں کاسنی تو مثال ہے مفید بالخصوصیت کی اور
ستمونیا مثال ہے استفراغ کی متن بکھرا کے اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ منفعت اس کی
اس مرض پر بہت زیادہ ہوتا ہے ان کا اگر کوئی مریض استفچے پانی کی بدلے ہمیشہ اسی کو
پیا کرے اور بجائی غذا کے بھی اسی کا استعمال یعنی خواہ کھوپا رابری وغیرہ بنا کر کرتا
رہے ضرور ہے کہ اس کو شفا حاصل ہوگی ایک گردہ معتقد نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بالا د
عرب کی طرف جا کر استعمال کیا ہے خواہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ تجربہ ہے
باضطرار اور ضرورت یعنی اس مرض میں گرفتار ہے اور مجبوری ان کو یہی دودھ کھانا اور
پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی شیر مادہ شتر کبھی تنہا پایا جاتا ہے اور کبھی اور ادویہ ملا کر اور وہ
ادویہ ملانے سے غرض تھیں زائد نہیں ہوتی جیسے بلیلہ اور کاسنی تھم کشوٹ نمک سیاہ اور
بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر مسخر کے ہوتی ہے ایسی تھیں جن سے تلطیف بھی
حاصل ہو جس طرح سکنی اور حب سکنی اور بعض ادویہ بقصد منع کرنے اس کے اور

روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہیں جیسے برگِ مغیلان وغیرہ کو بول مادہ شتر میں آمیزش بھی ہوتی ہے اور کبھی بجائے آب وغزا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتدار کی اجاتا ہے اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھاتی جاتی ہے اور دونوں حال میں یعنی تنہا دودھ پر قناعت کریں خواہ اور غذا بھی دیں اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہئے کہ بدن کو اس سے غذا پہنچتی ہے اور پورا حصہ ملتا ہے یا نہیں اس کہ جب پورا حصہ اس کا بدنا کو ملے گا دست کی راہ سے خارج نہ ہو گایا ان کہ جس قدر دودھ پینے میں آتا ہے بلکہ مشروب دستوں کی راہ سے نکل جاتی ہے یا ان کے بافر اط دست لاتا ہے اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج کرتا ہے ہے یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہے کسی عفونت کی وجہ سے اگر قبول عفونت اس میں ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کی فصل ربع ہے ابتدائے صیف تک مجملہ اچھی مدد پروں کے اس کے حق میں کہ جس کو ہم صحیح مرتبہ تجویز کیا اور مفید پایا یہ ہے کہ حالت گرستی میں پلائیٹ اجائے اور چین روز قبل اس کے استعمال کے گزرے ہوں کہ شبانہ روز میں کچھ غذائے ہوئی ہو یا ان کے بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جائے تو یہی بہتر ہے ورنہ وہ شب جس کی صحیح کواس کا پلانا منظور ہو ضرور فاقہ سے گزرنی چاہئے پھر جس وقت پلانے لگیں تازہ دوشیدہ کہابھی گرمی تھن سے انکنی کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہے اسی جگہ پلائیا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ کے ماشہ خواہ چھ تو لہ تجویز کرنی چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ ۲ تولہ دودھ ہمراہ ۳ تولہ بول شتر کے پلائیا جائے اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہئے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہئے کہ اور ار بول ہو کر جو کچھ لکھتا ہے اس کی مقدار قریب اسی کے ہوتی ہے جو پلائیا گیا ہے۔ اور بعد تین روز کے اکثر شتم رواں ہوتا ہے اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستوں کے برآمد ہوتے ہیں اور بیشتر سوائے شفل قائل کے اور کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بدن اپنا حصہ بخوبی اس سے لیتا ہے اگر دست کی راہ سے زیادہ مقدار مشروب

سے برآمد ہوتی ہو ایک روز تھہرنا چاہئے یا ان کے اس میں ادھیار ایسے ملائے جائیں جنہیں کس قدر قبض ہو اگر اس کے پینے سے دست نہ آئے اس وقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دو دھکا پیٹ میں کرے اور اسی احتیاط سے اس کا پینا چھوڑ دے اور اسی طرح اگر دست کی مقدار کم ہو نہ بست مشروب مقدار دو دھکے اور اس وقت ایسی کوئی چیز اسے استعمال کرنی چاہئے کہ جو کچھ معدہ میں ہے اس کا خدار کر دے اور پھر جب دو دھکا استعمال کریں اس میں سکنج وغیرہ کو ملا لے بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہے کہ تین دن میں ایک مرتبہ جھوڑ می حب سکنج وغیرہ تناول کرے تاکہ شام کے جھوڑ اس پڑھا ہوا دو دھکے جو معدہ میں رہ گیا ہے اس سے نکلا دے یا اس بقیہ سے جو خوف پیدا ہونے پنیر یعنی پھٹے ہوئے دو دھکا ہے اس کا اخراج کر دے خصوصاً اگر اس کو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کس قدر تقلیل اور گرانی معدہ وغیرہ میں معلوم ہوتی ہے اس وقت اس حب کا استعمال پر ضرور ہے۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ میں فوراً حقنے کرا دیتا ہے اور واجب ہے کہ ایسی حالت میں دو دھکا استعمال قطعاً موقوف کرے ایک روز خواہ دو روز اور سینک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محل ہوئے ہیں اور اگر دو دھکے کے پینے سے ان باتوں میں سے کوئی بات ہرج اور ضرر کی معلوم نہ ہو اور ہر روز براہ بر ایک فضلہ بمقدار مناسب لکھتا ہو بلکہ نظر تو پسخ اور تفہیم کے بیان کیا جاتے ہے کہ مثلاً دو کوڑہ چھوٹے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اسی تدبیر پر اتفاقہ کرے خالی دو دھکہ پیتا ہو خواہ سکنج وغیرہ ملائکر جیسے جوب سہلہ جو سکنج وغیرہ میں سے تیار ہوتے ہیں اور اگر اسہال میں افراط ہو جائے ایک روز خواہ دو روز دو دھکا استعمال چھوڑا دینا چاہئے پھر بت درج رفتہ رفتہ اس کا پلانا جھوڑ می مقدار سے اس مادہ فشر کا چاہئے جس کو گیا ہے ادھیار کی چرانی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً اس دو دھکے میں خبث الحدید بھری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ میں بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید میں درہم قرط یعنی سینگڑی بول کی اور طراشیت ہر واحد پانچ درہم تخم کشوٹ تخم

کرفس تین درہم چند اوقیہ صغر اور کرفن اور سداب اضافہ کر کے سب ادویہ مذکورہ دو دھن میں ڈال دی جائیں اور ایک گھنٹہ پھر کر دو دھن کو چھان کر صاف کریں اور پلا دیں پھر مقدار دوا کی لحاظاتے لھتاتے اخیر خالص دو دھن تک پہنچیں پھر ایسے اجزا بشرط حاجت شریک کریں جو بہل ہوں مرات جو نافع ہیں ان کے استعمال میں سرط ضروری یہ ہے کہ ایک ہی دوا پر اقتصاز نہ کریں بلکہ بدلت کر استعمال کیا کریں ادویہ مدرہ یہ ہیں فطر اسالیوں ناخواہ فوونج تھم کرفس فوچ اسارون رازیانہ سیسا لیوس یعنی تھم انجدان اور پینگ موڈی وچ سنبل روئی وہندی دونوں اور قوہ او اور بیلوں تھم بیلوں تھم گز ردشی کا کنج واجب ہے کہ بہت اچھی طرح ادویہ مذکورہ کو پیس کھوب باریک ہو جائیں اور بسرعت حد بجلگر تک ان کی رسائی ہو اور مرات قوی کا استعمال کریں اس کے بعد وغدار شور با فرب مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہئے مترجم کہتا ہے زیادہ پینے کی شرط اس واسطے کی ہے کہ ستحق بھی ایک قسم کا حل حلول ہشتگانہ سے ہے جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر میں ثابت کیا گیا ہے مگر اس سے زیادہ عمدہ طریقہ وہ ہے جس کو شنخ نے مقدمہ اور اصول کلیے معالجات جگر میں ذکر کیا ہے کہ ادویہ جگر جس قدر لاطیف ہوں اور جو ہریت ان پر غالب ہو اس قدر زیادہ موثر ہوتے ہیں مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نہم تجویز کیا اور استعمال کیا ایک مریض کوتین روز میں بمقام پشاور دوسرے کو ایک ہفتہ میں بمقام جمون اس قدر مفید ہوا کہ بیان اس کا مبالغہ سے خالی نہیں ہے دوسرے مریض کا ورم نم معدہ تک پہنچ گیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام و نشان باقی نہیں رہا اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ عرق کس وقت خطا نہ کرے گا اس لئے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہے اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ میں سے پوری رعایت کی ہے اور جھوڑی مقدار سیرون اور قدحون ادویہ پلانے سے زیادہ موثر ہے نہم یہ ہے پوست تھن کرفس ۳۶ تولہ پوست تھن رازیانہ ۳۶ تولہ گیاہ غافٹ ۰ تولہ افستین رومی ۰ تولہ لک مغول ۰ تولہ مرکبی ۰ تولہ قصب الزریرہ ۰ تولہ قحط شیری ۰۱۰

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

جائے مخلدہ ضمادات جیدہ کے یہ ہے کہ قیانخ اور نظر ون اور وفا ق کندر سے گائے کی
چپلی میں ضماد تیار کریں یہ ضماد بھی استقلا کو مفید ہے موٹی انجیر کو پانی میں پکائیں اور
اس کے ہمراہ ماڈریوں ایک جزء اپسی ہوئی اور نظر ون دو جزء اور کافی طوس ڈیڑھ جز ملا
کر لیپ تیار کریں یہ ضماد زیادہ قوی ہے صمع صنوبر اور موم اور زوفا نے تازہ اور صمع
ابطم و رفت مکد تین درخی میعہ اور یہی اصطرك ہے اور مصلگی اور صبر اور زعفران اور
اطراف فشنیں اور اشق مکد ایک درخی جندبید ستر ارک بریت اور جاما اور صدف المک
جو بنام سینما مشہور ہے ہرواحد سے نصف درخی پنجھال کبوتر حرف بالی اور پھول نے کا
جونا پلوؤں میں ہوتی ہے اور دیہاتی زبان میں اس کو گھوabo لتے ہیں ہرواحد تین درخی
سو سن آسامگونی چار درخی بورہ سرخ ایک درخی روغن بابونہ سے ضماد تیار کریں اگر جگہ
میں ورم ہواں وقت وہ ضماد نافع ہو گا جو کہ چوب سنبل الطب اور زعفران اور حب
البان اور مصلگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم شاخہ نے انگور اور بابونہ اور روغنہا نے
کو خوشبو سے تیار کیا جائے مخلدہ ہم نے یہ مرہم بھی عمدہ ہو مار قشیشا اور کبریت اصفر اور
نظر ونا ارشق مکد ایک جزء زیرہ دو جزء اور دو ثلث ایک جزو سے موم اور علک ابطم اور
شراب ملک مرہم تیار کریں اور شلکم پر اسی مرہم کو لگائیں مرہم جندبید ستر اور مرہم ایریسا
جو خاص ہمارا نہ تجویز کیا ہوا ہے اور مرہم فریبیوں اور مرہم تخت خطل اور وہ مرہم جو بید
سے بنایا جائے اور مرہم حب الغار اور مرہم بزور اور مرہم بونجید وس بھی مستعمل ہے
ذرورات یعنی چھڑ کنے کے ادویہ میں سے نظر ون اور نمک ہرواحد بریان کیا ہوا پیٹ پر
چھڑ کا جاتا ہے خصوصاً بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قثناء الجمار اور روغن نار
دین کبھی ان کے بدن پر بطور ماش کے سرخ کرنے والی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں
اور کبھی ان کے اعضا نے اطراف بدن کی پتلی پتلی شاخوں اور لکڑیوں سے مارے
جاتے ہیں تاکہ ماڈہ ورم اطراف کی جانب کھنچے اور میری رائے میں یہ طریقہ پسندیدہ
نہیں ہے اور کبھی ان کے دلوں چڑھوں پر خواہ ان کے قریب جہاں ازار اور لگنی

باندھنے کی جگہ ہے پھکنے ہوا سے بھرے ہوئے معلق کئے جاتے ہیں (شاکداں غراض سے کہ بو جھ شکم اک انہیں مثاںوں پر پڑے ہا اور مجھے اس میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ضمادات میں ایک نئی نہایت مفید جس کو میں نے بارہا تحریر کیا ہے اور بعض ایسے بیماروں پر جس کو بوجہ کثرت ورم کے روپ اور ضيق النش بھی شروع ہو گیا تھا اور دو اکسی قسم کی اترنی دشوار تھی جیسے وہ شخص جو گولیاں میں تھا اور دوسرا مریض دریا آباد محلہ آله آباد کا الغراض اس وقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا اور ہمینشہ اور جگہ مانی ہوں خواہ اور قسم کے میرا معمول بہی ضماد ہے اور اصل نئی چرک بیدانت جواہل ہنود کی نہایت معبر کتاب ہے اس میں واسطے پہلے پائے بلغمی کے لکھا تھا میں بے بلا تصرف اس کو استغنا میں بھی استعمال کیا وہ نئی یہ ہے حد قوتی سرخ ایک جزء نجیبل سفید و جز ہرسون ایک جزء پرانے سر کہ میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں حد قوتی تین قسم کی ہوتی ہے اس ضماد میں وہ قسم پرتی ہے جس کو دیباتی زبان میں گدا پورینہ اور بعض ملکوں میں کھر جھوا کہتے ہیں شناخت اس کی یہ ہے کہ اس کے چوں کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہے اور بسکھپرہ کی ڈانڈ سرخ نہیں ہوتی اس کی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے اور بسکھپرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہے اس کی بیل زیادہ نہیں پھیلتی ہے اور پتھر چھے جو تیسری قسم ہے اس کی بیل منروٹ زیادہ ہوتی ہے بہر حال اس قسم کو تخلیل اور ارام میں اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہاں تک موثر پایا ہے کہ فقط جگہ پر ضماد کرنے سے چھروہ اور پاؤں کا ورم بھی زائل ہو جاتا ہے اور بہت جلد یعنی ۱۲ گھنٹے سے ۲۷ گھنٹے تک اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے الاما شاء اللہ متن بزل یعنی شق کرنا مراق کا یہ ایسی بری تدبیر ہے کہ بہت کم کارگر ہوتی ہے اور سو اس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کر سکے اور پیاس پر صبرا و رکنی غذا پر یقین اقرار نہ ہو اور کسی کے واسطے اس کا کرنا جائز نہیں ہے واجب ہے کہتا امکان جب تک اور علاج ہو سکے اس تدبیر کی طرف توجہ نہ کریں اور اگر کریں تو لازم ہے کہ ایک ہی مرتبہ تمام نہایت کا

خروج نہ کر ڈالیں کہ روح غریبی کا اخراج بھی دفعتاً اس کے ساتھ ہو جائے گا اور قوت یکسر ساقط ہو گی بلکہ عوڑا پانی نکالیں اور لاغر اندازم ضعیف الحیث پر اس ترکیب کو ہرگز نہ کریں طرقہ چکا کرنے کا یہ ہے حکیم اطاس حکم کرتا ہے کہ اس مریض کو سیدھا کھٹرا کریں اگر اس میں طاقت کھڑے ہونے کی ہویا ان کہ جلوں مستوی سے اس کو سیدھا بٹھا کیں اور کارگیر یعنی دستکاری کرنے والے اس کی پسلیوں کو دبا کیں اور نیچے کی طرف اتارنے کا قصد کریں ناف کی طرف ہٹاتے رہیں اس کے بعد بزل کا عمل کیا جائے اگر مریض ان باتوں کا متحمل نہ ہو ہرگز اسے بزل کی تکلیف نہ دینی چہاۓ اگر ارادہ چاک کرنے کا ہوتا ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہئے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اس کا مقام ہے بعد اس کے چاک کرنا چاہئے اگر ابتداء استقما کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتداء جگہ سے ہوئی ہے اس وقت شق کرنے کی جگہ ناف سے باہمیں طرف لٹا کر تجویز کرنی چاہئے اور اگر ابتداء مرض کی طحال سے ہوناف سے وابستی طرف ہٹا کر چاک کرنا چہاۓ اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہئے کہ صفائی یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہے شق نہ ہونے پائے بلکہ مراق صفائی سے اوڑ رکر ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اتر جائے نیچے کی طرف جہاں سے مراق کو شق کیا ہے بعد اس کے مراق میں چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کئے جائیں اس طرح پر کہ سوراخ مراق صفائی کے سوراخوں سے نیچے ہواں کا فائدہ یہ ہے کہ جب انبوہ یعنی پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہو گی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے پھر جائے اور پھر اس کو نکال لیں اس وقت صفائی مراق سے چیدیدہ ہو جائے اور سوراخ بند ہو جائیں کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونوں کے سوراخوں کی جگہ جدا جدا ہے جب اس قاعدہ سے دونوں میں سوراک بھی ہو چکے اب ایک انبوہ یعنی نلی تابنے کی خواہ لو ہے کیچنے منہ کی اور سرا باریک جس کے سب طرف سوراخ ہوں اسی چاک کے مقام پر رکھ کر ہٹائی جائے تا ان کہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکل جائے جب رطوبت

ایک اندازہ معین تک نکل چکے مریض کو چت لئا چاہئے اور واجب ہے کہ نبض کو خبر گیری اس وقت پوری کی جائے جب معلوم ہو کہ نبض میں ضعف آنا شروع ہو افرو رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہئے پانی کے نکالنے کا اخیر درجہ یہاں تک ختم کرنا چاہئے کہ تھوڑی مقدار اس کی چھوٹ دی جائے کہ اسے دواوں کے ذریعہ سے نکال لیں گے اور سہل کی کاروائی اس کے واسطے کافی ہو گی کبھی بعد اس عمل بزل کے داغ لگانے کا عمل بھی اس طرح کیا جاتا ہے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے داغدار کرتے ہیں کبھی بزل کرنے والے اس لطف اور نرمی سے بزل کرتے ہیں کہ اسی مانیت کو بیضہ ہائے خصیہ کی طرف اتار لاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا پانی اتار کر اس طرف سے سب کو خارج کر دیتے ہیں اور یہ تدبیر منح ہو کہ اس کے برآمد کاراز الہ مرض کا ہوتا ہے اور مفید بھی ہو اور یہ تدبیر ان طریقوں سے کی جاتی ہے جن سے مانیت بطرف اسفل کے اتاری جاتی ہے مثلاً چھینک لاتی اور اور دیگر طرق اور اس وقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل رہے کہ اس تدبیر سے مرض فتح پیدا نہ ہو جائے اور اس عمدگی سے اس کو کرنا چاہئے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً ارگوں کا شق ہو جانا وغیرہ پیدا نہ ہو کبھی خصیہ میں ایک موٹی سوتی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہیں خواہ چند سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ اس رطوبت کے رہنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جائیں اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مقصد اور مژوڑ پیدا ہوتا ہے اور در بھی عارض ہوتا ہے اس وقت واجب ہے کہ رونگن شبکت اور رونگن بالہ نہ اور دیگر اواہاں ملینہ کے محل مغض پر ماش کریں یا موضع بزل پر ضماد حلبة اور تخم کتان تھم عظمی وغیرہ کا لگائیں اگر فقط آب گرم خواہ کوئی رونگن کے استعمال پر اقتضا کرتے ہیں جب مغض اور بیچ دوڑ ہو جائے جو دو اور غیرہ لگانی خواہ ملی ہو اسے جدا کر دیتے ہیں استقرائی جزوی یعنی خاص استعمالات کو لازم ہے کہ ہم چند ابواب اور مباحث میں بیان کریں یہ وہی ادویہ سہلہ ہیں جن کو ہم نے جدول اور نقشہ ہائے ادویہ مفردة

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

اوپر آئے اس دور کرتے رہیں تاکہ یہ صاف ہو جائے اور شمش رطل یعنی ۳۱ تو لمب
ے شروع کریں پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے پورے آدھ سیر تک پاتتے رہیں
اس طریقہ سے رطوبت استقا کی کم ہو جاتی ہے اور حد تھین تک نہیں پہنچتی ہے۔ عمدہ
ماء الحجیں وہی ہے جو انٹنی کے دودھ سے بنایا جائے اور زیادہ سرداور افضل واسطے
محرومین کے یعنی جو لوگ استقانے حار میں گرفتار ہوں وہ ماء الحجیں ہے جو بکری کے
دودھ سے پھاڑا جائے یا خچر کے دودھ سے مخللہ ادویہ کے جو قریب الارثانیں دواؤں
کے ہیں اور استقانے حار کو نافع ہوتی ہیں یہ بھی ایک دوا ہے کہ بھی کے لکڑے تین
دن سر کر میں تر کریں بعد ازاں اس کے ہموزن ماذریوں تازہ لے کر خوب طرح سے
کوٹیں تاکہ ان کو خوب اختاط اور آمیزش پیدا ہو جائے اور پھر صاف کر کے نصف
وزن سر کر کے شکر ملائیں اور اتنا جوش دیں کہ شہد کے قوام میں آجائے اور سب اجزا کو
آپس میں ملا دیں اسی کے قریب وہ گولیں میں جو تم ماذریوں اور سکر لاعشر سے تیار
ہوتی ہیں یہ ایسی دوا ہے کہ اس میں خطرہ کچھ نہیں حار استقا میں بھی اس کو دیتے ہیں
مجموعات میں سے کھلانج اور مجنون خبث الحدید اور مجنون ماذریوں جو قرابا دیں میندرج
ہے یہ مجنون بعض اطباء تجویز کی ہے تھم کاسنی تھم کشوٹ دس دس جزء عصارہ طرخ
شقوق یعنی جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارہ زرشک پندرہ درہ لک مغسول
ریونڈ چینی مکد پانچ درہم عصارہ فستین سات درہم عصارہ فٹاں الجمار تھم خطل پانچ پانچ
درہم غاریقوں سات درہم جلاب میں یہ مجنون تیار ہوتی ہے اور ہمراہ ماء الاسول کے
کھلانی جاتی ہے یہ دو اجید ہے جس کو بعض اوائل اطباء ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین
نے برہا دست بردا پنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دو ابہر نوع کھلانج سے بہتر اور خطر
ہے یا ان میں اس دوں میں تقویت بھی ہے اور اسہال قوی ہے شربت کے اقسام میں
شراب ایسے سا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہے فضلہ کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک
مشقال اور تین مشقال نرم نرم شاخیں سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا

شربت تیار کریں جو ب میں سے حب فیلٹر وس صفت اس کی یہ ہے تو بال نحاس برگ
ماڈریون ختم انسیوں برابر ہموزن پیس کر گولیاں تیار کریں اور قوی آدمی کو ایک مشتقاں
اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہئے ایضاً حب شعبا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور
حب سیکھ اور حب ماڈریون اور یہ دو انباء یت درجہ مفید اور قوی ہے زندگی کے واسطے جس
طرح کہ حب ریوند استقانے لمحی کے واسطے ہے اور حب المقل اور حب شرم اور
بہت سے حبوب ہن کوہم نے قربادین میں لکھا ہے ایک یہ بھی حب اسی قسم کی ہے لیں
شرم اور عصارہ افسنتین سنبل تردد ہرواحد ایک واقع غاریقون گل سرخ نصف درہم
آب مکونے سبز میں گولیاں بناؤ یہ بھی حب جید ہے۔ تابنے کا چھیلن گما فیطوس انسیوں
ہموزن اجزا سے گولیاں تیار کریں اور شروع ایک درخی سے کریں اور بڑھاتے
جائیں۔ ایضاً قرص بھی بنائے جاتے ہیں ان میں سے قرص ریوند کبیر جو کہل ہوا اور
قرص ماڈریون ہمراہ بزرگ کے اور قرص ماڈریون دوسرے نئے نئے جو مشہور ہے استحمام
یعنی نہانے خواہ پسپنا نکالنے کے طریقہ پس ان بیماروں کو حمام رطب نازیبا ہے اور بہتر
ان کے واسطے حمام یا بس ہے اور یا بس میں سب سے بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم
کر کے اتنا کم مریض تخل کر سکے اس کے اندر داخل ہونے کو خصوصاً مہستھنے جس کو تپ
بھی ہو پھر اس تنور میں داخل ہو جائے کہ سر پنالا ہر تنور بنے دے ہوائے سرد میں تاکہ
ہوائے سرد قلب تک پہنچتی رہے اور یہ ہوائے سرد پہنچا کرے پس قلب اس کا سر در ہے
گا اور یہ تبرید سے پیاس سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی اور تمام بدن سے اس کے اچھی
طرح پسینا جاری ہو گا اور ناف ہو گا پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آہیاے حد فی
جو گرم ہوں اور بورتی اور کبریتی یا شمشی جو مشہور و معروف ہیں اور تخفیف پیدا کرتے ہیں
کہ ایسے پانیوں سے زمانہ ملتی میں مرض کے لفغ باب ہو گا خصوصاً مریض استقانے
لمحی کا اس کو چاہئے کہ دن بھر میں چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے اہتمام کیا کرے پھر اگر
قوت کے سقوط کا اندر یہ نہ ہو اور تمام دن ایسے ہی پانی میں ٹھہرنا اس کو ممکن ہو ایسا ہی

کرنا چاہئے ایسی قسم سے آب دریائے شور بھی ہے اگر کسی ترکیب سے نیم گرم ہو سکے یا خوب گرم ہو جائے سرد پانی سے نہانا خواہ اس میں پیرونا پس بعد غسل کرنے کے آبھائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مجملہ فضائل آبھائے معتمدی کے ایک بڑا فائدہ ان میں نہانے سے یہ ہے کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے میں قدرت اور اختیار رہتا ہے اور یہ بات جمام میں کمتر حصہ ہو سکتی ہے پر اگر آبھائے معنی میسر نہ ہوں ان کے بعد افضل آب شیریں ہے کہ اس میں ادویہ چند جوشوریت اور تخفیف پیدا کریں ملا کر جوش دی جائیں جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خروں اور گھلیاں چھوبارے وغیرہ کی خواہ اور ادویہ معلومہ جو مشابہ ان کے ہیں اور معلوم ہیں کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے میں کچھ خوف اور ضرر نہیں ہے۔ ایسے پانی میں صاحب زقی اور طبلی کو چاہئے کہ فقط اپنے شکم کو ان کا اثر پہنچائے اور جنمی مستنقی تمام بدن اپنا ان میں داخل کرے استثنائے حارا ز قسم زقی یا توهہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہے یا تابع سوہ مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوہ مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کر دیتا ہے پیشاب کا سرخ رنگ ہونا الامالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہیں ہے اس لئے کہ اکثر حرمت بول بسبب تلکت مقدار کے (بوجب بیان بلا لاتا ہوتی ہے بلکہ اعتماد شناخت حرارت میں اور ولائیں پر مثل التهاب وغیرہ کے کر کے علاج کرنا چاہئے واجب ہے کہ دونوں قسم کے مریض استثنائے حار کے یعنی ورم اور سوہ مزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچائے جائیں ورنہ زیادتی سبب کی جو حارا جزا کے استعمال سے ہو گی۔ مرض کو بھی زیادہ کرے گی بلکہ اسی زیادتی مرض میں کہ حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے خطرہ عظیم ہی اور ہرگز الفات نہ کرنا چاہئے اس شخص کے کلام کی طرف جو کلیتہ دعوی کرتا ہے کہ استقابدن ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ میں اور بھی ہم سے پہلی اطباء سے حدائق کے تجربات میں اکثر زوال مرض ہذا کا اس طرح پر ہوا ہے کہ ہم نے اور ام حارہ کا علاج ان کی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج

حار کا علاج تبرید سے اور استقامتی بھی زائل ہو گیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہو گئی میں نے چشم خود ایک عورت کو دیکھا جس کو استقامتے حار نے بغاہت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اس پر اسی مرض سے آ رہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر بھلی اور اس قدر زیادہ انار اس نے کھائے کہ ان کی تعداد کابیان مکروہ معلوم ہوتا ہے فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی میں نے چشم خود ایک عورت کو دیکھا جس کو استقامتے حار نے بغاہت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اس پر اسی مرض سے آ رہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر بھلی اور اس قدر زیادہ انار اس نے کھائے کہ ان کی تعداد کابیان مکروہ معلوم ہوتا ہے فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی اور اس کا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اس نے اپنی ہی رائے سے کی تھی کسی طبیب کی رائے نہ تھی مگر میں نے اس کا مشاہدہ حاصل کیا ہے یا ان میں پھر بھی مانیت استقامتا کا لاحاظہ ضرور کرنا چاہئے۔ جوفراہم ہو چکی ہے اس لئے کہ فقط رعایت حرارت گھی کی کریں گے اور مانیت کی تجھیف خواہ اخراج سے بالکل بینجر ہو جائیں یا ان کے فقط مانیت کے لاحاظ سے تپ سے غافل ہو جائیں دونوں صورتوں میں خط واقع ہو گی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برادر چلی جائے اور رفت اور رزمی تدبیر میں رہے اور معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اخلب ہو یعنی ضرر جس کا سر دست زیادہ ہے اس کا مقابلہ علاج میں زیادہ کرنا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استقامت کے دور کرنے میں زیادہ کوشش کرے اور تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ ایسی حالت میں یہ تدبیر کارگر ہو تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہے کہ آب کا کنج اور آب مکونے سبز اور آب کرفس اور آب قافقی اور آب طرز شقوق یعنی کاسنی تلخ کا استعمال کیا جائے اور انہیں اشیاء میں لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع بالیلہ زرد کے ملادی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا میں جو سمہلات ماڈر یوں وغیرہ زہر لیلے دودھ کے ہم نے اور پر لکھے ہیں مستعمل ہوں واجب ہے کہ تامل اور غور سے جالینوں کا وہ کلام دیکھا جائے۔ جو

ایک مستنقی حار کے بارہ میں اس نے لکھا ہے اور ہم نے لفظ بلفظ اس کی ذیل میں نقل کر دی ہے جالینوس کہتا ہے میں نے ایک شیخ کی جو میر اسچا دوست تھا اور استقانے زقی یا حرارت میں بتا ہوا کہ اس کی حرارت قوی تھی اور قوت اس کی بد جہہ ضعیف ہو گئی تھی اس طرح مدیر کی کہ اس کی قوت بڑھانے کی غرض سے گوشت بز غالہ اور کبک اور تیغہ وغیرہ ٹیور کا کھلانا اور بخیز خشکار اور قرائص اور ہلام اور مخصوص جو اقسام گوشت پکانے کے میں ایسے ہی لحوم سے تیار کرائی اور مسور اور سر کہ سے مگر چھوٹی مسور بھی اور ان انڈیا کے کھلانے میں وسعت اور فراخی پر نظر رکھی تاکہ اس کی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ سے ہرگز نہیں دیا سوانع اس روز کے جس روز میر الادہ کسی دوائے خاص کے پلانے کا تھا ہاں اس روز البتہ اس دوائے پلانے سے پہلے اس کو شوربا دیا تھا اور بعد ایسی دوائے بھی اسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اس کی پیاس نہ بڑھانے میں نے اسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سر کہ سمیت تناول کرے غلیظ اور رقیق ہونے میں درجہ او سط پر ہو پھر میں نے اس جوشاندہ سے اس کا اسہال کیا بلیلہ زر دسات درہم شاہ ترہ چار درہم حشیشہ فسفٹنیں دو درہم گیا ہاں دو درہم ہری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب دو درہم تختم کاسنی دو درہم تین رطل پانی میں جوش دے کر جب ایک رطل رہ جائے اس میں دس اور ہم شکر مل کر کوب آمیختہ کر کے اسے پلاتا تھا۔ ایضاً یہ حب لben شبرم اور ہمزون اس کے شکر بس اسی کو بستہ کر لیتا تھا یعنی گوبلیاں بنا لیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا کے اسے دیتا تھا اور کبھی اسی گولی کو انجر کے جو ہرجمی سے درست کرتا تھا اور بقدر دو خواہ تین حصے کے برابر اس کو کھلانا تھا اور اس حب کے بعد اس کو آب حصرم اور دیباں دیتا تھا اس کے جگہ پر ضماد شورہ اور حب فیدس نامی طبیب کا اور ماذریون جو سر کہ میں بھگوٹی ہو کرتا تھا طالشکم پر گل ارمی نی ہمراہ سر کہ ور پانی گلاب اور آرد جو اور با جرہ اور گلائے کا گوبر اور کبری کی میگنی اور خاکستر بلاوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ دویہ طلا کے سر کہ کے

ذریعہ سے لگاتا تھا ان میں سے میں نے اس قدر جرات کی کہ ضماد صندل بھی اس کے جگر پر لگایا کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محلہ کا ضماد ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا اس کے سہل میں کبھی شربت درد میں لین ہبرم اس طرح داخل کیا تھا نواکہ کے اقسام میں سے خشک انہیں اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی میں نے بتا کیا اس سے کہہ دیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی میں سر کے ملا کر تھوڑا سا پلاتا تھا کبھی برگ ماذریوں کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انہیں میں ملا کر اسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلانا اور خلاصہ یہ ہے کہ کبھی ایک روز بھی اس کو میں نی ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استتنا کا بذریعہ اسہال وغیرہ کے نہ ہوتا ہو یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہے (جس میں سب مدابیر کا بیان ہوا ہے) (غذا اصحاب استتنا کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہو اور پسندیدہ ہو اور اگر ممکن ہو گیہوں کی روئی قطعاً نہ کھائے اس لئے کہ اس میں نزوجت ہوتی ہے اور سدہ پیدا کرتی ہے اور فقط چھلکوں سمیت جو کی روئی پر اقتصاد کرے اور اگر ضرور گیہوں کی روئی کھانا ہو پھر تنوری روئی بل اغیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے میں اس کے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک و جائے اور نزوجت اس کی جاتی رہے اور خامی دور ہو جائے اور گیہوں کی وہ قسم جس کو علکتہ کہتے ہیں اور اس میں نزوجت زیادہ ہوتی ہے نہ استعمال کرے بلکہ وہ قسم جو کھھیا کہاتی ہے اور سرخ رنگ ہوتی ہے۔ اس میں بس اور نزوجت بالکل نہیں ہو کھلانی چاہئے بعض آدمی کی گیہوں کی روئی میں پختے کا آتا ملا دیتے ہیں اور چکنائی ان لوگوں کو زیست کہہنے کی دینی چاہیے۔ مجملہ ان کی غذا کے یہ بھی غزا ہے کہ سر کہ اور زیست میں مقوی ادویہ اور کوشبو مصالح ملا کر تناول کریں کہ یہ غذا ان کو موافق ہے مرغ کا شور بآبھی ان کو موافق ہے کہ اس میں اور اس کے ہمراہ اصلاح جگر بھی ہے انصاری جو طعام ان کے واسطے تیار کرتے ہیں وہ مرکب زیتون اور گاجر اور

لہن سے ہوتا ہے واجب ہے کہ شوربا ان کے واسطے پنے کا اور چکاوک اور بدھے مرغ کا جس میں ساگ ماہونہ کا داخل ہوا اور اکثر جو گوشت ان کو دیا جائے گوشتہا نے طیور جن میں پیوست ہے جیسے دراج اور چکور اور بگلہ اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہے اور ہندی میں توہ کہتے ہیں اور صحرائی جانوروں میں گوشت آہو اور بیر غالہ اور چھوٹی چھوٹی چھلیاں یہ سب انہیں مصالح سے جو ملطف ہوں تیز چپری جیسے مردج سیاہ اور قطع بلغم کی کرتے ہوں سانپ کا گوشت بھی ان کے واسطے اچھی غذا ہے مگر کبھی پیاس میں زیادتی کرتا ہے ترکاریاں ان کے واسطے جیسے کرفس اور چندر اور تلہ یہ ہو دیہ یعنی باہری اور کامنی اور شاہترہ ہمودڑا سا بھتو اور گندنا اور سداب اور کردیا جو ایک قسم زیرہ کی ہے اور فونخ اور لشام اور خروں اور کبر جوب یعنی غلہ کے جملہ اقسام ان کو مضر ہیں خصوصاً اصحاب طبلی کو بوب میں پستہ اور بندق اور باوام تلخ اور اکثر چاشت کے وقت ان کو چھوہا رے کی اور منقہ کی اجازت دی جاتی ہے اور خواکہ ۔۔۔۔ سے کسی چیز کی اجازت ان کو نہیں ہے سوائے انارشیریں کے شراب اور شربت کے جملہ اقسام کے سنتے حار اور بارڈ کو پاس نہ جانا چاہئے پس واجب ہے کہ سوائے ریقق اور کہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو تناول نہ کرنے نہار منہ ہو یا غزا کھا پکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب انحدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو ہقنة اور شیفات انہیں ادویہ کے پانی سے بنائے جاتے ہیں جو اخراج مانیت استقنا کریں جیسے کہ تیخ اور ایرسا وغیرہ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استقنا کو کرتا ہے تخم اونگن پچاس وان جمال گونا تمیں عدو غاریقون سات قیراط تانے کی چھیلن تمیں درخی لب خبز میں شیاف تیار کریں اور چھپر قراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہے مدرات میں جملہ ادویہ مدرہ ان کو مفید ہیں مخلدہ انہیں ادویہ کے جو اوار بول کرے ایک یہ دو ہے تخم اونگن نو قیراط خریق سیاہ نو قیراط کا کنج ایک درخی سنبل ہندی دو درخی سب ملا کر تناول کریں مقدار شربت ایک مشقال ہے خوشبو ادویہ جو اوار بول کریں

ان کا نسخہ درج ذیل ہے شاخہائے بلسان اور سبل سلیمان زیرہ تھے سون ہو غاریقون
فتقاں اذخر لوف کبیز جنگلی گاجر حمام اسز یون جو ایک قسم کرفس دشمنی کی ہے فطر اسالیوں
اور وہ تھم کرفس جیلی ہے قصب الزریرہ قفل کا کنج سیسا لیوں اور وہ انجдан رومی ہے ہر
واحد ایک درجی لے کر سب کو یکجا کر دیں مقدار شر قبقدر دو درجی کے ہے علاج
استقناۓ لجمی کا وہ قواعد کلیہ جو استقناۓ لجمی کے علاج میں مفید ہیں ان کو باب علاج
استقناۓ زتی میں ہم نے بیان کر دیا بطور اشاروں کے کبھی اس استقنا میں حاجت
فصد کی بھی ہوتی ہے اگر سب اس کا بند ہونا خون حیض یا خون بوا سیر کا ہوا اور دلائل امتلا
کے بھی موجود ہوں اس لئے کہ فصد سے ایسے وقت میں جو کی جائے اس مادہ کا اخراج
ہوتا ہے جس نے اختناق حرارت کرنے سے حرارت غریزی کو بچا دیا ہے فصد کو زیادہ
مناسبت استقناۓ لجمی سے ہے بہ نسبت استقناۓ زتی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا
ایسے بیماروں کی اصلاح کی بات ہے پس مناسب نہیں کہ قبض طبیعت میں رہے خواہ
پیدا کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جائے اگرچہ دوائے معتدل سے کیوں
نہ ہو جس وقت ہمراہ استقناۓ لجمی کے تپ ہواں وقت ہل دینا جائز نہ ہو گا بذریعہ دوا
کے اور نہ فصد کرنی جائز ہو گی تاکہ ان کے تپ جاتی رہے قرص شبرم اور اس کا استعمال
جس طرح ہم نے اوپر علاج زتی میں لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لجمی کے پہ
نسبت اور اقسام استقاکے تے کرانی اور غرغرے جود ماغ کا تقيید کر دیں بھی اس میں
مفید ہیں اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویہ سہلہ حب ریوند ہے کہ اس کا اسہال بہت
اچھا اور مفید ہے جملہ اقسام استقاکے واسطے خصوصاً استقناۓ لجمی کے واسطے
ریاضت بھی تجویز کی جاتی ہے شروع اس کا چلت لینے سے ہوتا ہے گہوارہ وغیرہ میں
پھر کسی سوری کے جاور پر مضبوط بٹھا کر اس کے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمیں
پر تھوڑی تھوڑی اور نرم زمیں رتتل کی ہونی چاہئے اور جس وقت وہ چلنے کی ریاضت
کرتے ہوں ایک آدھ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا ان کے بدنا کا پہنچتا جائے کیونکہ

پہنچنے سے پسینہ کی آمد زیادہ ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینہ کی برآمد ہو کر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسرا بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہے بعد ریاضت کے تخفین کی تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہا فتاب کی ہمارت اور گرمی انفوڈ بدن میں زیادہ کرتی ہے اور جس وقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو سرکوسایہ میں کرتے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہ ہو جائے اور کل اعضاً بدن کو دھوپ کے سامنے کھلر ہنندے سونے کی جگہ اس کی ریگ میں تجویز کرنی چاہئے اگر ریت مل سکے ذرورات حارہ اور مجفہ سے بھی تخفین کی جاتی ہے اور جس وقت پسینا اچھی طرح اور ار ہو کر خارج ہوا سے کپڑہ وغیرہ سے پاک کرنا چاہئے اور پھر اس کے بعد مذہ بیس یعنی تیل ملنے چاہئے جیسے روغن قشاء الجما رونگیرہ اور جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گزرنے کے بیس ان سے بچانا چاہئے واجب ہے کہ دوائے کرکم اور دوائے لک اور کلکانخ کا بھی استعمال کیا جائے اور مرات مذکورہ اور ایسے سہلات جن میں تلطیف اور تجھیف کی قوت ہے مستعمل ہوں انہیں ادویہ میں قرض غافث مع ابہل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجپن بزوی کے ساتھ اگر ہمارت ہو۔ جو ادویہ مفرده زقی میں کبھی گئی ہیں وہی سب کجھی میں بھی مفید ہیں حتیٰ کہ تیخ اور قسط اور ماذریوں اور افریبوں ہے۔ جوشانہ ابہل کا ان لوگوں کو زیادہ مفید ہے اس طرح پر کہ ابہل کو تناہا اس قدر جوش دیں کہ پانی اس کی رنگت سے سرخ ہو جائے بعد ازاں تین درہم ابہل تناول کر کے اوپر سے اسی پانی کو پیکیں اجوائیں اور زیریہ اور نمک طبرز دی بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جو استقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اس وقت قصد (فت اندام یا بالسلیق کی) کھلونی چاہئے تاکہ صدید روی رگوں سے خارج ہو جائے اور ادا ر بھی کرنا چاہئے اس لئے کہ جب ریگیں بوجہ تدقیقیہ کے پاک ہو جائیں مزاج جگہ کا اصلاح پذیر ہو گا اس تدبیر سے کہ تبرید جگہ کو التہاب سے دور کر کے جگہ کو مزاج اصلی کی طرف پھر لائے غذا یا باران استقناۓ بھی کی بارود قسم ہو یا حار اور پیا سسار کھنا ان کا اس طرح ہے جیسے کہ زقی میں

بیان ہوا۔ علاج استقایے طبی اس کے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفع شکم کا خلط رطب بلغی تجویں ہو کر ہوتی ہو تو پہلے اسی خلط کا استفراغ کر دینا چاہئے اقتاص ماذر یون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور بزل یعنی چاک کرنے کی بھی حدث مثل زقی کے ہوتی ہے (۲) یا تقویت معدہ کی کریں اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳) یا تعدیل مزاج جگر کی کریں طبا وغیرہ کے استعمال سے تاکہ اس کے تبیر میں افراط نہ ہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) فصل کو اس مرض میں کچھ دخل نہیں ہے مگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہو جائے بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ طبیعت کو زرم کریں مسکل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت سہلات کا استعمال نہ کریں یہ بھی واجب ہے کہ درات کا استعمال کریں مگر افراط اس میں نہ چاہئے اس لیکہ افراط اور رار سے انجرہ کشیرہ پیدا ہوتے ہیں پھر سہال اور او رام معتدل کے بعد ایسے اشیاء کا استعمال کریں جن سے ڈکاریں زیادہ اتنے لگیں اور محلات ریاح کا بھی استعمال کریں دن بھر میں چند مرتبہ اس کا پیٹ مانا چاہئے کہ سرخ ہو جایا کرے اگر نفع معلوم ہو تو با جرہ اور سبوس گندم سے تکمید کریں اس طرح حبوب مشروو یہ اور جمولات جوا پر مذکور ہو چکے کبھی حاجت خالی سینگلوں کی رکھنے کی اسے پیٹ پر ہوتی ہے۔ چند مرتبہ حبوب خلم کی اور ساگ تر کاری اور دودھ اور فوا کہہ تروتازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہے اگر استقایے طبی اسی امور مزاج حار سے عارض ہو جو قوی نہیں ہے اس وقت واجب ہے کہ آب رازیانہ اور کرفس اور الکلیل الملک اور بالبونہ اور گوکھرو کا استعمال پانے میں ہوا اور اگر استقار سوء مزاج بارہ سے عارض ہوا ہو اس وقت واجب ہے کہ زیرہ النسیوں جنبد بید ستر ا جوان کن ملائی جائے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چباتا رہے مجبون و وجہ مراہ کلوجی کے ایسے بیمار کو نافع ہے نہمہ اس کا قرباہ دیں میں درج ہے۔ ایضاً ا جوان اور زیرہ اور نمک لا ہو جمولات میں سے یہ جمول ہے زیرہ بورق برگ سداب اسی کے شیاف تیار کر کے رکھے جائیں حقہ فقط رغمن سداب کا خواہ مراہ ایسے

بزور کے جو محل ریاح ہوں۔

پدرھواں فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان میں اور اس میں دو

مقالات ہیں:

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یہ قان کا بھی اسی میں ہے مرارہ جس کو تلخ بھی کہتے ہیں ایک کیسہ کی شکل پر ہے جوز انڈ علیاً نے جگر سے معدہ تک لگنی ہے اس میں ایک ہی طبقہ عصباً نی ہے اس میں منہ بھی ہے اور ایک مجرمی یعنی راہ ہے اس میں خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور صفرائے زرد کو جذب کرتا ہے یہ مجرمی خاص جگر سے متصل ہے اور ان رگوں سے جو کہ کون بننے کی رگیں ہیں بھی ملتا ہے اسی مجرمی میں محل اتصال مذکور پر بہت سے شعبے ہیں جو تعریج تک در آتے ہیں اگرچہ عمود مرارہ کا تفعیر جگر سے شروع ہوا ہے منہ اور مجرمی مرارہ کا جانب معدہ اور معاتک پہنچا ہے کہ اپنے قم اور مجرمی سے زائد صفرائے کو معدہ کی طرف پہنچاتا ہے جس طرح ہم نے کتاب اول کے باب تشریح میں لکھا ہے اس مجرمی مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہیں اور اکثر آدمیوں کے بدن میں یہ ایک ہی مجرمی ہوتا ہے اور مدخل ابلو بہ مصادعہ مرارہ میں اس طرح پر ہے جس طرح کو مدخل انبوبہ مثانہ کامثانہ میں ہے اطباء کی عادت اس طرح جاری ہوتی ہے کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنی چھوٹی تھیلی رکھتے ہیں جس طرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہیں مجملہ منافع خلاقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل دعویٰ سے یعنی اس کف اور پھین سے جو کیلوں کے ہضم جگر کے وقت اٹھتا ہے پاک کرتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ جگر کو اپنے حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہے جو اس میں بھری رہتی ہے جس طرح کو ملا جو روشن ہے دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہے تیسری منفعت مرارہ خون کو اظیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور برآز میں واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضله عضلات اضماع اور اپن سے مسترخی اور

ڈھیلا ہو جائے اس کو استوار اور مضبوط کرنا اور اکثر آدمیوں کے بدن میں مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہے اس کی منفعت یہی ہے کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرہ کی دھوڑا لے جس طرح اسی مرہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھونا ہے اس نے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہے اور اس میں متنی پیدا ہوتی ہے اور غذا اسی معدہ میں بسبب آمیش خلط سد یعنی رطوبات مذکورہ کے فاسد ہو جاتی ہے اگر مرہ مذکور سے دھوئی بجائے مرارہ میں اس رُگ جہنمہ اور عصبه سے جو متصل جگر کے ہے دو شعبے چھوٹے چھوٹے آتے ہیں مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے جو مر کب ہے یہ ساقسام لیف سے جس وقت مرارہ جذب مرہ کا نکرے پیدا ہو تو کر لے مگر اس سے پاک نہ ہو جائے مراد یہ ہے کہ اس میں مرہ بھرارہ ہے اس وقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہیں اس نے کہ صفر اگر مرارہ کے اوپر کی طرف قبضہ ہو جائے اس وقت جگر میں ورم پیدا ہو گا اور یرقان عارض اور بیشتر اس کی احتباس سے جب صفر میں بھی غفونت آجائے جسی حررقہ یا لازمہ پیدا ہو گی اور جب اعضا نے بول کی طرف با فراط اس صفر اکاگز رہتا ہے قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے اور اگر کسی اور عضو کی طرف سوائے اعضا نے مذکورہ کے جاتا ہے حمراہ حالے (خطی) اور نملہ پیدا کرتا ہے اگر تمام بدن میں پہنچ کر ٹھہر جائے اور یہ جانی حرکت اس میں نہ ہو اس وقت بھی یرقان پیدا کرتا ہے اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال ماری اور سچ پیدا کرتا ہے تشریع طحال کی طحال کی خلقت بالجملہ جن حیوانات میں ہے اس واسطے کہ ثقل خون کا اور حرافت اس کی یعنی جو مقدار زیادہ طبع سے سوختہ ہو جاتی ہے اس کے واسطے طحال بمنزلہ مفرغہ اور سانچے کے ہے اور یہ دونوں یعنی ثقل خون اور حرافت بنام سودا موسم ہیں اول تو سوائے طبعی ہے اور دوم سوائے غیر طبعی یا عرضی ہے طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہے اور قوت بھی ہے شان اس کی یہ ہے کہ قلب کی حرارت کا نیچے کی طرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہے اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا دوسرا جانب سے مرارہ

کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہے اور جس وقت کدو رت خون کو طحال نے جذب کیا اس کو ہضم کرتی ہے اور اس ہضم کے بعد جب وہ سو دائرش اور بکھا ہو گیا اور اس میں قابلیت اس کی ہوئی کہ بسبب ترشی کے دندن نم معدہ کا کر سکے یعنی نم معدہ کو ایک قسم کا سمندرا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہے جس کو ہم بھوک کہتے ہیں اور بسبب عضوصت اور بکھا پین کے دباغت نم معدہ کی اس کے اور ان دونوں اوصاف کے حصول سے اس فضلہ کون کی حرارت میں بھی اعتدال آجائے اس وقت طحال اسی خلط سوداوی کو نم معدہ کی طرف روانہ کرتی ہے ایک ورید عظیم کی طرف سے قوت کا طحال کی یہ حال ہے کہ جس وقت اس کی قوت اس قدر ضعیف ہو جائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکر سکے اور ان اعضاء کا تنقیہ خلط سوداوی سے کر سکے جو متصل جگر کے ہے اس وقت بدن میں امراض سودا یہ جیسے سرطان اور دوالی اور قوبا اور زہق اسودا اور برص ادواد بلکہ بعض اقسام کا مایخو لیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہے اور جس وقت کہ ملھال میں ایسا ضعف آجائے کہ جو شے اس میں پہنچ کر بعد تصرف طحال کے اس کا نکل جانا طحال سے ضرور سے اس کا اخراج نکر سکے یعنی خلط سودا ایسی میں بھری رہے ایسے وقت علاوه اور خرابیوں کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ طحال کا جنم بڑھ جاتا ہے اور تی بڑی ہو جاتی ہے اور اس میں ورم آ جاتا ہے اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال میں بوجہ امتلانی سابق کے جگہ باقی نہیں رہتی ہے اور جو مقدار اس کے نم معدہ میں دندن پیدا کرتی تھی اس کی روائی بند ہو جاتی ہے اور اگر بافر ایم یعنی مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلک طسودا کو بطرف نم معدہ روانہ کر کے بوجہ اس کے کہ طحال کی قوت ماسکہ میں ضعف ہوا س وقت کر سکتی زیادہ ہو گی یعنی جوع پیدا ہو گی اگر یہ اس ودا رتش ہو گیا ہو اور اگر بکھا ہوا اور زیادہ ترش نہیں اس وقت متلی زیادہ پیدا کرے گا اور قے عارض ہو گی اور پیشتر امعا میں تھج سوداوی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہے جب طحال زیادہ موٹی ہوتی ہے تمام بدن اور جگر لاغر ہو جاتا ہے اس وقت اس کا مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا

ے اکثر سواد کا احتراق ملکاں میں مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہے اور یہ بدترین اقسام سواد کی ہے اور یہ سواد کی مقدار کثیر معدہ کی طرف جا کر قہ سووداوی پیدا کرتی ہے اور کبھی اس نصاب کثیر کے دورات ہوتے ہیں اور اس بے عنوانی سے انقباب معدہ عارض ہوتا ہے اگر استفراغ سواد کا بکثرت ہو اور تپ اس وقت نہ ہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکے یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جس وقت زیادہ احتباس سواد کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہے یعنی دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکے کی قوت سے پیدا ہوتی ہے طحال ایک عضو یہ ساری ہے یعنی جانب چپ سے بدن کے اعضا میں ہے اور مستطیل ہے جس کو معدہ سے اتصال ہوتا ہے معدہ کے باہمیں جانب سے بطرف خلف کے یعنی جو رخ معدہ کا بدن کے پشت کی طرف ہے اور جس جگہ طلب کا مقام ہے وہاں طحال معدہ سے متصل ہوتا ہے اور سواد کا جذب طحال اس گردان سے کرتا ہے جو کہ جگر کے جانب تغیر سے ملنے ہے نیچل اتصال گردان مرارہ کے یہ اور سواد کو طحال دفع اس گردان سے کرتا ہے جو اس کے باطن اور جانب تغیر سے پیدا ہو کر متصل معدہ کے ہوتی ہے حد بے طحال متصل پسلیوں کے ہے اور اضلاع سے بذریعہ باطات کثیرہ اور قوی کے یہ حد بے معلق نہیں ہے بلکہ تھوڑی ربا طاعت جو پسلیوں کی جھلیوں سے مستند ہو رہی ہیں اس طرف سے طحال متصل رہ جائے ساکن اور گھائے متحرک سے ہوتا ہے اور اس کے جانب مفتر جو مسطوح بھی ہے جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے اگر چیزیں سامنا اس طور کا ہے کہ طحال مجازی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہے اسفل معدہ کے قریب طحال اور معدہ میں بذریعہ ایک رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونوں میں پیوند پیدا کرتی ہے اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لکائے ہوئے بھی رہتی ہے طحال کا تکیہ کرتی ہے وہ صفاق جو کہ دو ہری دو تھیں میں پیچیدہ ہوتی ہے چند شعبوں سے کوہ شعبہ سے صفائی سے نکل کر طحال میں پہنچے ہیں اور سارے میں تو یہ شعبہ زیادہ ہیں اور مقدار جسامت میں چھوٹے ہیں اور طحال اور رہ دوں میں یہ شعبہ وراثتے ہیں

مراد یہ ہے کہ اس صفائی کو بذریعہ انہیں شعبوں کے طحال پر تنکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور دعامہ یعنی ستون کے بیٹھا کی بہت سی رگیں جنمدہ اور سارکن رگیں بھی یہیں کان میں خون پختہ ہو کر شبیہ جوہر طحال کے ہو جاتا ہے ارجب اپنی غذا طحال کو اس خون سے مل لیتی ہے اس کے بعد فضلہ بطرف نمودہ کے دفع کرتا ہے جرم طحال کا نجیف ہے یعنی پس پھسا کر دہانے سے یہ زمی دیتا ہے یہ نحافت جرم اس واسطے ہے تاکہ فضلہ غایظ سوداوی کا جو جگر سے آتا ہے اس کو طحال با آسانی قبول کرے اور وہ فضلاسی کا جزء داخلی بجائے طحال کو ایک جملی پہنچتی ہے صفات سے روئیدہ ہو کر اور اسی جملی کے ذریعہ سے طحال کو جاب سے بھی شرکت ہے اس لئے کہ جاب کی جملی بھی صفائی سے روئیدہ ہو کر آتی ہے یہ قان صفر اور سودا یہ قان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ میں ایک تغیر فاحش یعنی کھلا ہوا پیدا ہو جائے اس طرح چہ کہ بدن پر زردی یا سیاہی نسبت اصلی رنگ کے زیادہ آجائے اور یہ تغیر لوں بدن کا زرد اور سیاہ اس وجہ سے ہو کہ ایک خلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہو کر پہنچتی ہے خواہ جو چیز متصل جگر کے ہے گوشت وغیرہ سے اور اس غلط مذکور میں عفونت نہ ہو اگر عفونت ہوگی تو خلط صفر کے ہمراہ غب صفراوی اور غلط سیاہ یعنی سودا کے ساتھ رفع سوداوی بھی ہوگی یہ قان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ کے ہوتا ہے اور یہ قان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہے اتفاق کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ یہ قان زرد اور سیاہ دونوں کا سبب ایک مزاج عام سے ہوتا ہے جو تمام بدن میں عارض ہو گیا ہواب ہم کو لازم ہے کہ پہلی یہ قان درد کو بیان کریں یہ قان صفراوی کی پیدائش یا تو بسبب کثرت تولد خلط صفرا کے ہوتی ہے (۲) یا ان کے اگرچہ خلط صفرا کا تولد بمقدار مناسب ہوتا ہے مگر اس کا اخراج اور استفراغ چونکہ نہیں ہونے پاتا لہذا افراد ہوتے ہوئے اس کی مقدار کثیر ہو جاتی ہے زیادہ پیدا ہونا صفراوی خلط کا یا بسبب اس عضو کے ہے جو تولید خلط کا فعل کرتا ہے یعنی جگر یا بسبب ماڈہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنی اس ماڈہ میں بطرف صفرا کے

استحالہ کی قابلیت زیادہ ہے خواہ اور اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جدا گانہ امور ہیں ان کی جہت سے زیادہ صفر اپیدا ہوتا ہے عضو جسمانی جو بالطبع خلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اس لئے کہ جب جگر میں خونت آ جاتی ہے انہیں اس باب کی وجہ جو خن جگر ہیں خواہ اور ام جگر خواہ اور ام مباری صفرا کے یا سدہ جو صفر اکومارہ سے بند کر دیں خواہ مزانج مرارہ کی حرارت جگر کے مزانج کو گرم کر دے اور صفر اکو جگر اس طرح پیدا کرے جس طرح اپنے مقام خاص میں اس کو ہم نے باب جگر میں بیان کیا ہے اور جو عضو کہ بر اہر پانی طبیعت کے تولید صفرا نکرے یعنی اس فعل کا صادر ہونا اس عضو سے فعل طبعی نہ ہو پس وہ تمام بدن ہے کہ جس وقت خونت پیش از حد تمام بدن میں آجائے گی جس قدر خون اس میں ہے سب کو تعیل بطرف بطرف صفرا کے کروں گا مادہ جو متولد خلط صفرا ہے وہی غذا کمیں ہیں جن کی خاصیت یہ ہو کہ ان سے تولد صفر ازیادہ ہوتا ہو یا اس وجہ سے کہ وہ اندر یہ حارہ ہس یا ان کا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہے جیسے دو دھ کہ جب معدہ حار میں پنچ گا ضرور اس سے صفرائے کثیر پیدا ہو گا اس باب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن میں پھیل جائے جیسے عقرب جرارہ کا ڈنگ مارنا خواہ سانپ کا کاٹنا خواہ زہر یلی بھڑکا کاٹنا خواہ کسی زہر دار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے قملتہ النسر یعنی کرگس کے جسم میں جو جون ہوتی ہیں ان کا کاٹنا کبھی یرقان کو ادویہ مشرب بے بھی پیدا کرتی ہیں جیسے تلنخ تمرا اور سانپ کا تلنخ بشرطیکہ ان کی سمیت کم ہو اور درجہ اہلاک تک نہ پنچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشرب کے یا کہ خود اس قسم کے سانپ میں سمیت کم ہو) یرقان کمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہر یلی جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہے اس کا خاصہ یہی ہے کہ دفعہ پیدا ہوتا ہے جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہر یلی جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہے اس کا خاصہ یہی ہے کہ دفعہ پیدا ہوتا ہے جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اس خلط کا خود بخوبی دون امداد

کسی اور سبب کے ہوتا ہے اس لئے کہ اس وقت صفر اوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہے کبھی
یریقان بطور دفعہ طبیعت کے ہوتا ہے اور اسی کو یرقان بحرانی کہتے ہیں اور یہ کثرت خلط
صفر اکی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دفعہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی تھوڑی تھوڑی چند روز
میں ظاہر ہوتی ہے اور یہ مدت رنج اس وقت ہوتی ہے کہ جس قدر خلط صفر اپیدا ہوئے اس
کا تخلل نہیں ہونے پاتا ہے یا اس وجہ سے کجدل بدن میں کثافت ہے خواہ یہ سبب ہے
کہ ماڈہ خلط مذکور خود غلیظ ہے انہیں دونوں سبب یعنی کثافت جلد اور غلیظ ماڈہ کی وجہ سے
یریقان کی کثرت ہوتی ہے جب زیادہ ہوئے شامی چلتی ہے خواہ شناubaar کے وقت اور
اس طرح بروقت بند ہونے عرق معتاد کے بکثرت تولد صفر اکی کبھی تو فقط جگر میں ہوتا
ہے اور کبھی تمام بدن میں ہوتا ہے چنانچہ معلوم ہو چکا ہے۔ اور کبھی بسبب اور ام حارہ
کے ہوتا ہے یہ اور ام حارہ کسی جگہ کیوں نہ ہوں تمام بدن میں اس لئے کہ یہ اور ام تغیر
مزاج عضومتورم کا بطرف حرارت کے کردیتے ہیں لہذا صفر ازیادہ پیدا ہوتا ہے پس
یریقان بھی ضرور پیدا ہو گا اور یہ بات یعنی اور ام کی وجہ سے حدوث یریقان اس سطر چہ
تصور کرنی چاہئے کہ مجاورت یعنی قرب اور ام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدلت دینا ہے لہذا
یریقان حادث ہونا ہے اگرچہ بھی بروقت اور ام مذکور کے حدوث یریقان کا بوجہ تسدید
یعنی سدہ پڑ جانے اور استفراغ صفر اکے رک جانے سے بھی ہوتا ہے اور ام با روہ کو
مرا اسود کے تولید کی اولیویت ہے اور یریقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اور ام
باروہ کے اولی ہے یہ جس قدر صوتیں اور پہیاں ہوئیں اسی یریقان کی ہیں جو بسبب
کثرت ماڈہ صفر اوی کے حادث ہوتا ہے جو یریقان صفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی
بسبب رک جانے اخراج صفر اکے کسی مقام پر حادث ہوتا ہے پس یہ عدم استفراغ تو
خود جگر میں ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفر اوی کا نہ ہوتا ہو یا مراہ سے یا امعاء سے
خواہ اور اعضا نے بد فی سے جگد جگر سے استفراغ صفر اکا نہ ہونا ہو پس عدم استفراغ کا
سبب یا تو فاعل استفراغ یعنی خود جگر میں ہے یا الہ استفراغ یعنی مباری میں یہ سبب مانع

استفراغ ہے۔ فاعل یعنی جگر میں یہ سبب اس طرح ہوتا ہے کہ جگر کی قوتِ ممیزہ اور قوتِ دفعہ میں ضعف آجائے اور آله یعنی مباری اور راہوں میں اس سبب کا وجود اس طرح ہوتا ہے کہ جوراہ درمیان مرارہ اور رامعاکے ہے خواہ جوراہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہے بند ہو جائے ازیں قبیل وہ یقان بھی بوجہ عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہے جو اور ام حارہ یا اور ام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہوا اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے ہو بھی یقان ہے جو سبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو جس کے ضرر سے تعریجگر میں ضعف پیدا ہو کر مباری جگر کے سمت جائیں اور نیز وہ یقان بھی اس طرح کا ہے جو کسی انفعاً طاولتگی پیدا ہونے کی جہت سے عارض ہوا اور جملہ اسباب سدہ ڈالنے والے کہ انکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جو یقان پیدا ہو گا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام میں داخل ہو گا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت سدہ پیدا ہوتا ہے کسی جگہ کیوں نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مارہ میں سے آمد و رفت صفا کی بند کردیت اہے لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہو جاتا ہے اور جب مزاج میں جگر کے حرارت زیادہ ہڑھے گی ضرور تو لید صفا کی بھی زیادہ کرے گا بہ نسبت اس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کے کرتا تھا جو یقان بہبہ عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو مارہ میں ضعف آگیا ہے کہ جگر سے جذب بخوبی نہیں کر سکتا ہے خصوصاً اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرتے ہیں۔ یا ان کہ مرارہ میں قوتِ جاذبہ شدید ہو کہ دفعۃ واحده جگر سے جذب کر کے مرارہ کو مرہ سے بھر دیا کرے اور سوائے اسی مقدار کے جس سے مارہ بھر جاتا ہے اور کس قدر مارہ کی آئمیں گنجائش نہ ہوا وہی مقدار جو اس میں آ کر دفعۃ بھری ہے مارہ میں کشش اور کھچا و پیدا کر رہی ہے اور بعد اس تہ دپیدا کرنے کے پھر مارہ کی قوت ساقط کر دیتی ہے پھر مارہ جذب نہیں کرتا ہے یا ان کو کوئی سدہ مجرائے مارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہے کبھی یہ سدہ اس جہت سے پڑتا ہے کہ چونکہ مارہ میں زیادہ مقدار صفا

کی جگہ سے پہنچی ہے اس لئے کہ یا تولد صفر اجگر میں زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اس وجہ سے مارہ میں امتنالا زیادہ ہو کر سدہ کا مورث ہوا پسے خواہ ان کے جگہ نے بشدت اس خلط کو دفع کیا اور ایسے اوقات میں بوجہ امتنالائے کشیر کے مجرائے مذکور کے منه پر وہ اجزاء نلیف صفر اکے چسپیدہ ہوں گے جس سے اس کا استفراغ اور نکل جانا اسی مجری کی طرف بند ہو جائے گا اور با وجود اس چسپیدگی کے قوت بسبب ایذا پہنچتے کشت امتنالے صفر اکے ضعیف ہو جاتی ہے لہذا اور بھی استفراغ نہیں ہو سکتا اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور جملہ اسہاب سدؤں کے پیدا کرنے والے ہوتا ہے جو یہ قوانین میں عارض ہوتا ہے وہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ خلط لزوج مجرے کے منه میں انگر اور پیدا کرتا ہے اور جب اغرا اور پھسلن مجراء کے منه میں پیدا ہوتی اس وقت انصاب صفر اکا امعا پر نہ ہونے پائے گا پس یہ قوانین پیدا ہو گا اور یہ یہ قوانین ہے جس کا سبب تولد قونین ہے کبھی ایک قسم یہ قوانین کی ہمراہ قونین کے تو ضرور ہوتی ہے مگر سبب اس کے عرض کا خود قونین نہیں ہوتا ہے بلکہ قونین اور یہ قوانین دونوں ساتھ ہی کسی اور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ سبب کیا ہے ایک سدہ ہے جو پہنچے مجراء سے مرارہ اور امعا میں پڑا تھا اور بھی قونین پیدا نہیں ہوا تھا اس وقت اس سدہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصاب صفر اکا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفر اکے انصاب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دھل جاتی تھی اس دھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سدہ نے انصاب صفر اکے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اس وقت امعا میں یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اس کی رطوبات کے ندھلنے سے کثرت رطوبات کی اس میں ہوتی اور قونین پیدا ہوا اور یہ بجان میں آگیا اور بالغرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفر اکے عدم استفراغ کے تمام بدن میں پھیل گیا اس وجہ سے یہ قوانین عارض ہوا جو سدہ مجراء جگہ میں مرارہ تک خواہ مجراء سے مرارہ تا امعا بسبب کسی زخم کے بھر جانے کے خواہ کسی سولول یعنی مسہ کے پیدا ہونے کے پڑے اس کے زائل ہونے کی امید نہیں ہوتی جو یہ قوانین بسبب

امعاکے عارض ہوتا ہے اس کا عروض بنایا گمان ایک قوم اطباء کے یوں ہوتا ہے کہ کبھی کسی آنت میں اور خاص کر قولون میں صفر ابکثرت جمع ہو جاتا ہے کہ کسی جگہ سے انصباب ہو کر وہاں پہنچا ہوا وہ کسی خلل کے سبب سے اس آنت سے خروج اس کا نہیں ہو سکتا ایسے وقت مرہ جو مرارہ میں ہے اس نے نکاس کی طرف جانے کی راہ نہیں ملتی اگر چہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعاکے ہی کھلا بھی ہو مگر امتنائے امعاکی وجہ سے وہ مرہ اس طرف آنہیں سکتا ہے لہذا ایریقان پیدا ہوتا ہے یہ گمان میری رائے میں اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہے اور شائد کہ بعد از قیاس بھی ہواں لئے کہ مرہ جس وقت بکثرت ہوتا ہے اور کسی امعا میں پہنچ جائے خودا پنے آپ کو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہے ہاں مگر ایسے وقت شائد معا میں رک جائے کہ حس معاکی باطل ہو گئی ہو اور قوت دافعہ معاکی بالکل ساقط ہو یہ قان یا جو کہ طحال سے پدیا ہوتا ہے اس کے عروض کے وجہ اور صورتیں بعینہ ویسی ہیں جیسے یہ قان صفر کی نذورہ نہیں کہ اس کا عروض بھی دونوں مجری کے سدوں سے یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہے اور یہ قان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہے بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہے کہ اس وقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہے اور مستحیل بسود کردا دیتی ہے اور غلط سودا کی بدن میں اس وقت کثرت ہوتی ہے پھر اگر طحال اور مباری دیگر سے کسی معان اور مددگار نے جگر کی اس بارہ میں اسانت کی کام پورا ہو گیا یعنی یہ قان بلا مانع پیدا ہو گا کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہنچتی ہے کہ اس کی بجهت سے خون متغیر ہو جاتا ہے اور بسبب اسی تغیر اور بستگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ برودت جو کہ جگر میں پہنچی ہے کبھی ساتھ پیوست کے ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب اور ام بارہہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہے (یا ان کبھی یہ قان اسود بسبب اور ام بارہہ اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یہ قان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا تو یہ بسبب شدت

حرارت امام بدن کے کہ اس وقت خون سوختہ ہو کر سودا بن جاتا ہے یا بسبب شدت بروڈت کے کہ سارا بدن خون کو نجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہے جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اس کا وہی عروق ہیں جو تمام بدن میں پھیلی ہوئی ہیں پس فسا دا اور خرابی خون کے صفر اخواہ سودا کی طرف مستحیل ہونے کی مثال وہی ہو گی جس طرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کے استقائے بھی میں ہوتا ہے اگرچہ اس وقت بظاہر کوئی فسا دا خاص جگہ میں نہ ہو بلکہ فقط عروق ہی میں یہ فسا دا ہو ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اس طرح کریں جس طرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہے یعنی کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی احتباں استفراغ سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی دونوں یرقان یعنی اصفر اور سو دساتھ ہی جمع ہو جاتے ہیں اس لئے نہ صفر اجو تمام بدن میں منتشر ہو رہا ہے اور وہ خون جو اس صفر میں ملا ہوا ہے ان دونوں کو اخلاق عارض ہوتا ہے اس وقت اس صفر کا سودا بن جاتا ہے اور دونوں خلط یعنی صفر اور سو دامر کب ہو جاتے ہیں یا ان کہ دونوں طرف آفت ہو اس طرح کہ جگہ اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہوں اور طحال دوسرا طرف پس دونوں یرقان پیدا ہوں گے بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ یرقان اصفر کبھی دفعتہ پیدا ہو جاتا ہے اور یرقان اسو دفعتہ پیدا نہیں ہو ستا ہے اور اس طرف بھی ان کی رائے گئی ہے کہ سب تو لید صفر ا کا قوی زیادہ ہے سب تو لید سودا سے اور سو دھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے ہماری رائے میں یہ بات ہمیشہ اس طرح چنپیں ہے اگرچہ اکثر یوں ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہے خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہیں ان کا بحران اس سے ہوتا ہے اور یہ بحران اس وقت ہوتا ہے جب کہ طبیعت راہ نپائے اخراج مادہ ہذا کی کسی خالق اور مانع کی وجہ سے بطرف امعاکے۔ اکثر اوقات یہاں یرقان اصفر کی طبیعت میں قبض رہتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اس مادہ کا تو احتباں اس مرض سے ہوتا ہے چنانچہ

اوپر معلوم ہو چکا ہے جس شخص کو مرض یرقان کا ہوا اور بحال خود چھوڑ دیا جائے کہ اس کا علاج نہ کریں اور جو ربوہت مادہ یرقان کی ہے اس کی تخلیل نہ ہوئی ہوایے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہے اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مر جاتا ہے۔ بدتر اصناف یرقان کی ہی ہے جو جگر کے ورم سے پیدا ہوتی ہو یہی یرقان ہے جس کے نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہی بقراط نے (بنابر اس روایت کے جو اس کی طرف منسوب ہے) یہ بھی کہا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہے جو برعت مہلک ہوتی ہے اور بول میں اس مریض کے ایک شے مشابہ کرنے کے سرخ سرخ ہوتی ہے اور تنگ میں اس کے ہمراہ چھپنی سی معلوم ہوتی ہے اور اپنے اور پھر یہی ضعیف سی ہوتی ہے اور کلام کرنے میں بسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہے اور یہ یرقان چودہ روز میں قتل کرنا ہے علامات و اسباب یرقان اصغر اکثر اقسام میں یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زبد بول یعنی کتف جو پیشاب پر ہو گا وہ رنگیں ہو گا اور جس قدر پیشاب زیادہ رنگیں ہو اس قدر زیادہ اچھی بات ہے اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہے۔ جو یرقان کہ سوء مزاج حار سے جگر کے عارض ہوا اس کے علامات وہی میں جو علامات سوء مزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے ہیں اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حاد کے ہوں یا ورم نہ ہو اور خالی حرارت جگر کے ہوں جس وقت کہ براز میں اس قدر سپیدی نہ ہو جس قدر کہ یرقان سدی میں ہوتی ہے ہمراہ یہ ہے کہ رنگ براز کی بھی دلائل سوء مزاج جگر پر ہے بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوء مزاج جگر سے پیدا ہوتا ہے اس میں براز رنگیں برآمد ہوتا ہے اور جس قدر قل اور گرانی کہ یرقان سدی میں محسوس ہوتی ہے اس میں نہیں ہوتی ہے اشتہانے طعام حرارت جگر کی وجہ سے اس میں بہت کم ہوتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے پیشاب سرخ آتا ہے۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے بلکہ بتدربنج بڑھتی ہے جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التهاب مرارہ کے حادث ہو علامات اس

کی پیشہ بدن کا رنگ زرد رہنا اور فقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سفید ہوتا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت زیادہ رہنا اس لئے کہ مرارہ ثقل کو زیادہ سوکھا دیتا ہے بول سفید ہوتا ہے اور رتیق شروع شروع میں اس لئے کہ مرارہ تمام بدن میں تجویز ہوتا ہے اور دفعہ نہیں ہوتا ہے پھر پیساب میں زردی بشدت آتی ہے پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بوئے بد اس میں آتی ہے جو یہ قان سو، مزاج حار سے تمام بدن کے پیدا ہوا س کی علامت یہ ہے کہ ملمس تمام بدن کا گرم ہوا اور بدن میں کھجلی بھی زیادہ اٹھی ہو اشتھائے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیریں اگر دیا جائے تو اسے طبیعت قبول کرتی ہو براز کی زرم قریب نرمی براز معتاد کے ہوا اس طرح بول کا حال ہے اور یہ بات و گی کہ رگیں زیادہ گرم محسوس ہوں گی اور رنگ ان کا متغیر ہو گا براز سفید نہ ہو گا اور جگر اور مرارہ کی طرف اوتنا ثقل نہ ہو گا جس قدر یہ قان صدی میں ہوتا ہے بلکہ بیشتر براز نگین اور بدن میں سکلی ہو گی اور جو علامات خاص یہ قان کبدی کے گزر چکے ہیں انہیں سے کوئی نہ ہو اور نہ دفعۃ مثل یہ قان صدی کے پیدا ہو جائے اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یہ قان کا ہوا س کے علامات اور ام کے علامات سے معلوم ہوں گے یہ قان صدی کے علامات لازمہ سے یہ ہے کہ اکثر اوقات براز سفید ہوتا ہے خواہ کس قدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہے اور پیشتاب کی زردی شدید ہوتی ہے اور مراق اور دابنے طرف گرنی ہوتی ہے اور بر وقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن کھجالاتا ہے باہمیں کروٹ نیند میں سہولت اور خفت پائی جاتی ہے مگر جو سده مرارہ میں پڑ کر یہ قان پیدا کرے اس یہ قان میں براز دفعۃ بہت سفید ہو جاتا ہے اس طرح کہ پہلے براز سفید آتا ہے اور اس کے بعد یہ قان عارض ہوتا ہے اور جگر کے سدہ میں براز کی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اس لئے کہ مرارہ میں جس قدر مرہ ہی تھوڑا تھوڑا خارج کرتی ہے تا ان کہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہو جائے اور اس وجہ سے تھوڑا تھوڑا براز سفید آنے لگتا ہے تا کان کے پوری سپیدی اخیر میں جب مرہ مرارہ میں بالکل باقی نہ رہے پیدا ہوتی ہے اور پھر

یریقان بھی آپ ظاہر ہو جاتا ہے جس وقت سدہ مجرائے مرارہ میں جو معماک ہے پڑے اور جگر کے انعال میں کوئی آفت پہلے سے نہ ہو اور نہ اس وقت بھی جگر ماؤف ہو سوائے اس ایذا کے جواب بعد احتباس مرہ کے ہونے والی ہے کہ اس وقت مرہ کو کوئی راہ غایی بطرف مارہ ممکنی کے نہیں ملتی ہے اس وقت جس زیادہ پیدا ہو گا اور تلمیز ہے اور پیاس کی بھی شدت ہو گی یہ قان مراری کے تابع آخر قوچخ ہوا کرتا ہے۔ یہ مرہ اس کے اسی طرح پر جس کو ہم لکھے چکے ہیں جو یہ قان سدی کہ سبب اس کا برو ہو خواہ تقبض ایسے یہ قان پر حالاتِ شستہ دلیل ہوں گے اور مجملہ انہیں حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہو اور اگر سبب یہ قان سدی کا کوئی خلط غلیظ ہو تو یہ رات سابقہ اس پر دولت کریں گے اگر سبب یہ قان سدی کا روشنیہ ہونا کسی شے کا خواہ التحام کسی رخصم وغیرہ اک ہو اس پر ہمیشہ یہ قام کا رہنا اور ہمیشہ سدوں کے علامات کی موجودگی دلیل ہو گی اور مفتکات سدہ کی اور یہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کی جائیں اس کا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی قسم کے یہ قان پر ہے جس یہ قان کا سبب ضعف قوت وافعہ خواہ قوتِ ممیزہ جگر کا ہے اس میں پیشatab کا رنگ زیادہ شدید و یہاں ہو گا جیس اکہ یہ قان سدی میں ہوتا ہے جس وقت کے قوتِ ممیزہ اور وافعہ جگر کی قوی ہوتی ہے اور نہ برآزا اس قدر سفید ہو گا کہ جس کی جملہ انعال جگر میں ضعف پایا جائے گا اور کبھی ہمراہ اس یہ قان کے ذریب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے یہ جو یہ قان بسبب قوت ہائے مرارہ کے پیدا ہو سکے ہمکراہ ممکنی بے انداز اور تلمیز منہ کی بدن شغل اور گرانی کے ہو گی اور پیشتر تولد اس یہ قان کا جھوٹا جھوٹا سا ہوتا ہے اور برآز کی رنگ درمیان سپیدی اور زردی کے ہو گی مگر رنگ پیشatab کی زیادہ قوی ہوتی ہے کہ اس پر تقاضیت نالیب ہوتی ہے اگر اس وقت ضعف تو نہائے ممیزہ وافعہ جگر میں نہ ہو بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ جو یہ قان مرارہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جگر کا حال اس وقت خراب نہ ہو تو ایسے یہ قان میں پیشatab اپنے رنگ

اور احوال طبعی پر ہوتا ہے اور یہ گمان میرے نزدیک محل ہے اس لئے کہ جگر جو حالت صحت پر پہلے وہ مرارہ کی طرف دفع کرتا ہے پھر جب مرارہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہ ہو تو بول کی طرف دفع کرتا ہے اور اس کے نفوذ کو خون میں تا امکان منع کرتا ہے لیکن جب زیادہ دیر تک سفید پیشاب باقی رہے گا اور یہ قان بھی ہو یا ان کے مرض یہ قان میں پیشاب کم رنگ آتا رہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہے اور زیادہ کوف اس شخص کی نسبت یہ ہے کہ استقنا میں گرفتار نہ ہو جائے اس لئے کہ یہ حال صریح دلالت کرتا ہے کہ سدے جو پڑے ہیں وہ برودت سے ہیں یہ قان سی پر دلیل وہی کاشنا حیوان زہر لیے کا ہوتا ہے اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزوں کا ہواں پر دلیل یہ ہو گی کہ قبل اس کے محض صحت اور اخلاط میں جودت تھی اور دفعتہ یہ مرض پیدا ہو گیا۔ اور برآز سفید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔ یہ قان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ میں عارض ہو اور ایسے امراض میں جن کے بحرانات مقرر ہیں اور ہمراہ یہ قان کے اور علامت بحرانی بھی ہوں جیسے اور کائی اور متلی اور صفر اوی تے بیداری زیادہ اشتہا میں کی پیاس بہت لگے منہ میں تلخی سانس میں کوتا ہی پس طبیعت میں ہو یعنی قبض رہے اور یہ قان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے حوبی اور خرابی حال مریض یہ قان کی بروقت اس بحران کے نظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہیں یا ان کہ اس بحران کا جید اور ردی ہونا اس کا بیان کتاب چہارم مقالہ بحران میں کیا جائے گا بیض یہ قان اصفر کی اکثر حالات میں صغير ہوتی ہے بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہیں ہوتا اس لئے کہ مرارہ خود سبک چیز ہے اور اگر خلط ہے لیکن صلاحیت بیض میں بسبب شدت پیوسٹ کے ہوتی ہے اور سرعت کچھ ایسی نہیں ہوتی اس لئے کہ قوت بھی چند ان قوی نہیں ہے کہ مزاج خراب اور ردی ہو رہا ہے یہ قن اصفر میں کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے علامات اس باب یہ قان سیاہ کے جو یہ قان امود کے طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اس پر دلیل ہے کہ وہ اس طرح نہیں پیدا ہوتا ہے کہ پہلے زرد یہ قان ہو بعد اس کے یہ قان

اسود پیدا ہوا س لئے کہ یہ قان اعفر طحال سے یقیناً عارض نہیں ہوتا اگرچہ یہ قان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے مگر یہ قان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اس کے ساتھ علامات صلاحت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ اقسام اور دو کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہیں الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہیں کبھی اس قسم میں یہ قان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہیں اور بیشتر براز میں دردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے کہ یہ قان طہانی ہے اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر میں آفت نہ ہو یا ان کہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد افراط نہ پہنچی ہو اس وقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہو گی کہ یہ قان طہانی ہے اسی قسم میں یہ قان کے کبھی مراق کھچا ہو اور کھچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق میں ہوتی ہے اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی برآنکھل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قرقرہ زیادہ ہنست نفس یعنی بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہے کبھی سیاہ پیشنا بھی برآمد ہوتا ہے جو یہ قان سیاہ مباری میں سدہ پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ گرانی اور غل شدید ہوتا ہے اور بائیں کروٹ سونے میں بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یہ قان سیاہ ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہیں جو یہ قان سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہے اس کے ہمراہ گرانی نہ ہو گی پھر اگر ضعف طحال سے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اس کے علامات بھی موجود ہوں گے جو یہ قان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اس پر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور طحال سلیم ہو یا ماؤف ہو مگر جگر کیا وف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے لئے ہیں ضرور ہوں گے اور سیاہی اس وقت خالص اور زیادہ اس قدر نہ ہو گی جس قدر طحالی میں ہوتی ہے اور آفت بول کی بھی اس پر دلیل ہو گی پھر اگر فساو جگر میں حرارت اور پیوست کا ہواں وقت سیاہی یہ قان کی مائل بزردی ہو گی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساو جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سرخی مائل ہو گی اور گویا شفت یعنی سیگوان

کس قدر نظر آنا ہوگی اور اگر بروقت اور پیوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اس وقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل یہ سبزی ہوگی اور اگر پیوست کا غلبہ ہو گا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہیں اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد جگر میں ہو گا اور رطوبت غالب ہو گی کس قدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور پستی رنگ ہو گا اور اگر برودت غالب ہو گی سبزی مائل سیاہی طحال سے جتنے اقسام یہ قان سیاہ کے پیدا ہوتے ہیں ان سب میں رنگ بدن کا ایک ہی ہوتا ہے علاج یہ قان اصفر کا معلوم رہے کہ مقصود لفظ یہ قان اصفر کے علاج میں وہ چیزوں کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اس کے علاج سے ہوتی ہے (۱) کہ یہ قان بالکل زائل ہو جائے اور باقی نہ رہے اور یہ بات ایسے اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہے جو کہ جلد بدن اور آنکھوں غیرہ سے ماڈہ مرض کو تخلیل کر کے فنا کر دیں از قسم ادویہ معروفة ہیں میں قوت غسل اور دھوڑا لئے کی ہے اور ان کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یہ قان کی زردی خاص صفت ملتجمد سے دھو کر صاف کر دیں اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوئے ہیں اور ادویہ یہ مسہلہ جو ماڈہ یہ قانی کو بذریعہ اسہال کے خارج کر دیں اور استفراغ بذریعہ قے کے کہ یہ جملہ اقسام میں یہ قان کے نافع ہے (۲) قصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یہ قان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہو سکتا ہے تو اصلاح مزاج کریں یا قوت بدن کی تقویت کریں یا اورم کی تدبیر مناسب کریں جس ورم سے خوف عرض یہ قان کا ہے یا تیقین سدؤں کی کریں یا استفراغ بذریعہ فصل اسلام یا باسلیق کے یا اس رنگ کی فصل جوزبان کے نیچے ہے جس کی شناو صفت بعض اطباء کی ہے اور اگر یہ تدبیر ممکن نہ ہوں یعنی قصر رگہائے مذکورہ کی پھر جامت ایسے مقام کی کرنی چاہئے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہے اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ پھینپھی ایسے مقام کے جوزیر جگر واقع ہے اس فضا اور خالی جگہ کے جو پسیلوں کے نیچے ہے یا استفراغ ماڈہ یہ قانی بذریعہ ایسے سہل کے جو اخراج ایسی شکارے جس سے امداد ماڈہ یہ قان کو ملتی ہے گو کہ یہ سہل اصل ماڈہ یہ قان کا اخراج نہ کر

سکے قے کے زریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم میں یہ قان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ میں مفید نہیں ہے اور نہ ہر شخص کو (مرادیہ ہے کہ شروط جواز قے کے بینبست زمانہ و نصل اور شخص کے جو کلیات میں لکھے ہیں ان کا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یہ قان کا اگر تھی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کامناسب اس کی نسبت یہی ہے کہ جملہ مدیرات سے مقدم کیا جائے لہذا اواجب ہے کہ پہلے تو جہ طبیب کی اس طرف ہو جیسے زہر کا علاج یہ قان تھی میں علاج یہ قان پر مقدم کرنا چھائے جس یہ قان پر مقدم کرنا چاہئے جس یہ قان کا سبب سوء مزاج حار جگر کایا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب نے مجملہ اسیاب کے جو شرب اور ماکول سے نہ ہوں یا ان کے انہیں دونوں کی وجہ سے سوء مزاج حار مرارہ وغیرہ میں پیدا ہوا ہے پس علاج ایسے یہ قان کا (بشرطیکہ امتلاع خون یا صفراء کا بھی ہو) یہیہ کہ پہلے استفراغ اس امکنہ کا کیا جائے اگر خون کا املاع ہے تو بذریعہ فصد یا سلیق کے اور اگر صفراء کا املاع ہے تو اسہال بذریعہ بالیلہ اور شاہ ترہ اور بخش ستمونیا جو کہ رائب یعنی دو غ میں ملا کر پانی جائے خلاصہ یہ ہے کہ جو سہالات صفراء کے ہیں اور اقسام ماء الحجین کے جیسے تقویت بالیلہ سے خواہ ستمونیا سے نسخہ ماء الحجین کا جو عمدہ شیرین تین رطل اور قرطم ایک کف دست کوٹ کر دو دھ میں گھنٹہ بھر تک ملیں بعد ازاں دو دھ چھان کر رات بھر رہنے دیں کہ مثل پنیر کے بستہ ہو جائے صح کو اس کا پانی جدا کریں جس طرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہیں اور کس قدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کر کے پلانا چاہئے اور اگر چاہیں تو اس کو ایک دائق ستمونیا داخل کر کے اور قوی کریں اور نہار منہ تین روز بقدر تخلی مل ملیں کہ جتنا پی سکے مجملہ ان ادویہ کے جو ہمارا تنقیہ مادہ یہ قان کے ہمارا اسہال کے کرے یہ دوا ہے کہ آب برگ ترب بوزن ایک اوپریہ املاس سات درہم تخم پالک ایک درہ صبر ایک دائق زعفران ایک دائق اور یہ دوالائق اس شخص کے بھی ہو جس کے جگر میں ورم گرم ہو خواہ مباری جگر میں اور تپ بھی ہو غذا

بروقت کھل کے آب جو اور سر دتر کاریوں سے دینی چاہئے چنانچہ باب اور امجد میں ان کا بیان ہو چکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جس وقت کرنج کا ظہور ہو جائے البتہ جرات ستمونیادینے کی ہو سکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جبکہ آب کشوت اور کاسنی وغیرہ سے ان کی حدت اور تیزی توڑا میں خلاصہ یہ ہے کہ جب تک ورم ہے اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہیں اس وقت تک خاص مرض یرقان کے علاج کی طبع نہ کرنی چاہئے اگر تپ نہ ہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہیں ہے پھر اگر التهاب ہو تو غذا میں زمانہ سہلات کے موصفات اور قریضہ مک اور قریض بقر اور بچہ میش کو اختیار کرنا چاہئے اور آبھائے فوا کہ اور انہیں کے عصارات خصوصاً آب انارین نہار منہ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شورba اور عصارے سرد تر کاریوں کے اس لئے کہ اکثر یہ اشیائے مذکورہ اگر چہار قسم غذا کے میں مگر انہیں ایک خاصیت ایسی ہے کہ اسی کے ذریعہ سے قوی ادویہ میں اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج ان کو داخل کرنا چاہئے ایسے ہی وقت یعنی جبکہ التهاب جگہ ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ قوت دونوں ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہئے یہ دو خاص یرقان کو مفید ہے (علاہ اور ارادہ تسلیم التهاب کے) اور اس طرح یہی دو اپالانی چاہئے اگر التهاب مرارہ میں ہو۔ ایسے بیاروں کو شیر مادہ نچیر کا جس میں قدرے سر کہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہے یا عصارہ فستین ہمراہ آب سرد کے۔ اگر مریض نام فطری تناول کریں اور نمک ہمراہ کاسنی کی سات روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہے اس لئے کہ یہ غذا امرارہ کو دھوڈا لاتی ہے اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہے اور جو رقیق ش مرارہ میں ہے اس کو غلیظ کر دیتی ہے کہ تہل الدفع ہو جائے ان بیاروں کو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہیں دی جاتی ہے مگر بہت سا پائی ملا کر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہیں اور نہ ان کو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہائے سبک خواہ شوربا یہ لحوم ٹیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کریں۔ جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہے اسے لازم

ہے کہ بیداری اور غصب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے جس وقت حرارت تمام بدن میں منتشر ہو جگہ اور ماراہ اور مثانہ کی تبریداً دو یہ معشر و بد وغیرہ سے کرنی چاہئے اور عروق کی بھی تبرید جس طرح معلوم ہے کرنی چاہئے۔ خصوصاً اگر آبھائے نیم گرم سے نہ لائیں کہ انہیں ادویہ سردوتر کو جوش دیا ہو سرداپانی سے نہ لانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہ لانا جس میں ادویہ مقبضہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یہ قان کی تخلیل کو منع کرتی ہے کبھی جگہ حاراً اور ماراہ حار کے علاج میں ضمادات بارہ انہیں پر لگائے جاتے ہیں۔ اور کبھی قرص کھلانے جاتے ہیں۔ ازانجلہ یہ قرص بھی مرکب تخم خیار تخم کاسنی تخم کا ہوتجم کدو صندل اور طباشیر گل سرخ سب اجزاء ہموزن لے کر پیس کر چھانیں اور نی دود رہم وزان ادویہ چار جو کافور دائل کریں اور قرص بنالیں اور کھلانیں مجرب یہ بھی ہے کہ جگہ اور متصل جگہ عصارات بارہ تیار کر کے ان کو بر ف خواہ نج سے ٹھنڈا کر کے صندلیں اور کافور ملا کر ضماد بنالیں اور لیپ کر دیں اور سردی اس ضمادی اس قدر ہونی چاہئے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہے کہ یہ میر اسی روز یہ قان کو دوڑ کرتی ہے اور قارورہ اسی رو رسمپید ہو جاتا ہے۔ مترجم کے مجربات میں ایک بات ہندی جو ترش ہوتی ہے اور بہ شکل برگ حلہ گول گول پتی ہے اور اس کو ہمارے نواح میں پہنیتا اور کہیں کھٹی پتی اور کہیں چوکا اور کسی جگہ اور نام سے مشہور ہے اور ہر جگہ جائے نمناک میں بکثرت پیدا ہوتی ہے نا را لو جود اور کمیاب نہیں ہے فولاد کا جوہر بھی اسی سے خوب اٹھایا جاتا ہے زعفران الہدید بھی اس کے ذریعہ سے بہت عمدہ تیار ہوتا ہے پھول اس کا زرد ہوتا ہے چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آ جاتی ہے جیسے گندھک کا بھی اثر ہے بہر حال یہ بات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی میں مجرب خاکسار ہے یہ قان نبل از سابع کو بھی بعض بیماروں کے تین گھنٹے کی زمانہ میں خدا نے فقط اسی بات کے پلانے سے دور کیا ہے جمائے محروم صفراوی بھی ہمروزہ اکثر جاتی رہی ہے مقدار شربت ایک تو لہ سے پانچ تو لہ تک خاکسار کسی عرق مناسب میں پیس کر اور کبھی ادویہ مقویہ تلب

بھی شریک کر کے استعمال کرتا ہے میرے تجربات اس وقت تک اس نبات جلیل القدر سے اس قدر ہیں جن کا احصار دشوار ہے اور بلا مختلف از کملتہ تا پشاور و جموں و نیپال و گوالیار اکثر باد میں جہاں جہاں سیاحت اور تجربات مطب کے میرے ہوئے ہیں سب جگہ اس نبات کا باہم جو داخلاً طبائع بلد اور فضول کے اکثر یہاں پایا ہے اور اب مجھے اس قدر جسارت ہو گئی ہے کہ اس کے ظہور اثر کو بطور پیشگوئی پہلے سے کہہ سکتا ہوں اور کمتر خطاب ہوتی ہے۔ متن اگر سبب یہ قان کا ضعف جگہ ہو خواہ ضعف مرارہ اس کا علاج انہیں مذہرات سے کرنا چاہئے جو باب ضعف جگہ میں مذکور ہو چکے اس لئے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہے جس سے ضعف جگہ کا علاج کیا جائے ورم کی مذہری کی طرف ہم نے اس جگہ بھی اشارہ کر دیا کہ فصد بالسلیق وغیرہ کرنی چاہئے اور باب جگہ میں پہلے ہی سے اس کی تصریح بخوبی کر دی تھی یہ قان سدی کا علاج وہی ہے جو ہر ایک جگہ کی سدہ کا علاج ہے علاج سدہ جگہ کا باب جگہ میں مذکور ہو چکا کہ فصد اور راز کرنا چاہئے اگر سدہ محب بجگہ میں ہو اور اسہال کرنا چاہئے اگر سدہ مقرر جگہ میں ہو اور یہ دونوں یعنی اور ارا اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اوزنجب حال عضو سدہ و کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور مذہر یہ اور ہر ایک شے قابض اور مجھ سے اگر چہ گرم بھی ہو پہیز کرنا لازم ہے اس لئے کہ ایسی شے بالضرور مباری میں تنگی پیدا کرتی اور سدہ کو قوی اور سخت کرتی ہے اور رائے یہ ہے کہ بھی سدہ کی نرمی اور ترطیب کر لیں پھر اس کے بعد تشقیح کی مذہر کریں اوتھیں بھی تو حارطہ ہونا چاہئے اور کبھی بارور طب جس طرح شاہد حال کا مقتضی ہو جس وقت تشقیح سدہ کی کریں عام اس سے کہ تکمیں اور ترطیب کے بعد یا ابتداء تشقیح کریں صواب یہ ہے کہ اس کے بعد اسہال بھی (بقدر برداشت اوزنجب انہیں طرق کے جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں) کر دیں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ جس وقت مسہلات خفیہ سے مذہر شروع کریں جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہے اور یہ ادویہ خفیہ کچھ اثر نہ کریں پس واجب ہے کہ مفتاحات قویہ پا کر اس کے بعد اسہال

قوی دیا جائے اور بعد استعمال مفتاحات کے پھر ہل قوی دفعۃ بالآخر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہئے جس قدر قوت مریض کو تخلی ہو پھر اگر سدہ کسی شے کے اگنے سے جو مجری میں اگی ہے پیدا ہوا ہو جیسے کوئی فزوں گوشت کی پس میں تو یہی تجویز کرتا ہوں کہ اس کے واسطے کوئی علاج کارگر نہیں ہے۔ اور بعض اطباء نے اس کا علاج بھی لکھا ہے کہتے ہیں کہ عصارہ تخم خرد خام اور عصارہ برگ ترب خام اور آب برگ یمیوں کلان یہ سب کوٹ کرنا لانا چاہئے اور سب کو جوش دینا چاہئے ساتھ ہی بعد ازاں چھان لینا چاہئے اور اس میں عصارہ جماض اور کس قدر کرنے کوٹ کر ملایا جائے اور اسی شخص نے کہا ہے کہ ایسی دوائے مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب اور تخم بورہ مقتشر کے جس میں چہار م وزن دونوں کے مراور قسط میں ہو پلانی چاہئے پھر اگر سدہ بسبب پیوست اور تحولت کے ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ نہ خود اس پر دلیل ہوتا ہے تو ایسے وقت وہ ملینات پلانے چاہئیں کہ تلطیف صفا کی کریں جیسے اعیابات اور مثنا سپستان وغیرہ ہمراہ رونگن بادام کے۔ اور اگر سدہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اس کا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جس وقت نصیح ورم میں آجائے تب مرات پر جرات کرنی چاہئے۔ جیسے انیسوں رازیانہ وغیرہ بلا خوف جرات ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقریح مثانہ کے اور اس طرح اسہال صفا کا بھی بلا خوف کج وغیرہ کے کرنا چاہئے اور اگر ورم صلب سودا دی ہو اس وقت البتہ دشواری پڑے گی پس لازم ہی کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جب تک ورم کا علاج کرتے رہیں سزاوار ہے۔ کہ خاص یہ قان کی اصلاح وغیرہ اس طرح کرتے رہیں جیسا ہم بیان کرتے ہیں ادویہ مفرده اس یہ قان کی باب سدہ جگہ میں مذکور ہو چکی ہیں۔ مفتاحات جیدہ میں جو خاص اس کے واسطے ہے عنصل اور ساروں ہے اور وہ قرص جو بادام نصیح اور انسٹین اور اساروں اور غاریقون سے تیار کیا جائے جو دوا کہ اس میں ^{تقطیع} کے ساتھ اور فوائد بھی ہیں وہ یہ ہے کہ حب صنوبر کبار تین درہم زیب باختہ برآ وردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مشقال اشیخون

تختم کرنے جملی خنود سیاہ کندر سفید دو درہم کوٹ چھان کر سفوں بنائیں اور ڈیڑھ درہم
ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کریں اور چند روز اس طرح استعمال کرتے رہیں کہ یہی
دوا شافی ہے اور نجات اور عاقیت دہنده ہے ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے شنجار یعنی رتن
جوت بہترین ادویہ یہ یرقان ہے۔ نہایت صعوبت اس یرقان کی اس قسم میں ہے جس
میں عروض سدہ کا مجری مرار میں ہو کر یرقان پیدا ہوا ہے مگر حقنہ اور سہلات اس قسم میں
زیادہ تر موافق ہوتے ہیں اس کے واسطے سہلات مثل فتحیون اور سفانج اور غاریقون
اور قرططم اور نمک سیاہ وغیرہ سے تیار کئے جاتے ہیں اس طرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤں
سے تیار کئے جاتے ہیں نئے جید اسی قسم کے واسطے صبر دو درہم ستمونیا ربع درہم
غاریقون دو ٹلکٹ درہم کے عصارہ غافٹ تین درہم آب کا سی میں ہب بستہ کریں اور
ایک درہم تناول کریں اور مکر چند مرتبہ اسی کو پیتے رہیں جب یرقان سدی کہنہ ہو
جائے ناچار ہو کر دوائے کرم اور تریاق وغیرہ جو مفتاحات قوی ہیں ان کی طرف رجوع
کرنا پڑے گا تیخ تقویت کریں اس طرح دواء اللک بھی مفتح قوی ہے اگر ہمراہ سدہ
یرقانی کے تپ بھی ہواں وقت تبھوہ نہایت اچھی دوا ہے کہ مخفی بھی ہے مطفی حرارت
بھی (اور ملطف) ہے اس طرح تیخ دشیش الماء دو درہم ہمراہ شہد کے اسی طرح آب
کشوٹ اور کاسنی تیخ کا ہمراہ فلوں خیا ء شتر کے ہمود اسار و غن با دام شیریں ملا کر یہ سب
طریق علاج سدہ یرقانی کے تھے اب رہا خاص مرض یرقان سدے کا علاج اور خاص
اسی کے ازالہ کی تدبیر (بوجب وعدہ سابقہ) اور اگر چہ اس تدبیر میں بھی تیخ سدون
کی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہیں وہ بھی ان تدبیرات میں ہیں پس
ان تدبیروں میں ادویہ مشروب بھی ہیں اور جمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر
آنکھوں کی زردی کھونے میں ہوا اور چہ کی زردی دور کرنے کے واسطے سعوطات کو
زیادہ مدخل ہے بعض تدبیریں عام ہیں جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اس پر مدار علاج
یرقان ہے اور اسی طرح آبن جو قاء مقام حمام کے ہے ایسے پانی سے جو دواؤں کے

جو شدینے سے قوی کرنے جائیں اور اگر اشناع آبزنان میں مریض کو پیساب کا خطرہ معلوم ہوا سی ظرف آبزنان کے اندر پیشتاب کر دے کہ یہ علاج بھی برآہ تجربہ عملہ پایا گیا ہے جس وقت حمام یا آبزنان سے نکل آئے گرم کپڑا اور رُحادیا جائے تاکہ اس کو سردی نہ پہنچے اور اسی طرح اوڑھے ہوئے سوجائے علاوه حمام کے اور تدبیرات جن کا اثر مشتمل حمام کے ہے کہ جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے میں پس جوادیہ کے یرقان کو دور کر دیتی ہیں کبھی تو بذریعہ اسہال کے اور کبھی بذریعہ اور اس کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ تعریق یعنی پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہو جو کسی ریاضت کرنے سے برآمد ہو جس سے تعجب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا لکائے والی دو اقسام مشروبات کے ہو اور اس طرح وہ پسینا جو حمام کے بعد برآمد ہوتا ہے جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعہ تخلیل ماڈہ یرقانی کے منظور ہوا سے سردی اور ہوائے شمالی میں رہنا مضر ہو گا ہاں اگر سردی کا قیام اس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دوائے کرم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہے لہذا مقابلہ حرارت دوائے مذکور کے واسطے سردی میں رہنا مناسب ہے تاکہ حرارت زیادہ بڑھنے جائے اور دوائے حارج ہو کر زیادہ منتشر نہ ہو جائے تو اس وقت بزرودت کا پہنچانا کچھ برانہ ہو گا جس طرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی میں مریض کو بٹھلاتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب پرین اسٹفر کو (بعد تنقیہ کے) زر درنگ کے اشیا کی طرف دیکھے سے نفع ہیں ہوتا ہے اس لئیکہ اس تدبیر سے ماڈہ یرقان بقا عده جذب مماثل عمق بدن سے گھٹج کر باہر جلد کی طرف آ جاتا ہے اور علاج کے بکھیرے اور جھگڑے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے اور میں ان لوگوں میں نہیں ہوں کہ جو ایسے ایسے معالجات کا زیادہ انکار برآہ فلسفیت کرتے ہیں مترجم یہ علاج مخالف اس قاعدہ کے ہے جو رمد چشم میں بیان ہو چکا کہ سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے رمد میں ترقی ہوتی ہے اس لئے کہ یہاں جذب امثال سے گھٹنانا ماڈہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اس کا عضو خیس یعنی جلد کی طرف مطلوب ہے اور وہاں بالعکس ہے۔

شیخ نے بصیرتہ تریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگر چہ ان کا رنگیں کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کی رائے میں اس تدبیر کی چند ان وقعت نہیں ہے ہندوستان میں یرقان اور کانور جھاڑ نے والے ہزار دن آدمی موجود ہیں جو اسی بناء پر علاج یرقان کا کرتے ہیں اور ہو کا انسون اور عمل کا دے رکھا ہے میں نے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہے فوراً موثر ہوا ہے۔ متن ادویہ جیدہ مشہورہ سے جو پلانے کے قابل ہیں نجمدہ ان کے کدو اوقیاً آب ترب میں نصف درہم بورہ اور ایک اوپریہ طلا یعنی شراب مشاش جس کو میفتح بھی کہتے ہیں ملائکر پلا یا جائے جس وقت کہ مریض آبزنان میں بیٹھا ہو کہ اس دو اکے پلانے کے بعد بالا فاصلہ زرد آب خارج ہو گا ایضاً ہلیون تین درہم دانہ خود بقدر کف دست کسی ظرف میں ساز ہے تین سیر پانی ڈال کر جوش دیں اور بعد خوب جوش اనے کے صاف کر کے بقدر تخلی جھوڑی سی شراب لا کر پلائیں بشرطیہ تپ نہ ہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نہ کریں اور بعد پلانے کے آبزنان میں داخل کریں۔ وہ آبزنان ایسے پانی کا ہو جس میں پر سیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہے۔ ایضاً نظر و دو درہم شراب کہنہ میں ملائکر رات بھر شنبہ میں رکھے بعد ازاں پلانے اور تمیم آبزنان وغیرہ سے اس طرح کرے جیسے مذکور ہو چکے یا ان کا استھان مشوی میں شش چند نمک سونختہ ملائکر اس میں سے وہ ملن تھا ریعنی ۱۳ ماشہ نہار منہ تناول کرے کرنب بحری کو پیس کر بقدر دو درہم کے زردی بیضہ نہکہرشت پر چھٹر کے اور تناول کرے۔ پوست انار چار درہم ہرتال دو درہم پیس کر اس میں جس قدر انگوٹھے پر ٹھہر جائے تناول کرے اور اس کے اوپر کا تولہ شیر مادہ خرپی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تخلی کے حلہ ہمراہ ماء العمل کے پلانے اور آبزنان سرد پانی کا کرنا چاہئے یا پر سیاوشان کوٹ کر اس میں سے چار درہم انیسوں کے جوشانہ سے پلانے یا عصارہ حاضر جھوڑی سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اس کے کا جوہہ یاں کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سفید ہو اور اس میں سیاہی نہ ہو چار

درہم شہد ملا کر کھلانے یا برگ چند روکھا کر چھوڑ رہا، ماں لعسل کے تناول کرے یا
بکری کی میگنی کسی مطبوع کے ساتھ پانی جائے یا نون خشک چار درہم شربا میں پانی
ملا کر تناول کرے اور تین روز برابر اس طرح کرتا رہے یا نخود سیاہ ایک رطل پر سیاہ
شان بقدر کف دست پانی میں اس قدر پکائیں کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ
سے بقدر دوا و قیہ کے پلاں میں یا عصارہ مولی کادو او قیہ همراہ شراب کے جوا ایک او قیہ ہو یا
نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر راز یا نہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے ۳ ٹار پانی
میں جوش دین تاکہ ان کے ایک ثلث جل جائے اس میں سے دوا و قیہ پلاں میں اور اگر
تپ نہ ہو ہمراہ کس قدر شراب کے پلاں میں یا دار چینی اس قدر کہ تین الگیوں سے اٹھ
آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ او قیہ ہو اور اس میں مقدار شہد کی نصف مقدار
شراب سے ہو پلاں میں خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے خواہ حب الحلب جس کو ہندی
زبانوں میں کھیونی کہتے ہیں اس کے دونوں چھلکے اور پوست دور کر کے دو درہم تناول
کیا جائے یا حب صنوبر اور جوانہن اور مویزج کو یکجا کر کے اس میں سے کس قدر بیمار کو
کھلانی جائے یا فائل اور فصلہ سگ نہ اور بقدر ایک چچہ کے ہراہ شراب کے۔ یا
اندر رائٹ کا پھل لے کر اندر سے اس کو صاف کر دیں اور جو کچھ اس کے اندر مغز و غرہ
ہوتا ہے اسے گردیں بعد ازاں اس میں سراب خواہ پانی بھریں اور پلاں میں خواہ ہمراہ
خرس شراب میں آمینتہ کر کے استعمال کریں یا شاخ گوزن ۲۰ ماسہ اور گندھک اماش
تناول کر کے اس کے بعد شراب پلاں میں یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً بیر قان سدی
کے واسطے روپندا اور ہوفار یقون اور پر سیاہ شان کندش اور مجیشہ سب اجزاہ موزن لے
کر سفوف تیار کریں مقدار شربت ایک درہم ہے ادویہ مفرده جو اس مرض کے علاج
میں بکار آمد ہیں وہ مفتح ہوتے ہیں ایضاً فلسطین انسیوں اساروں وج اور مجیشہ جنطیانا
عود بسان غاریقون کندش جوز السرو قحط دونوں قسم کے زرادند بعض لوگوں نے یہ
دوا نے ضعیف الاژڈ کر کی ہے کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملا کر تناول کریں یا زردی

خام دوانڈوں کی نصف اسکرچہ شراب میں گھول کر پلانی جائے اس دوا کی مدد زیادہ کرتے ہیں کراطین کو خشک کر کے لکھا دیں کفور از ردا ب کا تعمیہ کر دیتی ہے اور اسی طرح ریچھ کا پتہ ۔ یہ بھی مجرب دوا ہے کہ حماض یعنی چوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کر کے دھوپ میں مریض کو کھٹرا کریں اور بعد ازاں ایک گھنٹہ تک ٹھہرا کیں تاکہ ان کے بدن خوب گرم ہو جائے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندہ پرسیا و شان پلا کیں کہ اس کے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برآمد ہو گا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیا و شان کے مجیش بھی جوشاندہ میں داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اور اس طرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کریں مدد رات جو خاص یرقان کے واسطے ہیں ۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جوز اسر و دو درہم کو ایک درہم سلیمانیہ جو طلاقے کہنے سے کیا ہوا ہو ملا کر پلا کیں اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائیں اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو برآہ بول دفع کرے گا کبھی سایہ کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیماروں کو نفع پہنچتا ہے اس لئے کہ ادارکی قوت اس میں قوی ہے اور تعمیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہے اور جگر کے موافع ہے اور غذائی تدبیر ہے آب کشوٹ اگر ایک اسکرچہ ہمراہ تجم کرفس اور شکر طبر زد کے پالایا جائے نافع ہوتا ہے اور سہلات خاصلہ کے واسطے یرقان کے یہ ہے کہ اندرائیں کے پہل میں گڑھا کر کے جو کچھ اس کے اندر آ لائیں ہے دور کر دیں اور اس میں طلا یعنی شراب خاص بھر کے کونکے کی آنچ پر پکائیں اور صاف کر کے پلا کیں ہم نے تجربہ کیا ہے کہ صبر بوزن نصف درہم اور ستمونیا ایک دانگ نمک سیاہ رنگ درہم اور ہواحد مجیش اور خاریقون سے نصف درہم سب کو ملا کر گولی تیار کر بینا و رآ ب بزور کے ہمراہ پلا کیں وہ ادویہ جن کو ہم قبل اس کے لکھ چکے بینا و رہت سے نہ کھنہ کے اسی مرض کے واسطے قریبادیں میں درج کئے ہیں ۔ معوط چند عصارات کا تیار ہو کر استعمال کیا جاتا ہے جیسے عصارہ قٹاء الحمار خواہ عصارہ برگ ترہ تیز ک عصارہ برگ ہزار چشان عصارہ عرطشیا یعنی چوبک کا جیسے عصارہ قٹاء الحمار خواہ عرطشیا کو پارہ پارہ کر کے شیر و ختر میں بھگو دیں

اور رات بھر بھگو کر صحیح کو نچوڑیں اور شیر گرم کر کے سعوط کریں یا عصارہ تھنخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبی کے خفیف سما جوش دیں اور تھوڑی سی مشک ملائک سعوط کریں خواہ مولی کو منجھوں کے نچوڑ کر سعوط کریں منجمدہ ایسے سعوط کے جوزیا دہ تیز نہیں عصارہ برگ چندہ رجھی ہے۔ بارہ عصارات میں سے عصارہ حی العالم اور عصارہ تھنخ اسپنگول نہری ہو سرک تنہا اگر اس کو سعوط کریں اور ایک گھنٹہ تک گرنے نہ دیں اور یہاں رجھن میں حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہے۔ اسی طرح اگر سرک میں کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کر کے فقط سرک کا سعوط کریں اور سو گھنیں تنہا سرک کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہے عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط پس جیسے یہ سعوط مویزج چار درہم پیس کر آب کشیز سبز میں بھگو دیں اور ہموزن اب کشیز کے روغن بادم بھی ہو اور ہر ایک کاؤن دس درہم ہو اور سعوط کریں اور مریض کو اس وقت آب زن میں ہونا چاہئے خواہ حمام کے رجھن میں اور کبھی اسی سعوط میں کس قدر صفر یا بس اور تھوڑا سا سرک کا انگوری بھی داغ کیا جاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے ہمیشہ گلاب اور آب کشیز اور آب برف سے دھونے چاہیں غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یہ قان کے واسطے وہ پانی ہیں جن میں پر سیاوشان اور شیخ اور مرزا نجوش اور جعدہ اور بالونہ خصوصاً آنکھوں کو جوش دیا ہو۔ اور اسی طرح خشک اور شبت اصلی دوائے پانی کے جوش دینے میں کبھی پانی میں حمام اتر ج بھی واک کرتے ہیں اگر یہ قان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اس لئے کہترشی میں اس کی جلاعے شدید ہے بسبب اس کے کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہے کبھی انہیں ادو یہ سے ضماد بھی تیار کیا جاتا ہے اور روغن سون بحرانی یہ قان میں اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض میں کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یہ قان کے ازالہ کا قصد کریں بذریعہ غسولات اور ایسے مدرات کے جن سے تنقیہ مادہ یہ قان کا ہو اور اکثر یا اس ای یہ قان محتاج اسہال کا نہیں ہوتا ہے اور اکثر فقط حمام کرنا اس یہ قان کے دور کرنے میں کافی ہوتا ہے اگر ایسے یہاں ران یہ قان کے بول و برآزو غیرہ میں کمی رنگ کی ہو پس

معلوم کرنا چاہئے کہ مادہ غلیظ ہو گیا ہے پس جو ادویہ از قسم نہ لانے کی خواہ پسینالانے کی استعمال کی جائیں ان کو تو یہ کرنا چاہئے یہ قان سی کا علاج تریاق اور شروع ٹیکوس سے کرنا چاہئے تاکہ مقاومت زہر کی کرے بعد ازاں مثل آب سیب ترش اور آب انار اور اعصارہ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اس بقول اور رشک اور جملہ ایسے ادویہ ہیں میں ہمراہ تمہید کے تریاقت بھی ہواستعمال کرنے چاہئیں ابتدائے یہ قان سی کی میں خصوصاً اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہے یہ دو محرب ہے کہ دو دفعہ ہر وقت پیا کرے اور اس میں روغن بادام شریک کرے تد بیرون گذائی ان لوگوں کی اس کو ہم نے اس سوء مزاج حار کے باب میں بیان کیا ہے جس میں ضعف ظاہری اور سده نہ ہو مراد یہ ہے کہ فقط سوء مزاج حار جس کے ہمراہ ضعف اور سده نہ ہواس کے واسطے جو غذا تجویز کی ہے وہی غز ایر قان سی کے بیاروں کو دینی چاہئے یہ قان سدی اور یہ قان جو بسبب ضعف جگر کے ہواس کی شناخت اور علاج دی ہے جو باب جگر میں بیان ہو چکے غذا اصحاب یہ قان کی وہی ہے جو سبک اور لطیف ہو اور اس میں تتفتح ہو مچھلی کا شور با ان لوگوں کو مفید ہوتا ہے خصوصاً ایسے اجزا شریک کر کے جو اور کریں اور لطیف کی بھی قوت ان میں ہو چنانچہ آخر الوباب یہ قان میں ہم ان کو بیان کریں گے علاج یہ قان اسود اور علاج دونوں قسم کے یہ قان کے جمع ہونے کا اگر طحال کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہواں وقت ملاحظہ کرنا چاہئے کہ امتلاء خون پکھرت ہے یا نہیں بشرط امتلاء خون بائیں ہاتھ کی باسلیق اور بعد اس کے اسلم کی فصد کرنی چاہئے اس کے بعد خاص طحال کی طرف توجہ رکے اصلاح اس کے سدہ خواہ اور ارم یا ضعف کی کرنی چاہئے اور اگر سبب یہ قان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول ان بقول اور غذا ہائے مستعملہ کے جو مولد سودا ہیں جیسا ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے اس وقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کریں انہیں ادویہ سے جو اخراج خلط سوداوی سے خاص ہیں از آنجلہ طبع استقوتو قندریوں ہمراہ خریق کے وہ جوشاندہ جو قرابا دین میں مکور ہے اور چند مرتبہ

استفراغ سودا کا مطبوع خ سوداوی سے خاص ہیں از آنجملہ طبع استقو تو قندریوں ہمراہ خریق کے وہ جو شاندہ جو فرابادیں میں نہ کور ہے اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوع افیتمون سے باین صفت کرنا چاہئے بلیلہ سیاہ اور بلیلہ کالمی مکد دس درہ شاہ ترہ استقو تو قندریوں بسفانج فناح کبر ہر واحد پانچ درہم یعنی کرفس یعنی رازیانہ مکد ایک جفنه (یعنی بردا کاسہ) خریق سیاہ دو درہم تین رطل پانی میں جوش دیں تاکہ ان کا چہارم پانی باقی رہ جائے پھر اس میں افیتمون پانچ درہم ڈال کر خفیف سا جوش دے کر صاف کریں اور یا راج فیقر اقریب ۲ ماشہ کے اس پر بڑھا کر تناول کریں جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اس طرح وہ گولیاں جو بلیلہ سیاہ اور افیتمون اور نمک ہندی اور غاریقون پوست یعنی کبر سے تیار کی جاتی ہیں جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہئے اور اگر بہم نہ پہنچ وہ ماں الجن جو سکنجین بزوری سے بنایا جائے اور از خر اور جعدہ سے اور ادویہ طحالیہ سے جیسے استقولو قندریوں یا یعنی کبر وغیرہ اور وہ پانی جن میں جھاؤ کی پنی اور جڑیں اور کربن جوش دیا ہو اور موٹی کے پتوں کا عرق اور سکنجین اور اسی طرح آب مکوا اور آب کرفس اور اگر حرارت ہواں وقت سکنجین جس میں استقولو قندریوں اور برگ کبر اور نمرۃ الطرف اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال میں ورم گرم ہو وہ اجوب ہے کہ مسخنات کو با فراط انہ استعمال کریں اور اگر طحال میں سدے پڑے ہوں وہی مفتکات قوی جن کو ہم باب سدہ ہائے جگر میں لکھا ہوا استعمال کریں کہ وہ بھی نافع ہیں اور باب سدہ ہائے طحال میں چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھیں گے اور اگر یہ قان اسود بسبب بندب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو وہ اجوب ہے کہ مجھے بلا شرط اس پر کھیں اور ریاضت کا استعمال کریں اور ایسے ضماد کا استعمال کریں جن سے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کے قرومانا اور فمشین اور فناح از خر اور حاشا اور قطوریوں اور یعنی کبر مکد ایک جز گلسرخ وو جزء مقلی ڈیر یا جز اشق سات جزا اور دسوال حصہ ایک جز کا اسی سے ضماد کرنا چاہئے جب یہ ضماد خواہ طحال دھویا جائے پرانا سر کہ جس میں

شبہت اور بورہ اور سداب اور فودج جوش دیا ہوا سی سے دھونا چاہئے اگر سبب
یرقان اسود کا حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہئے اور اگر
برودت جگر سے ہی مرض پیدا ہوا ہو بریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہے اور
ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج میں بیان ہو چکیں اور اگر سبب یرقان اسود کا تمام
بدن میں پہنچے جگری تد بیر کرنی چاہئے جس سے سب عروق اور گریں متاثر ہو جائیں
بعد اس تمام بدن کو اثر پہنچے اور خاص یرقان ہذا کا علاج انہیں ادویہ سے کرنا چاہئے جس
سے خاص یرقان اصفر کا علاج کیا جاتا ہے مگر یہ ادویہ ان سے قوی ہونی چاہئیں جس
وقت دونوں قسم کے یرقان جمع ہو جائیں اور امتلاء نہ مادہ بھی ہو اور احتیاج فصد کی
نزدیک طبیب کے ہو دو نوں ہاتھ کی فصد اس طرح کرنی چاہئے کہ ایک ہاتھ کی فصد
کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دے کر دوسرا ہاتھ کی فصد کرائی جائے اور دونوں
یرقان کی تد بیریں جو مذکور ہو چکی ہیں اس وقت جمع کردینی چاہئیں دونوں فصد کے
درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہے اس میں افسشین اور فتیوں کا جو شاندہ پلانا چاہئے اور آب
برگ تب یرقان اصفر کے واسطے اور جھاؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے
ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ آب مکونی سبز تین اوپرائیہ آب برگ کبر دوا یہ یہ سب پانی میکجا کر
کے دس درہم امتاس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیفر اور دو دانگ
عفران اور تین فیراط ستمونیا نے مشوی جو بھی میں بربیان کی گئی ہواضافہ کر کے اس دوا
کو پانیں اور دو روز صبر کریں بعد ازاں ماء الحین و رسمکھین پلانیں غزالہ احمد ایارج یرقان
مکین سبک تجویز کرنی چاہئے جو معلوم ہو چکی ہیں اور سبک رضاضی اور شور بآچو زہ بائے
مرغ کا جو خوب تیار اور فربہ ہوں ترکاریوں میں کاستی اور کنس خاص کر جو پورہ کی
ہوئی ہوں اور کبر جو سر کہ میں اصلاح یافتہ ہو۔ دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان
اس میں کیا جاتا ہے بیان عام امراض طحال کا طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو
چکے لاحق ہوئے ہیں امراض سوء مزاج اور مارض ترکیب جیسے سدہ ہائے طحال اور

تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال میں پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تینی جب بڑھ جاتی ہے تمام بدن لاغر ہو جاتا ہے دو سبب سے اول تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے وہ جگر کی زیادہ سست ہو جاتی ہے بسب غلبہ ضم کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بار دیا بس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید میں کمی ہو گی دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جس قدر خون پیدا ہوتا ہے اس میں سے مقدار کشیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہے اس لئے کہ مقدار اس کی ٹری ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہے اور اطحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہے کبھی انعام میں امراض طحال کے حمیات مخلط پیدا ہوتے ہیں جس طرح کہ امراض طحال کی پیدائش بھی انہی حمیات سے اکثر ہوتی ہے اس لئے کہ امراض طحال کے غب غیر غاصل اور حمیات و با نیہ اور حمیات مخلط سے پیدا ہوتے ہیں اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہیں رنگ مریض طحال کا زرد مائل بے سیاہی ہوتا ہے کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہنچ جاتی ہے پس اکثر بھوک بڑھ جاتی ہے اور اکثر اشتہاباٹل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج تے کرنے ایک ترش چیز کا کرتے ہیں جس کی حدت سے زمیں پحمد پحمدانے لگتی ہے اور خیر سا لختا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یہ تب بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہے بول دوی امراض طحال میں عمدہ اور پسپد ہے اس طرح بول غلیظ جس میں رسوب پر اگنہ ہوں اس طرح وہ پیشتاب جس میں شل خون بستہ کے کوئی شہ ہو پیشتر ایسے ہی پیشتاب کے خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے اور ورم طحال بھی دفع ہو جاتا ہے علامات امزاجہ طحال کے حار مزاج طحال پر دلیل یہ ہے کہ پیاس زیادہ ہو اور بائیں طرف التهاب ہو اور فساد قوت جذب سواد میں بطرف طحال کے عارض ہو بار مزاج طحال پر دلیل یہ ہے کہ ضعف قوت جاذب ہا طحال مکیں ہو اور سوط اشتہما اور مکدر یعنی

کدورت اکودہ ہونا آنکھ کے طبقہ ملجمہ کا قرقرہ کا دیا دہ ہونا اور ڈکار بکشہت آنی یا بس مزاج طحال پر دلیل یہ ہے کہ طحال میں صابحت ہو گی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون میں غنیمت اور سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہو گی مزاج و طب طحال کا اس پر باہمیں جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہے اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی جو سپدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہے علاجات امزجہ غیر طبیعی طحال کے علاج کے قریب قریب علاج کبد کے ہیں مگر جو ادویہ یہاں مستعمل ہوں ان کی قوت زیادہ ہونی ضرور ہے۔ اس کے ساتھ وہ حید ہائے مناسب جن کے ذریعہ سے قوت نفوذ ادویہ کی بڑھ جائے بھی کرنی لازم ہیں اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تاکہ ان کو جرم کشیف طحال میں نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنے فعل پورا پورا کر لے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فرق معالجات جگر اور طحال میں ضعف اور قوت کا ہے اور نرمی اور درشتی کا اس لئے کہ جگر چونکہ عضور ہیں ہے اس کی نسبت اولی یہی ہے کہ نرمی کی جائے اور جن اشیا سے اس کا علاج کی جائے اس کے قوی ہونے میں افراط نہ کی جائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جن کی حرارت شدید ہو وارد کی جائیں جیسے پرانا سر کہ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت شدید ہو طحال کا حال بخلاف جگر کے ہواں بارہ میں طحال کی ادویہ کو حاجت ہو کہ قوت نفوذ ان کی بڑھائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تازما نہ فعل اور انعام کی قوت دوا کی باقی رہے طحال کے واسطے چند ادویہ مخصوص ہیں جیسے پوست بخ کبراسقو لو قندریوں اور اشق اور ثوم دشی بھی امراض طحال میں حاجت فصد بالسلیق کبیر یعنی ابٹی کی ہوتی ہے اور صافن کی فصد بلہ دوا جن کی حاجت ہوتی ہے اور ام طحال گرم ہوں خواہ سردیا صلب یعنی سوداوی اور فقط صابحت جو بدن ورم کے ہو معلوم رہے کہ طحال میں بہت کم اور ام حارہ عارض ہوتے ہیں اور اگر عارض ہوئے بھی تو ان کا حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے بلکہ جس وقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اس لئے کہ جو خون طحال کی غذا ہے وہ خود غلیظ ہوتا ہے لہذا

اس کے تر اور بیشگی سے ورم طحال میں سختی اور صابات آ جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صاب ہوتے ہیں بلغی ورم جوزم اور ڈیسیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہے اکثر جو ورم حار طحال میں پیدا ہوتا ہے وہ دھوی ہوتا ہے اور صفراوی تو شاید کس وقت عارض ہوتا ہے چنانچہ اکثر ورم بارہ جو طحال میں پیدا ہوتا ہے وہی سوداوی کی چار طرف حکی ہیں (۱) مستدر یعنی گول (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانجی اور گندہ (۴) طویل و قیق یعنی لانجی اور پتلی بلغی ورم شاذ نادر طحال میں پیدا ہوتا ہے مٹھوں اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی تلی میں سختی ہو یا بسبب خلط جو هر طحال کے گو درجہ ورم تک یہ صابات نہ پہنچے یا یہ سختی بسبب ورم صاب کے ہو مگر پہلی قسم کی صابات اخف اور سبک ہے یعنی با آسانی علاج پذیر ہے بقراط کہتا ہے اگر مٹھوں اپنے طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیتی اسلام ہے اس لئے کہ ابھی طحال میں باوجود صابات کے کسی قدر حس باقی ہے پھر بقراط کہتا ہے اگر مٹھوں کو خون کے دست آئیں اس کی خیریت کی دلیل ہے یعنی امید ہے کہ ان دستوں کے ذریعہ سے ماڈہ ورم طحال نکل جائے گا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک رہے گا لزق الاماعا اور استتنا پیدا ہو کر مریض مر جائے گا اس کا سبب یہ ہے کہ غالبہ برودت کامزاج پر زیادہ ہو گا بعض اطباء کہا ہے جس کو امراض نزلہ کے ہوتے ہیں ورم طحال اسے عارض نہیں ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہے اور شاید کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہو گی جو ورم صاب سوداوی کی ضد ہے پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدم عرض ورم طحال کا ہو گا نہ سبب مانع ورم طحال کا اس لئے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہے جو کھرت نوازل سے شناخت کی جاتی ہے رسالہ قبریہ یہ بقراط میں لکھا ہے جس شخص کے طحال میں درد ہو اور خون سرخ سے اس کا رعاف وغیرہ ہو اور بدن پر اس کے قرود ایسے ظاہر ہوں کہ سفید رنگ ہوں اور درانجیں بالکل نہ ہو وسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے مر جائے گا اور پہنچے مر نے سے اس کی اشتہما ساقط ہو جائے گی کبھی

بحران اور ام طحال کا بذریعہ رعناف کے بھی ہوتا ہے خصوصاً بائیکیں نتھنے سے اور کولوں کے قریب کے اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہے اور ان اورام بحرانی کا نسخ دشوار ہوتا ہے اور اس طرح ان کا پھوٹنا اور بہنا شگافتہ ہو کر بھی دشوار ہے اس لئے کہ مادہ بہت غلیظ ہوتا ہے بہت اچھا پیشاب یا ماران اور ام طحال کا یہ ہے کہ غلیظ ہوئی ہو اور وہ پیشاب جس میں ثقل تیزیت یعنی پرا گندہ ہو چنانچہ اور پر بیان ہو چکا ہے دلیل اس مر پر ہوتا ہے کہ مرض طحال جاتا رہا اور اس میں تری آگئی ہے اطلاعات قول ہے کہ اگر پیشاب میں نکلے نکلے خون بستہ کی ہوں اور یہ یمارتی لائے تپ ورم طحال بھی رکھنا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ اب اس کی تلی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی برآہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہیں اور زمانہ درانہ تک اسی کیفیت پر رہتے ہیں اور تمام عمر احوال ظاہری میں صحیح اور تندرست رہتے ہیں اگر چڑھل کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بحث مادہ فاعلہ اور بحسب قوت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہیں یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ طحال میں ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہے بر سینیل انتقال مرض کے ایک عضو سے بطرف وسری عضو کے اور یہ بات افضل ہے بہبیت اس کے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہو جائے علامات جمع اور ام طحال کے ان عارض میں مشترک ہیں ثقل اور بڑھ جانا مقدار طحال کا اور درد جو حباب حاجر تک پھیلتا ہے باہمیں طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسی تک چڑھ آتا ہیا اور درد دبا کیں موڈے کا اور بیشتر سانس دوہری چلنگتی ہے جیسے بچکی رو نے کے وقت سانس چلتی ہے اس لئے کہ ورم طحال حباب کو اپنی اس حرکت سے منع کرتا ہے جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہے لہذا دم کھبر جاتا ہے ایڈائے مذکور کے بخشنے کی وجہ سے پھر حباب اسی حرکت کی طرف جب عود کرتا ہے بڑی سانس یعنی دوئی پیدا ہوتی ہیا اور جب تک ورم طحال کا زیادہ بڑا نہ ہو حباب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہیں کرتا ہے شاید اس کی لم یہی ہے کہ مشارکت طحال کی حباب سے بہت کم ہے بہبیت مشارکت جگر کے واسطے حباب کے اور اس طرح

معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے جباب کے کمتر ہے یہ بھی ایک مشترک امرا اور ام طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اور ام طحال میں عام اور مشترک امر ہے کبھی اور ام طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اور ام طحال میں عام اور مشترک امرا طحال میں ہے کہ حس طس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہے اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اور ام طحال میں عام اور مشترک امر ہے کبھی اور ام طحال سے خصوصاً جو ورم نیچے کی طرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خون بدن کا پتلہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس وقت جذب طحال پر نسبت اُغل اور درد خون کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ایسے میرض ورم طحال کے دونوں قدم اور دونوں زانوں اور دونوں ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں یہ بات اس وہیس سے پیدا ہوتی ہے کہ نم معدہ کو شرکت اسفل طحال سے ہے کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ و ریدی سوود کرتی ہے جو خلط سوودی کو دور کرنے والی ہے پھر جس وقت اسفل طحال میں بسبب ورم سے حرارت غریزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف قوی مثل قدم اور کندست وغیرہ کے رجوع کرے گی کنارہ بنی اور کانوں کی لویں بھی ایسے مریض کی سرد ہو جاتی ہیں اس لئے خون انہیں مقامات کا رقین ہو جاتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے اور رقت خون اور نشست سے اس کے سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہے ورم اور نشست میں یہ فرق ہے کہ ورم میں اُغل اور گرانی ہوتی ہے اور نشست میں نہیں ہوتی اور یہ بھی فرق ہے کہ ورم میں چھونے سے درد ہوتا ہے اور نشست میں اکر دبانے سے درد سا کن ہو جاتا ہے اور ام اس کا دور ہو جاتا ہے۔ اور قرقرہ اور ڈکار بر و وقت دبانے نشست کے پیدا ہوتی ہے اور ام عارہ علاوہ اعراض مشترک کم کوہ بالا کے الہاب اور تپ اور نشستگی میں سریک ہوتے ہیں مگر ورم صفر اوی کا الہاب شدید اور نشستگی قوی تر اور اُغل اور گرانی اس

میں کمتر ہوتی ہے اور درد اس ورم کا لہاب کی طرف بے نسبت تند کے زیادہ مائل ہوتا ہے اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہے اور ارم اصلب سوداوی طحال کے ان میں خبث نفس اور بیجان غم اور سواس کا زیادہ نہیں ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے اور اختلاط ذہن جو بقوت ہوان اور ارم کے ہمراہ نہیں پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت مادہ ورم بکثرت ہواں لئے کہ مادہ ورم سوداوی کا میلان مختلف جہت سر کے ہے یعنی اسفل کی طرف مائل ہیں گوئی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہو جاتا ہے اور وہ یہ بات ہے کہ چونکہ طحال کو شرکت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مسآرکت دماغ سے ہے لہذا تو سط ایڈیٹ حجاب کے دماغ بھی متاذی ہو گا اور اختلاط ذہن عارض ہو گا کبھی زبان پر سیاہی طحال کی اور ارم صلب میں آ جاتی ہے اور رنگ بدن کا بھی سیاہ ہو جاتا ہے اور سختی طحال کی بر وقت دبانے کے محسوس ہوتی ہے اور قرقفر نہیں ہوتا ہے ہاں اگر ہمراہ صلابت کے فتح بھی ہو پھر تو قرقفر بھی ضرور پیدا ہو گا صلابت طحال کے ہمراہ تپ لازم نہیں ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہیں بیشتر صلابت طحال کی وجہ سے دووں پنڈلیوں میں پاؤں کے قروح پیدا ہوتے ہیں اور دانت اور مسوز ہے میں تاکل یعنی ٹرآئند پڑ جاتی ہے بسبب نلیظ ہونے اس خونکے جو پنڈلیوں تک اترتا ہے اس سے قروح پیدا ہوتے ہیں اور بسبب فاسد ہونے سے اس بخار کے جو طحال سے اوپر کی طرف صعود کرتا ہے لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لشکے مژجاتے ہیں بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا بحران اس مرض کا ہوتا ہے اس لئے کہ بہت ایسے آدمی جو ورم طحال میں گرفتار ہوں جس وقت ورشت اور سخت اقسام ریاضت ان سے سرزد ہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہو کر شور پیدا کرتے ہیں اور یہ شورو ہی ہیں جن کا نام بطم رکھا گیا ہے اور اکثر بول مطلع کا مثل سلیم اور صحیح ادمی کے ہوتا ہے مگر جس وقت شخص مطلع ریاضت کرے سیاہی ورم طحال کی تخلیل ہو کر اس کے پیشتاب میں آتی ہے اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشتاب آنے لگتا ہے جو بول میں پہلے نہ تھا پس اگر

سبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کی بھی ہو جب مریض نے ریاضت نہ کی ہو زیادہ فصل کھولنے سے طحال میں ورم پیدا ہوتا ہے اور فصل خریف مطلعوں کی دسمبر ہے اگر صلابت بعد ورم حارکے طحال میں عارض ہوتی ہو پہلے اعراض ورم حارکے موجود ہو چکے ہوں گے پھر وہ اعراض باطل ہو کر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوئے ہوں گے اکثر طحال خود بخون قوی ہو کر خواہ مقومات اور یہ وغیرہ سے قوت پا کر تمام ماڈریڈی کو جو اس میں ہے برآہ اسہال دفع کرتا ہے اور یہ برآز دردی ہوتا ہے مثل منتقل زیتون کے دلیل اس بات کی یہ برآز دردی طحال سے ہے اور جگر سے نہیں ہے یہی ہے کہ جگر امراض سے پاک اور طحال میں بیماریاں موجود ہیں اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال میں لاغری آ جاتی ہے اور ارم بارہہ بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی ملسا کی اور سفیدرنگ کی جس میں تھوڑی سیاہی بھی ہو مطلعوں کو اشتہانے طعام بہبست اور بیماروں کے زیادہ ہوتی ہے مگر قی کرنی ان کو دشوار ہوتی ہے طبیعت میں ان کے قبض شدید رہتا ہے قے اور دست کرانے میں ان لوگوں کے ادویہ قویہ کی حاجت ہوتی ہے علاج اور ارم طحال جو گرم ہوں ان اور ارم کا معالجہ قریب علاج اور ارم حارہ جگر کے ہے بدن حاجت اس مرکے کہ رعایت جانب قبض کی جائے مگر سخین شدید سے خدر کرنا چاہئے ایمانہ ہو کہ جھٹ پٹ ماڈہ غلیظ اور صلابت کی طرف مکل ہو جائے اور اس احتیاط میں جگر بھی طحال کا شریک ہواں لئے کہ یہ دنوں عصو مستعد اس امر کے ہیں کہ ان کے اور ارم حارہ بطرف اور ارم صلبہ سودا یہ کے منتقل ہو جائیں ہاں مگر یہ بات ضرور ہے کہ اور ارم حارہ طحال کے علاج میں ادویہ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملائے جائیں جن میں کس قدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت بارہہ کے ہو جیسے سویا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سر کے ادویہ طحال کو زیادہ نافذ کر دیتا ہے اور واجب ہے کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ میں سر کے شریک رہے واجب ہے کہ ابتداء علاج کی فصل باسلیق سے کی جائے بعد اس کے وہ

عصارات اور پانی ہے امراض جگر میں مذکور ہو چکے پلانے جائیں جو دوا اکثر ورم طحال سے کا ص تجویز کی گئی ہے وہ مقطر جھاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بیدریا آب برگ خیاریا آب خرفہ یا آب پرسیا و شان تازہ ہے مجملہ ان اشیاء کے جوان سے اور ام طھال کو نافع ہیں یہ ہے کہ دود رہم خرفہ ہمراہ سر کے پلانے میں اس لئے کہ ان دونوں کی خاصیت عجب نجح تخلیل اور ام طھال اور صلاحت طھال کے حاصل ہے اور یہ دوا ہے کہ بارگنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے غذا ان اور ام میں وہی ہے جسے ہے باب اور ام جگر میں ذکر کیا ہے زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان اور ام میں زیادہ ہے خصوصاً جب اس کی پیوست شکر اور ترنجین ملانے سے توڑوی جائے جس وقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلاحت کا موجودگی خون کیش سوداومی کی ہے پس واجب ہے کہ فصد بالسلیق اور اسلامیم کی جائے اور اسلامیم کی فصد کھول کر چھوڑ دیں تاکہ ان کہ خون از خود بند ہو جائے اگر قبل سقوط قوت کے از خود بند ہو سکے بیشتر باضطرار فصد بائیں دواج کی کرنی پڑتی ہے اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہے کہ بعد استفراغ سودا کے اس طریقہ سے جو یہ قان ادویہ میں مذکور ہو چکا ہے فصد کریں اور واجب ہے کہ اس قاعدة کو فراموش نہ کریں جو باب علاج صلاحت میں مذکور ہو چکا ہے وروہ قانون یہ ہے کہ ہر دورہ تخلیل کے بعد تلکین کی بھی مدد بیر جاری رہے تاکہ غلط مو جودا و ربا قیماندہ میں نجرا اور سختی نہ آنے پائے پھر اگر اس مدد بیر تلکین اور تخلیل سے فراغت ملے خواہ اس کی حاجت نہ ہو اس وقت واجب ہے کہ استعمال ادویہ مقطوعہ کا کریں جن میں حرارت زیادہ نہ ہو بیشتر یہ اعراض ادویہ مفردہ میں پائے جاتے ہیں اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویہ نہ اکی ہوتی ہے ادویہ مفردہ جن سے فعل اور اثر پیدا ہو سکتا ہے وہی دوائیں ہیں جن میں تلخی اور قبضہ ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو کبھی چند ادویہ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو بالخاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہیں اکثر کوئی دوا ایسی مل جائے جن میں فقط تلخی ہو اس میں تھوڑا سا سر کہ اور کس قدر پھر کری ملادینی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ہم آئندہ بیان کریں گے یہ بھی ادویہ مفید ہیں عحصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور
عده یہ ہے کہ سکنجیں عحصل کی تیار کریں اس قو لوقدر یوں ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے
اور حرف اور شونیز اور غاریقون تہا خواہ سکنجیں کے ساتھ اور قطعوں یوں مقدار شربت ہر
ایک دوا کا ان میں سے جسے اختیار کریں ہر ایک مثقال سے دو درہم تک ہے پانچ
درہم افیتمون ایک او قیہ سکنجیں کے ساتھ بھی یہی اثر رکھتی ہے لیس یہ ہر ایک دوا اگر
مکر استعمال کی جائے بذریعہ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہے اس کو دفع کرے گی اور
طحال کو لاغر کر دے گی اشق اور ترمص خصوصاً جوشاندہ ترمص ہمراہ سکنجیں کے اور
جو شاندہ بر جاسف کا آب خالص میں اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجیں یا ہمراہ جوشاندہ
جعدہ کے پلائیں اور حمام پری سکنجیں میں گھول کر پلائیں عصارہ شوک طبری یا شہبت
ہر ایک شے روزانہ دو درہم پیا جائے اور اس کے اوپر بول مادہ فستر بھی پایا جائے یا
عصارہ غافٹ دو درہم ساتھ جوشاندہ سکنجیں کے بول اور شیر مادہ شتر کے پلانے
میں لفغ زیادہ ہے خصوصاً اگر اسے غرب اور شفخ اور کرفس کو چارہ کی جگہ پایا ہو ضعیف اور
قوی دنوں قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے یہ پھر جس وقت اس کے پینے سے یہ
بات ظاہر ہو کہ ورم گھٹ گیا اور گرانی کم ہو گئی تقویت عضو کی طرف توجہ کرنی چاہئے ٹطم
کو سر کہہنے میں بھگوکر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین چمچے کے تناول کر کے سر کہ کا
بدرقہ دیا جائے تختم ترب ڈیڑھ درہم ہمراہ سر کہہنے کے خواہ جوشاندہ برگ جوز تازہ
سر کہ عحصل میں پکا کر خواہ آب برگ کبر اور سکنجیں یا نارویں ہمراہ سر کہ عحصل کے دیا
جائے مخللہ ادویہ کہ جو بالخاصیت اس غرض کو پورا کرتے ہیں یہ ہیں تختم خرفہ دو درہم ہمراہ
سر کہ کے خواہ بس مخلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی سربت کے شربت ہائے مذکورہ
سے جیسے سکنجیں وغیرہ تراش کدو جوز نرم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کر کے پیس کر
سفوف بنالیں اور دو درہم ہمراہ سکنجیں کے تناول کریں۔ ایضاً تختم قصب و رختم کشوٹ
اور برگ بید سادہ بسبب تلمخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہے تختم حمام اور تختم سر مقیعی

مجھوہ کے بیچ جھاؤ کے پھل اور جھاؤ کی پتی یا لو مری کا پھیپھڑا اور اسی کا جگر دو درہم سکنجین کے ہمراہ یا طحال حمار جوشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کرہ اسپ یعنی بچا سپ کی تلیان دونوں میں جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہئے یا شرگ کو لے کر زنخ کرے اور سوکھا کر کوئٹے اور اس برادہ سے اتنی مقدار لے جو تین انگلیوں میں اٹھ سکے خواہ سات عدد شرگ موٹی لے کر زنخ کرے اور کسی مٹی کی دیگ میں ڈال کر اوپر سے اتنا سر ککھنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائیں اور گل حکمت کر کے تنور گرم میں اس کو کھدے جب پختہ ہو جائے دیگ کو تنور ہی میں رہنے دے تاکہ ان کو سرد ہو جائے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سر کہ میں ماش کرے اور ہر روز دو درہم اس سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے مثل انہیں ادو یہ مفرادہ کے ان ضمادوں کو آمیزش سے سر کہ کی قوت دی جائے۔ ادو یہ مرکبہ جو شرب ہیں جیسے استقولوقندریوں اور طباشیر جو مصلح استقولوقندریوں کے ہے دونوں ملائکر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجین کے تناول کریں فرقہ کبر اور فرقہ فنجکشت جو سکنجین میں بنائی گئی ہوں اور فرقہ رویند جو پوست بخ کبر کی آمیزش سے نہ ہو ہو یا ان کہ حرف ایکجھے اور کلوچی نصف جزو پیس کر شبد کاف گرفتہ میں بقدر تین درہم کے سر کہ آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور ہالیلہ کالمی اس میں سے بقدر ایک چمچے کے ہمراہ بول مادہ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجکشت فلفل ہر واحد چھو درہم سے فرقہ تیار کئے جائیں ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ پرسیا و شان پوست بخ کبر چم خرف چم سداب چم فنجکشت زوفا سب اجزاہ موزن لے کر سفوف بنا لیں مقدار پیشربت تین درہم ہر ماہ سکنجین کے یا بخ کبر اور بیب اور چم شлагم زوفا ان سب کو کوٹ کر سر کہ میں بھگو دیں اور آٹھ پھر کے بعد بہت سامانی ملائکر اس قدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور سر کہ پانی مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجین بزوری تیز اس میں ڈال کر پلائیں خواہ سر کہ میں ابل اور جوز اسرد کو خوب جوش دے کر بقدر قوت وفا کرے پلائیں اور ثقل اسی دو کا بطور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

مشوے حب الہاب سوم بری ہموزن لے کر کوٹ پیس کر بیکجا کریں اور ہر صبح کو بوزن ایک درختی ہمراہ بھیجن خواہ سرکار گوری کے پانی ملا کر تناول کریں۔ دوسرا نسخہ لب حب الہاب تین درختی پوست بخ کبرچار درخت ایک درختی اسطروں اور ثوم ہرواحد چھ درختی جعدہ تین درختی بخ اس نبات کی جوشہور بنام قوالو البدان ہے اور یہی قسم سکرچہ کے نام سے مشہور ہے دو درختی (یہ گھاس وہی ہے جس کی پتی مشابہ برگ آس کے ہوتی ہے اور پتی کے بقیہ میں ایک نشان مشابہ آنکھ کی شکل کے ہوتا ہے جیسے جی العالم کبیر) اور حب الہاب اکبر پھیس عداشق چار درختی بارزو ایک درختی تخم درخت مریم ایک درختی خواہ اسی کی جڑ تین درختی فرد ماڈیڑھ درختی حب المقلیل (اور وہ عنصل بریان اور بالا ہوا ہے) سولھ درختی سب بیکجا کر کے ہمراہ بھیجن بوزن ڈیڑھ درختی کے استعمال کریں اور اصل موجود نے دونیم درختی تجویز کی ہے۔ اور قرص کا نسخہ جو جیسہ ایسا ہی اثر کرتا ہے۔ تخم سون چار درجمنی فلفل سفید اور نبل سوری اشق ہرواہد دو درختی قرص بنائے کر مثل نسخہ سابق کے اس کا بھی استعمال کرنا چاہئے یعنی جو نسخہ اس سی پہلے گزر چکا ہے وہ سرا قرص جو مطلع لین کو نافع ہے اشق اور عوج کا پھل ہرواحد آٹھ درختی پوست بخ کبر اور شرۃ الطرفا فلفل سفید ثوم بری اور عنصل مکد ایک درختی پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کریں ایک قرص وزنی ایک درختی کا ہوا رخوار ک وہی ایک قرص کی ہے شراب عنصل کے ہمراہ دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی دو رطل بخ کر کم آ تھ رطل فلفل سفید فطر اسالیوں اور ایک جزء میری رائے میں مظر کا آنا اور حب صنوبر مکد آٹھ او قیہ بخ سون آٹھا گلکوئی اور بخ جاؤ شیر ہرواحد تین او قیہ سب کو پانی میں گوندھ کر قرص تیار کریں جس وقت کوئی دوا ان دو یہ مزکور بالا میں سے استعمال کی جائے بہتر یہ ہے کہ پانی قطعاً ترک کرادیں اور پلانے میں بھی پانی کمتر مستعمل رہے تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محب جگر کے آب کشیر کے تناول اور اڑ دوا کا کھنچ کرنے پہنچ۔ غذاءات میں بہتر یہ ہے کہ قبل ضماد گانے کے حمام طویل نہار منہ کرایا ہوا اور آہن میں دیر تک بٹھائی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

قوی ہے۔ ایک اور ضماد ہے جو صلاحیت کی تحلیل کر دیتی ہے اشق اور موم صمع صنوبر مکد آٹھ درجی علک ابطم اور مقل اور بارزد ہر واحد چھ درجی کندر اور زن قثاء الحمار ہر واحد چار درجی پکھلنے والے اجزاء سر کے میں بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کریں وہ سرا نسخہ حلبہ آرد کرنے ہر واحد دوا و قیاد شق اور صمع ابطم ہر واحد پانچ او قیہ پوست بخ کبر اور تخم سنبلہ بخ نوم دشتی اور قوه ہر واحد ایک درجی موم دور طل ادویہ سر کے میں بھگو کر زیست کہنہ ملا کر ضماد تیار کر کے استعمال کریں یا میتھی کا آتا اور رائی اور نظر و ن اور انجیر سر کے میں پکایا ہوا اس پر چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کریں یا شہد کو کسی کاغذ کے نکڑے پر جو پیاس سطحی میں برابر ورم کے ہو لگائیں۔ پھر اسی پر پسی ہو رائی چھپر کیس اور مقام طحال پر چسپاں کریں اور جب تک مریض برداشت کر سکے یوں ہی چسپاں رہنے دیں خواہ دس دانہ بڑے بڑے انجیر کے چند کرتین گھنٹہ تک سر کے میں بھگو دیں بعد ازاں جوش دے کر صاف کریں اور ہموزن اس صاف شدہ کے رائی اور بخ کرفس مجموعاً اضافہ کر کے سب اجزاء کو ملادیں بیشتر ان اجزاء کو ملادیں بیشتر ان اجزاء کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہیں اور ماذر یوں بقدر حاجت بھی بڑھاتے ہیں اور سب ملا کر طالاخواہ ضماد تیار ہوتا ہے یا حلبه اور قترومانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سر کے اور اشق اور مرا کندر کے ہموزن لے کر سر کہنہ میں پیس کر کسی روئی کے گالہ پر طلا کر کے موضع ورم پر چمنا دیتے ہیں مجملہ مجرب دوائے جس کو کنڈی نے پسند کیا ہے یہ ہے سداب اور پوست بخ کبرا اور فشنیں اور فونج سر کے تند میں پختہ کر کے کسی نمدے کے نکڑے پر گرم گرم لگا کر ضماد کریں اور جب سرد ہو جائے جدید دوابد این اور ایکس مرتبہ نہار منہ لگاتے رہیں مجملہ اضمدہ پیسہ کے یہ ہے کہ آرد بلوط دور طل لے کر کو ملادی کی آنچ پر پکھائیں۔ اور ایک طل چونہ ملا کر تیار کریں خواہ چونا اور بورہ اور عاقر قرق حا اور رائی ان سب کو قطر ان کے ذریعہ سے لیکا کر کے طلا کریں مگر تپ میں یہ دوا جبھی نہیں ہے یا عاقر قرق حا پانچ او قیہ خروں پندرہ درہم حب ماذر یوں چار او قیہ قردانا تین او قیہ اخروٹ خوشبو ایک

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

گرمی کا متحمل ہو سکے اور اسی جگہ اس کو چلتا کر ہر وقت سر کہ میں ڈبو یا ہوا کمل کا نکلا اس کے طحال پر رکھیں اور بدلتے رہیں جب تک برواشت ہو سکے کہ یہ علاج قوی ہے اس طرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار میں بھی کر سکتے ہیں یہ طریقہ ہے کہ تم کاسنی اور تم خرف اور کدوئے خشک اور تم فنجانشٹ مجموع ہموزن لے کر بقدر دو مشقال کے ہمراہ خوب ترش سکھجیں کے پلا کر پھر اس کے بعد علاج کمل کے نکلوں سے سر کہ میں بھگو کر کریں اکثر جن لوگوں کو ورم طحال مع حرارت ہوتا ہے ان کو آب کاسنی ہمراہ سکھجیں کے شفاقت دیتا ہے اگر مکر پلا یا جائے غذائے مطحول وہی مناسب ہے جو اظیف اور چکنی ہو اقتسم شوربا کے جو ایسے گوشت وغیرہ سے بنایا جائے کہ لطیف اور سبک ہو اور بخونت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سر کہ میں پروردہ کیا ہو خواہ بن سر کہ مینپر وردہ کیا ہو اور تمام غذا ہائے سبک کہ اکثر مقاموں پر ان کا بیان ہو چکا ہے اور ان غذاوں کی ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطوعات کا استعمال کرتے رہیں جیسے خروں وغیرہ مشروبات ان کے آب انگلر ان اور جو پانی کہ اس میں لوہا تنقیدہ بھایا جائے چند رتبہ علاج ورم بلغمی طحال کا معتدل معالجات سختی اور زرمی میں کرنا چاہئے اور استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا اجئے اس لیکہ بلغم اس عضو کا سودا دی ہوتا ہے اور ضماد ہی لگانے چاہیں جو ملیل الملک اور شہت اور چایہ اور سدا بخشک وغیرہ سے تیار ہو سده ہائے طحال کبھی ریحی ہوتے ہیں اور کبھی ورم اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ باب جگہ میں معلوم ہواریحی شدہ کے ہمراہ تمدش دید ہوتا ہے اور بوجھ میں سب کی ہوتی ہے اور ورمی سدہ کے ہمراہ علامات ورم کے بھی ہوتے ہیں اور بادی سدہ کے ہمراہ ثغل اور گرانی تو ہوتی ہے مگر علامات ورم کے نہیں ہوتے علاج بعضیہ وہی ہے جو سدہ ہائے جگہ کا علاج قوی ہے اور اسی باب میں ہم نے ذکر بھی کر دیا ہے رتھ اور ننھے طحال ننھے طحال کا یہ ہے کہ اس میں تمد اور صلابت اور کس قدر بلندی اس کے جنم میں پائی جائے اور دبانے سے قرقہ اور ڈکار پیدا ہوا اور یا ان میں وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہے اس میں نہ ہو علاج یہ معلوم کرنا

چاہئے کہ ادویہ جو لائق استعمال کے صلابت طحال میں اور وہ ادویہ جو قریب قوت کے ان دو اکیس سے ہوں یہ دونوں لائق اس کے میں کا یعنی تجویز طحال کا علاج کیا جائے اس لئے کہ نفع محتاج دوائے مفتح جانی اور محلل کا ہے کہ اس میں قوت قابضہ بھی بقوت ہوا اور بہت تحلیل کے قبض کی قوت زیادہ ہواں لئے کہ ماڈر ریجی خفیف ہے اور یہ حکم برخلاف اس قاعدے کے ہے جو علاج اور ایم میں کیا گیا ہے اور ان ادویہ کیلیے کے سوا خاص چند ادویہ ایسے میں جو اسی نفع کے ماسناب میں اور اس میں زیادہ اثر کرتی ہیں جیسے فنجانشہ اور زیرہ تخم سداب اجوان وغیرہ۔ زیادہ نفع نفع کے علاج میں مجموعہ ناری کا ہے جو طحال پر رکھے جائیں ضرور ہے کہ مریض بھوکار ہے اور ایک دفعہ پوری غذانہ کھانے پائے بلکہ چند مرتبہ کر کے تھوڑی تھوڑی غذا اسے دینی چاہئے اور پانی جب تک ہو سکنے پہنچنے دیں اور اگر پانی میں بھی تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جب تک اس کا شکم ہلاکا نہ ہو جائے یعنی انحدار غذا وغیرہ کا ہونے لے ہرگز سونے نہ پائے اور جس وقت ان کو خواہ رات کو بروقت شکم پر ہونے کے درد کا یہجان ہوا اور لاجبت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دبادبا کر اور اس طرح اور حیلہ کرتے کرتے تال دیا کرے اور سو جائے پھر اگر یہ سب تدبیرات کارگر نہ ہوں تکمید کرنی چاہئے۔ جب معلوم ہو جائے کہ ماڈر سودا اسی زیادہ ہے اور بسبب کثرت کے خوف ہو کہ فتح پڑ جائے گی اخراج اپس کا کردینا چاہئے مشروبات میں ایسے وقت یہ قرص ہے حرفاً بیض بوزن تیس درہم کے کوٹ چھان کر سر کہ تند میں گوندھ کر پتلے پتلے قرص تیار کر کے کسی سفرال پر رکھ کر تنور میں رکھ دیں تاکہ ان کو سوکھ جائیں اور جلنے نہ پائیں ان میں سے کفر صد جو قبل پکانے کے نجملہ تین درہم کے ایک درہم کے آمیزش سر کے اور پکانے کے جس قدر تین انگلیوں سے وہ سفوف اٹھ سکتا ہواں قدر راب بھی لیں یا یہ کفر صد کا وزن جو ایک درہم سے وو درہم تک ہے اتنا ہی لیں اور چونکہ لفظ فر صد کا مشترک دونوں معنوں میں ہے اور شاکد بر اہ وزن کے چند ان تفاوت

نہ ہو پس ظاہر امر دیہی ہے کہ ان اقتراص سے بوزن ایک درہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکر کے سمجھ کر اٹھا لیں) اور اس کو پیسیں اور تخم سنگالا اور جھاؤ کے بچھل پانچ پانچ درہم اور اس قلو قدر یوں سات درہم ملا کر جدید قرص تیار کریں اس جدید قرص سے مقدار شربت تین درہم ہمراہ سمجھیں کے تناول کریں قرص فنجکشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتے ہیں یا ان کے ممکنیں دس درہم جب اسر و دس درہم تخم کا سینی تخم خرفہ ہوا ہد پانچ درہم ان اجزاء سے قرص تیار کریں مقدار شربت تین درہم ہمراہ سمجھیں شکر کے کبھی ایسے مریض کو سفوف چھانکنا فنجکشت اور جوانس اور پوست پنج کبر اور سداب خشک اور وجہ کا بقدر ایک نال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی جوشانہ ادویہ نافع طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہے مروخات اور ضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن فشنین اور روغن نارویں اور روغن قسط اور مرہموں میں سے وہ مرہم ہے جو کرنب اور شیت اور فطرہوں اور زفت اور جاؤشیر سے بنایا جاتا ہے اور فقط ضماد کے ادویہ پس جیسے وہ ضمادات جواباً بگرزشہ میں لکھے گئے جیسے ضماد بجیر ہمراہ سرکہ اور سداب اور فطرہوں اور تخم فنجکشت اور اکلیل الملک اور بالون کے فطولات یہ ہیں کہ سرکہ میں یہی ادویہ جوش دے کر نبول کیا جائے خصوصاً بنا بر اون دونوں طریق کے جو ہم نے کمل کے لکڑے کے استعمال کا بیان کیا ہے اور اس میں پھر خاص کریہ ہے کہ سرکہ میں کبر اور بازو اور کرنب اور جھاؤ کا بچھل اور اس قلو قدر یوں اور برگ فنجکشت اور جوز اسر و اور سداب جوش دیا گیا ہوا اور اگر ارادہ ہو کہ نبول زیادہ قوی ہو جائے اور تپ بھی نہ ہو اس میں اشق اور مقلل وغیرہ بڑھادیں۔ ایضاً فودنچ سداب اور اشنة اور بورق سرکہ میں پکا کر کس قدر پیچکری ملا کر نبول کریں۔ غذا اس مرض کی وہی ہے جو اور امراض طحال میں بیان ہوئے۔

وجع طحال یا ان کے بسبب رتع کے درد پیدا ہوا ورنچ ہو یہ ورم عظیم طحال کا موجود در کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوم زانج طحال اس اک باعث ہو اور اوپر

کے ابواب میں علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہو چکا اگر دروایسا ہو کہ بذریعہ حس کے فقط نہایت اور تما می طحال میں زدیک جذب ایسہ ہی کے محسوس ہوتا ہو پس یہ رفع ہے کہ درمیان غشا اور صفاق کے مشبک ہو کر سامنی ہوتی ہے پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت میں قبض ہو لازم ہے کہ نرم کی جائے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہے فصد اس درد میں کس طرح نہ کرنی چاہئے اگرچہ بڑے دعوے کرنے والے نے طب کے جوانپنے کو فضل الطبا سمجھتا ہے اس کی اجازت دی ہے مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہو اس وقت خفیف فصد کرنی جائز ہے فن سوالہ احوال میں امعا یعنی انتزیوں کے اور مقدعد کے بیان میں اور یہ بیان پانچ مقالوں میں ہو گا۔ پہلا مقالہ الشرح مقدعد اور امعا کی اور مستوں کے اقسام اور چھ انتزیاں جو مشہور ہیں ان کے بیان میں۔ آفرید گار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بے غایت نوع انسان کی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سے پہلی اپنی اس مخلوق کے مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اس کے بدن میں امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یا بس یعنی سوکھے ہوئے اور تعداد میں کثیر اور چکریا پیچیدگی اور گول ہونے میں تھی ان کے زیادتی لاحاظ فرمائی بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اتر کر انہیں پہنچنے بسبب امعا کے گول گھماو کے زمانہ لاکن تک انہیں پیچیدگی اور استدارات میں ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار میں یہ امعا متعدد ہو گئی ہوتیں بہت جلد غذا جوف بدن سے جدا ہو کر باہر نکل جایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علی الاتصال رہتا اور اس کے ساتھ برآز کے خروج میں بھی ہر وقت مصنظر ہو کر پہنچم قضاۓ حاجت کے واسطے اٹھا بیٹھی کیا کرتا۔ پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کی وجہ سے اپنے جملہ امور معیشت سے بیکار جدا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کی اجزبت سے ایڈیا نے خت اور درسان سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور ہر ص زائد خورش طعام سے جس میں مشا بہت بہائم کی ہے بدنام اور مطعون رہتا

لہذا خالق تعالیٰ نے عدو امعاکے زیادہ پیدا کئے اور بہت سی آنتوں کی مقدار بھی طولانی کر دی نظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماو آنتوں کا بھی زیادہ رکھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو ریکیں درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہیں وہ عروق فقط جزء اطیف کو غائے ماکول سے برآہ اپنے منہ اور سوراخوں کے جذب کرتی ہیں جو قوہات معدہ کی جھلیوں میں بلکہ امعاکی جھلی میں پیوست ہیں ماوراء نفوذ کرنے گئی ہیں اور بیشتر اس جزء اطیف سے اسی مقدار کو جذب کرتی ہیں جو کہ مماس جرم عروق مذکور ہے یعنی پوری مقدار جزء اطیف کی غذا سے جس قدر ہے اس میں فقط اسی مقدار کو جذب کرتی ہیں جو سطوح رگہائے مذکورہ سے ملی اور جس قدر کہ جزء اطیف مذکور سے باقی رہ جاتا ہے خوبہ اسی قسم اور نوع کا اور جزء اطیف جو عمق اور اندر وون غدائے بعید کی ہے کہ اس کو قوہات اور منہ عروق مذکور کے چھوٹنیں سکتے پس ان مقداروں کا غذا کی اجزاء نے اطینہ سے جذب کرنا ان رگوں کے لئے یا تو محال ہے اور یاد شوار ہے بایں لحاظ لفظ نے باری تعالیٰ شامل حال ہو کر بہت سے تلافیف اور چیچیدگی امعا میں بتائیں تاکہ جو اجزاء اطینہ غذا کے کسی معا میں اندر وون عمق اسطوانہ غدائی کے ہیں ار ان اجزاء سے مماس سطح کو اس امعا کے نہیں ہو وہ مقدار دوسری امعا کی اجزا میں مماس ہو جائے پس دوباری قسم کے چند عروق کو صاف اجزا اور اطیف جزء مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنے کا موقع جس کے جذب کرنے سے بعض عروق مذکورہ بالا بازاری تھیں شمار میں امعا کے چھ عدد ہیں (۱) وہ انتری جو بنام اثنا عشری کی مشہور ہے اس کے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہے (۲) معاء طویل جو پیدا یہ ہے اور معروف بنام دقاچ اور لفائف ہے (۳) وہ آنت جس کا نام اعور ہے (۵) قلوب (۶) معارض متفقیم جس کو سرم بضم سین مہملہ اور سکون رائے فرشت بھی کہتے ہیں یہ سب انتریاں پشت اور صلب سے مضبوط رباتات سے بندھی ہوئی ہیں اور وہ بندش اس خوبی سے ہوتی ہے کہ ان کے لاکن اور مناسب جو وضع ہے اس میں خلل نہیں آنے

پایا۔ امعا علیاً یعنی او پر کی آن تیں جو ہر خلقت میں باریک پیدا ہوئی ہیں اس لئے کہ حاجت نصیح پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اس مادہ کو جو اوپر کے امعا میں ہے زیادہ ہوتی ہے پہبخت احس شے کے جو یونچے کے امعا میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو مادہ اوپر کی آن تیں میں رہتا ہے جو ہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اس سے (باین نجح کوہ مادہ جو ہر معا میں گھس کر ان کو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہیں ہے اور نہ اس مادہ سے خدش یعنی جھپل جانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہے یونچے کے امعا اعورت سے شروع ہوتی ہیں موئی اور گندہ اور اندر کی جگہ ان کی گرم رہتی ہے موئی ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ یہ مضبوطی اور استحکام مقابلہ اس سختی کا کرتا ہے جو شل غذا کو اکپر اسی معائیں لاحق ہوتا ہے اور حرارت اندر ورنی کا فائدہ یہ ہے کہ عفونت شفل میں جس وقت آنے لگے اسی آنت میں آئے یعنی براز کی بوئے بد کا محل یہی آنت ہے اوپر کی آن تیں میں چربی مطلق نہیں مگر پھر اصل خلقات میں سطح داخلی ان امعا کے تغیری اور پھسلن سے خالی نہیں ہے بسبب اسی رطوبت کے جو بالزو جست اور مخاطی ہے اور وہی رطوبت ان میں قائم مقام چربی کے ہے معاۓ اثنا عشری قمر معدہ سے متصل ہے اور اکامنہ جو کہ متصل معدہ کی ہے اس کو تواب کہتے ہیں اور یہ سب کی سب مقابلہ اثنا عشری اس واسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو یونچے کی طرف دفع کر دیا کرے۔ اثنا عشری پہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہے اور اس کی خلقت کو استغنا بھی اتنی وسعت سے ہے جو مری کے واسطے درکار ہے اور اس استغنا کے موجب دوامر ہیں ایک تو یہ کہ جو شے مری میں نافذ ہوتی ہے یا خشونت اور باصلاحت ہوتی ہے اور حجم اس کا بڑا ہوتا ہے ور جو شے معاۓ اثنا عشری میں آتی ہے اور اس میں نفوذ کرتی ہے نرم اور باسلامت ہوتی ہے اور حجم اس کا باریک ہوتا ہے اس لئے کہ معدہ میں ہضم ہونے کے سب سے اور رطوبت مالی کے ملنے سے یہ اوصاف اس میں پیدا ہو جاتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جو شے مری میں درآتی ہے اس میں قوہائے طبیعیہ بد نی سے فقط ایک ہی قوت کا

اثر پہنچتا ہے اگرچہ از رارڈ یعنی نکلتا اور اتنا ترا لقمه کا اس کامیابی ہوتا ہی پر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہے اور وہ قوت جس کا اثر مری میں پہنچتا ہے قوت جاذب ہے اس واسطے مری کی اعانت برآہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی اور جو شے معاء اول یعنی اثنا عشری میں نفوذ کرتی ہے اور وہ دو تو تونے اثر پاتی ہے۔ ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ ہو جو معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہے دوسری قوت جاذب اس مادہ کی جو معاء اثنا عشری میں ہے اور مادہ سے مراد دونوں کی وہی شفل ہو غزا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بن جاتا ہے یعنی دونوں قوتیں جاذب اور واقعہ اسی شفل میں اپنا اثر کرتی ہیں لہذا راستہ اور راہ خروج اس شفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب تھا اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع شفل کی راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہے اس بارہ میں کہ مری بخزلہ جو معدہ کے ہے اپنی ہمیت تائیفی میں جو طبقات سے اس کو حاصل ہوئی ہے اور یہ اثنا عشری مثل ایک شے غریب و رجد اگانہ کے ہے جو ملخص اور ملی ہوئی معدہ سے ہے اپنے طبقات کے جو ہری اجزائے دونوں طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہے کہ معدہ اور جزء معدہ یعنی مری کو حاجت ہے جذب قوی کی تاکہ غذائے غیر متصشم اور سخت اس تک پہنچے ایسی حاجت معائے اثنا عشری کو بطرف جذب قوی کی اسی سبب سے نہیں ہے جو اپنے مذکور ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے غالب دونوں طبقہ معائے مذکور پر وہ لیف ہے جو عرض میں چلی گئی ہے مگر معائے مستقیم میں کبھی لیف بکثرت طول میں بھی ظاہر ہوتی ہے اس لئے کہ یہ آنت سب آنتوں سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اس کا بڑا ہے کہ محتاج ہے کل اس فضلہ کے جذب کرنے کا جو اس معائے اور پر کی طرف ہے اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی تاکہ سب ان امور کے پوری اعانت پہنچے جنوبی نچوڑے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج انہیں فضول پر اس لئے کہ کم طولانی شے نچوڑ نے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہے اسی طرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور

اندرونی جگہ اس کی باہمیت مخلوق ہوئی ہے امعاکے واسطے دو طبقہ پیدا کئے گئے کہ احتیاط اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بدبو جو رطبوبت فضلہ میں ہوتی ہے دوسری جگہ بسبب دوہری ہونے جلد امعاکے پھیلنے نہ پائے اور تھوڑی سی آفت جو اس امعاکو پہنچتی ہے مخبریہ انتشار عفونت نہ ہوا و دوسری وجہ دو طبقہ ہونے کی یہ ہے کہ ہر ایک طبقہ کا ایک فعل جدا گانہ ہے دوسری سے متعلق نہیں ہے یہ آنت برہ خلاقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کرے گی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آتی ہو فائدہ اس میں یہ ہے کہ انداز عشق وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اس لئے کہ نفوذ اور اتر جانا عشق کا سیدھے اور روز روہ میں بطرف اسفل کے بہت آسان ہے بہبست اس روؤہ اور آنت کے جو کچ اور کسی پہلو میں جھکا ہوا ہوا یضاً ایسی سیدھی خلافت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہے وہ فائدہ یہ ہے کہ اس کا سیدھا اتر جانا بدن سیلان اور خم ہونے کسی جانب کے مقید اس امر کا بھی ہے اور تمام اعضا جو دہنی باہمیں طرف سے گرد معدہ کے بعض اجزاء کے واعز ہیں ان کے اکتفا اور فراہم کو اس آنت نے بسبب سیدھی اترنے کے منع نہیں کیا چلا جیسے کس قدر حصہ جگہ کا جو دہنی طرف معدہ سے لگ رہا ہے اور اس طرح باہمیں طرف ایک جزء طحال کا جو معدہ کو چھوڑ رہا ہے اور سب امعاکے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوصاع مخصوصہ کو اشاعتی کے سیدھی اترنے سے کسی قسم کا دباو اور خلل نہیں پہنچا۔ اشاعتی نام اس آنت کا اس واسطے رکھا گیا ہے کہ ہر شخص کی نانپ سے اپری بارہ انشت اس کے بدن میں یہ آنت لانجی ہوتی ہے اور اس کے منه کی وست بھی ایسی ہی زیادہ ہے جس کا نام ابواب رکھا گیا ہے دو جزر معاہد قیقدہ کا جو متصل اشاعتی کی ہواں کا نام صائم ہے اسی جزء میں پیچیدگی اور لپیٹ اور گھماو شروع ہوا ہے گویا آنت کے چند خزانے اور خانے بینا اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطبوبات اور فضول سے رہتی ہے یا ان کے فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے سبب اس کے خالی رہنے کا معافہ دو چیزوں کے باہم گراں کے

خالی کرنے پر ہے پہلی کھینچ جاتا ہے اس لئے عروق ماسا ریقا کا اکثر ان میں اپنا فعل انہیں امعاء میں کرتی ہیں بہ سبب اس کے یہ معاسب سے زیادہ قریب جگر کے ہے اور کسی آنت میں شعبہ اساریقا کے اتنے نہیں ہیں جس قدر اس آنت میں ہیں اور بعد اس آنت کے کثرت استعمال شعبہ ہائے ماساریقا میں معااء اشائشی ہے اور یہی معااء صائم رض میں لا غر اور چھوٹی ہو جاتی ہے اور تنگی بھی زیادہ اسی معااء صائم میں بر وقت مرض کے آ جاتی ہے اور دوسرا حصہ اسی کیلوس کا جو معااء صائم میں آتا ہے سے جدا ہو کر جو آنت اس کے نیچے ہے او دھر کھینچتا ہے اس لئے کہ مرہ صفر امرارہ سے ان امعاکی طرف کھینچ کر آتا ہی اور جب تک یہ مرہ صفر اغراض اور بے میل ہوتا ہے لہذا تو غسل اور دھونے امعاکی اس صفر میں شدید ہوتی ہے اور قوت وافعہ کے بیجان میں لانے کی صفت اس میں بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہے پس بسبب غسل اور دھونے کی اعانت طبیعت دفع کرنے فضول پر بجانب احتفل کرتا ہے اور انہیں دونوں احوال مذکورہ بالا کی وجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہے لہذا انام اس کا صائم رکھا گیا ہے معارض صائم سے متصل ایک جزء معااطویل کا ہے جو پیچیدہ ہے اور شدید یعنی چکردار کہ ایک چکر کے بعد دوسرا چکر ہے منفعت اس کے اکثر چکروں میں اور اسی طرح گول گھماو کی منفعت وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے اور وہ منفعت یہی ہے کہ خدا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہر نے کی وجہ سے چونے والی رگوں کے منہ سے اس کو اتصال دیر تک رہے اور دفعۃ اتصال کے بعد دھر دوسرا اتصال ہوتا رہے یہ آنت جس کا زکر ہو رہا ہے اخیر آنت امعا علیا سے ہے جس کو معااء و قاق کہتے ہیں اور ہضم کا فعل انہیں امعاء میں زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت امعاء زیرین کے جن کو امعاء غلاظ کہتے ہیں اس لیکہ امعاء سفلی کا پورا پورا فعل یہ ہے کہ براز کو شفیل کریں اور ہٹا کر باہر خارج کریں مترجم کہتا ہے اور دوسرا نسخہ فعل کا ہے اس کی صحت پر یعنی یہ ہیں کہ تمام و مال فعل امعاء سفلی کا یہ ہے کہ فعل غذا کو بصورت براز کے بنادیں اور ہیئت برازی کا افاضہ اس پر کریں متن

اگرچہ یہ فعل یعنی افاضہ صورت برآزی بھی خالی فعل ہضم سے جو حلوم استعمالہ کے نہیں ہو سکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت چونے اور جذب کرنے سے اسی شے کے جواضل معاوے میں ہو بھی یہ آنت خالی نہیں ہوتی نام اس آنت کا اعوراں واسطے ہے کہ صورت اس کی مثل کیا ہے اور سوائے ایک نہ کے اور کوئی سوراک یا وزن اس میں نہیں ہے کہ یہی منہ سے لیتی ہے اس سے کو جواں میں اوپر کے اعضا نے آتی ہے اور پھر اسی منہ کی طرف خارج کر دیتے ہے اور دفع کر دیتی ہے جو مقدار مقابل دفع کرنے کے ہو وضع اور جائے نہاد اس کی پیچھے کی طرف تھوڑی تھوڑی ہٹتی ہوئی ہے اور میلان یعنی جھکاؤ اس کا واقعی طرف ہے۔ اعور کی غلاقت چند روز منافع کے واسطے ہوتی ہے ازانجلہ ایک یہ ہے کہ شغل کے واسطے ایک ایسی جگہ چاہئے تھی جہاں بند ہو جائے اور اسی سبب سے پھر اب اس کو حاجت اس بات کی نہ رہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جبکہ وہ معاوے سفلی میں پہنچتا ہے وہاں ٹھبرا کرے اور تھوڑی مقدار شغل کے واسطے جائے قیام امعا سفلی میں ضرور ہے بلکہ شغل کے واسطے ایک مخزن اور جائے فراہم ایسی بنی رہے کہ سائل اسی مخزن میں جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اسی جگہ سے دفع ہو جائے جس وقت اس کا شغل ہونا یعنی بیبٹ براری ہونے کی اس پر تمام ہو جائے۔ ازانجلہ یہ فائدہ ہے کہ یہ معاوے ایک ایسا مبدأ ہے جس میں استعمالہ غذا کا بطرف برآز اور شغل ہونے کے تمام ہوتا ہے اور آمادگی امتصاص رطوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معاوے پر ماساریقا سے طاری ہوتا ہی اگرچہ خود اعور میں یہ امتصاص بالذات نہیں ہے کیونکہ وہ متحرک ہے اور شغل یعنی ایک جگہ سے وہ سری جگہ جانے والا اور متفرق الاجزاء ہیا اور امتصاص ایسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اس وقت ہوتا ہے کہ بسلامت جگر سے برآمد ہو اور قریب جگر کے معاوے اعوراں واسطے مخلوق ہوئی تاکہ جگر سے بسب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پیچے معدہ کے ہضم کی وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اس کو

ایسے حال میں تھی کہ وہ سدا محصوراً و مجتمع تھی ایک شے واحد میں زامنہ طویل تکا و رکود وہ عضو یعنی معدہ ساکن اور مجتمع الاجزاء تھا پس اب نسبت جگر کی طرف معانگا ظاکر کے مثل نسبت معدہ کے مثل نسبت معدہ کے ہے طرف امعاء و قاق کے اور اسی سبب سے انور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اس کو قربت ہوتا کہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کی وجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہ گیا ہے اور پورا پورا ہضم نہیں ہوا اور نہ اس میں صلاحیت ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اس کا امتصاص کرے ایسی خام غز اکو بطرف عہدہ اخلاق ایمنی خون بن جانے کے پھر دے بوجہ قربت جگر کے اور یہ کامی اس وقت ہوتی ہے جبکہ معدہ میں ہضم پانے سے وہ غذائی عصی رہے اور پوری پوری اور تمام مقدار ماکول مشروب ہوتی ہے وہ سرے یہ کہ انفعاً یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا واسطہ ایسی غذا کے جزو یادہ مطبع بر ہضم ہے بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہوئے غذا کے رطوبت میں بدرقه مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہرنہ ہو سکتا تھا پس وہ غذائے مطبع ہضم ایسی شے میں ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے باکل عاصی ہے مترجم خلاصہ ان دونوں فقرہوں کا یہ ہوا کہ خامی ہضم کی کبھی تو یہ سبب کثرت مقدار غذاۓ کے ہوتی ہے اور کبھی یہ سبب کثرت آب مشروب کے ہوتی ہے اور اگر دونوں امر جمع ہوں پھر تجھہ اور بد بضم ضرور واقع ہو گی متن اور اب کہ غذا جگر میں پہنچ کر رطوبت عاصی سے جدا ہو گئی اس کے بعد انورہ میں پہنچی ہے جو شے یعنی رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوہا ضمہ کی تھی اس سے یہ کیلوس جدا ہو چکا یعنی امتصاص رطوبت کا جگر میں ہو چکا ہے پس جس وقت قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اب اس سے ملے گی اس کو امادہ بر قبول انفعاً اور مجرد یعنی خالی اس مانع اور نافرمان سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہیں تھا اور اب سوائے اس فضلہ کے جس کے نسبت امید اس بات کی تھی کہ بر ازا ہو کر دفعہ ہو جائے اور اخلاق ایک طرف مستحیل نہ ہو گا اور کوئی شی اس کیوں کے ہمراہ نہیں ہوا اگرچہ مقدار بر ازا بننے کے قابل ہے دونوں وقت یعنی اب بھی اور معدہ میں بھی موجود تھی مگر

معدہ میں یہ مقدار ایک اور شے میں دو بی ہوئی تھی یعنی اس کیمیوں کے ہمراہ نقل بھی تھا اور قوانین میں پہنچ کر فقط یہی فضلہ رہ گیا تھا جس نے معدہ میں کیمیوں کو ڈبو رکھا تھا اور وہ شے جو اس کیمیوں کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر مقابل انفعال اور قبول کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جب کہ وہ شے معدہ میں بھی کس قدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد و اس کو اسی جگہ یعنی معدہ ہی سے تھی جس وقت کے مواعظ تاثیر فاضل سے کامی ہو۔ پس معاوقہ لوں ایسی آنت ہے جس میں ہضم اس مقدار غام کا پورا ہوتا ہے جو معدہ میں ہضم سے عاصی ہوا اور اس مقدار سے بڑھے جو نہ ہضم ہو جاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضم کی وہاں کرتی ہے اور اس مقدار غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات میں ہے۔ اس میں اور قوت فاصلہ یعنی ہاضم میں وہی مانع ہوتی ہے از قسم کیمیوں رطب کے جو رطوبت میں ڈوبا ہوا ہے اور اب اسی مقدار غیر منہضم کی یہاں پہنچ کر یہ کیفیت ہوتی ہے (بسبب ارتفاع مواعظ کے) کہ ٹھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی ہاضم اس کے فساد ہضم کی اصلاح کر دیتی ہے اور یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جس وقت یہ کیمیوں ایک جگہ ٹھہرے اور سکون کی جگہ مچل سکون اور قرار معدہ کے قو لوں میں پائے اور متحرک نہ رہے اور ٹھہرنا ابھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہاں ہو سکے پھر اس جگہ سے جدا ہو کر ایسی آنت میں پہنچ جہاں سے معدہ امتصاص کر سکے ایک گردہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اور اس لئے پیدا کی گئی تاکہ اس میں کیلوں دیر تک ٹھہرے اور پا کیزہ اور صاف کر کے جگہ سے باقیہ غذا کو تمام و مال اپنی طرف لے آئے انہیں لوگوں نے ایسا ہی گمام کیا ہے کہ ماسار یقائقاً سوائے اعور کے اور کسی آنت سے نہیں ملتی ہے اور ہر آنینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنی والے نے خطا کی ہے اور منفعت معاء اعور کی وہی ہے جو ہم نے بیان کی ہے اس معاء اعور کو ایک ہی منہ اور ایک ہی سوراخ کافی ہے اس لئے کہ اس کی وضع اور نہاد مثلاً معدہ کے طول بدن میں نہیں ہے مخلدہ منافع اس کے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے اجتماع ایسے فضول کی ہے

کوہس ارے فضول کل امعا میں جاتے اور رواں ہوتے قوٰں پیدا ہونے کا خوف ہوتا
پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور میں فراہم رہے تو روائی سے بطرف اور معا کے باور د
ہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوئی کہ باقتضاۓ طبیعت
سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جائے اس لئے کہ جو شے یکجا فراہم ہے اس کا دفع ہونا
آسان تر ہے بہت اس شے کے جو متفرق اور پریشان ہو تجھے منافع اسی اعور کے یہ
بھی ہے کہ یہ آنت جائے اُمن ان کیڑوں کی جن کا پیدا ہونا امعا میں ضروری بات
ہے جیسے دید ان اور حیات اس لئے کہ ان کیڑوں سے کوئی بدن خالی نہیں ہے اور ان کی
پیدائش میں بدن کے بہت سے منافع میں بشر طیکہ شمار میں تجوڑے اور مقدار میں
چھوٹے چھوٹے پیدا ہوں اور یہ آنت نہایت درجہ اولیت ہے اور ان کی پیدائش میں
بدن کے بہت سے منافع میں بشر طیکہ شمار میں تجوڑے اور مقدار میں چھوٹے چھوٹے
پیدا ہوں اور یہ آنت نہایت درجہ اولیت اور اشتقاق اس بات کا کرتی ہے کہ بخ
ران میں پھٹ کر اتر آئے اس لئے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہے نہ کسی سے اس کو رابط
ہے اور نہ کسی ایسی شے سے بندھی ہوئی ہے جو ماساریقا میں ہے اس لئے کہ اس آنت
میں کوئی شے ماساریقا سے نہیں آئی ہے جیسا کہ برہا خلط بعض لوگ کہتے ہیں۔ اعور
کے نیچے کی طرف وہ آنت ملی ہے جس کا نام قولون ہے اور قولون ایک آنت موئی اور
تلگ ملوق ہوئی ہے جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہے اس قدر داشتی جانب کو
ماں ہوتی ہے تا کہ ان کے جگہ سے قریب ہو جاتی ہے اور اسی جگہ پھر بائیں طرف کو جھاتی
ہے اترتی ہوئی پھر جب محادی جانب چپ کے ہو جاتی ہے اس وقت پھر یہ معار داشتی
جانب اور پیچھے کی طرف مائل ہوتی ہے اترتی ہوئی اور اس جگہ معاً مستقیم سے نہ جاتی
ہے۔ قولون بروقت گزرنے قریب طحال کے تلگ ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے ورم
طحال منافع خروج ریاہ کا ہوتا ہی اور جب تک کہ ہاتھ سے اس جگہ نہ دبا نہیں ریاہ
صادر نہیں ہوتی۔ قولون کی خلقت میں یہ منفعت ہے کہ شفل کو جمع کرے اور روکے

رہے جب تک کو دفع نہ ہو جائے اور دفع کب ہوتا ہے جب پورا پورا یہ سفل اجزاء نے غذائے سے بشرطیکہ ان کی آمیزش اس میں ہو پا ک ہو جائے اور تراشل یعنی مقدار برداز کی باقی رہ جائے۔ یہی قلوں وہ آنت ہے جس میں قونخ اکثر حاضر ہوتا ہے اور اسی قلوں سے لفظ قونخ کا اشتھاق ہوا ہے معاہ مستقیم وہ آخری معاہ ہے قلوں سے اسفل کی طرف متصل ہوتی ہے پھر اس جگہ سے سیدھی اترتی ہوئی سفرہ سے ملتی ہے تکیہ اس آنت کا تہہ گاہ کی پشت پر ہے اور وسعت اس میں اس قدر ہے کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہے اور گویا معدہ کی مقدار جنم بیان کرتی ہے خصوصاً جانب اسفل اس آنت کا کوہ زیادہ وسیع ہے منفعت معاہ مستقیم کی شغل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہے خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہے معاہ مستقیم کے واطے چار عضله پیدا کئے ہیں چنانچہ اوپر ان کا حال معلوم ہو چکا ہے اس آنت کو خدا نے مستقیم اس واسطے پیدا کیا ہے تا کہ دفع ہونا فضلہ کا اس سے با آسانی ہو جائے اور جو عضله کو دفع فضلہ پر اس آنت کا معین ہو وہ عضله خاص معاہ مستقیم میں نہیں بلکہ متعدد پرواتع ہے اور یہ آٹھ عضلات ہیں اب چاہئے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہم نے کی ہے تشریح امعاء اور اکثر منافع امعاء کے سمجھانے میں کافی ہو کوئی شان اعضا میں سے جو مجری غذا کے ہیں عضل سے لے کر دونوں طرفیں تک یعنی سرے سے لے کر جومری اور حلقوم سے شروع ہوا ہے اور اسفل کی جانب ان کے جو متعدد تک پہنچی ہے متحرک نہیں ہے۔ اور کل امعاہ تک بہت سے اور وہ یعنی ساکن ریگیں اور شرائیں اور عصب جو اکثر اعصاب جگہ سے ہیں آئے ہیں اس لئے کہ حاجت ان امعاء کو کثرت حس کی ہے فصل دوسری روائی شکم کا بیان تمام تمام وجہ سے اور جملہ اسہاب شکم کی روائی اور دستوں کے آنے کی حتیٰ کہ زلق الامعا اور ہیضہ اور ذرب اور کون کے دست اور اندفاع اشیاء کا جگہ سے اور طحال سے اور دماغ سے اور جمیع بدن سے اور زخیر کا بیان بھی اسی فصل میں ہو گا۔ جاننا چاہئے کہ جو استھاق ہے یا بسبب کھانے پینے والی اشیاء اور ہوا کے ہوتا ہے یا بسبب

اعضا کے ہوتا ہی ہم چاہتے ہیں کہ پہلی اسی اسہال کا بیان کریں جو بہ سب اعضا کے ہوتا ہے۔ اعضا کے سب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہے۔ یا تو معدہ سے ہے یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدن کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض اسباب میں شریک ہیں اس لئے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سوء مزاج کے ہو گا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہے یا دافعہ کو قوی کرتا ہے اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد ہو گایا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا میں در آیا ہوا ہے اور لخترا ہوا ہے انہیں اعضا میں انہیں طریقوں سے جس طرح طریقہ ان کے پیش کا ہے یا کوئی مرض آلی اسی عضو میں ہے یا وہی مرض کا ورنہ کوئی وہاں پہنچے خواہ کوئی قرحد پیدا ہو یا شگا^{فتا} اسی عضو کی اس کا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہے اس کے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اسی جگہ یعنی ابواب جگر میں ہم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سہ بائے جگرو غرہ سے ہوتا ہے اور اس طرح جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہے اس کو بھی ہم نے بیان کیا ہے جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اس کا سبب یہ ہے کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہیں اور دست لاتے ہیں خواہ امعا پر گرتے ہیں اور غذا کو فاسد کر دیتے ہیں اور بھی نزلات نفس خود ہمراہ غزا کے بسبب اپنے ازالق کے گرتے ہیں اور بسبب قوت دافعہ کے برادر دفعہ ہوتے ہیں۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہے پس ان وستوں میں سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہیں ہوتا ہے بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس کا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہے۔ اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعیف ہوتی ہے پس اتنی دیرینک غزا کے ٹھہر نے کا تحمل کر سکتی ہے کہ اس میں سے کس قدر ہضم جید کو پہنچ جائے اور کس قدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اس کے علاوہ چونکہ بروڈت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہے قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوں بر معدہ کے بتدریج مثل حالت صہت کے قادر نہیں ہوتی ہے لہذا دست کے

طور پر مقدار کثیر دفعہ نکلتی ہے اور یہ ضعف اکچھا تو سوہ مزاج بارد سے عارض ہوتا ہے اور حار رطب اور یا بس سوہ مزاج سے بھی ہوتا ہے اور خط پر ہے تجویز اس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ میدہ کو فقط اکثرت بلغم سے ٹھہرایا ہے اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالباً وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہے یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہے جس کے زمانہ طولانی تک رہنے سے خوف استقنا کا ہوتا ہے اور کسی سوہ مزاج سے کیوں نہ ہواں کا علاج دشوار ہے جبکہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہے جس وقت کس طبق امعا اور معدہ اور گہائے معدہ کے منہ میں رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جس میں حفاظت اوقات حساب سے پوری ہوتی ہے اور اکثر مخبر صحیح ردی اور قرروح کی طرف ہو جاتی ہے کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہے کہ اس وقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور اس کو طبیعت خواہش کرتی ہے کہ فوراً خارج کر دے کبھی لق اور چھسلن معدہ یں بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہے پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہیں رہتا اور یہ قسم دراصل ان اقسام اسہال معدی سے جن کو ہم بیان کر چکے ہیں الگ نہیں ہے مگر پھر ہم نے جو اس کو بالتفصیل جدا گانہ بیان کیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی نہیں اکثر مخبر باستقنا ہوتی ہے اور بقراط اسی قسم میں اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستا بش کرتا ہے اس لئے کہ آروغ ترش حرارت زائد کے پر اگنده ہونے پر دلیل ہے جس حرارت سے انہنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہے گوں کو سقدر کیوں نہ اٹھتی ہو اور اگر چوہ حرارت پوری نہ ہو مگر چونکہ بعد اطلاعے حرارت اور غلبہ برودت کے ٹھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہے لہذا امید اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ترشی ڈکار کی پیشتر قطع لزووج ببلغم کامعدہ سے کر کے جب معدہ نزوجت سے پاک ہو جائے گا تب اسکا اور ٹھہرنا غذا کا تازمانہ ہضم حید پیدا کرتی ہے پس اب ستودگی ترش ڈکار کی دوراہ سے ہوتی ایک تو براہ دلیل

ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول میں بیان ہوا کہ ترش ڈکار پیدا ہوئی حرارت پر دلیل ہے وہ سری برآہ سبب ہونے کے یہ ترشی قاطع بلغم ہے کبھی یہ زلق معدہ قتروح معدہ سے یا قتروح سے ان اعضاء کے جو قریب معدہ کے ہیں عارض ہوتا ہے قریب کے اعضاء کے قتروح سے چونکہ درد اور ایڈا میں معدہ بھی متاذی بشرکت ہوتا ہے اور پہلے یہ شرکت درد میں قتروح سے ہوتی ہے اور یہ بات معدہ میں کمتر ہوتی ہے کبھی اسہال معدہ اور ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ معدہ شامل ایسے اخلاط رو یہ کا ہے جو اسی معدہ پر ریش کر کے تمام بدن سے گرتے ہیں پس طعام اور غذائے ماکول معدہ میں بگڑ جاتی ہے کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیوں نہ ہو اور اس کے آذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی اور معدہ سے جدا کر دینے کی حاجت ہوتی ہے پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف نہ ہو تو اس طرف اس غذا کا اخراج بذریعہ تے کے نہ ہو سکے گا بلکہ بذریعہ اسہال نیچے ہی اتنا اس کا واجب ہو گا۔ اور بیشتر برآہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط فاسدہ کا اس وجہ سے نہیں ہوتا ہے کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کر دیتے اور معدہ کو محتاج اس کے اخراج پر کر دیتے ہیں بلکہ اسی غذا میں ایک قوت ایسی ہوتی ہے کہ معدہ اس کو ٹکروہ جانتا ہے لہذا اس غذا کو منع اور اشیاء یعنی اخلاط کے ہمراہ اسی طعام کے دفع کر دیت اے یا ان کے خوانہ نیں اخلاط میں بذاتہ (یا اسی نئے غذا میں) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطوعہ مری اور بد ذاتی کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کثرت انصباب سودا کا نام معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہے پس ان اخلاط کی یہ کیفیت سبب اسہال معدہ کی ہوتی ہے کبھی اسہال معدی بسبب ریاح اور نفع کے عارض ہوتا ہے کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتے ہیں لہذا وہی امر عارض ہوتا ہے جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ (طبعیت غذائے غیر منہضم اور فاسد بہ سرعت برآہ اسہال دفع کر دیتی ہے اور قوت اعلیٰ معدہ کی مانع تے کو ہوتی ہے) کبھی زلق معدہ کا کسی ایسی شے کی وجہ سے نہیں ہوتا (جو علاہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط منسدہ رو یہ جو

غذائے مل کر دست آور ہوتے ہیں) بلہ خود اسی غذائے ماکول کی وجہ سے نہ برآ رہ کیفیت مزکورہ غذا کے ہوتا ہے بلکہ برآ رہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہے اس لئے کہ غذا جس وقت بکثرت کھائی جائے قوت ماسکہ و مفہور کر کے جیسی کھائی گئی ہو ویسی ہی بخوبی برآمد ہوتی ہے بالاتصرف ہضم کے اور کبھی اس وجہ سے ہوتا ہے کہ غذائے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا یوچہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات میں اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے کبھی اسہال معدی ہے سبب ان درد ہائے شدیدہ کے ہوتا ہے جو معدہ میں خواہ قریب کے اعضا میں ہوں کہ انہیں او جائے کی وجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ او جائے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ورم کی وجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے اعضا میں ہو کر ان کی ایڈ معدہ تک پہنچے اسہال امعا جو اسہال کے بسبب امعا کے عارض ہوتا ہے لازم ہے کہ ہم پہلے تین امعائے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہی اس کو بیان کریں ہم کہتے ہیں کہ جو اسہال ان امعا کے سبب سے ہوتا ہے یا اس کے ہمراہ تجھیں خراش بھی ہو یا نہ ہو تجھیں سے مراد یہ ہے کہ سطح انتوں کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی شی یا مواد حارہ صفر اور یہ ہیں یا مواد ہموئی جو تیز اور باحدت ہوں خواہ مواد صدیدی ہوں یا مدد ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو خاص امعاء سے پیدا ہوتے ہیں خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہیں ار امعا تک پہنچ کر خراش مزکور پیدا کرتے ہوں اور اسہال کبدی بھی تجھیں میں اس طرح ہے چنانچہ بیان پورا پورا اس کا ہو چکا ہے اور جو اسہال کبدی بھی ورم کے جو ضعف جگہ سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی نسبت اس اسہال کبدی کے جو ضعف جگہ سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی ورمی زیادہ ہے تجھیں اور اسہال طحالی اور مراری اور سدی اور جو اسہال کو قرروں معدہ سے پیدا ہوتا ہے اور قرروں مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام اور ہر واحد

ان کا اسی میں داخن ہے کہ مادہ اسہال و صری جگہ پیدا ہو کر (امعا میں پہنچتا ہے اور اس وقت ہمارا کلام ایسے اسہال میں نہیں ہے بلکہ اب تو ہم اسی اسہال میں گفتگو کرتے ہیں جس کا مادہ خاص امعا میں پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم یعنی اسہال معانی یا توارم امعا سے پیدا ہوتی ہے اور یا بسبب اندر مرار کے امعا میں خواہ بسبب خون کے جو کہ جگہ سے امعا میں ریختہ ہوا ہی اور حرارت اس خون میں زیادہ ہے خواہ بسبب کھل جانے کسی رگ کے اوپر کی طرف امعا سے خواہ نیچے امعا کے یہا ہوتا ہے تاکہ ان کہ کسی دوائے سہل نے امعا کو مجروح کر دیا ہے جیسے کہ تم حضل کا یہی اثر امعا میں ہوتا ہے یا قلاع یعنی اوکھڑ جانے قروح سے جو باعفونت ہوں خواہ مڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جن میں عفونت نہ ہو یا ایسے قروح جن میں چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معار غلط میں ہوں اور ان امعا میں قروح کا ہونا اعلم ہے یا ان کہ یہ قروح معاو و قاق میں ہوں اور نہایت صعب اور دشوار ہیں خصوصاً جو قرح معارضات میں پڑے پس یہ قرح تو شائد کبھی اچھا نہیں ہوتا جائے کہ اگر معاو صائم پھٹ جائے کہ اس کے التیام کی تو کس طرح امید نہ ہوگی اس لئے کہ رگوں کی اس امعاء میں کثرت ہے اور جدید ارجمند بھی اس اس کا بڑا ہے اور جس اس کا باریک ہے اور مرار خالص مرارہ سے بے آمیزش کسی اور خلط کے اسی آنت میں جاتا ہے اور اس سبب سے کہ اس کا ماؤف بڑا ضرر اور سخت ایڈا ہوئی کرتا ہے اس لئے کہ اس آنت کو عضوریں یعنی جگہ سے قرب ہے اور کوئی آنت اس قدر جگہ سے قریب نہیں جتنی کہ صائم ہے اور دوا بھی معاو صائم میں ٹھہر نہیں سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکل جاتی ہے۔ قروح امعا میں یا تو خراش سے شعل کے پیدا ہوتے ہیں یا تیزی سے مرار کے یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت امعا میں ہو کر جب وہ خلط وہاں سے جدا ہوتی ہے قرح ڈلتی ہے خواہ اور ارم کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جموا و مختلف اور موزی کوشامل ہوں اور ان کا گزر امعا کی طرف ہو قرح پیدا ہوتا ہے جو قسم تج سوداوی کے ابتداء واقع ہو وہ قبال

اور مہلک ہوتی ہے اس لئے کہ وہ قسم سرطان متعفن ردیل ہوتی ہے اور جو قسم اسہال سوداومی کی آکر جمیات میں ہو وہ زیادہ تر مہلک ہے اگرچہ بھی اس سے خراش اور نجح نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط اسہال سوداومی ہوتا ہو خصوصاً وہ اسہال آخر جمیات کا جس کے زمین پر گرنے سے زمین پھر پھدا جائے اور بواس کی کھٹی ہوا اگرچہ بھی قوت مریض باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداومی اگرچہ حالت صحت میں بھی ہو جب بھی قاتل ہواں لئے کہ ایسے اسہال سوداومی تصور کرنا چاہئے جس کو طبیعت نے براہ مذہب دنی دفع کر دیا ہے اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید غافیت کی ہوتی ہے۔ قرحد کے سبب سے سہال کبھی بعد درم کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست اور کھیرنے والی اور فارو یعنی چھپنے والی سے ابتدأ پیدا ہوتا ہے مثلا جیسے کسی دوائے کھل یا ندائنے بالزوجت سے جو پہلے تو امعا میں چپک جائے اور پھر چھلتا ہوا امعا سے یا کوئی غذا نے سخت کر اس کے گزرنے سے خراش اور نجح پیدا ہو کبھی چند اخلاق سے جنہوں نے پہلے اسہال پیدا کیا پھر اس کے بعد قرحد ڈال دیا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسہال مراری اگر وہ ہفتہ برادر رہے قرحد ڈال دیتا ہے اور اسہال بورتی سے بعد ایک مہینہ کے اسہال سوداومی سے بعد چالیس روز کے قرحد پڑتا ہیا اور اس سے زیادہ مدت کے بعد بھی لگتی ہے۔ اکثر اوقات امعا میں مریض یہاں قروچی کے سوراخ پڑ جاتے ہیں پس مر جاتا ہے اور بیشتر کوئی مریض جو قوی ہوتا ہے اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہے اور شغل اس کے شکم میں جمع ہو اکرتا ہے اور مثل مستقی اس کے شکم کی صورت ہو جاتی ہے پھر بعد اس کے مر جاتا ہی ایکن اکثر بیماروں کا تو یہی حال ہے کہ جب قروچ کی روایت یہاں تک پہنچ کے جو ہر امعا سے کوئی نکلا راذی جنم اور با جسامت نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہنچاوے اور اس کی شرکت اسقاط قوت میں زبوں حالی معدہ کی بھی کرے (پا یہ مطلب ہے کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہو جائے) پھر موت تک بھی ضرور پہنچا دیتا ہے چہ جائے کہ جب کسی آنت میں ثقبہ اور سوراک پڑ جائے اور خصوصاً اوپر کی آنتوں

میں سے کسی آنت میں اگر سوراخ پڑے ایک گروہ اطباء نے ذکر کیا ہے کہ بعض یماروں کے کسی امعاء سفلی میں سوراخ ہو گیا تھا اس کے بعد شکم اور مراق میں سوراخ پڑا اب سب ایک ورم کے جو حادثی ثقبہ معاونہ مذکور کے مراق اور شکم میں عارض ہوا تھا اور بشرکت اسی عفونت اور آفت کے جو معاونہ مذکور میں سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اسی جگہ پر تھا جہاں سوراک معاونہ مذکور میں پڑا تھا اور فضلہ بر از اسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا یا ان میں یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ اقسام ممکنات بعیدہ ہے ان زیادہ تر مستعبد یہ ہے کہ فضلہ بر از فضاء شکم کی طرف جاتا رہا اور ریض نہ مرا اطباء کہتے ہیں کہ اگر سوراخ آنت اور شکم میں بمقابلہ معار صائم پڑ جائے بھوک بالکل جاتی رہے گی اور کوئی شکم کھانے پینے والی معدہ میں نہ ٹھہرے گی اور مریض مذکور دبلا ہو جائے گا اور پیٹ اس کا پھول جائے اور پھر مر جائے گا۔

اصناف حجج کے سات ہیں (۱) دموی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مدی (۵) خرانی (۶) زبدی (۷) تشاری۔ ان میں سے حجج مری اسلام ہے اور علاج سے اس کا مدارک ہو سکتا ہے اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقة اور جمائے غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے اور اکثر بحران ان امراض کا اسی حجج کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جو حجج مدی کی مدد کے اخراج سے شروع ہو لیں اس کا سبب ماٹو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احتشام کا ہو گا۔ کہ طبیعت نے اس مادہ کو یعنی سدہ کو امعاکی طریقے سے دفع کیا ہے اور یہ قسم حجج مدی کی اسلام اقسام ہے اور دراصل یہ قسم حجج معوی کے اقسام میں داخل نہیں ہے کہ امعاء سے اوپر کا مادہ آتا ہے اور اکثر انجام کا راس کا بھی حجج معوی کی طرف ہو جاتا ہے اور راس سے دوسری قسم کا فساد انٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ اس سے اسہال مددی ہوتا ہیکہ پھر بند نہیں ہوتا ہے اور اکثر تحقیق مدی اس میں برآمد ہوتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ خون بھی۔ یا یہ کہ سبب حجج مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ اک نہ ہو اور نہ اعضا نے باطنی میں ورم نہیں یافتہ ایسا ہو جس کے شگافتہ ہونے کا شبہ ہو پھر اس وقت یہ حجج کسی سرطان

معغضن سے جواندروںی اعضا میں حادث پیدا ہوا ہے پیدا ہو گا اور اس قسم کے تجھ سے نجات نہیں ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کونٹہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اس کو پہنچتی ہے اور سکون کثرا سے نصیب ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہے اور صعوبت اس کی زیادہ ہے تجھ صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہے یا رش اور ٹکنے سے ایسے ورم کے جزو و برآ تجھ اور پنچتگی کے ہو گیا ہو اور اس کو تجھ صدیدی اقسام معوی سے نہیں ہوتا ہی تجھ دموی کے بعض اقسام و فعنته پیدا ہوتی ہے اور بعض قسم انک انک پیدا ہوتی ہے پہلی قسم جو فعنته پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے اور انحال فرد سے حادث ہوتی ہیا و راگر اس کے ہمراہ ہوں اور کبھی تجھ دموی امعاء سے بھی ہوتا ہی اور درجنہیں ہوتا یہ اس وقت ہو گا جب منہ رگہائے امعاء کے کھلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب و مساں ان کے منہ کھل جانے کا نہ ہو اور یہ اسہال خونی اسلم ہے اگر فضل شتاہنوازے شمالی یا بس پر شامل ہو اور اس کے بعد رینق مطیر جنوبی آجائے یعنی فصل رینق میں بارش ہو اور دکنہری ہوا پلے اور صیف مطیر بعد رینق شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کی کثرت ہو گی اس طرح اگر شتاہنوبی ہو اور رینق شمالی قائمی المطر جس میں بارش کم ہوتی پہ بھی اسہال خونی کی کثرت ہو گی خصوصاً ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عمدات میں اور اگر ضعیف ایسی کہ جس کی راتوں میں سخت گرمی پڑتی ہے بعد رینق شمال کے آئے اور شتاہنوبی چلنے کے اور کثرت بارش کے ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ یہ دونوں یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہیں اور مسامات کو سست اور ڈھیلا کرتی ہے خصوصاً اگر پہلے خراط آئے بعد اس کے صرف خون آنے لگے اس لئے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہے کہ مرض جرم امعاٹک در آیا ہے۔ تجھ خراطی بسبب انحراف اور سوتے سطح امعاکے پیدا ہوتا ہی اور تجھ مخاطی ایک رطوبت غایظہ سے عارض ہوتا ہے پس اگر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ میں اور ایک قسم خاص میں اور حمیات کے جس کو ہم باب حمیات کتاب چہارم میں بیان کریں گے اور حمیات دباتیہ

میں بھی عارض ہوتا ہے اک پھر یہ اسہال جب حمیات دباتی یہ میں عارض ہوتا ہے زبدی میں ہوتا ہے۔ سچ قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے مگر معدہ کے قروح کے اسہال قشاری میں سچ امعان نہیں ہوتا ہے پھر اگر سچ بھی اس کے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ لائے امعاء سے ہو گا اب اس مرض کا فرق کہ امعاء غماظ سے ہے یا امعاء و تاق سے پس ہمیشہ اس مادہ کا غایظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہے کہ امعاء غماظ سے ہے اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہے اور ضد اس کی یعنی ریقق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اس کا اک پھر اس پر دلالت کرتا ہے کہ خراش سے امعاء و تاق سے پیدا ہوا ہے۔ یہ قشارات یعنی چمکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہیں اور اکثر خروج ان کا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہے ایسے ادویہ کا حقنہ جن میں قوت غسلہ زیادہ ہو۔ بقراط کہتا ہے حلہ عیسٹ یعنی سیلا اور ریاضاف کدو رات وغیرہ سے جوسداوی ہو کبھی زائل نہیں ہوتا۔ اور پھر بقراط کہتا ہے اگر دست ریقق مثل پانی کے آتے ہوں اور پھر غایظ مثل مرہم کے آن لگیں یہ بھی روی ہے جس وقت بعد استقنا کے اسہال پیدا ہو خصوصاً بعد ایسے استقنا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہے ایسا اسہال بھی روی ہے اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہو گا کہ ہر وقت جاری رہے گا پس سوائے مانیت استقنا کے اور رصوبات کو برآہ دستوں کے خارج کرے گا اور بند نہ ہو گا اس لئے کہ جو خلفہ بعد کسی مرض کے یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہو چنانچہ بقراط نے دوسری جگہ پر کہا ہے کبھی ہمراہ استقنا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہے جو بند نہیں ہوتا اس لئے کہ ان دستوں سے مانیت اور رطوبت استقنا کی دفع نہیں ہوتی بلکہ ایسی رطوبت دفع ہوتی ہے جن سے تمام بدن میں ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی سچ اور قروح امعاء سے بھی استقنا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو شکایت مفصی یعنی ڈوڑکی ہو اور اس کے ہمراہ کزانہ اور قہقہے اور ذہنوں عقل بھی ہو یہ سب اعراض اس کی موت پر دلیل ہوں گے۔ کتاب قبریہ بقراط میں لکھا ہے کہ جس شخص کو ذہن اس طاریا عارض ہو اور اس کے

بائیں کان کے پیچھے ایک قزوںی سیاہ مثل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہو اور باوجود اس کے اسے پیاس بھی عارض ہو جیسی روز مر جائے گا اور اس سے یادہ تجھ نہیں سکتا ورنہ نجات اس کو مرض سے ہو سکتی ہے مایین اس میعاد کے لیکن جواہیل امعا سے پیدا ہو اور اس میں تجھ درد نہ ہو (اور خون نہ ہو) اور بدن سبب قوت امعا کے ہو یہ جواہیل زلق المعدہ کے اسباب میں شریک ہو گا مگر جواہیل کوہ گلشنے قروح امعا سے پیدا ہوا کثر حدت سے اسی مادہ کے ہو گا جو معدہ میں ہے بلکہ شناک و خلط سوائے معدہ کے اور کسی جگہ نہیں ہوتی ہے پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور روارت اس کی مثل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اس کو پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو ضرور انجام کاراس کا تجھ دوی اور ایسے اسہال خونی کی طرف ہو گا جو قوی ہے اور اس مادہ کے شریک لزوم سبب میں (یعنی اس مادہ کے موثر اسہال ہونے میں برستیل و جوب اور لزوم کے) قوت ایک دوائے سہل کی ہو گی جو منہ میں ان رگوں کے ہے جو امعا کے واسطے مخصوص ہیں اور انہیں رگوں کی منہ میں وہ قوت ادویہ تحلیل اور لقطری ہوئی ہے لہذا اسہال پیدا کرتی ہے جواہیل بسب ضعف معاور معدہ کے ہو اور اس کا نام مادہ طن رکھا گیا ہے اور کثر سبب اس کا ضعف اور قروح اور ایذاب قروح یعنی پچھلانا انہیں قروح کا ہوتا ہے اور بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اس خون سے جو رینش کر رہا ہے کس قدر شکم میں بستہ ہو جاتا ہے اس کے بستہ ہونے پر ناگاہ دفعتہ برداطراف اور لغز شکم دلیل ہوتا ہے اور سقوط قوت اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جواہیل ورم سے معار مستقیم کے (جو چھٹی آنت ہے) پیدا ہوتا ہے اس کے اقسام سے ایک قسم وہ ہے جو ہمراہ درد کے عارض ہو یعنی اس دردیں کھپاؤ اور انجر از ہوتا ہے اور بعض قسم میں اس کے درد نہیں ہوتا ہے پیچش کے جملہ اقسام اور اسباب زجیر کا سبب یا تو ورم حار ہے جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہو جانا عضله کا کہ اس عضله

مترنجہ کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آئے (۲) یا تمداور کرنے ارتعارض ہو کر اس عضله کو جو براز کا عصر کر کے اخراج کرتا ہے جانب مقعد میں عارض ہو کر اسی عضله کو اس کے فعل سے باز رکھتا ہے (۵) یا فضلہ شور اور بورتی یا کیمیوس نلیظ ہے جو قوام براز خواہ اندر و ان معما کے داخل ہوتا ہے (۶) یا ذو سلطاریا کہ تبعت سے اس کے بعد زیر پیدا ہوتی ہے (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہنچا اور زیر واقع ہو (۸) یا زمانہ دراز تک بیٹھے رہنے سے واسطے براز کے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا اخلاط حارہ (۱۱) یا نواسیر (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شفاق۔ (۱۴) یا قروح اور تاکل (۱۵) یا شفل کا تجسس ہونا یہ پندرہ اسباب زیر کے باستقرار اور تجربہ معلوم ہوئے اور اکثر اوقات پچھل خلط مخاطلی سے ہوتی ہے اور بعد مخاطلی ہونے کے پھر خراطی ہو جاتی ہے۔ پھر خون پینا عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی زیر میں ایک شے مثل پھر کے خارج ہوتی ہے جیس اک بعض اطباء نے ذکر کیا ہے اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد جانتا ہے اکثر زیر ایسے بلغمی مزاج والوں کو ہوتا ہے جس کا بلغم یا غونونت ہواں لئے کہ بوجہ غونونت اس بلغم کے اثر اس کا معاء مستقیم میں باقی رہ جاتا ہے بروقت گزرنے اسی بلغم کے جو ہر وقت معاء مستقیم میں ہو کر گزرتا ہے پھر اس کے بعد زرج اور پسندہ موذی ہو جاتا ہے اور پیشتر مریض کو تو ہم اس بات کا ہوتا ہے کہ اس کی مقعد میں نمک بھرا ہوا ہے۔ خواہ کوئی شے بورتی چھڑ کی ہوتی ہے اور بعد ازاں اس مریض کو پچھل عارض ہو کر اس مرض وہی یا واقعی سے نجات بحق ہے بشرطیکہ یہ تو ہم اس کو مع عروض پچھل بعد تو ہم مذکور کے بعد ذو سلطاریا کے خواہ متولد مرض ذو سلطاریا سے بھرا ذو سلطاریا کے نہ ہو کہ اس وقت فقط زیر کے واقع ہونے سے نجات نہ ہوگی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مقعد خواہ معاء مستقیم بڑھ جاتی ہے خواہ ان میں سے کسی ایک میں تمداور کھنچا اور پیدا ہوتا ہے۔ پس عضل معاء مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ جو فضلہ اس میں آتا ہے اس کو جس نہیں کر سکتی ہے جیسے کہ اس کو یہ امر بھی عارض ہوتا ہے کہ مقدار بڑھنے کی وجہ سے

قادر اتار لے پر کسی فضلہ کی اپنے اوپر کے اعضا نے نہیں رہتی ہے جو زیر خاص مقعد سے پیدا ہوتی ہے اور در داس میں نہ ہواں میں فقط خون برآمد ہوتا ہے اور کچھ نہیں اور اکثر ایسی پچھلی برسیل دفع طبیعت کے واسطے اس فضلہ کے ہوتی ہے جو بدن میں موجود ہو۔ غذاوں کا اور محصور ہونا اسی فضلہ کا بدن میں اس کے چند اسباب ہیں کہ فضلہ نہ اپنے مختلف کا ہو یا بسبب قطع ہو جانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب جس فضلہ جو باب کلیات میں بیان ہو چکی ایسی پچھلی مناسب نہیں کہ بند کی جائے مگر ان کے خوف سقوط نبض اور سقوط قوت کا ہواں وقت مجبوری سے بند کرنا چاہئے۔ یہاں تک جس قدر بیان ہوا یہ اسباب پچھلی کے وہ اقسام تھے جو امعاء شش گانٹ پیدا ہوتے ہیں۔ اب وہ اسباب جو تمام بدن سے پیدا ہو یا تو برسیل بحران کسی مرض کے ہو گا اور اس وقت قوت وافعہ قوی ہو گی یا بسبب سقوط قو ما سکدے کے جس طرح کہ شخص خائن کو جو کوکر کسی شے کو پکڑنا چاہے خواہ میلوں یعنی رنجیدہ اور اندوں گیئیں بنتائے پاس کو (یا سلوں) اور مدقوق کو آخ ر عمر میں ان کے جب زمانہ موت قریب ہو عارض ہوتی ہے یا برسیل ذوبان کے ہو اور ابتدا میں اس کے فضلہ ر قیق برآمد ہوتا ہے بعد اس کے خاتر یعنی کس قدر غایظ اور بودہ ہو جاتا ہے اور بھوک زیادہ ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور حمیات پیدا ہو جاتے ہیں اور بیشتر متلبی اور دشواری سے پیسا ب کا ہونا اور ریاح اور قراققر اور تیریگی رنگ اور بردا طراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہیں یا یہ زبر تام بدن سے پیدا ہونے والی اتحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات رو یا اور سوم ضارہ کے یا برسیل نبض اور دور کرنے طبیعت کے ہوا متنازع شدید کو جو وجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اس وجہ سے کہ سیلان متعاد ک احتباس ہو جائے خواہ کوئی عضو کٹ جائے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تخلی رطب اتھ کا بدن سے کم ہوتا تھا اس وہیسے اجتماع مواد کا زیادہ ہو گیا خواہ اقسام احتباس کے جن کو فن کلیات میں پہنچان چکے ہیں خواہ ترا کم اور بستہ ہو

کر کر جانا تھمہ ہائے کثیرہ جو فوٹھتہ ہوا اور بند ہو گیا پس رجوع کرے بطریق مادہ حار کے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہے جس کو جدا گانہ لکھیں گے خواہ انفوڈ غذا کا بسبب سدہ ہائے عروق کے بدن میں نہ ہوتا ہوا اور ان صورتوں کے علاوہ اور بھی ہو سکتی ہیں جن سے زیبر پیدا ہو سکتی ہے ہیضہ کا بیان ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی ہے جو خام اور غیر ہضم شدہ ہوں اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہیں مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے برآہ امعاکے پوری ہوتی ہے کہ یہ مواد اسی انصافاں کے رجوع کرتے رہتے ہیں اور بدن سے خارج ہوا کرتے ہیں قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اس لئے غذا کیں جب خام رہ جاتی ہیں اور کوب ہضم نہیں ہوتی ہیں ایسے اخلاط کی طرف ان کا استحالة ہوتا ہے جو بدن کو موافق نہ ہوں یعنی مناسب تغذیہ بدن کے نہ ہوں اور طبیعت بد نی ان غذاوں کے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے اس لئے کہ وہ غذا کیں طبیعت پر تا گوارا اور گران بار ہوتی ہیں پس ان کے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہے کبھی تے مراری اور مانی اور بعض اوقات میں رنگاری تے کے ذریعہ سے اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت ان کو دفع کرتی ہے جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہے بہت اس ہیضہ کے جو متواتر خاد غذا اس کے بعد پھر دسر افساد غذا حاضر ہو کر پیدا ہوا ہے۔ ہیضہ روی اور مہلک ابتداء اور اول میں منیف ہوتا ہے پھر بعد اس کے درد اور مژوڑ اٹھتا ہے جو معدہ اور امعا میں اس طرح ہوتا ہے کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مژوڑ چڑھتا ہے بسبب کثرت ایڈ اور ہی انہیں اخلاط حارہ اور تیز کے جو امعا کی طرف رو براہ ہو رہے ہیں۔ اور جاتے ہیں اکثر لوگوں کو تے اور دست ساتھ ہی آتے ہیں پھر جس وقت یہ فضول روی دفع ہونے لگتے ہیں ان کی طبیعت سے اخلاط صالم بدن کے بھی نکلنے لگتے ہیں جیسا کہ استفراغ کے ابواب میں بیان ہو چکا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ جب شروع مرض ہذا کا ہوا اسہال مراری پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد مانی خالص جس کو عوام پانی سے پتلے دست آتے بولتے ہیں

عارض ہوتا ہے مگر بد بوضو رہوتا ہے پھر پیشتر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ مثل غسل الحم
یعنی گوشت آب تازہ کے دستوں کارنگ اور قوام نظر آتا ہے جس میں چکنائی کی بوہوتی
ہے اور کبھی اسہال خراطی بھی آخر درجہ میں ہوتا ہے بعد اس کے نوبت نہایت پہنچتی ہے
کہ نبضیں ڈھیلی ہو جائیں خواہ چھوٹ جائیں اوت شنخ تمام بدن کا اور سرد پیسنا آنے
لگتا کہ موت واقع ہو جائے۔ ہیضہ والوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے اور جس قدر پانی پالایا
جائے ان کے معدہ میں پہنچ کر گرم ہو جاتا ہے اور قے کر دیتے ہیں۔ پیاس پر صبر کرنا
ان لوگوں کو زیادہ مفید ہے۔ یہ نسبت سیراب ہونے کے۔ اکثر ان لوگوں کی نبض کی
حرکت باطل ہو جاتی ہے بر سبیل نصفط اور گنگی کے اور بسبب زیادہ ایذا پہنچنے کے جو
اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایاں اعراض سے ان کو ایذا پہنچتی ہے۔ پھر جس وقت
اعراض مذکورہ میں سکون پیدا ہوتا ہے نبض اپنی اصلی حالت کی طرف عود کرتی ہے اور
چیلگتی ہے جو شخص خونگر ہیضہ کا ہواں سے اس قدر خطرہ ہیضہ کا نہیں ہے بلکہ اس
شخص کے جو خونگر نہ ہو اور پہلی پہل اسے یہ مرض لاحق ہو ہیضہ لرکوں میں تا سن صبی
زیادہ ہوتا ہے اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف میں عارض ہوتا ہے اس لئے کہ ضعف ہضم
ان دونوں فصلوں میں زیادہ ہے اور جاڑوں میں اور رنچ میں ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہے بھی
بکثرت عروض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہے جو بعد غذاۓ غلیظ شہینیہ کے
پیا جائے خصوصاً روزہ افطار کر کے جو پانی پیا جاتا ہی اس کے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔
خوبانی اور خربوزہ بھی اکثر اس کا تناول کرنا بیجان ہیضہ کا کرتا ہے۔ اکثر ہیضہ بند ہو کر
ماہہ ہیضہ کا اعضاۓ بول کی طرف رجوع کرتا ہی پس حرقت بول پیدا ہوتی ہے جو
اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن میں عارض ہوتا ہے اور یہی اسہال سددی کے نام
مے مشہور ہے یہی اسہال ہے جس کا نام اس ہال دوری بھی ہے یہ اس طرح پر ہوتا
ہی کہ رگبھائے مفسدہ یعنی جن رگوں میں فساد غذا کو عارض ہوتا ہی ایک مدت معلومہ
میں فاسد غذاۓ مختلفی اور پر ہو جاتی ہیں جہاں تک ان کو تحمل ہے پھر پلٹ کر اسی

غزائے فاسد کو برآہ اسہال استفراغ کرتی ہیں اور ورمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہے جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہے اکثر یہ مدت تخل عروق کی بیس روز کے شمار میں آتی ہے اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہو جاتا ہے بسبب ان ہی اسہاب کی تلت اور کثرت کے جو معلوم ہو چکے ہیں جو اسہال بسبب غذاوں کی پیدا ہوتا ہی ایک مرتبہ تو اسے ہم باب معدہ میں بیان کر چکے ہیں پھر کچھ خوف نہیں اگر یہاں دوبارہ اسے بیان کریں اور اس کی شرح اور سرط بیان میں زیادہ ہو جائے پس ہم کہتے ہیں جو اسہال غذائے پیدا ہو یا غذائے تھیل اس کا سبب ہو خالی معدہ پر اس کا بوجھ زیادہ پڑتا ہے لہذا طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی اور برآہ اسہال دفع کرتی ہے یا ان کہ مقدار اس غذ کی کثیر ہوتی ہے وہ بھی وجہ تقل کے برآہ اسہال دفع ہو گی اور نیچے کی طرف اتر آئے گی یا اس میں لدع ہوتی ہے جیسے پیاز یا اس غزا میں قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی پھین چھتر خواہ فساو کو جلد قبول کرتی ہے جیسے دودھ یا زیادہ ریقیں ہو کہ معدہ سے مترش ہو کر نکل جائے اور جس اس کا باب کبد میں نہ ہو سکے خواہ اس کی رطوبت اور نزوخت ایسی ہو کہ چسل کر جدا ہو جائے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جائے کہ غز اکو اکھیر دے اور چسل کر باہر نکل آتی خواہ اخلاط بالنزوخت سے معدہ وغیرہ میں مل جائے جیسے بلغم یا اخلاق جالبہ سے ملے جیسے صفرایا غذائے کذب ہو یہ وہ غزا ہے کہ مقدار میں زیادہ اور غذا نیت اس کی کم ہو جیسے ترکاریاں۔ یا ترتیب خوش طعام کی ایسی خراب ہو جو از لاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذائے قابض اور سبک اور زود ہضم اور مزلق کا اور تاخیر یعنی پیچھے کھانا غذائے قابض اور عامر کا یا پیچھے کھانا غذائے سرعی الاتصالہ کا کہ اپنے نیچے کی غذا جو معدہ میں پہلے پہنچ چکی اسے یہ غذا فاسد کر دیتی ہے اور طبیعت کو خواہ شمند اس کے دفع کی طرف کرتی ہے۔ جو اسہال بسبب ہوائے محیط کے عارض ہوتا ہی اس کی یہ صورت ہے کہ ہوائے گرم محلل ہو کر بارڈش کی تجھیف کرتی ہے اور ہوائے بارد جمع کر کے تجھیف کرتی ہے اور ہوائے جنوبی اور کثرت بارش اور بلا جنوبی یا

سے اسہال پیدا ہوتا ہے اور کبھی بعض قسم میں ریاح جو فساد ہضم پیدا کر دیتے ہیں اور تحریک غذا کرتے ہیں باہن سبب اسہال پیدا کرتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے کہ جوگ الغ ہیں ان کو ذر بکثرت عارض ہوتا ہے اور مرار بقراط کی اشغ سے وہ لوگ ہیں جو حرف راءِ مہملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکیں سبب اس کا حکم ہے کہ رطوبت کا ان لوگوں کے بدن میں غلبہ ہوتا ہے اور اعضا نے عصبی پر اور ان کے معدہ پر بشرکت دماغ کے خواہ یہ کہ خواص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کی ذر بکثرت عارض ہوتا ہے یہ لوگ بھی اسی قابل ہیں کہ اگر ان کو سہل دیا جائے بہت نرم اور ضعیف ادویہ سے مرکب ہو۔ ایضاً بقراط کا قول ہے جو شخص اپنے سن شباب میں نرم طبیعت ہو خواہ اس کی طبیعت میں قبض رہا کرے پس جب سن شinxوخت کو پہنچ جائے گا جوانی کے سن کی نسبت اس کے بالصد و نیجی مگر جس شخص کو جوانی کی سن میں ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب یہ شinxوخت میں اس کا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہ ہو گا جو خلفہ فساد طبیعت پر دفعہ عارض ہو جائے گی دلیل ہے اسہال زلقی اور زلق معدہ کے فرق پر چھوڑ اس ہضم کا ہونا دلیل ہوتا ہے جو اسہال زلقی میں ہوتا ہے ہے اور زلق معدہ میں باکل نہیں ہوتا پس جب چھوڑا ہضم پا کر غذا معدہ سے اترتی ہے امعا میں کچھ نہیں تھہر تی ہے بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہے۔ پھر اگر سبب اسہال زلقی کا قروح امعا کے ہوں سچ اور خراش اس پر دلیل ہو گی اور جو شے بر اہ بر از دفعہ ہوتی ہے وہ بھی دلیل اس پر ہو گی پھر اگر وہاں پر بلغم لزوج ہووہی بلغم جو بر اہ بر از کے خارج ہوتا ہے اس پر دلیل ہو گا اور ریاح اور قرقرہ بھی ہوں گے اور بلغم میں کوئی شے پھیلتی ہوئی اور بڑھتی ہوئی محسوس ہو گی اور اس میں گرانی اور غل محسوس ہو گا۔ اسہال قروحی کی شناخت درد سے ہوتی ہے جو مکان معدہ سے یونچ محسوس ہو گا۔ اسہال قروحی کی شناخت درد سے ہوتی ہے جو مکان معدہ سے یونچ محسوس ہو گر زلق امعاقر وح سے نہ ہو اور نہ بلغم سے ہو بلکہ فقط کسی سو ہزار سے پیدا ہوا س پر دلیل نہ خارج ہوتا ان اشیا کا جو علامات فروع میں دلیل ہو گا اور نیز عدم خروج بلغم کا۔

فواق جس وقت مبطن کو عارض ہو خصوصاً جس شخص کو پچھلے ہے پس یہ دلیل شریر ہے اس لئے کہ دلالت اس کی پیس ذابل پر ہے یعنی وہ خشکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہے جس وقت بطن ضعیف کو غذا دی جائے اور نبض اس کی قوت پر نہ آئے اس کا علاج نہ کرنا چاہئے مبطن مر جاتا ہے اور حال اس کا یہ ہوتا ہی کہ اس کی نبض تھوڑی تھوڑی ساقط ہو جاتی ہے اور دودی اور ملی ہوتی جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے اور عقل اس کی درست رہتی ہے پھر اس کے بعد اس کی نبض باطل ہو جاتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے پھر اس کے بعد مر جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو رنگ برلنگ مختلف اقسام کے دست آئیں مراری اور زبدی اور طرح طرح کے دست بد رنگ اور بد صورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کونہ ہوایے دستوں کو بند نہ کرنا چاہئے کہ بند کرنے سے امراض صعب اور اوڑام خبشه رو یہ یعنی مہلکہ پیدا ہوں گے۔

فصل بیان علامات اسہال کا کہتے ہیں کہ اگر بول حمیات صفر ایہ میں سفید ہو اور اس کے ہمراہ علامات اور دلکل سلامت حال مریض یعنی عقل اور اڑاک کا ثابت ہونا درد سر کا نہ ہونا وغیرہ وغیرہ پس اس وقت توقع اور امید حج امعا کی ہوتی ہے کہ ماہہ اسفل کی طرف متوجہ ہے) بعد اس کے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہے کہ اسہال معدہ میں ترتیب اور انتظام اوقات کا یعنیہ نہیں ہوتا کہ انہیں اوقات میں اس کا ثوران اور جوش ہو بلکہ بر طبق تدبیر غذائی کے اس کی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ ضعیف ہو کہ بالا ہضم غذا نکل آتی ہے اور اگر ماسکہ میں ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہو گی اور اگر ماسکہ اور روافعہ دونوں میں ضعف ہو جلدی نکل آئے گی اور بمقدار کثیر دست نہ ہو گا دفعہ واہد میں بلکہ متواتر جلد آتا ہے گا اور تھوڑا تھوڑا ہو گا اور اکثر یہ ضعف بسبب برووت کے ہوتا ہے اگر ضعف سوائے ہاضمہ کے درقوت میں ہو اس وقت جو فضلہ خارج ہو گا زیادہ غیر منہض سارا نہ ہو گا بلکہ نکلے گا اور آنحایا لیکہ اس میں کس قدر ہضم بھی ہو گا جس قدر وہ غذا معدہ میں ٹھہری ہو گی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہو گی جو اسہال زلق

رطوبی سے حادث ہواں کے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہیں جو اسہال زلق ہوری یا قروچی سے پیدا ہوتا ہی اس کے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہیں کہ تشاریق کا ہونا اور دانوں کامنہ میں پڑنا اور درکامو جو وہونا بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ جس شخص کو زلق الاما معا کا مرض ہو پس قے اس کے لئے روی اور مہلک ہے اور اس حکم کی علت مخفی ہے یعنی سبب رواتت کا پوشیدہ ہے کچھ نہیں کھلتا۔ دماغی اسہال آخر بعد نوم طویل کے ہوتا ہے۔ اور اس کی نوبتیں محفوظ ہوتی ہیں اور علامات نزلہ کے اس میں موجود اور فساد مزاج دماغ کا بخوبی واضح ہوتا ہے کتاب غریب میں لکھا ہے جس وقت زلق الاما معا کے مرض میں پسلیوں پر پھنسیاں سفید پسید مٹا شاہد وانہ خود کے برآمد ہوں اور پیشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے پیشاب آئے اسی گھری میں یمار مر جائے گا۔ اسہال کبدی کے علامات باب امراض جگہ میں ہم ذکر کر چکے اس طرح اس اسہال کے جو ماساریقا سے پیدا ہوتا ہی طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہے اور اپنی جگہ اس کا بیان بھی ہو چکا۔ جو اسہال مثل دردی کے ہواں کے واسطے جو علامات روی اور سلیم میں دونوں کو ہم بیان کر چکے اور اسہال میں اور دردی میں جو تفرقہ ہے اس کو بھی بتلا چکے اور ثابت کر چکے ہیں کہ یہ اسہال بروقت دردوں اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہے دیکھو باب امراض طحال کو اور اس مقام کو جہاں ہم نے اندفاعات جگہ کا حال کھا ہے اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہے خونی ہو یا غیر دموی اس پر درد امعا اور مغضص سے دلالت ہوتی ہی اور اسہال کبدی میں اور اس میں جیسا کہ معلوم ہو چکا یہی فرق ہے کہ اسہال کبدی مقدار میں زیادہ اور بکثرت اور اسکے واسطے نوبتیں اور مرات ہوتے ہیں اور ہرنوبت کی روایت اور خرابی نوبت سابقہ سے بڑھتی ہوتی اور ظاہر تر ہوتی ہے اور مضمرت اس کی نسبت فربھی بدن کے زیادہ تر اور علامات فساد جگہ کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہیں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ حال خراط اور درد اور مغضص کا شناخت میں اقسام اسہال کے بہت بڑی شے ہے جس کی طرف طبیب رجوع کر کے

دریافت کر سکتا ہے پس بروقت جود ہر واحد کے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ اسہال ضرورا معا
سے ہے اور اگرچہ کبھی بروقت نہ ہونے اس دلیل کے بھی اسہال امعانی ہوتا ہے اور
سچ اور اسہال خونی جو خاص اعاء سے ہے وہ بھی اسہال معموی پر دلالت کرتا ہے اکثر
اسہال خونی رگوں کے منہ کھل جانے سے ہوتا ہی اور ہمراہ اس کے سچ اس وقت ہو گا
جب اس خون کی حدت سے قرحد پڑ جائے اور بیشتر پہی تفرج پیدا ہوتا ہے اس کے
بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہے اسہال معموی ہونے پر خراطہ اور حرارت دلیل ہوتی ہے
اور اکثر قرصہ قلاعیہ ہوتا ہے اس کیمیں خراطہ کا ظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہے مگر
زلق اور پسلن درد اور امقام معلوم میں ہوتی ہے اور جوش خارج ہوتی ہے مقدار میں
تحموزی تھموزی متصل اور طولانی مدت ہیں برآمد ہوتی ہے۔ قشار کا لکنا اسہال میں
بدون سچ کے دلالت کرتا ہی کہ یہ چھلکے معدہ سے آتے ہیں اور جو عضو معدہ کے قریب
ہے اور درد معدہ کے مع دیگر علامات خاصہ جو باب معدہ میں مذکور ہوئے اس پر دلالت
کرتا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ کراطہ اور جراوہ یہ دونوں دلیل قاطع و جو قرروح پر ہیں
اور اگر ان میں بونے بد بھی آتی ہوتا کل اور مژ جانے پر دلیل ہوں گے اور اگر باوجود
اس بد باؤ کے خراطہ اور جراوہ سو داوی ہوں خوف اس امر کا ہو گا قرروح میں سرطانیت بھی
ہوا اور شناخت مکان قرہبہ اور محل آفت کی اور مبدأ خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ
سے کرنی چاہئے کہ آیا درد ناف سے اوپر ہے یا یہ ناف سے ہے یا قوت و جمع سے
شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ درد امعاء و قاق کا شدید ہے کچھ ان کے درد میں
اعضائے فو قانیہ بھی شریک ہوتے ہیں اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہے کہ یہ
چھلکے باریک ہیں یا موٹی اس لئے کہ موٹے چھلکے اکثر معا، غما، ظ سے برآمد ہوتے ہیں
اور باریک چھلکے اکثر گاہ معا، و قاق سے نکلتے ہیں۔ اور بکثرت چھلکے اکثر معا، غما، ظ
سے اور چھوٹے چھوٹے معا، و قاق سے برآمد ہوتے ہیں۔ اختلاط اور کمی بیشی
آمیزش ان چیزوں کی جو ہمراہ چھلکوں کے برآمد ہوتی ہی بھی دلیل تفرقہ پر ہوتی ہے

اس لئے کہ زیادہ آمیختہ ہونا ان رطوبات سے جن کے ہمراہ چھپلے برآمد ہوں دلیل اس پر ہے کہ قرحد معا علیا میں ہے اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا دلالت کرتا ہے کہ معا ع زیرین میں قرہہ پڑا ہے اور اکثر وقایت جو اسہال قرہہ معا زیرین اور قرحد متعدد سے عارض ہوتا ہے جب دست آتا ہے اس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہے کہ براز سے پہلی کوں برآمد ہوتا ہے۔ جوزمانہ درمیان درد اٹھنے اور دست آنے کے جو اس سے بھی شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر مابین ان دونوں زمانوں کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحد معا ع و قا ق میں ہے جو شے ہمراہ براز کے آتی ہے اس سی بھی شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر وہ کیوس ہوا یا کہ مشابہ ماء الحمد کے پس قرحد معا ع و قا ق میں ہو گا بدبو سے بھی اس کی شناخت ہوتی ہے اس لئیکہ معا ع و قا ق سے جو آتا ہے اس میں بدبو زیادہ ہوتی ہی درد سے بھی شناخت کرنی چاہئے کہ درد معا ع و قا ق کا بہت شدید ہوتا ہے خون کے ذریعہ سے بھی شناخت کرنی چاہئے جو اکثر لکتا ہے اس لئے کہ جو خون معا ع و قا ق سے برآمد ہوتا ہے غسالی ہوتا ہے اور ذیل یعنی اصل براز سے نہیں ملتا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ مرض اگر قرحد کا ہے اور پرانا ہو جائے اور جو کچھ لکتا ہے اس کی مقدار یعنی ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ قرحد گندہ ہے اور چکر ریکم وغیرہ اس میں زیادہ ہے۔ فرق سڑے ہوئے زخم اور چکر آلوہ ہیں جو متاکل نہ ہو یہ ہے کہ سڑا ہوا زخم زیادہ درد ناک ہوتا ہی اور جو رطوبت اس میں سے انکتی ہے اس میں بدبو زیادہ آتی ہے اور کس قدر رسیا ہی لئے ہوئے بھی وہ رطوبت ہوتی ہے اور وہ کی پیپ پانیس سے تپلی سپیدی مائل اور بدبو۔ جس وقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت کرے گا کہ قرحد نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہو گیا اکثر قردوں بعد اور ارام کے ہوتے ہیں جو پہلے تھے پس ایسے اور ابذر یعنی درد اور دیگر علامات کے (جن کو ہم بیان کریں گے اس طرح کان اور ارام ہونے کا رایجہ شناخت وہی علامات ہیں) پہنچانے جاتے ہیں اور اکثر اور

اسباب سے یہ قرروح پیدا ہوتے ہیں جن کو ہم بیان کر چکے۔ پھر اگر تجھ کسی رُگ خواہ چند رُگوں کے کھل جانے سے پیدا ہوا سے پہلے کون خاص کام برآمد ہونا عارض ہو گا کہ جس میں بہت کم کسی اور شے کی آمیزش ہو گی اور بیشتر اس کے درد بھی ہو گا اور کبھی نہ ہو گا اور کبھی اس کے واسطے دورہ ہو گے جس طرح کاس تجھ کے بھی دورہ ہوتے ہیں جو امعا سے حادث نہ ہوا ہو اور علامات امتنائی خون کے رُگوں میں بھی ظاہر ہوں گے۔ پھر اگر ہمراہ بوا سیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر والے تینوں امعائیں حادث ہوں خون بدبو ہو گا اور اس کے ہمراہ خون سیاہ بھی آئے گا اور جھوڑ اجھوڑا پے در پے بحسب امتنائے بدن کے اور جس قدراں کا استفراغ طبیعت کر رہی ہو اور اگر رطوبات شورخواہ رطوبات بورقیہ سے یا ان کہ رطوبات غلیظ اور بالازوجت سے یہ تجھ عارض ہوا ہے اس پر انہیں رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قرارقر کا پیدا ہونا براز میں رنگ کا ہونا اور بذریعہ جس کے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شے کسی مقام سے اک را کر آگئی ہے اور دروازیں اہو گا کہ جیسے لازم اور ہر وقت رہتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ایک وقت خاص تک اور منتقل کے مانند ایک شے اس کے ہمراہ محسوس ہوتی ہے اور خراطہ سے آمیزش بلغم کی ہوتی ہے اور اگر یہ تجھ صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہوا اسی خلط صفرا وی کا پہلے خارج ہونا اس پر دلیل ہو گا اور خراطہ سے اس صفرا کا لانا خواہ براز سے آمیزش اس کے رنگ کو فاسد کر دیتی ہے اور یہی کیفیت سوداوی دردی کی ہے خواہ سودائے سلیم کی کہ دونوں پر پہلے اسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہے جو ملا ہوا اسی فضلہ سے برآمد ہوتا ہے جس کی آمد اس وقت ہوا س کی بو ترش ہوتی ہے زمیں پر گرنے سے نمیر اور جوش سا آ جاتا ہے یا دردی سیاہ کہ اس میں سے یوئی ترش نہیں آتی اور نہ جوش زمیں کا پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہے کہ بیشتر اس سے غشی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سبب تجھ اور ذو سلطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہوا اور ہمراہ خراطہ کے مثل صفرا اور سودا اور خون باحدت

یا بلغم مغفن یا بلغم زجاجی کے یا خشک شفل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض زمانہ تزید میں ہے بسبب لازم ہونے سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہے اور اگر سبب منقطع ہو جائے اور خراطہ یا جراحت اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہئے کہ سبب تو منقطع ہو چکا اور سبب اور جواہر کہ حاصل اس سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہے اب اس وقت واجب ہے کہ علاج میں قصد ازالہ اسی سبب کا کریں علامات اسہال معموی کی جو دھوی اور ردی ہے یہ ہوتی ہے کہ اس کے قبل (یا اس کے بعد) سُجَّح ایذا دہنہ یا اسہال متواتر ہوتا ہی پھر اس کے بعد اشتہما ساقط ہو جاتی ہے اور تقلب نفس یعنی اونجھن پیدا ہوتی ہے اور خراطہ تک نوبت پہنچتی ہے اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہی جو اسہال دفعۃٰ بدن آفت کے جو اس کے بعد اشتہما وغیرہ میں پیدا ہو عارض ہوتا ہے وہ سلیم ہے اور اگر شفل اس میں غایظ ہو اس پر حال شفل کا اور حادث ہونا اس کا ہمراہ مژوڑ اور نکلنے شفل سے جدا ہو کر برآمد ہوتی ہے جس وقت کہ شفل غایظ ہوتا ہے اور جس سبب سے شفل میں خشکی پیدا ہوتی ہے وہ خفیف ہے اور طبیب برہ خطاگمان کرتا ہے کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہے لہذا وہ جالسات دے کر اس رطوبت کی آمد بند کر دیت اے اور اس سوء تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہے ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہے کہ کوئی شے اس میں سے بروقت خطرہ اجابت اور نرم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے شفل کے یعنی بروقت آنے برآز کے برآمد نہ ہو اور یہ علامت ہے کہ شفل پہلے خارج ہو چکے اس کے بعد شفل یا سسر آمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی جو اسہال دفعۃٰ بدون درد شدید اخ) اکثر اس کی آمد بعد اسی شفل کے ہوتی ہے جو خراش پیدا کرتا ہو اسہال زلق امعا کا اس میں اور زلق معدہ کو اسہال میں فرق یہ ہے کہ زلق امعا کا اس میں اور زلق معدہ کو اسہال میں فرق یہ ہے کہ زلق امعا میں ٹھوڑا سا ہضم طعام بھی ہوتا ہے پھر معدہ سے اتر کر امعا میں پہنچا وہاں پہنچ کر ٹھوڑی دری بھی نہیں ٹھہرتا اور فوراً انکل جاتا ہے پھر اگر سبب اس زلق امعا کا قتروح امعا ہوں سُجَّح کا ہونا

اس پر دلیل ہو گا اور جو اشیا کے قروح پر ان کے خارج ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور اگر امعا میں بلغم نزدیک ہو گا اس پر وجود اسی بلغم کا دلیل ہو گا جو ہمراہ دستوں کے خارج ہوتا ہے اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی اس کی علامت ہے اور بلغمی میں احساس ایک شے پھسلنے والی کامراہ ٹفل کے ہوتا ہی پھر اگر زلق امعانہ قروح کی وجہ سے ہوا ورنہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج ہی اس کا سبب ہو دلیل اس پر نہ خارج ہونا ان اشیاء کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہیں ہو گا۔ اسہال بد نی اور اسہال ذوبانی اس پر دلیل یہ ہے کہ احتشامی اور پاک ہوتے ہیں اور بدن کا اشتعال اور حرارت بدن کی اور تپ کا لازم ہوتا جو دقيق اور باریک ہو اور اختلاف لوان اور قوام کا اور بدبو پھر جو بہال ذوبان اخلاط سے ہواں کا صدیدہ ریقیق مائی ہو گا اور جو ذوبان لحم سے ہو یعنی چرب گوشت کے پکھلنے سے اس کا صدیدہ غایظ ہو گا جیسا کہ قروح میں ہوتا ہے اور اس میں چکنائی ٹھنڈی اور اختلاف لوان کا ہو کر پھر اس کے بعد اس کا قوام درست ہو جائے گا اور چربی جو برآمد ہو گی اس کے قوام اور مانیت میں اختلاف نہ ہو گا۔ اسی طرح حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہے لیکن اس کے ذوبان میں چربی اور چکنائی نہیں ہوتی اور آخر میں درودی اللون کارج ہوتا ہے جو اسہال فضولی بد نی اور امتلاء فضول سے جس کو طبیعت دفع کرتی ہے بسبب اسی نا گواری کے جو اپرمند کو رہا ہے جس کو یہ فضلہ اور امتلا خود پیدا کرتا ہے اس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہیں اور یہ بھی دلیل ہے جو خون ان دستوں میں نکلتا ہے ضعیف اور خالص اور پاکیزہ بے میل اور بکثرت ہوتا ہے اور درد اس کے خروج میں نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد استرخانے اعضاء اور ضعف ہوتا ہے اور اس کے برآمد ہونے کے نواب ہوتے ہیں (دوسرا نہ اور اس کا نکانا متواتر ہوتا ہے) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جوش خارج ہوتی ہے اور دیکھنے میں آتی ہے وہی دلیل ہوتی ہے اور بھی اسہاب موجود جیسے بروڈت پہنچنے والی خارج سے خواہ بیٹھنا کسی سخت

جگہ پریا بوسیر اور شفاق وغیرہ خواہ اور جو کچھ پہلے گزر چکا ہے اسہال اور حج وغیرہ سے
یا جوش براز میں تغلیظ قوام پیدا کرتی ہے کہ اس جگہ شعل موجود ہو اور تمپس ہو کرام اور
درد پیدا کر رہا ہو اور وہی شعل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارة کے برآہ متعدد روانہ کرتا ہو
اور متوجہ اس سے یہ ہو کہ یہ رطوبت سیان زہیری ہے اور بیشتر ایک خراطہ مثل بلغم کے
نکلتا ہے اور تو ہم اس امر کا ہوتا ہے کہ زحیر بلغمی ہے پس ضرور نہیں کہ فقط اسی علامت پر
فریب میں آ کر اسے زحیر بلغمی قرار دیں بلکہ واجب ہے کہ اصل سبب میں تامل کیا
جائے جس طرح اور معلوم ہو چکا ہے فرق درمیان قروح معاء مستقیم اور قروح دیگر
امعاکے جو اور پر معاء مستقیم کے ہیں یہ ہے کہ جو رطوبت معاء مستقیم سے سیان کرتی ہے
اس میں بدبوکمتر ہوتی ہے یا ان کہ نہیں ہوتی ہے۔ جس وقت مریض قروح امعا اور
مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اس کے شکم میں بستہ اور نجہد ہو جائے
پھر وہی علامات پیدا ہوں گے جن کو ہم اور بیان کیا جہاں اسباب اس مرض کے لئے
ہیں کہ لفخ شکم اور برداطراف دفعۃ اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہو گا اور جب ایسے
مریض کو ان میں سے کوئی علامت عارض ہو معلوم کرنا چاہئے کہ خون کو انجماد عارض ہوا
ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہوں بسبب احتراق سودا دی
کے اور پھر اس کی دستوں کا رنگ مائل یہ بزری ہو جائے اب طبعت نے اس کی اس
ضرر کی تلافی اور منانے کی طرف توجہ شروع کی ہے پس ابھی تو دستوں میں بزری آتی
ہے پھر بعد اس کا یہ زرد آئیں گے بعد اس کے زرد آئیں گے بعد اس کی اسہال اس
کا ٹھہر جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض اوقات برآہ برآز کے الیکی چیزیں برآمد
ہوتی ہیں جن کی شکل غد کی ہوتی ہے اور تو ہم اس مرکا ہوتا ہے کہ قروح کے خراطہ اور
تراشہ سے یہ پھکلیاں برآمد ہوتی ہیں خواہ امعاکے خراطہ سے نکلی ہیں حالانکہ خرط قروح
اور امعا کا بدن مغضص کے نہیں ہوتا ہے اور یہ غدوخت سے نہیں برآمد ہوتے ہیں بلکہ
فضول غلطی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست آتے ہوں اور بدن ہو

جان میں اور وہ شخص اسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اس کی عودہ کرے پس سبب اس کا کیا ہے کہ بدن اس کا اپنی غذا کو قبول نہیں کرتا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ جس شخص کو دست کا آنا دن کو بنست رات کی زیادہ ہو بلکہ دن بھر میں جب وہ شخص بغدر اپنی اشتها کے تناول کرے دست آنے لگیں پس سبب اس اسہالا کا ضعف اس کے معدہ کا ہوا اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہوں اور یہی کیفیت ہوا سبب ضعف جگہ ہوتا ہے اور دکرنا جگہ کاغذائے واردا ہے جو جگہ میں جاتی ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام میں شدید قولخ پیدا کرتی ہے اس لئے کہ اطیف اور رقین خوں تو اسہال سی کارج ہو جاتے ہیں اور کثیف سدہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہیں پس علامات اور اسہاب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہنچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہئے علاج مطلق اسہال کا پہلے میں یہ بات کہتا ہوں کہ نظر کتاب ہذا کو عانت لینی چاہئے ان بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفرده مکہیں دربارہ افراط اسہال کی لکھے ہیں اور ان ابواب کو اس باب سے جو اس وقت ہم لکھ رہے ہیں ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہئے اس کے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہیں کہ اسہال کا روکنا باہم نظر کروہ فقط اسہال ہے اور دست ہی بند کرنے سے پر ص جاتا رہے گا اور اعراض جو اس کے ہمراہ سچ اور زحیر وغیرہ سے ہوں ان سے قطع نظر کر کے فقط ادویہ قلاضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غایظ کر دیتے ہیں یا ادویہ مغزی یہ سے ہو سکتا ہے اور بیشتر ادویہ مندرجہ کی حاجت ہوتی ہے۔ ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرہ سے اور پیشنا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قے بند کرنے والی ادویہ سے بطور جذب اے اختلاف کے ہوتا ہے اس لئے کہ یہ سب اقسام دواؤں کی تحریک مادہ اسہالی کی غیر جہت میں کرتے ہیں جو مخالفت جہت اسہال کے ہے لیعنی مہرز سے جدا ہے پھر اگر اسہال میں اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبرده شریک کر دینی چاہئیں یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کی جائیں گی اور مسام کی دست دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہوں گی اور پیشنا لانے والی دوائیں خارج بدن میں

مستعمل ہوں گی۔ پھر اگر اسہال کے سات بروڈت ہو تراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخات بھی شریک ہوں گے خواہ محض مسخات ہی پر اکتفا کی جائے اور اکثر مسخات کی اس وقت بھی حاجت ہوتی ہے جب قوت ضعیف ہو جائے پھر اگر سدے بسبب اخلال با لنزو جست کے ہوں استعمال ان ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہئے جو باب ضعف ہضم میں مذکور ہوئیں اور اکثر جس صورت میں احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہے وہی وقت ہے جبکہ قوت ماسکہ میں ضعف ہو اور قوت جاذب بکھی معین جس طبیعت ہوتی ہے اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہے اور بیشتر اور ارا اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہے اور بکھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایسی اسی فعل پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جائے جو اسی صفت کی ہو اس طرح کہ ایک پیالہ کا نشہ بھی اترنے نہ پائے کہ دوسرا پیالہ چڑھالیا اور حالت مستی میں وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بے ہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نیند پیدا کرتی اور مریض کو سلا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہے واسطے اس مریض کے جو اسہال میں گرفتار ہو اگر تراہ اسہال کے کھانی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہئے جس میں زیادہ ترشی ہو اور وہی شے اختیار کرنی چاہئے جس میں ترشی باکل نہ ہو دوہریا غذا اپس ادویہ بارودہ ایسی جو مغربہ ہوں اور اس طرح جو غذا کو تختہ اور خشک ہو اور اس میں تقویت اس بدن کی ہو جو اس سے خدا پاتا ہے جیسے ستوا اور روٹی اور حریرہ خواہ شور با عرض جو تر غذا ہیں سب ایسی بیماروں کو مضر ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ربوب تخللہ یعنی جن ربوب میں سر کہ پڑا ہوا ہے اکچھا مضر ہوتی ہیں باین سبب کہ پیاس کا بیجان ان سے ہوتا ہے منجملہ حوالہ اور بند کرنے والی اشیاء کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہے اور دلک یعنی ماش بدن کی کرانی اس لئے کہ یہ دونوں تو سچ مسام کر کے جذب مادہ الی الخاف کرتے ہیں اکچھا وقت جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدن کے مروقات اور دلوکات سے کیا جاتا ہے ازاجملہ

اوہاں حارہ جبی سے روغن شبت وغیرہ کان کی ماش سے یہی فحل پیدا ہوتا ہے۔ محمد جو اس سہال کے سینکیاں توڑوائی پیٹ پر تحریج ہو چکا ہے کہ شام کن خون کا چسپاں کرنا پیٹ پر اس شخص کے جس کو اسہال اور حج ہوا اور چار گھنٹہ تک چسپاں رہیں ضرور اسہال بند کر دیتا ہے جن سے کو دس تدبیر کا تحریج کیا ہے محمد حواس اسہال کے اقسام ضماد کے میں جو معدہ پر اور قمام امعاپر لگائے جاتے ہیں اور یہ ضماد خفات قابضہ اور مبردات قابضہ سے بحسب حاجت تیار کئے جاتے ہیں محمد حواس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کر وہ خلط ریزش کر کے معدہ اور امعاپر گرتی ہو پس غذا کو بھی نیچے اتار دیتی ہو اور اس میں سیلان اور تری پیدا کر کے اس کو باہر نکال دیتی ہو اور ہمراہ اس کے نکلنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہے پس جس وقت اخلاط صالح کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر جس اسہال وغیرہ کا وقت آپنچا جب دواؤں کے ذریعہ سے تدبیر کرنے کا ارادہ ہو پہلے سروع ادویہ مفردہ سے کرنا چاہئے پھر اگر ادویہ مفردہ سے برآمد کرنہ ہو اس وقت مرکبات حساس کا استعمال کرنا چاہئے خواہ وہ مرکبات حساس مجحف اور پیس پیدا کرنے والی ہوں یا قابض ہوں یا مبردہ اور فشرہ ہوں یعنی بھر بھرا پن پیدا کر دیں خواہ مفریہ اور سدؤں ہوں کہ اسی مسام میں سدہ ڈال دیں جد ہر سے رطوبت اسہال کی آتی ہے ادویہ مفردہ بارہہ علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کمزوری مریض کی جن میں کوت جس اسہال کی ہے جیسے گنار اور مازوات اقیا گل سرخ صمع عربی طین مختوم اور طراشیت طباشیر خصوصاً بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کافور میں پروردہ کی جائے جھاؤ کے پھل اور عین اناروانہ اور ساق زرشک زراوند تھم حماض اسپغول بریان کشیز نشک بارگنگ عصارہ الحیۃ تیس تھم گل جو بوسیدہ اور خراب نہ ہوں تو ت خام خصوصاً اس واسطے حج کے اور عصارہ فوا کہہ ترش کے اور بوب انہیں خواکہ کے ادو عصارہ خوف کے ایک او قیہ اگر فقط اسی کو تناول کرے نافع ہے۔ دو غترس جس میں کوئی ایک دوا ادویہ یہذ کورہ بالا سے

جو شدی جائے۔ ادویہ حارہ یا بسے جیسے زیرہ بریان اجوان انہیں بریان قشار کندر مرکبی میمہ یا بسے دار شیش عان اور فقط لاذن جو ایک درہ کسی جو شاندہ کے ہمراہ تناول کی جائے بمقدار ایک درہم کے پنیر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہے اس طرح استعمال کیا جائے خواہ پختہ کر کے اور افضل تدبیر اس پنیر کی یہ ہے کہ نمک اور پانی سے ڈھونکر چند مرتبہ خواہ نمک پانی میں اسے پا کیں تا کہ نمک اس کا خارج ہو جائے کہ ایسا بنا ہوا پنیر کہنہ ایک درہم اسہال بند کر دیتا ہے اور یہ دوا ہر ایک شے سے قوی تر ہے اور اثر کوں کے واسطے اخروٹ مقتشر کو بریان کر کے کوٹ کر اور اس میں تھوڑی شکر بریان کی ہوتی ملکر دیتے ہیں آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوزہ کے ہوتا ہے جملہ اقسام پچکری کے اور جملہ انفہ یعنی چستہ کے اسہال بند کرنے والے ہیں چستہ بچ گاؤ کا لڑکے کو بقدر ربع درہم کے دیا جاتا ہے آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے زیادہ بھی دیا جاتا ہے ایک درہم تک ایضاً چستہ خرگوش فوراً بند کر دیتا ہے واجب ہے کہ چستہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع کریں اگر لفغ نہ ہو وزن کی زیادتی ایک درہم تک کرنی چاہئے پنیر کہنہ جس کی تدبیر ابھی مذکور ہوتی ہے اگر ایک درہم پلا یا جائے ضرر اس میں مکتر ہے اور اثر اس کا قوی تر ہے۔ نسبت چستہ کے بعض اطباء کہتے ہیں کہ سفنج (جوعصارہ انگور ترش سوکھا کر اس میں بعض ادویہ خوبصور ملکر کھچپھوڑتے ہیں) اگر اس دوا کا ایک نکلا اس قدر جلا کیں کہ سیاہ ہو جائے پھر اس میں سے بقدر نصف درہم کے پلا کیں۔ اس وقت دست بند کر دیتا ہے میرے ایک دوست خالص نے جو اطباء کے معلمین سے ہے اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھ سے کی ہے کہ اس نے خود تجربہ کیا ہے۔ اس کے کافی فضلہ جو نقطہ ہڈیاں کھاتا ہوا اگر بوزن ڈیزیھ درہم کے کسی مبطوخ کے ہمراہ پلا یا جائے بقوت جس کرتا ہے خصوصاً وہ فضلہ خشک جو ماہ تو ز میں لیا جائے جو ادویہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہیں ان کو ہم آئندہ بیان کریں گے مرغ یا مرغ کے چوزہ کا پوٹہ سکھلا کر بوزن تین درہم کے اس طرح دیا جائے کہ پہلے اسے خشک

کریں پھر سون سے اس کا براہ بنا لیں اور یہ مقدار تین درہم کی اس کو دینی چاہئے جس کو رب کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب ہی کے جس طرح پر اس کا دل خواہش کرتا ہو۔ ایضاً شیر لیش کو جوش دیں تاکہ ان غلیظ ہو جائے خواہ اس میں سنگرینہ کو جوش دیا کریں تاکہ ان کو قوام غلیظ ہو جائے اور بیشتر اس میں چاول بھنے ہوئے جیسے کھیلیں یا مرمرے بھی ملانے میں ایضاً زردی بیضہ سر کر میں الیٰ ہوئی بھی کھلاتے ہیں مرکبات جو مائل ہے برودت ہیں جیسے قرض طباشیر مسک اور قرض حلیق جس کا نام فیدہ یقون ہے قرض گل مختوم قرض زعفران قرض انیسوں قرض خشاش مسک قرض افیون اور حب افیون قرض گنار قرض نیلو برج قرض طرشیت حب پروج سفوف اناروانہ حب سدرس اسہال سفرط میں دو درہم صد ف سوختہ اور ایک درہم گل ارمٹی اور اقسام ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدن اس کے بھی مفید ہیں واجب نہیں کہ ان ادویہ کے بریان کرنے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے کہ ان کی قوت جاتی رہی بلکہ فقط اس قدر بھوننا چاہئے کہ دیگر اور ظرف میں گرمی آجائے بس آگ سے اتار کر نیچے بریان کریں اور چلاتے رہیں تاکہ سب دوا برابر بریان ہو جائیں جو مرکبات کہ مائل ہے حرارت ہیں اندر کے خواہ ان میں حرارت زیادہ ہے جیسے قرض اقادیہ اور جوارش جوزی اور جوارشات جن کو ہم فربا دیں میں لکھا اور جوارش بزور جو قابض ہے اور اقراص زعفران قرض کہریا ایضاً مازدے سبز جس میں وراث نہ ہو اور پوست انار اور ساق اور قفل مکد نصف درہم پیس چھان لیں اور سپیدہ بیضہ میں گوندھ کر گولی سی بنا کیں اور ترچھا گڑھا اس میں کر کے اس گولی کو اسی انڈے کے اندر منجع اور ربوہت موجودہ کے جوانڈے میں ہے رکھ دیں اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کر کے کوئی لام کی آنچ پر اس کو رکھیں تاکہ تیار ہو ایضاً ازیں قبیل یہ دوا ہے آر گندم میں جھوڑی سی اجوائیں اور جھاؤ کا پھل اور ہالم ملا کر زیست کہنے سے اس کو گوندھیں اور اسی کی روئی بنا کر تنور میں خشک کریں بعد اس کے بوزن میں درہم کے اسی روئی سے لے کر خوب سا

کوٹ ڈالیں اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کریں اور جھوڑی شراب بھی اضافہ کریں ازیں قبیل یہ دوا ہے جس سے لڑکوں کے اسہال کا علاج کیا جاتا ہی جب بروقت دانت نکلنے کے ان کو دست آتے ہیں نئماں کا یہ ہے دانہ خششاش اور حب آلاس اور کندر زر سعد کوئی ہر واحد نصف درہم کو بہت زرم زم پیشیں اور اتنا باریک کریں کہ مثل غب ارکے ہو جائے اور انہوں سوختہ اور لب بلوط اور چستہ اور کشنز خشک بریان اور ساق اور خرنوں خاردار تھم کرفس زیر ہر کرک میں بھگلیا ہوا اور روٹی فطیری جو کہ سوکھنی ہو اور کندر را جوانکن یہ سب اجزا براہ رہموزن ملا کر سب کو پیشیں اور اٹھائیں۔ اور اگر چستہ ایک جزو سے کم خواہ نصف جزو شریک کیا ہے تو اس کو دون بھر میں ہر گھنٹہ کے بعد تناول کریں اور مقدار میں اس قدر ہو کہ تمام دن میں یہیں درہم کو پہنچ جائے اور اگر چستہ ایک جزو سے زیادہ ہو جس اسہال ہر روزہ ہو جائے گا اس دوا کو جس کوہم اب لکھتے ہیں بارے تجربہ میں ہے نئماں کا یہ ہے۔ سعد اور سنبل اور گنار و قاق کندر جھوڑ اسما زو بقدر نصف درہم کے پانی میں کوب طرح جوش دیں پھر اس پانی کا زلال لے کر اس پر سک المسک اور عود خام جو عمدہ ہو جھوڑی چپڑ کیں۔ جیسا کہ حال مریض کا یہ نسبت اوغل مفرحت کے ہو پلائیں اور ان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اخلاق آب و وہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں پس استعمال جملہ ادویہ کا جواہ پر مذکور ہوئیں بھی انہیں قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و وہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں پس استعمال جملہ ادویہ کا جواہ پر مذکور ہوئیں بھی انہیں قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا ازیں قبیل یہ بھی دوا ہے زنجیل اور زاج الاسم کفہ ساق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف کے طور پر استعمال کریں نہایت دو مشتعل تک۔ ازیں قبیل یہ ہے اور قریب باعتدال ہے پر سیاڑہ شان سنبل الطیب تھم نبل جواب بل سنبل بادا اور ذینخ درخت صنوبر ان سب کے قرص بنالو یہ یہ بھی جانا ضرور ہے کہ احتیاح طباشیر کی واسطے جس خون کے ہوتی ہے

اور احتیاج بزور واسطے بند کرنے اسہال سعوی کے ہے اور حاجت اسپغول اور بار
نگ بریان کی مژوڑے اور مغض میں ہوتی ہے ورنہ فقط اسہال اور دستوں کے بند
کرنے میں اثر ہے یعنی شربت وغیرہ کافی ہیں خصوصاً کشیز بریان۔ غذا ہی ہے جس کو
ہم نے بیان کیا ہے بیضہ ابلا ہوا اس کافائدہ ایسے اسہال میں زیادہ دستوں کے بند
کرنے میں اثر ہے یعنی شربت وغیرہ کافی ہیں خصوصاً کشیز بریان۔ غذا ہی ہے جس کو
ہم نے بیان کیا ہے بیضہ ابلا ہوا اس کافائدہ ایسے اسہال میں زیادہ ہے جو اعمال سے پیدا
ہوا ہو اور اسہال کبدی اور معدی میں ہرگز مفید نہ ہو گا بلکہ مضر ہے مخراط کے استعمال
میں خطرہ اور اندر یہ ہے اگرچہ کبھی ان کی حاجت بھی پڑتی ہے اس لئے کہ مخدرات کبھی
اس سبب سے فائدہ کرتے ہیں کہ رطوبت اسہال کی تعلیل بھی کرتے ہیں اور اس وجہ
سے کہ نیند بھی پیدا کرتے ہیں اور حاجت دستوں کی ان سے باطل ہوتی ہے یعنی نیند کی
بنیاد سے دستوں کی آمد بند ہو جاتی ہے۔ اور لذع بھی باقی نہیں رہتی اور ہر کیف
جب تک اس سے استغنا ہے اور ضرورت شدید نہ ہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہئے
اور جس وقت استعمال مخدرات کا واجب ہو جائے اسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہئے
جس کو ہم نے بیان کیا ہے کہ مریض کا بدن سرداو قوت اس کی ضعیف نہ ہونے پائے
اور یہ امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہیں پھر اگر بدن اس کے چارہ نہ ہو مخدرات
میں جند بیدسترا اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کی بھی آمیزش کرنی ضروری ہے ہم
نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مر گیا۔ اگر ممکن ہو شیاف سے
کارروائی ہو جائے تو پانی مخدرات کا جائز ہو گا اور اگر ضمائل فائدہ کی امید ہو جو مول اور
شیاف ناروا ہے تجملہ ضمادات مخدودہ کے یہ نسمہ ہے۔ افیون اور بزرگ نجخ مکد ایک جذہ
جفت بلوٹ گلنار اتفاقیہ کندر کی ہر واحد پانچ جزو سب کو عصارہ نجخ اور عصارہ پوست
خشناش سے خواہ دونوں کے جوشاندہ سے بکجا کریں اور موضع مناسب پر طلا کریں۔
مشروب مخدود قوی القبض ہے نسمہ اس کا یہ ہے چستہ خرگوش بوزن دو دنگ افیون برابر

چوتھے مازو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزاء سے قرص تیار کریں مقدار شربت ایک مشقال ہے و سر انہم مازوی خام ایک جزء کندر افیون کندر نصف جزء مقدار شربت ایک درہم تک ہے۔ ایضاً انیسوں سندروں و قاق کندر مرکبی زعفران اساروں کیفرا جوان سب اجزاء، موزن شہد خاص کے کف میں مجون تیار کریں مقدار شربت لمعہ واحد ایضاً مردانچ چہارم درہم چوتھے نصف درہم افیون ایک دانگ انخوان سوختہ نصف درہم مازو ایک درہم و سر انہم کے مخدود قوی ہے اور مشروب ہے اسہال کے مرض میں ہم اس کے نسبت یہ کہتے ہیں کہہد و روز میں بند کر دیتا ہے جوان تنجم کرنے پوسٹ انترش مازو بہل ہر واحد ایک جزء افیون نصف جزء مثل سرمه کے سب اجزاء اباریک پیس کرایک درہم سے ایک مشقال تک مقدار شربت ہے صبح اور شام دونوں وقت برابر کھلائی جاتی ہے اور لڑکوں کے واسطے ایک دانگ ہے ایضاً اقتراض بخ اور مجون بخ بھی زیادہ نافع ہے اور نہم یہ ہے اقا قیا اور مازو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جزء سے قرص تیار کریں مخلکہ ادو یہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہے کہ جس کو کھانی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہوا اس کو مفید پڑتی ہے جیسے آس اور مصطلّی اور صمغ عربی اور کندر اسپ گول برناں اور طبا شیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہے کہ جس شے میں ترشی نہ ہو اور زیادہ بھی یعنی قابض نہ ہو دی بلکہ برآہ سدھ ڈالنے اور تغیری کے جس اسہال کرتی ہو پھر اگر چارہ کارا یسے ہی ادو یہ میں ہو پہلے ادو بے عنصہ یعنی ملکھی دینی چاہیں بعد اس کے اعوق ایسے جو میلین سینے کے ہیں دینے چاہیں بہت سے نہم جات اعوق کے جو خشناش اور کتیرا صمغ عربی اور خرنوب نظمی اور شرہ آس اور نشاستہ بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہیں ان کا بیان ہ جا بجا کر چکے ہیں پھر ان کے لعبات کے اخراج میں تاکہ باقی نہ ہے حیلے کرنے چاہیں کہ اس تدبیر سے دونوں فائدہ جس اسہال اور ازالہ سرف کے پیدا ہوں گے۔ فصل بیان میں غزادینے مرتیض اسہال کے غذا ان لوگوں کی ایسی ہونی چاہئے جس میں لذع نہ ہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے

ایذ اپنچے کو قوت محركہ کی تحریک کر کے دافعہ کو اس کے اخراج پر امادہ کرے ایسی بے ضرر غذاوی ہے جس کو ہم نے تجویز کیا ہے کہ دودھ کو اسی طور پر درست کریں اور جوش دیں سنگرینہ وغیرہ ڈال کر خصوصاً دودھ جس میں لوہا بھایا گیا ہے چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہے کہ وہی مکھن نکال ہوا تمراہ برخ خواہ با جرا کی کہ دونوں بریان کئے ہوئے ہوں اس قدر جس کو مریض بخوبی ہضم کر سکے۔ پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم نہ ہوتی ہوا س سے کمتر غذا کھلانی چاہئے زیادہ تر تغیری پیدا کرنے کی قوت گائے کے دودھ میں ہے اور زیادہ تر مناسب محرومیں کے واسطے بکری کا دودھ ہے علاوہ یہ کہ قابض بھی ہے وہی محرومیں کے واسطے اور غذا سے افضل ہے لباب سمید مقلوبیتی روٹی بھگلوکر اس کا جو ہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرح سے سرد کیا جائے خواہ جو روٹی کہ اس کا آنا سرکہ میں گوندھا جائے اور روٹی پکائی جائے یہ بھی محرومیں کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہے مسوز کو دو پانی میں جوش دے کر آب جوش کو پھینک دیں اور تیسرے پانی میں اس قدر پختہ کریں کہ گاڑھا ہو جائے اور ترشی ڈالیں خواہ نہ ڈالیں۔ یا جیسے جماضیہ کہ یہ بھی عمدہ غزا ہے حواس پیش یعنی ترس غذا جیسے وہ غذا جو ساق سے بنائی جائے انارданہ اور کبک ملائکر کشیز میں اور اکثر اس میں چاول بھی داخل کیا جاتا ہے۔ باقلاسر کہ پختہ کر کے ان لوگوں کے واسطے جید ہے ایسی کہ اس میں غذا نہیت بھی ہوا اور بجاۓ خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہے کہ جو کے ستوب مقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشکا ش ایک کاسہ تخم خشکا ش بھی اس قدر اس کو خوب پختہ کریں اور صاف کر کے کھلانی جائے اگر اس غزا میں ترشی پسی ہوئی سب ترش کی خواہ سفوف کر کے اناردانہ یا ساق کی بجاۓ نہایت عمدہ ہے۔ نمک ان کے واسطے لاہوری بہتر ہے کہ اسے کوٹ کر بریان کریں اور تھوڑا بریان کرنا چاہئے اور اس میں اناردانہ اور کشیز خشک اور ساق ملادینا چاہئے اور اگر حرارت شدید نہ ہو تھوڑا سا پیسیر کہنے بھون کر داخل کریں فقط واجب ہے کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جائے اس لئے کہ سرد پانی قبض و بستگی طبیعت پیدا کرتا

ہے اور غذا میں پیوست ہو جاتا ہے اور نیم گرم پانی محلل ہے اور مرخی ہے اور اکثر بخ
کنی غذا کی کرتا ہے یعنی اسے امعاء وغیرہ سے باہر نکال دیتا ہے پس معین بر اسہال ہو گا
ہاں مگر ہیضہ میں انہیں شروع پر جائز ہے جو بیان ہو چکے اور اسہال سدی اور رومی میں
بھی نیم گرم پانی دینا جائز ہے گوشت کے اقسام جوان کے لئے درست ہیں گوشت
کبک اور تیز اور ورائج اور کچنگ کا اور قبرہ کا گوشت ارباب اور قطا یعنی لوہ کا اور
گوشت شفا ہیں یعنی بو تمار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے
املا میں اختلاف نہیں بہت ہے اور غلطی زیادہ ہے مگر دلفاظ پر ہے جاتے ہیں ایک تو
سویدانیا جو ایک چھوٹا پرمنہ ہے جو بقول صاحب بحر الجواہر سوہار ملخ کو کھاتا ہے
دوسری لفظ سویدی جس کو صاحب فخر ن لکھتے ہیں کہ اس کا گوشت بدبو بسبب خورش
حشرات الارض کے ہوتا ہے بہر حال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہے متن صائب مدیریہ
ہے کہ گوشت جو مبطون کو دیا جائے بھنیا ترشی لئے ہوئے ہو ایضاً انڈے کی زردی ایسی
ہوئی سر کہ میں موصفات جوان روانہ زیب سے جس کے تین بڑے ہوں اور کشنیر اور
مشل ساق وغیرہ کے تیار کئے جائیں جیسے شرہ حلیق یعنی لوت سہ گل اور زرم زرم شاخیں
انگور کی اور برگ حماض برگ بارٹنگ اور کربن اور کران اشیاء کو پکایا جائے۔ چھوٹی
مچھلیاں سر کہ میں پختہ کر کے ابازیر اور کوشبو کے مصل و جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعور
اور کشنیر خشک حب لآس۔ اگر کوئی گوشت سبک انہیں ہضم نہ ہو سکے یعنی جرم گوشت
کے ہضم کرنے پر قادر نہ ہوں اس وقت قیمه چوزوں کا اور قباچ کا کشنیر اور حب
لآس۔ اگر کوئی گوشت سبک انہیں ہضم نہ ہو سکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر
 قادر نہ ہوں اس وقت قیمه چوزوں کا اور قباچ کا کشنیر اور حب لآس ڈال کر خوب
بچالیا جائے اور اسی کا شور بہاں میں چاول اور تھوڑا سا با جراپکا کر صاف کر کے دوبارہ
وہی میں آنچ پر رکھا جائے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہنچ بعد ازاں ساق اور
اناروانہ کی ترشی دے کر کھالیا جائے کرونا ک بھی ان لوگوں کو مفید ہے اگر زیادہ ہضم کی

دشواری نہ ہو اور واجب ہے کہ زیادہ نمکین نہ کیا جانے اور دبا کر اس کی رطوبت نکال ڈالی جائے۔ پائے جانوروں کے بھی ان کو زیادہ نافع ہوتے ہیں اور اس غذا کا خود ہم نے بارہا تجویز کیا ہے خواکہ سے مطلقاً پر ہیز کرنا لازم ہے اگرچہ قابض خواکہ بھی ہوں مگر جس وقت غذامعدہ سے انفوڈ کر کے اتر جائے شاہ بطور طان کو ضروریں ہوتا ہے اس طرح خومائے خام اور اگر طعام اطیف ان کے معدہ میں فاسد ہو جاتا ہو اس وقت ایسی غذا کمیں ان کے واسطے تجویز کرنی چاہیں جس میں خلط ہو جیسے پائے وغیرہ اور روپ قلاضہ اور جیسے احساقویہ جو برخ اور باجرہ سے تیار ہوئے ہوں۔ بیشتر بعض یماریں اسہال کو قدر یہں بطور سے فائدہ ہوتا ہے سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت گاؤ کا شوربا تنہا ہمراہ شربلا ایک قسم روٹی کی ہی کے تناول کیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطمینان بقر سے لیا جاتا ہے۔ جمیع اقسام اسہال کو بطور جانور ان عموماً مفید نہیں مجملہ احساء پسندیدہ کے ایسے یماریوں کے واسطے یہ ہے کہ خشخش کو لے کر تھوڑی دیر بریان کریں اور اچھی طرح بریان ہونے کی بعد اس کو اور چاول اور باجرہ اماکر حسو تیار کریں یا ناشاستہ کو سماق اور انار وانہ وغیرہ میں سے ترش کر کی حسو تیار کریں یا کبک خوش شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوپنڈ سے یا سماق کو آب باران میں بھگوڑ دیں اور آٹھ پہر بیگار بننے دیں بعد اس کے جوش خفیف دیں اور پانی کو چھان کر کے صاف کر لیں پھر اسی پانی میں کشیز خشک کو بھگوڑ کریہاں تک چھوڑ دیں کہ خوب بھیگ جائے بعد ازاں اس کو پکائیں اور پکانے کے بعد اسی پانی میں خوب ملیں پھر اس کو چھان کر صاف کریں اور کھوج کو چینک دیں اور پھر آگ پر چڑھا کے چچہ وغیرہ سے ہلاتے رہیں کہ مثل سریش کے جم جائے بعد تھوڑے سے نمک کے ذریعہ اس کو خوش ذائقہ کریں اور چکنائی اس میں چربی بچ گاؤ کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی ریت ڈالنی چاہئے اور نمک زیادہ ڈالنا چاہئے زیادہ چکنائی اور ایسی ہی غذا اور کارہ ہے حار مادہ سے اسہال ہو یا بارہ مادہ سے۔ مجملہ رغنی اشیاء کے ان لوگوں کے واسطے

زیست پر اتفاق ہے پانی ان کے واسطے باران کا مناسب ہے کہ بارش کا پانی کس قدر
قابل بھی ہے اور میرے گمان میں یہ ہے چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اتر کر
جگر میں پہنچ جاتا ہے اور بہت جلد اس کی تحلیل ہو جاتی ہے لہذا کیلوس میں اس کی
رطوبت باقی نہیں رہتی پس اسہال میں اس کا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے شراب ہر
قسم کی ان کے واسطے ناپسندیدہ ہے پھر اگر چارہ نہ ہو اور قوت کا اقتضاباً نظر معلوم ہو
کہ اس میں انتعاش اور بیداری پیدا ہوگی اس وقت شراب سیاہ کہ جس کا مزہ کیسا ہے اور
قابل ہے اور وہ بھی تھوڑی پلانی چاہئے۔ اصول یہی ہے کہ مختلف اقسام کی غذا میں
نہ کھائی جائیں اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز میں ان کو غذا دی جائے بلکہ واجب
ہے کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کریں اور مقدار قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کریں اور غذا
سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کریں جو قابل ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش
کریں خواہ ان روش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پیکیں اور اگر اتنا صبر کر سکیں کہ
بالکل پانی پینا چھوڑ دیں یہ خود ایک عمدہ علاج ہے نفس ان کے واسطے ہے اور خصوصاً جب
کسی قسم کی حرکت یعنی چلننا پھر نابعد غذا کے نہ کرتے ہوں کہ اس وقت پانی کا روکنا اور
بھی واجبات سے ہے واجب ہے کہ اطراف عالیہ ان کے دبائے جائیں چلا سرا اور
ہاتھ کی انگلیاں وغیرہ تاکہ غذا ان کے اطراف کی جانب جزو ہو کر پہنچے اور اسفل کی
طرف کم جانے پائے اور معدہ پر ان کے ضماد ہائے قلاضہ جو اسماک پیدا کرنے
والے اور بارود میں خواہ حارہ ہیں خواہ مرکب حارہ اور بارود سے ہوں بحسب حاجت اور
ضرورت کے لگائے جائیں سنبل اور مصطلی اور مرملی اور رنک کا ادویہ ضماد میں داخل ہونا
ضرور ہے اور یوسون بھی اگر ضماد میں داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہے یہ طائے جید ہے جو
درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے لگایا جاتا ہے جس وقت کہ دونوں عضو کی شرکت
اسہال کے پیدا کرنے میں ہووس درہم فسٹین شراب میں جوش دے کر صاف کریں
اور مقام مذکور پر طاکریں کسی چیختھے کے ذریعہ سے بعد ازاں گل سرخ اور گنار اور

آس یا بس اور افاقیا اور ہونسٹیڈ اس و رمازو سب اجزا ہموزن لے کر آب آنس میں
ملائیں اور فسشین مزکور کو چھوڑا کر اسی جگہ پر خدا دلگا دیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
تریاق مذکور نافع ہے ہر ایک اسہال میں جو غسی پیدا کرتا ہوا و قوت کو ساقط کر دیتا ہوا اور
بس بس ورم یا تپ شدید کے وہ اسہال عارض نہ ہوا ہو۔ جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ وہ شخص
گوشت کنجٹک اور بچوں کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت
چونکہ سخت ہوتا ہے اسے زینا چاہئے کہ اس کا نخدار نہ ہو سکے گا جس وقت کہ وہ
گوشت ہائے نرم پکتہ کئے ہوں اور کباب کے طور پر نہ ہوں یعنی کباب نرم گوشت کا بھی
ایسے مریض کو ہضم نہ ہو گا اس طرح جس شخص کی اشتها تو زیادہ ہو والا ہضم میں اس کے
فتور ہوا یہی نرم گوشت پختہ کر کے اسے کھانے مناسب ہیں گوشت سرخ یعنی بے
چربی کا جوزیت میں پکایا جائے اور دارچینی پسی ہوئی اس پر فتو ہوا یہی نرم گوشت
پختہ کر کے اسے کھانے مناسب ہیں گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جوزیت میں پکایا
جائے اور دارچینی پسی ہوئی اس پر چھڑکی جائے یہ بھی مفید ہے۔ ایسے وقت شربت
سیب اور یہی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ اسہال خونی میں
شیر گوپنڈ اس میں شکریزہ گرم کر کے بجا کیں اور مریض کو پلاکیں مفید ہوتا ہے دوسرا
مقالہ معالجات اقسام اختلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورہ بالا کا معالجہ خاص
اس مقالہ میں بیان کیا جاتا ہے بعد اس کے کہ معالجات کلیے کے بیان سے فراغ ہو

چکا۔

فصل اسہال کبدی کا علاج

اوپر کے ابواب میں معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا
ہے کہ ہر ایک سبب سے جو مرض پیدا ہوا اس کا علاج کیا کرنا چاہئے پس واجب ہے کہ
انہیں بیانات شناختی کی طرف سے رجوع کر کے عملدرآمد کی اجائے سوہنراج جگہ اور
ضعف جگہ اور ورم اور سدہ اور املا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگہ کے

ابواب میں مذکور ہو چکا کرنا چاہئے جب اس طرح تدبیر کی جائے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے۔ جو خطاطبیب سے اسہال کبدی میں ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکے زیادہ بڑھانے والی دی جاتی ہمیں بازیغرض کے طبیعت میں قبض پیدا ہوا ریہ تدبیر انجام کار میں خطا عظیم کی طرف منجر ہوتی ہے اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض میں ادویہ خشراخون یعنی جن دواؤں سے قوام میں خون کے خشور اور بھر بھرا پن پیدا ہوا اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ مطفیہ کے بجھ جائے خلصاہ یہ ہے کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہے اور ایسی سو تدبیری سے ہلاک مریض کی پیدا ہوتی ہے اور غونت مواد جگر کی بڑھ جاتی ہے بلکہ واجب یہ ہے جس وقت معلوم ہو جائے کہ سبب کبدی کا سدہ جگر ہے یا سدہ ماسار یقا اس کا سبب ہے اس وقت پوری توجہ تخت سدون کی طرف کی جائے ایسے کام کے واسطے اطباز بیب نہیں یعنی بڑے موٹے دانوں کے منقٹ کی بہت مدح کرتے ہیں تاکہ ان کے ان کا قول اس کے اثر کے بارہ میں یہ ہے کہ یہ اسہال غسال ضعیف کو بھی دور کر دیتی ہے ہم نے بھی تحریک کیا تو جیسا یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں اس کو دوراً زحمت نہیں پایا شروع میں اسہال کبدی کے واجب ہے کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس نہ جانے پائے اس لئے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہیں کرتا ہے اور صواب یہ ہے کہ فقط آب سویق پر اقصار کریں اور دن بھر میں دو مرتبہ کھلانیں پھر اگر تخلی ہو سکے تھوڑا سا بارہ بھی ملادیا جائے پکا تے وقت اور صاف کر کے پایا جائے پھر اگر با جرا طیوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اس کا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہئے اور ایک اس کرچہ ستوا کا میں اسکرچہ میں پانی کے پکانا چاہئے تاکہ غلیظ ہو جائے پھر اگر قارورہ میں شوریدگی نہ ہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور لوں کا اختلاف غیرہ متناسب نہ ہو اور ہضم کے دلائل کس قدر قارورہ سے ظاہر ہوں اس وقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملادی یعنی غذا میں کچھ خوف کی بات نہیں ہے جس وقت اسہال کبدی خونی ہو اس

وقت مناسب نہیں کہ اس کا جس نیچے سے کیا جائے یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے ایسی خرابی کے خیال سے کہ شائد اوپر کی طرف جہاں سے برآمد اس خون کی ہو بند ہو کر کہیں اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اس کے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہئے اور لازم ہے کہ بہت احتیاط سے نظر دیقین اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطباء کو اس مرض کے معالجہ میں غلطی واقع ہوتی ہے فصل بیان میں اسہال معدی اور معوی کے جو بلانچ ہوا رہم پہلے ان اسہال کے اقسام میں ابتدابیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہیں۔ باب معدہ میں بخوبی معلوم ہوا ہے کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہے اور جملہ اصناف اس مرض کے کس طرح علاج پذیر ہوتے ہیں اور علاج زلق الامعا کا قریب معا الجم زلق المعدہ کے ہے اور مناسب اس کے ہے باہمہ پھر بھی ہم چند اشرب اور ضمادات اور قوانین جو اس مقام سے زیادہ مناسب ہیں بیان کرتے ہیں عام قاعدہ ایسے لوگوں کے علاج کا جس وقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور معا قروحی نہ ہو یہ ہے کہ ادویہ قبضہ جن میں قبض قوی ہوان کے ساتھ ادویہ مسخرہ بھی ملادی جائیں پلانے کی دوا ہو خواہ ضماد کی ایضاً ایسے ادویہ کا استعمال کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کریں اور روح غریزی کی تقویت کریں جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے امر و سا اور اثنا سیا واجب ہے کہ استعمال مرات کا کیا جائے اس لئے مرات کا نفع اس مرض میں قوی ہے اور جس وقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے کہ بلغم کی کثرت ہے اس کے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہئے اور اگر ادویہ سہلہ جن کی قوت اسہال قریب باعتدال ہو کارگرنہ ہوں اس وقت احتیاج خریق وغیرہ کی بھی ہوگی اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعہ نے کے صعب اور دشوار اور ردی ہے اور کمتر یہ بات کہ جو مادہ بلغمی امعان کی اتر آیا ہو قے اس کا اخراج کر سکے بہتر نہیں کتنا امکان پانی پیا جائے پھر اگر مجبوری پیا جائے گرم پانی تو کس طرح پینا درست نہیں ہے شراب ریقیں کہنے اور خاص تموزی سی ان

بیماروں کو نفع کرتی ہے ورجو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے۔ اغلب اگر ان کو پسند ہو تو سویق یعنی ستودھ مائے خام کا یا سویق خربوب کا سویق انار کے بیجوں کا اور سویق انجیر کا اور سویق بندق یہ کاشنیز خشک کا یہ حال ہے کہ معدہ میں طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے مرکبات جیدہ میں سے ایسے بیماروں کو واسطے بارٹنگ اور انیسوں مکد ایک درہم پوست انار دم الاخوین مکد فصف درہم لس یہی ایک مقدار شربت ہے واجب ہے کہ یہ سوکھی مسروب میں ملا کر پلایا جائے اور اگر ہمراہ اس مرض سے تپ ہو تو آب باران سے بدرقه اس دوا کریں مجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگوں کے واسطے جوارش مازو اور جوارش کندر ہے اور خربوب کی جوارش ضماد میں مثل ضماد ختم کتان ہمراہ خستہ تھرہندی کے اور قوی کرنا اس ضماد کا عصارہ بھی اور شبہت یعنی تازہ سویا اور طریقہ اور اقا قیا اور گنار اور مصطلی اور گلسرخ اور قوتخ اور اس سے ہموزان اور برابر اجزا ملا کر ہوتا ہے اور بیشتر انہیں اجزا سے مرہم بھی تیار ہوتے ہیں موم اور رون غن مصطلی یار غن سفر جل اور رون گل کی شرکت سے اور مثل ضماد فوٹل کے جس وقت کہ حرارت ہو جو اسہال زلقی کے دلچ امعا سے ہوتا ہے اس کا علاج مثل علاج قتروح کے ہے اور بکثرت استعمال مجففات قباضہ کا مذہبہ بارہہ سے جیسے حصر میہ اور ساقیہ یہ بھی اس کا علاج ہے اور جو علاج دو سلطاریا کا ہم آگے لکھیں گے اس طریقے سے بھی اس کا علاج کرنا چاہئے اگر سبب زلق امعا کا غلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قروح ڈاتی ہے پس اس وقت بہتر یہ ہے کہ بذریعہ قتوح کے درشت کے اوپر کی طرف سے اس کا استفراغ کیا جائے اور قروح کی آلاتیش جدید سے خارج ہوتی ہے ادھر سے اس کا اخراج نکرنا چاہئے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہواحتیاج اس کے اخراج کی ہوگی بذریعہ حقنہ ہائے مخرجہ بلغم کے جو نہ کور ہو چکیں اور نہ ہائے سبک اور مسخن دینی چاہئے اور اس غذا کو بریان کر دہ اور خشک شدہ اشیاء سے خواہ قلایا یعنی قلیہ سے ایسے گوشت کے جو سبک ہوں اختیار کرنا چاہئے اور پانی کم پلانا چاہئے پھر اگر اس سے زیادہ قوی مدد یہ

کی اختیاں ہو پس خریق کو تجویز کرنی چاہئے اگر معدہ کا زلق ہے تو خریق سفید اور اگر
امعاٹے مغلی کا زلق ہے تو خریق سیاہ اختیار کرنی چاہئے خریق میں علاوه اس فائدہ
کے کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی بطرف اعتدال کے خواہ حار کے کرتی
ہے یہ دو زلق رطب کی بہت عمدہ ہے اور بمزلا غزا کے بھی ہے زیتون سیاہ یعنی زیتون
کا پھل مع گھٹھلی کے پختہ کریں اور پسیں کے گھٹھلی بھی پس جائے اور پوست انار او روغن
سفید زیست اتفاق اس میں داخل کر لیں اور روٹی کے ساتھ اس کو کھایا کریں جو قوابض
باردہ تجویز کئے جائیں واجب ہے کہ ان کے ساتھ مصلٹگی اور کندر اور اگر ختم ہو سکے
تو مخلفل بھی ضرور شریک کر دیں۔ جب اسہال مذکور مزن ہو جائے اور قریب اس کے
ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہنچ اس وقت واجب ہے کہ ابتداء لعج کی تبدیل مزاج سے
کی جائے اور ریاضت اعتدل جس کا خلل مریض کر سکے بھی کرانی چاہے یا اسے حمام
میں داخل کریں اور بدن اس کا بہ نرمی دبا جائے اور ظاہر بدن کی ماش کی جائے پھر
اس کو جب اس حالت پر رکھیں کہ وہ کروٹ لئے ہو اور سیدھا کھڑایا بیٹھا ہو بلکہ اس
کا کول اتمام اور پر کے اعضا کی نسبت اوپر نچا ہو چنا نچ کروٹ کے وقت یہی صورت ہوتی
ہے پس چھوڑ اسماء الحمد قوی جس میں شراب اور ماء الحمد مذکور کے چھوڑی دوا جو غزا کے
نافذ کرادینے کی قوت رکھتی ہے جیسے کہ مجنون فلافلی اور فونڈخی اسے کھلانی جائے اور
دونوں مددیریں اس وقت کرنی چاہیں جب تک لفڑو غذا کا ہوتا ہے جب ایسی مددیری کی
جائے گی جگہ چھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کرے گا۔ اور تقویت پائے گا۔ اور
جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی کے جو کہ زلق سے کمتر ہیں یعنی دشواری اور ایذا
میں اکثر ان اصناف کا علاج بھی قریب زلق کے ہوتا ہے پس جو اسہال بسبب
ایسے مرہ صفا کے جس کی ریڑش معدہ اور امعاپر زیادہ ہے عارض ہو واجب ہے کہ اس
کے علاج میں تبدیل اسی عضو کی کرنی چاہئے جہاں یہ مرہ صفا پیدا ہوا ہے اور اسی جگہ
سے امعا میں گرتا ہے یعنی تبدیل مزاج مرارہ اور جگہ کی کرنی چاہئے اسی طریقہ سے

جن کا بیان ابواب جگروغیرہ ہیں کیا گیا ہے اور فضول صفوتوں اگر زیادہ ہوں اس کا استفراغ کرنا چاہئے اور اصول یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعہ ق کے کرایا جائے اور اگر ق کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو اور بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اس وقت کرنا چاہئے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہ ہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ اوہ راس مادہ کے آنے سے قروح پیدا ہوں گے یا ان کوہ قروح پہلے سے موجود ہوں بعد تھے خواہ اسہال کے مدارک ادویہ مستفرغہ کا ادویہ باروہ قلاشہ سے کرنا چاہئے مجملہ ان اشیا کے جو ایسے بیماروں کو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے ہمیلہ زرد کا پلانا ہے جو اخراج صفرے کا کرویتا ہے اور اس کے بعد بغرض اصلاح اور مدارک کے ادویہ بارودہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں رائب یعنی دوغ کا استعمال بھی ان لوگوں کو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چپڑک کر اور اس طرح ماء الشعیر بھی مفید ہے اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اس کا علاج ایسی اشیاء سے کیا جائے گا جو اخراج بلغم کرتی ہیں مشروبات ہوں یا حقنة اگرچہ زیادہ حقوق کے یا ادویہ مشروب کے استعمال سے اخراج اس کا ہو سکی بعد اس کے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائے جو قبض اور تخفین معتدل پیدا کریں یا ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج بلغم کے جواریں حب الرمان جس میں زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ اگر بلغم رجاحی ہو اس وقت بدن استعمال قرص اسفلینا دس کے چارہ نہ ہو گا ایضاً وہ سفوف جوانجدان اور جوانش اور زیرہ جوسکہ میں پروردہ کیا گیا ہو اور پھوریاں بھی کر لیا ہو اور تجمیع کٹنابریاں اور سک اور جلنا اور کر دیا اور مر اور کندر اور ۔۔۔۔ باہر اس طباشیر کے بنابر انہیں اوزان کے جس کو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدہ حال مریض کے اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اس پر دلالت وہی رطوبت کرے گی جو باہر اسہال کے خارج ہوتی ہے اور تمام علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہیں ایسے وقت نفع ان کو اس دوسرے ہو گا کہ ہمیلہ زرد ایک جز اور ہالم نصف جز تمراہ شکر کے ملا کر تیار کریں اور حب الاشق اور سماق اور

کمزاج مکد سدس جزء پر اگر سبب زلق کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جدا گانہ لکھنا تجویز کرتے ہیں جس کو انہوں نے اسہال سوداوی تحریر کریں گے اور اس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کریں گے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزوں کے پیدا ہوا ہو اس کے علاج کے واسطے بھی ایک باب جدا گانہ لکھیں گے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوانع ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہ ہو اس وقت نامل کرنا چاہئے کہ علامات سوء مزاج امعا کے کیا ہیں اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشأ ہی ہوتا ہے جو منشأ سوء مزاج معدہ کا ہے پھر اگر یہ ضعف قوت فقط ہاضمہ میں امعا کے ہو اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوزی کے استعمال سے نفع ہو گا اور جوارش غافلی ہو جب اس سخنے کے مفید ہو گی عود خام اور زیرہ جو سر کہ میں پروردہ ہو اور بریان بھی کیا گیا ہو اور جوائیں اور کر دیا اور مر اور زنجیل اور کندرہ بیان اور قالہ اور ختنہ زیست کوٹا ہوا سب اجزا کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں مقدار شربت میں درہم تک اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی کثرت ہو اسی سبب میں تلسی کے بیج اور تخم رازیانہ انہیسوں وال ففل قائلہ مکد میں درہم تخم نانخواہ تخم کرفس مکد میں درہم سلیمانیہ قصب از زیریہ سعد نار سیدہ ساڑھے میں درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم ففل اظفار الطیب جوز مکد میں درہم اور سدس درہم حب لآس میں درہم انہیں اجزا سے قرص تیار کریں مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے ایسے اسہال میں قرص مربا کو بھی مفید ہوتے ہیں خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہ ہو ضمادہ بائے مسخنہ جوند کور ہو چکے وہ بھی مفید ہوتے ہیں اور اگر یہ اسہال مع ضعف قوت و اقعده کے ہوا ویہ مذکور میں فشنین بھی بڑھادینی چاہئے اور اگر فساد ہضم بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اس وقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہیں کہ جن میں کس قدر قبض ہو اور غذا کی تعلیط کرنی چاہئے اور اس کو اشیاء باردہ سے جو نظریہ میں بنانا چاہئے چنانچہ ہم نے اپر بیان کر دیا ہے اور ان قواعد کے استعانت کرنی چاہئے جو ہم نے باب سوء

ہضم میں امراض معدہ کے لکھے ہیں لیکن اگر ضعف ماسکہ میں برودت خواہ حرارت سے پیدا ہو کر مورث اسہال ہوا ہے وہی قوابض جواول باب میں مذکور ہو چکے ہیں حار اور بارد دونوں پس انہیں کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر واقعہ بھی ضعیف ہو استعمال سفوف نجت الحدید کا ہمراہ جوز بوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہئے اور ضمادوں کا لگاتا بقدر واجب درکار ہے علاج اسہال مراری کا ہم نے آخر باب معدہ میں اس کو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کام متعلق بمعالجہ احوال جگہ اور مرارہ کے اور احوال اس معدہ کے جس میں تولید صفراء کی زیادہ ہوتی ہو جاتا ہے پس چاہئے کہ اس بحث کو انہیں ابواب میں تلاس کریں فصل بیان میں علاج اسہال سوداوی کے اور وہی اسہال طحانی ہے جس میں سچ نہ ہو واجب ہے کہ اس اسہال کے علاج میں قصد علاج طحال کا کیا جائے اور اسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جائے اور جو خرابی طحال میں آگئی ہو اسی کا مقابلہ تدبیر علاج میں بقدر واجب کیا جائے اور اگر اس مقام پر کثرت سوداوی کی ہو اور قوت مریض کی واپر ہو یعنی زیادہ ہواستفراغ سودا کا طبع افتیمان وغیرہ سے کرنا چاہئے اور اگر سودا غلیظ مشل وردی کے ہو اور یہ خلط بسبب ورم طحال کے نہ ہو بلکہ خود اسی خلط کی غماظت فی نفس معلوم ہو اس وقت استعمال اس سہل کا کرنا چاہئے بشرطیہ قوت مریض کی قوی ہونسخہ اس کا یہ ہے نمک اندر ورنی ایک جزو شوکہ مصربہ تین جزو خریق سیاہ و دو جزو شوکہ اور خریق کو پانی میں اچھی طرح جوش دیں اور نمک کو اس میں گھول دیں بعد ازاں سب کو چھان کر صاف کریں اور پسادیں یہ طریقہ اس کے سہل دینے اور اس کے بند کر دیں اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہئے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوتی ہے۔ اما روانہ دس درہم بھمن سرخ بریان ایک درہم زربنا دربریان ایک درہم کھریا ایک درہم تخم سداب تخم شاہ مغرم ایک درہم انہیں اجزا سے سفوف تیار کریں مقدار شربت تین درہم ہے۔ ایضاً اما روانہ زبیب سیاہ سرکہ اور پانی ملکر کوٹیں اور پھر صاف کریں اور جھوڑا سانمک اور معتز اس پر چپڑ کیں اور اس کو استعمال کرائیں

پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعدا جو السرو اور سک مکد نصف درہم کعک ایک درہم اب سب اجزا کو شراب کہنے کے ساتھ پائیں جو خالص ہو فصل علاج اسہال خونی کا جس میں سچ اور خراش نہ ہو اور پر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہے اور جگر سے اور معدہ سے اور معاء علیاً یعنی اوپر کی تینوں آنٹوں سے اور نیچے کی آنٹوں سے ہوتا ہے اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اور پر معلوم ہو چکی ہے جو اسہال خونی اقسام سے انہیں اسہالوں کے صدیدی خواہ وردی ہو یا غسلی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی راہ سے ہوتا ہے کہ اس کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اور سدہ ہائے جگر کی تشقیح کریں ان سب تدبیروں پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج میں مراعات حال بدن کی امتلاء اغلاط وغیرہ سے کریں اور مراعات ان چیزوں کی جو مورث امتلاء بدن ہیں کریں اور جب تک درونہ ہو اور طبیب بحدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہو خواہ جگر سے اور قوت ساقط نہ ہوتی ہو پس ایسے اسہال کو بند نہ کرنا چاہئے۔ اور ارخوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش اور سچ کا ہو گا اور ضعف پیدا کرے گا ایسے وقت فصد کر دینی چاہئے اور اس ماہ کو جانب مختلف سے اکانا چاہئے پھر اس کے بعد ادویہ قابضہ حلاسہ خون کا استعمال کرنا چاہئے جو اسہال خونی کسی معاکی رگ کے پھٹ جانے سے عارض ہوا ہوا اکثر اوقات انجام اس کا بطرف سچ کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اس کے جس کی طرف کرنی لازم ہے اور امالہ اس کا بطرف ضد مختلف کے کرنا چاہئے اگر امتلاء بھی شدت ہو یہ بھی جانا ضرور ہے کہ مشروبات میں سے جوارش تو اس سہال کو موافق ہے جو امعاء علیاً اور متصل اعضائے اعمانی خرابی سے ہو اور اعضائے فو قابل امعاء علیاً سے جو اسہال ہے اسے بھی جوارش مفید ہے اور حقنے کے منفعت قوی اس اسہال کے واسطے جو امعاء سفلی سپید اہو جو اسہال نے درمیان کے اعضائے انہیں امعاکے

پیدا ہواں کے علاج میں صواب یہ ہے کہ دونوں علاجوں کو جمع کر دینا چاہئے۔ جملہ ادویہ جو بارداور قابض اور مغزی ہیں اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سب کے سب خون کے بند کرنے والے بھی ہیں خصوصاً جس وقت ان میں ثبت اور شادنخ مثل غبار کے اور دم الخوین اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہوں اور مشروبات اور حقنے کے طور پر مستعمل ہوں اکثر احتیاج مندرجات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر قوی کرنے میں انہیں ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے ان ادویہ کی ہوتی ہے جن میں قبض ہو قرص گنار نجمبلہ مشروبات کے لیے دواہ کہا سکیں قوت جس کی قوی ہے اور قرص تجم حماض اور افراص شادنخ جیسا ہم نے نئی تجویز کیا ہے عصارہ بارٹگ اور عصارہ اسپگول اور عصارہ سختہ اسیں کو ان امراض میں بڑی منفعت ہے خصوصاً جس وقت ان عصارات میں ادویہ مفردہ مذکور سابق داخل کی جائیں۔ ایضاً سیب اور یہی اور گل سرخ سوکھا ہوا مکد نصف رٹل لے کر پانچ رٹل پانی ڈال کے جوش دیں تاکہ ان کے ڈیڑھ رٹل باقی رہ جائے پھر اس کو صاف کریں اور برابر اس کے روغن گل اس میں داخل کریں اور پھر اس کو کسی دوسرے برتن میں پکائیں تاکہ ان کے تیل باقی رہ جائے اور نی سب جل جائے اس روغن کو مشروبات میں داخل کر کے استعمال کریں متنے ہو جا بس خون ہیں انہیں عصارات سے اور ایسے پانی سے تیار کئے جائیں جن میں قوابض مشہورہ پختہ کئے جائیں خواہ وہی ادویہ سفوں کر کے ان پانیوں میں چھڑکے جاتے ہیں جن کو پکانا چاہئے چکنا کی ان حقون میں گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے وہ روغن گل بالغ الایش جس کو قدر بادین میں بیان کریں گے اور باب صحیح میں بھی اس کا بیان آتا ہے انہیں حقون سے اس وقت ہم چند نئے ایسے لکھتے ہیں اور ان کا اختیار اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ بے ضرر اور معتدل ہیں اور ان میں ادویہ اور قرمہ بائے حارہ نہیں ہیں اور بعض انہیں ادویہ مرکبہ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہیں (حقنے جیدہ) جس کے اجزاء ہم نے جمع کئے ہیں پوست انار بارٹگ خر نوب الشوک اور انجیر

پس اہوا اور چاول پے ہوئے کمک آٹھ درہم و سرانجام مازوی خام و حقنہ گنار اور گل سرخ
ہر واحد چار درہم اور ان اجزاء پر پانی بوزن میں صغير کے جو برابر سولہ اوقيہ کے ہے ڈال
دیں اور آب عصی الراعی ملے تو خاص پانی سے وہ عمدہ ہے بعد ازاں چینی آنچ سے
اس کو پکائیں تاکہ ان کے قریب ثلث کے باقی رہ جائے اور صاف کریں پھر شب
نصف درہما و ردم الاخوین اقا قیہ شادونج گنار عصارہ الحجۃۃ ایس صمع غربی بریان
سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارنی مکدایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۶ درہم
اور جس کی خواہش ہو افیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھا لے اور حقنہ کرے جس
وقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھ اس کی حاجت نہ ہو گی کہ دو اکو مغربیات
کے ملنے سے غلیظ کر دے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض اختقاد سے تدبیر حجج
کی ہو خواہ خون روکنے اور حجج کی تدبیر دونوں مقصود ہوں ادویہ مغربہ کے ملنے کی
ضرور حاجت ہو گی۔ واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آل اختقاد میں
ہوائے خارجی داخل نہ ہونے پائے۔ شیفات قویہ سے اس مرض میں یہ ہے کہ اقا قیہ
صمغ عربی بر از لخ افیون سپیدہ قلعی اور گل ارنی اور کہربا اور مازوی خام سب اجزاء
ہموزن لے کر پیسیں اور دوام طبوخ میں جو گرم ہے اس کو ڈال دیں اور بدن قل کے اور
نے کے استعمال کریں جو اسہال دھوی مقعد سے اس ہواس کے واسطے فقط یہ اجزاء
کافی ہیں مراد سنگ گنار سپیدہ صدف سوختہ ملا کر موضع معلوم پر بعد وھونے اور خون
پوچھنے کے استعمال کریں جب یہ تدبیر یہیں ہو چکیں اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پھر
چارہ نہ ہو گا بدن اس کے کہ دونوں ہاتھوں کو زیر بغل سے باستواری باندھی اور اطراف
بدن کی ماش کریں اور بیمار کو آب سرد میں اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوائے سرد میں اگر
فصل جاڑوں کی ہے بھتا کیں اور آبہائے سرد اسے پلا کیں اور اس کے احتاض پر
عصارات بارہہ اور شربت ہائے حلسوں جیسے رب حصرم اور رب بیاس وغیرہ گرامیں
برف سے ٹھنڈے کر کے فصل علاج حجج اور قتروح امعا کے بیان میں واجب ہے کہ

شناخت سُجّح میں دھوکا باقی نہ رہے اس لئے کہ بیشتر ایسی خراش نہیں ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جائے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنه قوی ہوتا ہے اور شامکد کہ فقط تبرید شدید اور دیناتر بوز اور کا ہوا و خرفہ کا سُجّح خفیف کے دور کرنے میں کافی ہوتا ہے پھر اگر ایسے حقنے کا استعمال کیا جائے جس میں ادویہ کا ویہ داخل ہوں مریض کی ہلاکت واقع ہو گی واجب ہے کہ علاج سُجّح کا جس طرح اوپر معلوم ہو چکا ہے اگر امعاء علیا میں ہوش رو بات یعنی پلانے کی دوسرے کیا جائے اور اگر امعاء سفلی میں ہو حقنے سے کیا جائے اور اگر درمیانی اعضا امعاء کے ہو دونوں طریقہ سے کیا جائے۔ پھر ان سب سے واجب یہ ہے کہ رعایت حال سبب فاعلی سُجّح کی کرنی چاہئے اور رعایت سبب فاعلی قروح امعاء کی بھی اس طرح پر کہابھی امعاء انصباب رطوبت صدر وغیرہ کا ہورہا ہے یا نہیں اور آیا سبب مقدم اس سُجّح کا شگافتہ ہونا خواہ امتنایا ورم ہے جو بھی تک باقی ہے یا کوہ سبب تحسس تھا اور منقطع ہو گیا مگر اس کا سُجّح اور قرحد کا باقی ہے ہم نے علامات ان سب صورتوں کے بخوبی اوپر بیان کر دیئے ہیں پھر اگر سبب سُجّح اور قرحد کا بھی تک انصباب کر رہا ہو پہلے اسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور اس کو سُجّح دیں سے اوکھاڑنا لازم ہے انہیں تدبیر سے جن کو اپنے مقامات مخصوصہ میں معلوم کر چکے ہیں اور اگر ضرور ہو کہ نہلروی ہونے غلط کے استفراغ کیا جائے ڈرتے اور بچا بچا کر استفراغ کیا جائے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دوائے مسہل بشدت مضر اس اثر اور قرحد کونہ ہو بلکہ بغلہ بغلہ اور کرویا اور کثیر اور غیرہ ادویہ ضعیفہ کے سہل دیا جائے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دونوں غزا دینے سے روکا جائے تاکہ بدن کو جل پیدا ہو جائے اس مادہ کی ریزش میں جو سُجّح پیدا کر رہا ہو تو ایسا ہی کریں اور جس وقت ارادہ اس کے غذا دینے کا ہوتا اسی دودھ سے غذا دینی چاہئے جس میں سُنگریز سے وغیرہ بجھائے گئے ہیں خواہ اس طرح پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق میں مذکور ہو چکا اور یہ دودھ کا پلانا بطریق دوکے ہے لیکن غذاۓ

خاص بر وقت حاجت اور ظہور ضعف کے پس وہی تدبیر کرنی چاہئے جس کا جنم قلیل نہ
ہو اور قوت اس کی ظاہر ہو جیسے جگہ مرغ فرب کے اور تھوڑی سی روٹی بے خیر کی اور خصیہ
ہائے مرغ اور اندا جس کی پخت میں درجہ نیم شست سے زیادہ کو پکنچ گیا ہوا اور بھنے
ہوئے انڈے سے کم پختہ کیا ہوا اور بیشتر مچھلی بھنی ہوتی زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت
پانے کا جو پسے اور بھنے ہوئے چاول کی پیچ میں پختہ کیا جائے ایسے بیماروں کے واسطے
نہایت بہتر ہے واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت ربوہ فوا کہ سے کی جائے وہ
غذا کیسیں جو باب اول میں اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہیں بھی اس بیمار کو نافع ہیں واجب
ہے کہ نمک جو ایسے بیمار کو دیا جائے ذرا فی ہوا اور بیان کیا ہوا اور شراب کسی قسم کی نہ
پلانی جائے لیکن جس وقت کہ حرارت نہ ہواں وقت تھوڑی سی شراب سیاہ قابض پلانا
چاہے پانی اس کو سرد پلانا چاہئے بہتر نہیں ہے کہ شروع علاج میں فقط ایسی دوائے
خاص دی جائے جو برہ اپنی کیفیت کے مودی ہوا وہ بیش پیدا کرنے والی اور ازشی اور
خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سُنج کی بڑھانے والی ہو جس وقت درد میں شدت ہو بظ
ضرورت کے اعتیاق ادویہ مغربی کی طرف ہو گی تاکہ مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہو
جائے اور چہرہ پر مریض کے بطور طلا کے وہی ادویہ مغربی لگانی جاتی ہیں تمام ادویہ بارہ
قلاضیہ جو مخلوط ادویہ مغربی سے ہوں اس وقت نافع ہوتی ہیں ہاں اگر تاکل اور سڑائید
پیدا ہواں وقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جن میں وہ دوا بھی ملی ہو جو
تجھیف بدن لذع کے پیدا کرے۔ واجب ہے کہ مریض سُنج کو پلانے میں بزو و غیرہ
جو دو تجویز ہو آب سرد میں پلانی جائے آب گرم میں ہرگز نہ پلانی چاہئے ریوند میں
خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراض یعنی ان دستوں کے بند
کرنے کی جن میں وہ رطوبت انکلتی ہو جو سطح داخلی امعا پر ہوتی ہے خصوصاً جس وقت
ہمراہ آب بارٹنگ اور تھوڑی سی شراب کہنے کے پلانی جائے۔ بلوط بیان اور کرنوب کی
قوت مثل ریوند کے ہے دونوں ساتھ ہی مستعمل ہوں خواہ جدا جد اچتم گل بھی عجیب

اففع ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے جو بعض اطباء کہتے ہیں کہ شروع اسہال خونی میں اگر چار درہم صحن عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جائے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے گل مختوم بھی زیادہ نافع ہے ہر ایک اقسام سچ کو حتیٰ کہ سچ متاکل اور سڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چپک وغیرہ کے کسی حقنے کا استعمال کر کے مختملہ حقنے ہائے مذکورہ کے اور اس طرح جس وقت حقنے کی اجائے طین مختوم کا عصارہ بارٹنگ اور کوب ساموس یعنی طین ساموس کے اور نیز عصارہ خرفہ سیاہ کے ہمراہ۔ مختملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض میں عصارہ توٹ کا ہے جو ابھی لگز رہا اور پختہ نہ ہوا ہو اس طرح گباہ نہ کش کا پانا بھی مفید ہے اور عصارہ گلسرخ پلایا جائے خواہ بطور حقنے کے استعمال کیا جائے بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ ادویہ اسہال خونی میں رجل العقعن بھی داخل ہوا اور میرے گمان میں رجل الغرب یہی ہے اور بعض لوگ کہتی ہیں کہ بقر اط جس وقت رجل العقعن کو ذکر کرتا ہے مرا اس کی انجر کے پتے ہوتے ہیں اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہیں رکھتے ہیں پس یہ معنی بھی کلام بقر اط کے نہ سمجھنے چاہیں شراب چستہ خرگوش کی ان لوگوں کو مفید ہے اور پیپر جس کا نمک نکال لیا ہو جس طرح اوپر ہم نے لکھا ہے باب اول میں زیادہ نافع ہوتا ہے اگر چہتا کل زیادہ بڑھ گیا ہو جس وقت سچ کا عروض بسبب کسی دوائے مسروب کے ہوا ہو اس وقت کے واسطے ادویہ نافعہ میں سے یہ ہے کہ روغن ورد اور دم الاخرين اس طرح کہ تمیں درہم روغن زرد میں ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخرين ملا کر حقنے کریں مرکبا نافعہ سے ان لوگوں کے واسطے افراض اور سفوفات بارہہ مذکور ہیں اور بہتر ان کے حق میں یہ ہے کہ دواروٹی پر چھپڑ کر کھلانی جائے اور اس کے اوپر سرد پانی پلایا جائے یہ بھی مفید دوا ہے گھونگھی کی راکھ چار حصہ اور ماڈو و حصد قلنل ایک حصہ سب کو پیس کر بعد غذا کے بوزن ایک درہم کے تناول کریں اور سرد پانی اس کے اوپر پی لیں فلو نیا بھی ان کو نافع ہے جس وقت آب سرد کے ہمراہ تناول کریں حقنے اور جمولات جو ایسے بیماروں کے واسطے مناسب

ہیں اور مطلق اسہال خونی کے روکنے میں بکار آمد ہیں وہی مرکبات ہیں کہ جن کے اجزاء ابتدائی مرض ہڈا میں ادویہ مغیریہ قلاضہ سے مرکب ہوں اور اخیر مرض میں آ کر انجام اس کا تاکل کی طرف ہوا دویہ منقیہ اور ادویہ کاویہ درکار ہیں اور جب تک پارہ ہائے کوچک جرم امعاکے برآمد ہو رہے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں جائز نہیں ہے کہ ادویہ مغیریہ قلاضہ سے زیادہ دینے کی جرأت کریں بعض اطباء کہا ہے کہ اتفاقاً اس مرض کے حقنے میں ڈالنا نہ چاہئے جب تک کہ خون کی آمد نہ ہو اور یہ قولِ محض پوچ ہے پھر جس وقت کہ قرحد کی جرأت باقی رہ جائے اس وقت ادویہ مجھفہ قلاضہ ہمراہ اجزاً بادومت کے پھر اخیر میں اگر انجام کا بطرف تاکل کے ہو جائے منقیات اور کاویات کا استعمال کرنا لازم ہے۔ بعض معالجین ہموزی سی فلسفیوں کو بعض عصارات میں داخل کر کے استعمال حقنے ہائے سلیمانیہ بے ضرر کرتے ہیں پس اس کے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے لیکن اگر ضرورت داعی نہ ہو بطرف اس دوا کے جو تیز ہے خواہ بطرف دوائے ترش کے پس اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ ایسی دوا کا استعمال نہ کیا جائے اور بشرط ضرورت پھر بھی اولیٰ یہی ہے کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کریں پھر اس کے بعد بشرط حاجت ادویہ حارہ کا استعمال کریں اور جس وقت ضرورت داعی ہو اور تاکل بھی پھر اس وقت ادویہ مادہ بقدر راز الہ تاکل اور تنقیہ چپک وغیرہ کے استعمال کرنی چاہیں اور نافیوں بھی بقدر حاجت اس وقت جائز ہے بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہے۔

شروع تدبیر میں کوئی دوا مندرجہ جائے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحد فاسد ہو چکا ہے اور اب اتنی دریتک اس کا ٹھہرنا ممکن نہیں ہے کہ جب تک ادویہ حادہ سے امعا میں سوراخ پڑے گا اتنے زمانے میں یہ قرحد پھیل کر زیادہ بڑھ جائے گا اور عمق اس کا بہت گہرا ہو کر بہ نسبت سوراخ پڑنے کا زیادہ خرابی پیدا کرے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہے ان اشیائے مغیریہ پر جو حقنے کے ادویہ کے جمع کرنے کے واسطے داخل ہو سکتے ہیں اس لئے کہ یہ چربی تدبیر اور تسلیک لذع پیدا کرتے ہے اور مقام پر

برعut محمد ہو جاتی ہے یہ جملہ قواعد جو بیان ہو رہے ہیں اس وقت تک چل سکتے ہیں جب تک ابتدائے مرض ہے اور جب قرحد میں مدد پڑ جائے پھر اس کی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور چکنی دوا اور ادویہ مغزیہ بالکل ترک کی جائیں کہ یہ چیزیں اصل دوا اور مرض میں حائل ہو کر اس کے اثر کو روکتی ہیں جب یہ معلوم ہو جائے کہ قرحد میں چرک پیدا ہو چکی ہے پھر اس کی صفائی ماءِ عسل سے کرنا چاہئے اور اس سے زیادہ قوی تریہ ہے کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جس میں زیتون نمک کا پانی اور وہ پانی جس میں زیتون نمک سود پروردہ کی گئی ہے اور نمکین مچھلی کا جوشاندہ ضرور ہے کہ اگر مدد پڑ گیا ہے مثل قرص رازیانہ کے بھی لامحالہ استعمال کیا جائے جس وقت کہ مرض حالت ابتداء اور تازگی سے گزر جائے اور اس قرص کے دینے سے کوئی مانع نہ ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ ہائے رب اور مغزی تسلیکین درد میں اس شخص کے کرتے ہیں جس کے آنت میں قرحد متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو گریہ ادویہ نہیں دی جاتی ہیں اور وہی اس وقت جاتی ہیں جب ان کا اثر تاکل تک پہنچ ہمراہ اور ادویہ کے جوتا کل کو تافع ہیں اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں تنقیہ اور جلا کی قوت ہے اور تجھیف اور قبض بھی ہوا اور وہ مقدار ادویہ مغزی کی اس قدر ہے جس سے قرص بندھ سکتا ہے پس مناسب نہیں ہے کہ مغزیات اور سو ماں قرصوں میں اس کثرت سے داخل کئے جائیں کہ ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہنچنے دیں اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہے اور اس کی طرف کچھ انتخات نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہو چکے بعد اس کے ادویہ مدد مالہ کا اور ان ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ جو بذریعہ ادویہ مغزیہ اور قلاضیہ کے تیار ہوئی ہوں اور یہ استعمال اس وقت کرنا چاہئے جب معلوم ہو جائے کہ اچھا گوشت ظاہر ہو چکا ہے اور سڑا ہوا گوشت دور ہو گیا ہے جس وقت کتب اور ضعف اور تاکل ساتھ ہی جمع ہو جائیں اور حرارت کا زور ہوا اور مریض فقط قرص ازیانہ کے استعمال پر متحمل نہ ہو سکے واجب ہے کہ انہیں

اقراض کو آہنے فوا کہہ بارہہ قباضہ میں گھول کرتیا کریں جیسے انگور کام اور پیاس اور سماق اور لوپیا اور گلسرخ وغیرہ اور بعد تیاری کے پھر ان اقراظ کو سکھائیں اور کمری یہی عمل کریں۔ اکثر بدن آمیزش بھنگ اور افیون کے انہیں ادویہ میں چارہ نہیں ہوتا خواہ پہلے مرات کا استعمال کر کے پھر ان ادویہ کو کھلاتے پلاتے ہیں اور مریض کو غذائے پسندیدہ بے مقدار قلیل بھی ضرور دی جاتی ہے اکثر قد رثربت ان اقراظ کی نصف درہ سے دو درہ تک ہوتی ہے بیشتر اصول یہ ہوتا ہے کہاً بھائے فوا کہ میں ادویہ قباضہ اور بھی ڈالی جائیں ازاً نجملہ عدس اور جفت بلوط وغیرہ ہی اس لئے کہ یہ بات معین ہوتی کہ خشک ریشمہ پیدا کریوہ دوا جس کے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہے اور لفج بھی اس کا زیادہ ہے یہ ہے کہ حقنہ قرص زرخ اور آب نمک کا کریں بروقت غایظ ہونے مدد کے اکثر لوگ جیسے گرفتار ان تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جن کی حس زیادہ ہے اور حقنہ حادہ کا تحمل نہیں کر سکتے ایسی تدبیر سے جس کا بیان ابھی ہوا ہے تو ان کی تدبیر علاجی اس طرح شروع کی جاتی ہے کہ پہلے حقنہ ماء العس کا ان کو کرایا جاتا ہے ہر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کر کے اس کے بعد گل مختوم کہ اور نیمگرم پانی ملا ہوا اس کو پلا یا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ شفایا ب ہو جایا کرتے ہیں مجملہ تدبیر کے دربارہ حقنہ کے یہ بھی ہے کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جائے چند مرتبہ کر کے اور جب لذع کی شدت ہواں کا مدارک روغن گل سے کیا جائے کہ اس کا حقنہ کے یہ بھی ہے کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جائے چند مرتبہ کر کے اور جب لذع کی شدت ہواں کا مدارک روغن گل سے کی اجائے کہ اس کا حقنہ دیا جائے جو حقنے کے واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہیں اور اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنوں کے علاوہ اور ہیں اور قریب قریب ہیں منفع اسہال کے حقنے کے اور بھی ان حقنے کے واسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہیں اور بھی ان کا استعمال بدستور اور سلام ہونے کی حالت میں بھی ہوتا ہے اب ہم نہم ہائے حقنہ اور شیاف کے اور نہم ان قرصوں کے جو

حقنے میں پڑتے ہیں ذکر کرتے ہیں مجملہ حقنے ہائے سبک اور خفیف کے جواہر اسی
میں دینے کے لائق ہے یہ ہے کہ آب بارٹگ سے تنہا حقنے کریں خواہ ہمراہ بعض ان
اقراض کے جن کو ہم لکھتے ہیں یا ان کے روٹی بخیر کا حقنے کریں خواہ نان فطیری کا حقنے
کسی عصارہ مناسب میں گھول کر مجملہ حقنے کے یہ حقنے ہے کہ آب جو رغنم بادام
زردی بیضہ اور چاول کی بیچ جو گردہ گوپنڈ یکساں کی چربی میں پکایا ہو اور صاف کر کے
اس میں طین مختوم ملا کر حقنے کریں۔ ایضاً یہ حقنے بر وقت حرارت شدید کے نفع ہے
عصارہ تراش کدو اور عصارہ خرفہ سیاہ اور بارٹگ اور عصی الراعی اور حب لاس جس کو
دو مرتبہ پانی میں ڈھونکر پانی پھینک دیا ہوان سب عصارات کو سیجا کر کے رغنم گل اور
پسیدہ اور گل ارمنی اور قاقیا اور لوہیا ملا کر اور اگر حاجت ہو تھوڑی افیون بھی شریک کر
کے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنے کریں۔ یہ نسخہ حقنے کا جو نہ کرو ہو چکا تھا کے
واسطے بھی مجرب ہو چکا ہے۔ نسخہ حقنے کا جو قابل استعمال کے تھج میں ہے پوست انار اور
مزوا اور سماق اور برگ عقیق اور لوت کی جڑ ان سب اجزا کو کسی شراب میں بالیں تاکہ
ان کے قوام ان کا گاڑھا ہو جائے بعد ازاں صاف کریں اور ہمراہ بعد اقرب اس حقنے کے
پیسیں اور رغنم آس ملا کر حقنے کریں نسخہ ہائے شیاف جو تھج میں بکار آمد ہوں اصول
ادویہ ان کے مرکبی اور کندر اور زعفران اور سندروں اور شب اور میمعہ اور جند بید ستر جس
وقت کہ افیون کسی شیاف میں داخل ہو اور شخص اور کاغذ اس وختہ اور دم الاخوین شاخ
گوزن سوختہ اور قیمو لیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمو لیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہیں اور
قلیمیا کی سب قسمیں اور مردا سنگ اور اڑیں قبیل اور بھی چیزیں اور اکثر احتیاج
ہمکری کے اقسام اور نگار کی بھی ہوتی ہے یہ نسخہ شیاف کا مرکب بعض ایسے ہی ادویہ
سے واسطے تھج اور زر حیر کے ہے کندر زعفران افیون کو آب بارٹگ سے گوندھ کر
شیاف کریں کہ یہ نافع ہوتا ہی دوسرا نسخہ افیون جند بید ستر صمع غربی شخص کو عصارہ بار
ٹنگ سے سشته کریں اور نسخہ کندر زعفران افیون پسیدہ بیضہ مرغ اور نسخہ سندروں

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

سے چارہ نہ ہو گا اور قبل مhydrat کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستوکے پانی سے حقنے کر دینا چاہئے اور اس تدبیر میں مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہئے کہ پیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہیا اور مرض منقطع ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اعتدال خلط صفوی میں پیدا ہوتا ہے اور اگر سکون درد میں اس وقت نہ ہو وہی علاج جو معلوم ہو چکا ہے یعنی استعمال مhydrat کا طریقہ اختیار کرنا ہو گا اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس حقنے کا استعمال کریں لئے اس کا یہ ہے کہ آب کشک جو اور چاول کی یتیخ اور چربی بکری کے گردہ کی رونگ میں اور صمغ عربی پسیدہ قلعی اور زردی بیضا ان سب کو ایک جگہ یعنی ایک ہی نظر میں رکھ کر خوب چھینیں اور اگر خوانہش ہو جھوڑی ہی افیون بھی اس میں ملا کر استعمال کریں پھر اگر تھج بالغی ہو واجب ہے کہ ابتداء اعلان کی ایسی دوا سے کریں جو تقطیع بلغم کی کرے اور اس کو خارج کر دے اور اس کو دور کر دے اور غذا ایسے مریض وک اسی فتح کی دینا چاہئے تا کہ غذا اس کی ماہی شور تجویز کی جائے اور نان خورش اور رائی اور چند راؤ مری اور کوائیخ اور نان خورش مثل انار دانہ اور زیب کے مع مصالح گرم کے اور رائی اور جو شے قاطع بلغم ہے جس وقت بکثرت استعمال خرمائے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کس بقدر دو یہ مائل بھارت تناول کر چکا ہو جیسے خروں اور نافالی نفع یا ب ہو گا بعض اطباء نے ذکر کیا کہ چند آدمی جو قروح امعا میں بتتا تھے جاؤشیر کے استعمال سے ان کو نفع ہوا اس طرح کہ جاؤشیر کو ہمراہ سداد کے استعمال کرتے تے اس کے بعد کچھ چھوپا بریان کیا ہوا کھا لیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پانی اور شائد کہ یہ صحت ان کو اسی چھوپا برے کے استعمال سے ہوئی ہو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص ذو سلطاریا سے کہہنے کا اعلان ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور اسی دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً پیاز کے کھلاتا تھا اور پلانے کی اشیاء اسدن بہت کم دیتا تھا اور پھر دوسرے دن اس غذا دینے سے اس کو آب گرم اور نمکین سے حقنے دیتا تھا بعد اس حقنے کے اور کسی قوی دوا کے

جو انداز مال کی بھی خاصیت رکھتی ہو اس کو حقنے دینا تھا پس اگر مریض تخل اس درد کا جواب کے علاج سے اٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا ورنہ فوراً مر جاتا تھا حقنے جوان بیماروں کے واسطے مناسب ہیں وہ اس طرح کے ہونے درکار ہیں نسمہ حقنے کا مر زخم خوش زیرہ نمک برگ و ہمہشت رطب یعنی غارتازہ و ترشیب سداب اکلیل الملک مکدایک او قیہ زیست چالیس او قیہ پس ادویہ اور زیست کو اس قدر جوش دیں کہ لٹھ جل جائے پھر چھان کر صاف کریں اور اسی زیست کو استعمال کریں (دوسرا حقنے) ایسے بیماروں کو چاول کی بیچ میں ماہی شور کو جوش دے کر حقنے کرنا مفید ہوتا ہے قبروٹی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہیں اس مرض میں نسمہ اس کا یہ ہے کہ چھوہا راموٹا اور گوشت اڑھانی رطل مصطلی ایک او قیہ تازہ سویا چھ او قیہ موم دس او قیہ شراب اور روغن گل بقدر نایت کبھی بزور میں ہاکم کو داخل کرتے ہیں خصوصاً جب بروڈت اور بلغم لزج کا نکانا محسوس ہو۔ سچ سودا وی کا علاج پس تدبیر سودا اور طحال کی جیسا ہم نے بیان کیا ہے اپنے موضع خاص میں قبل اس باب کے کر کے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست ہونے تدبیر مذکور کے پھر اس وقت سفوف طین مفید ہوتا ہے اور حقنے جو چاول کی بیچ اور غسالہ سے تیار ہوتے ہیں۔ اور انہیں خوبہ ادویہ اور بزور گرم اور نرم اور مبردہ قابضہ بھی داخل ہوتے ہیں اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہیں حقنون میں پڑتی ہے غذا بیماران سچ سودا وی کی ایسی چائے جو خون سے تولد سودا کو روکے اور بند کرے اگر قرحة خبیث ہو چارہ نہ ہو گا بدوں اس کے کہ پہلے نمک اندرانی کے پانی سے حقنے کریں پھر اس حقنے کے بعد اگر حاجت باقی رہے ایسی دوا سے حقنے کریں کہ گوشت سچ یعنی وہ گوشت جس میں بسبب سچ کے خراش اور زخم پڑ گئے ہیں ظاہر ہو جائے بعد اس کے مدملات ادویہ سے علاج کریں جو اس قسم حقنے کے ہوں حقنے ہائے نرم اس فائدہ کے واسطے جیسے یہ حقنے ہے شوک مصریہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو پانی اور نمک اندرانی میں جوش دیں پھر اگر حقنے کا رگر نہ ہو اقر اس زرخ سے حقنے کریں سچ سفلی کا علاج ایسی دوا

سے کیا جاتا ہے جس سی طبیعت نرم رہے اور اس میں لین اور چکنائی اور تغیریہ اور ازالق ہو اور کھانے سے پہلے زردی بیضہ نیمبر شست خواہ شور با باؤڑھے مرغ کا خواہ شور با بینی چھوٹے چھوٹے بچھے ہائے مرغ نرم گوشت اور فربہ سے تیار ہوں حقنہ ہائے نرم جو عصارات مغربیہ اور مزلاقہ سے معاً تیار ہوں اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اس میں پڑے کبھی جب اس سچ میں طول ہو جائے یہ دوام فید ہوتی ہے تھم کان اسپغول تھم مردھم خطمی ان سب كالعاب نکالیں اور طعام سے پہلے پلادیں کہ یہ دواہ مرہا اہل ازالق کے درد میں بی تسلیکن دیتی ہے اور تغیریہ بھی کرتی ہے آلوئے بخار قبل طعام کے تناول کرنا پیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے جو سچ بعد تناول کرنا پیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے جو سچ بعد تناول کسی دوا کے عارض ہوا س کوادو یہ بار جو مغربی بھی ہوں نافع ہوتی ہیں اور کثیر ابریان اکثر نافع ہوتا ہے دوغ میں بوزن ڈیزھ درہم کے اسی کتیرا سے ڈال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کریں زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن گاؤ جوتازہ اور عمدہ ہوا س میں تھموڑی سی دم الاخوین ملا کر حقدنڈ کریں۔ کبھی گائے کا (او جھ شور با کر کے کے بھی بعض اقسام سچ مراری میں نافع ہوتا ہے مگر یہ دوا جامع فوائد نہیں ہے۔ علاج اس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو مقدم علاج اس کا یہ ہے کہ اُن غذا کا انحدار اور نیچے کی طرف اور تر جانا رونکانہ جائے جب تک خوف ہیضہ توی کا با فرات نہ ہو لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار اس غذائے کثیر کا روکنا چاہئے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہے پھر جب یہ غذائے کثیر مددہ سے اتر جائے اس وقت بعض ربوب کا کھلانا جائز ہے اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہئے خواہ سفوف اناردانہ کا ہمہ اگر احساس ضعف کا مددہ میں ہو باوجود یہ کہ پہلے غذائے کثیر کھا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قرار اور تھی کرتا ہوا س وقت گلنار اور کندر اور اجوائیں کو ہموزن لے کر زبیب مع خشک کونٹہ سے گوندھیں اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کریں۔ ایضاً دوائے کرنا زنج جو قرابادیں میں مذکور ہے اور دوائے وج

کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا میں ذاتی ہو یا ان کی وقت بیوقت استعمال کرنے سے فساد غذا پیدا ہوا خواہ ان غذاؤں میں کیفیات رو یہ ہوں اور بسرعت استھانہ ان غذاؤں کا بطرف خرابی کے ہوتا ہے اس وقت واب ہے کہ غذا ایسی اختیار کریں جس کا کیوں اچھا ہوا وقارا ہے بھی ہوں اور جو اثر فساد کا باقی ہے حرارت خواہ برودت سے اس کا دفع انہیں جوارشات قلاضہ معلومہ سے کرنا چاہئے جو حاریا بارہ ہوں اگر سبب اس اسہال کا لزوجت غذا کی ہواں کا علاج جس طرح از روئے قواعد کے واجب ہے کرنا چاہئے پھر اگر سبب تقدیم غذا نے مزائق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھانی تھی جو مزائق ہے اس کے بعد وسری غذا اس کے مخالف تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت علاج کے غذا نے قابض کو پہلے دیں اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہوا ایسی غذا کا جو سریع ہضم ہے تو پھر تناول غذا میں تغیر کر دینا چاہئے یعنی ایسی غدا سریع ہضم کو پہلے دینا چاہئے اور طباشیر کو ہمراہ بعض ربوب کے کھلانا چاہئے تاکہ معدہ کی اصلاح ہو جائے اثر سے اس شے کے جو مضر ہوئی ہے قدم غذا سے خواہ سوائے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اس لئے کہ ایسی غذا نے سریع ہضم جو بعد کسی غذا کے کھانی جائے سخونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذ و نادر کہیں ایسی تدبیر غذائی برودت پیدا کرے غذا نے ترش ہونے سے اس وقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہئے اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی اضافت جو ہر سے اسہال نہ پیدا ہواں واس وقت بعض ایسی غزانے قلیل خواہ اطیف کے کوشتمائے خلیط اور ثقلیل بطور مصوصات کے اور گوشتمائے قابض سرکہ میں پختہ کر کے کھلانے چاہیں اور اپنی ممقور یعنی شور مچھلی وغیرہ تجویز کرنی چاہئے پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقلیل غذاؤں سے خوف ضعف ہضم کا ہوان اشیاء کی تبرید کرنی لازم ہے علاج اسہال دماغی اسہال دماغی کے بیمار کو واجب یہ ہے کہ سیدھا یعنی چٹ نہ سونے پائے جس وقت نید سے بیدار ہو اس وقت اس کو قے کرا دینی چاہیے تاکہ جو خلط دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا

ہے اور وہی اسہال پیدا کرتا ہے تکل جائے اور جو تدبیریں ہم نے باب نزلہ میں بیان کی ہیں ان کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر موڈانا اور بعد اس کے اشیائے باخشوخت سے سر کی ماٹش کرنی یا کمادات اور یینک جو مخصوص سر کے واسطے ہیں ان کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر موڈانا اور بعد اس کے اشیائے باخشوخت سے سر کی ماٹش کرنی یا کمادات اور یا یینک جو مخصوص سر کے واسطے ہیں ان کا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندہ جلد اور دماغ ڈالنے والی کاسر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہے بیشتر دماغ لگانے کی بھی اسہال دماغی میں حاجت ہوتی ہے مناسب نہیں ہے کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے میں اس طرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دے کر معدہ سے ایسے اسہال کو روکے پس اندر بیشہ اور خطرہ بڑھ جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اتر کر معدہ میں پہنچے اور جمع ہوئی ہے اس کا اخراج بذریعہ قے کے کرنا چاہئے خواہ ایسی تدبیر سے جو اس مادہ فراہم شدہ کو امما کی طرف اتارے اگرچہ حقنہ کیوں نہ ہو اگر جس کرنا اس کا منظور ہو تو ایسی چیزوں سے جس سے کرے جو قابض ہیں کہ شکم میں جس پیدا کرے گی بلکہ ایسے اشیاء سے جس کرے جس سے نزلات یعنی میں بند ہو جاتے ہیں جس کا بیان امراض صدر میں ہم نے کیا ہے اور جس طرح ہم نے علاج نزلہ کے باب میں قطع اسہاب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اس کے اصلاح کی تدبیر بیان کردی ہیں اور اب کچھ حاجت نہیں ہے کہ مکر ران کو ہم بیان کریں کہ اسہاب سدی کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہے تمام بدن میں سدے پڑنے سے ہو یا فقط جگر کے سدے پڑنے سے خواہ جگر اور معدہ کے درمیانی راہ میں سدے پڑنے سے پیدا ہوا ہو۔ حظاء صریح اس کے علاج میں یہ ہے کہ اس قسم کے سدوں میں زیادتی کر دیں قوابض کا استعمال کر کے بلکہ واجب ہے کہ جو سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہو اور سر کا نظر آئے اس کو بذیرہ استفراغ کے نکال دینا چاہئے پھر جس وقت کہ راہیں اور مسالک سدہ کی کامل سدہ سے

ہو چکیں اب ادویہ مفت سدہ کا پہنچنا اسان ہو گا اس وقت ایسے ہی ادویہ کا استعمال کرنا لازم ہے اور اکثر تفتح سدہ کے واسطے سہل قوی دینا پڑتا ہے تاکہ میادن غلیظ جو مول سدہ ہے ان کو جذب کرے اور حلقہ ہائے قوی جن میں قوت جذب اور تفتح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہے۔ نفع کا خود بخوبی ہو جانا ایسے وقت نہایت نافع ہے جس طرح کہ بقراط اس کی شہادت دیتا ہے صواب یہی ہے کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کر کے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نہ کھا جائے اور ہر مرتبہ اس قدر غذا تناول کرے جو حصہ اس کی پوری خوراک کا اس دفعہ میں ہوتا ہے مثلاً اگر چار مرتبہ میں اپنی پوری خوراک اس کو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہار میں پوری مقدار کا تناول کرے اور پھر واجب ہے کہ تفریق غذا کی اس طرح کرتا رہے اور غذا کے بعد ایسی شے تناول کرے جو سرعت تقدیم غذا پر معین ہو اور سدہ غذائی کی تفتح کرتی ہو ایسی دو اؤں میں سب سے افضل جالینوس کی رائے میں مجون نو دھی ہے کہ قبل طعام کے ایک انتقال دینی چاہئے اور جب طعام کا ہضم ہو چکے بعد نصف درہم کے دینی چاہئے شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہے اگر بعد طعام کے بعد نصف درہم کے پلائی جائے تریاق بھی نہایت نافع ہے جب ہضم طعام بصحت معلوم ہو جائے پھر اس وقت استعمال کرنا چاہئے دلک اور ماش بدن کی پس اس میں فتنہ نہ ڈالا جائے بلکہ ہیم ماش کرتے رہیں قبل غذا کے اور بعد غذا کے جس وقت بدن ضعیف ہو جائے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرد ہائے باخشوخت یعنی کھرے کپڑوں سے پشت اور شکم کی ماش کرنی چاہئے اور بیشتر احتیاج اس کی ہوتی ہے کہ اس کے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کریں سدou کی تفتح کے طریقہ تو ہم پہلے تعلیم کر چکے ہیں۔ واجب ہے کہ طبیب معانج کو خوف اور جین مریض کی لاغری دیکھ کر نہ پیدا ہو کہ اس خوف سے تدیرات مذکورہ کرنے کی جرأت باقی نہ رہے اس لئے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرأت کر کے کیا جائے اور تفتح سدou کی ہو جائے گی اور جو اغلاط سدہ ڈالنے والے ہیں ان

کو بذریعہ اسہال دفع کر دیا جائے پھر غذا اس کے بدن میں نفوذ کرنے لگے گی اور ذرب یعنی اسہال بعد ان تدبرات کے نہ عارض ہو گا اور بدن اس کا قوی ہو جائے گا علاج اسہال ذوبانی دق اور سل وغیرہ میں جو اسہال ذوبانی عارض ہوتا ہے۔ اس کے معالجہ میں طبع صحت کی اس طرح بیجا ہے جس طرح اس کے سبب یعنی آخری درجہ میں سل اور دق کے طبع صحت علاج کرنا بجا ہے لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اس کا معالجہ بدن کی ترتیب کے نظر سے مبردات مرطبه سے کیا جاتا ہے اور ہواوں سے اور نسلولات سے بقدر جس مرض کے اور اٹھائے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور قلب اور جگہ اور سینہ پر ضماد ہائے بارودہ سے غذا کمیں ایسے اسہال میں گوشتمانے سبک جو بطور ہلام اور قریص اور مخصوص کے پختہ کئے جائیں اور مچھلی کا گوشت بطور بخنی کے دیا جاتا ہے روفی سمید کی جو خوب گوندھی ہو جائے۔ اور اچھا خمیر اوٹھائے اور روفی جس وقت بریان کی جائے بیشتر ان کے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور صمع عربی ڈال کر تیار کیا جاتا ہے اس طرح حماضیہ یعنی جن غذاوں میں ترشالیموں کا پڑتا ہے اور ازیں قبیل دیگر اقسام کی غذا کمیں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ اسہال ہذا کو فعتہ بندنہ کرنا چاہئے بلکہ بند رنگ ایسی ہی دواوں سے اور قرص طباشیر جو لمسک ہیں اس مرض کے واسطے خاص ہے اور یہ اقصام جن کا نسمہ یہ ہے گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلو طختم حماض مقتشر اور زرشک گل سرخ صمع عربی بریان سرطان سوختہ سب کو باریک کوٹ کر آب بھی سے گوندھنا چاہئے علاج اسہال تنکاشی کا اس اسہال کے علاج کی طرف ہم نے اشارہ اس جگہ کیا ہے جہاں ہم نے جذب مواد امدادی کا بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہے۔ اور ضرور ہے کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے اسی طرح اخراج کیا جائے جیسا ہم نے اسے بیان کیا ہے اور حمام کا استعمال ایسے اسہال میں آہماں ہتھیجہ سے کیا جائے کہ جن میں ادویہ مفتاح جوش دیگی ہوں اور غسوں اس مفتاح کا استعمال کرنا چاہئے زیادہ تر وہ عطریات سو گھنائمی جائیں جو

ارباب یرقان کے واسطے مذکور ہو چکیں بشرطیکہ تکاٹھ ف شدہ بھی ولک یعنی ماش بدن کھرے لئنگی اور دمalon اور لب خرماغیرہ سے کی جاتی ہے۔ اس قدر کہ جلد سرخ ہو جائے بعد ازاں آب گرم خواہ وہ پانی جس میں قوت تقویت کی ہے بدن پر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا ہے ہیضہ کا علاج ہیضہ کے علاج میں کچھ تدبیریں تو ابتدائے حرکت ہیضہ میں کی جاتی ہیں اور بعض تدبیروں کا موقع اوسط زمانہ ہر کرت مواد ہیضہ میں ہے اور کچھ تدبیریں ان کے بیجان روی اور مہلک زمانہ میں کہ مادہ کو اس وقت عصیان اور نافرمانی قبول اثر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہے اور اعراض خوف و ہندہ کو اس وقت حرکت ہوتی ہے الغرض یہ تدبیر اس وقت کی جاتی ہیں جس وقت علامات ہیضہ کی ظاہر ہو جائیں اور ڈکار میں تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہو اور معدہ میں گرانی اور امعامیں اپنے چھن اور اولٹ پٹ شروع ہو جائے اور بیشتر ان باتوں کے ہمراہ متلبی بھی ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ اب کوئی شے کھانے پینے کی تناول نکرے اور نہ بعد ایسی حالت کے کھانا پینا چاہئے۔ ہاں اگر ترک غذا غیرہ سے قوت کے سقط کا خوف ہو اس وقت ایسی تدبیر کرنی اہئے جو عنقریب ہم بیان کریں گے پھر نہایت اولی اور ان سب کو عمل کہ لائق بحال ایسے مریض کے ہو یہ ہے کہ بذریعہ تے کرانے کے اس غذا کو زکال ڈالیں بشرطیکہ بھی وہ غذا اور پر کی جانب ہو یعنی معدہ سے اک انحدار اعماء غیرہ میں نہ ہوا ہوا اگر اور پر نہ ہو تو ایسی مخدود چیز اس وقت دینی چاہئے جو میں شکم بھی ہو اور یہ میں دوایا تے کی تدبیر دونوں ایسی ہونی چاہیں کہ جو مقدار دوا وغیرہ کے قابل اخراج تجویز ہوئی ہے فقط اسی مقدار کو زکال میں اور اس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شے غریب کا اخراج نہ کریں۔ واجب ہے کہ ان کی دوائے تے آور خواہ میں ایسی نہ تجویز کی جائے جس میں دو خصلتیں ہوں ایک یہ کہ معدہ کو ڈھیلا کر دے اور دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے جیسے کہ روغن کنجد اور جیسے کہ روغن زیب ہمراہ آب گرم کے اور نہ ہاں دوا میں قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد

تغذیہ یعنی ترک غذا کے محتاج ہیں جیسے ماں العسل اور شنجین شریں ہمراہ آب گرم کے کہ اس میں خفیف سی غذا بھی ہے مگر کسی ضرورت خاص کے وات ایسی ادویہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے بلکہ فقط گرم پانی یا چھوڑا سا بوہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ چھوڑے سے زیرہ کے اس طرح اگر ان لوگوں کو خود بخوند قتے آ رہی ہو اور اسی حالت میں او بکالی ایسی آتی ہے کہ اس کے ہمراہ کچھ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی او بکالی سے ان کو سخت ایسا پکنچ رہی ہو جب ان کو دوائے مخفی اور ملین دینے کا وقت ہے اس لئے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قتے کی روک بذریعہ قتے کرانے اور اسہال کے ہوتی ہے۔ اور اسہال کا بند کرنا بھی انہیں دونوں تدبیروں سی ہوتا ہے۔ کہ قتے کر انہیں خواہ ملین کا استعمال کریں اور واجب ہے کہا دو یہ ملینہ ان کے واسطے حمول خفیف سے تجویز کی جائیں جو کہ ترنجین اور شکر اور نمک سے مرکب ہوں یا حقنة خفیف سے جو آب چلندر بقدر سماں ڈھنہم کے اور بورہ اس پر ایک مثقال چھٹر کا جائے اور شکر سرخ دس ڈھنہم رونگن گل اور سرکہ بقدر سات ڈھنہم کے یا کس قدر پلانے کی دو جیسے کمونی کہ یہ بھی منافع ہے ایسے مقام پر اگر معلوم ہو جائے کہ بدن میں مواد صفر اوی کا ہیجان ہے اور یہ بھی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث ہیضہ پر معاون ہوتے ہیں اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہ ہو اس وقت معدہ کا سر کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے لابد ہو گا اگر چہ فقط بر ف کے رکھنیسے تدبیر کی جائے اور یہ تدبیر یہ مuarah کی بعد اس کے کرانی چاہئے کہ اعانت مریض کی ادویہ مقیہ سے کر لی جائے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قتے کے خود بخوند ہو اور بقدر تخلی اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہئے ایسی تدبیر معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہے پیاس میں بھی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو جب قتے با فراط ہونے لگے تو منجلہ حابسات قتے کے بھی تدبیر یہ معدہ کی ہے جس طرح مذکور ہو چکی اور تدبیر یہ معدہ کی بذریعہ مجھے بلا شرط یعنی کالی پچھنوں کی کرتے ہیں اور اگر عصارہ فواکہ سے اس کو سر دکریں یہ بھی

نافع ہے اور اگر صندل اور کافور اور گلسرخ ملا کر مرافق پر اس کا لیپ کر دیں یہ بھی مفید ہے بیشتر کوئی بند کرنے کے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہے اور اگر حرارت قوی نہ ہو اس وقت دوا طین نیشا پوری جو قرابة دین میں لکھی ہو استعمال کی جاتی ہے پھر ان مذہروں کے ساتھ واجب ہے کہ جو کچھ بطرف قے یا ستون کے خارج ہوتا ہے اس کی رعایت بھی ضروری بات ہے پس جب تک کیلوس یا اس کے ہمراگ غذا ہٹکتی ہے ہرگز اس کا جس کرنا روانہ نہیں ہے اور بوجہ من الوجهہ بند نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کے بند کرنے میں خطرہ عظیم ہے پھر جب نکلنے والی شی میں تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبهہ اس پر باقی نہ رہے اس وقت جس کرنا واجب ہے اور یہ بات کب معلوم ہو گی جس وقت کوئی شے خراطی بالزوجت یا رطوبت مری وغیرہ ایسی نکلنے لگے جس خی خروج سے بدن میں ضعف پیدا ہو اور بعض یعنی سمینا بدن اک اور بدن کا تو اتر غیر معقول یعنی رگوں کا تناو اور پھر کن تمام بدن کی پیدا ہو اور مشل ہزال اور لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن میں پیدا ہونے لگے اور مرافق کی یہ کیفیت ہو جیسے تشنیخ ہوتا ہے اور بیشتر ایسے وقت پیاس اور تپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روانی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل ہوئی یعنی سمیت ہیضہ کی جاتی رہی سزاوار ہے کہ جس کے وقت اعانت روپ قابضہ سے کی جائے اور اکثر ان روپ کو پودینہ سے خوشبو کر دیتے ہیں اگر روپ کوئی کی طرف سے ان کی طبیعت گرا دے پھر دوبارہ کھلان چاہئے اور حمودی مقدار سے روپ کا استعمال کرانا مناسب ہے، مناسب نہیں ہے کہ ادویہ حاصلہ اور روپ کا دینا بند کر دیا جائے اس لحاظ سے کہ ان کی طبیعت قبول نہیں کرتی ہے اور قے کر دیتے ہیں بلکہ مکر رائیسے ہی ادویہ ان کو دینی چاہیں اور ایک ہی اثر کی بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہئے اور اسی قسم کی مختلف ادویہ بنی تیار کرنے سے تاخیر نہ ہو جائے گلاب تندان کے معدہ کی تقویت دینے والا ہے اور مرض خاص کو نافع ہے یہ روپ قابضہ واجب ہے کہ

اس قدر ترش نہ ہوں کہ ان کے معدہ میں لذع اور خراش پیدا کریں اور مادہ ہیضہ کی اعانت ان سے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کس قدر لذع ان سے پیدا ہواں کو کسی دوائے مسکل یا متفقی سے نکال ڈالنا چاہئے۔ ترش چیزیں اکثر یہ ہے کہ جس امعاو غیرہ پیدا کرتی ہیں یعنی ایسے وقت میں اور اس طرح مشروبات میں جو چیز زیادہ سردا با فعل ہو اور ان بیاروں کو اس واسطے ایسی چیزیں ناموافق ہیں کہ معدہ کو ایسی چیزوں کا ایک دھکا پہنچتا ہے البتہ صفر اوی قسم میں ہیضہ کے یہ اشیاء مفید ہوتے ہیں پس واجب ہے کہ ایسے اشیاء کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جائے اور ویسا ہی عمل کیا جائے پو دینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے تیار کیا جس کا پانی مع شحم یعنی پوست اندر وہی کے نچوڑا گیا ہو اور تجوڑ اس اپو دینہ قسم جید کا اس میں درخ کر کے شربت تیار کیا ہو ایسے بیاروں کو جید ہے اور قہ کو روکتا ہے اس طرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار میں طین ماکول جو پاکیزہ ہو بھی داخل کی جاتی ہے اکثر ارباب ہیضہ کو جس وقت آب گرم قوی الحرارة پلاٹی جاتی ہیں تو وہ پانی رگوں میں بسبب قوت حرارت کے سما جاتا ہے پھر اس وقت جو مواد ریش کر رہے ہیں بطرف رگوں کے پلٹ کر رجوع کرتے ہیں۔ واجب ہے کہ ایسے وقت کمادات کی طرف رجوع کیا جائے اور مردوخات ایسے روغن سے جن میں قوت قبض کی ہو اور تحسین اظیف ان سے پیدا ہو گی سراشیف پراؤں کا استعمال ہو جیسے روغن ناردیں اور سون اور زگس اور روغن گل ایضاً وہ روغن جس میں مصلگی کو جوش دیا ہو بھی ایسے لوگوں کو مفید ہے (یہ نہ مرد و خک جو عمدہ ہے ان لوگوں کے واسطے) خصوصاً جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سس سے پیدا ہوا ہو مفاصل اور عضد کی تد ہیں روغن خوشب و اور روغن بفشه اور تجوڑے موم سے کی جاتی ہے اور جاڑوں میں روغن ناردیں اور تجوڑے موم سے مناسب ہے معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اس میں ہو اور عطریت بھی رکھتا ہو کر نا چاہئے جیسا کہ جا بجا معلوم ہو چکا ہے اگر خوف ضعف با غشی وغیرہ کا رائے طبیب پر اس امر کو

واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہئے اور بھی تمام غذا وغیرہ جس کا لکنا واجب ہے خارج نہ ہو چکی ہو یا خلط روڈی جس کا یہجان رہ کر ہوتا ہے باقی ہواس وقت واجب ہے کہ مریض کو ایسی غذا دی جائے جو اس خلط وغیرہ کے یہجان کی توثیقے والی ہو یا ان کا اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جائے جیسا لائق بحال مریض مذکور نظر اس خلط وغیرہ کے اور نظر اس کی حالت ضعف کے ہو جب یہ بات محسوس ہو جائے کہ سبب ہیضہ کا پور پور غذا سے نہیں ہے یعنی غذا کو اسی ہیضہ میں چند ان مداخلت نہیں مگر کس قدر امداد برودت معدہ سے پہنچتی ہے اس وقت مذہبیوں کے تے کے روکنے کی کرنی چاہئے بعداز آنکہ بذریعہ تے کے وہ شے جس کا انکل جانا واجب تھا خارج ہو چکی ہوا وہ یہ عس قے بذریعہ شربت پودینہ کے ہو جس میں قدرے قلیل میبہ کی شرکت ہو یا کس قدر عودا س میں داخل کی اجا تا ہے اور ضماد ایسے لوگوں کے واسطے وہی مناسب ہیں جو مائل بہ تسبیح ہوں غذا ایسے لوگوں کے واسطے جو رائے طبیب میں آئے اس میں کس قدر قوت چوزہ ہائے نرم کی بھی داخل رہے اور مصالح خوشبو بھی درکا ہیں جس قدر عدس صنائی اجازت دے رہی نبیذ میں بھیگی ہوئی مناسب ہے جس وقت ایسے مریض کو دوا پلانے اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں فراغت ہو جائے واجب ہے کہ اس کے سولانے کی مذہبی کی جائے اور ایسے فرش پر اُسے نیند آ جائے اور وہی مذہبیں کریں جن کا بیان علاج سہرا اور بیداری نے مرض میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ جگر اس کے سو نیکی ایسی ہو جہاں روشنی زیادہ نہ ہو اور نہ زیادہ سردی ہواس لئے کہ برودت ان کے اخلاق کو اندر کی طرف لے جائے گی اور ہم کو حاجت اس کی ہے کہ ان اخلاق کو خارج کی طرف جذب کریں پھر اگر بعض میں صغر پیدا ہونا شروع ہو جائے اور کس قدر اثر تشنیخ کا ہو خواہیگی آنے لگے بہت جلد شراب ریحانی کی جس میں کس قدر قبض ہو ہمراہ آب بھی اور کعک اور لعاب خیز سمید کے پلانا چاہئے اور ان چیزوں کو جہاں تک ممکن ہو خوب گرم کر کے دینا چاہئے اور اگر حاجت اس سے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

بلکہ اس طرح رہیں جب تک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو لیعنی
اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ میں ہو جائے اور اگر درست آتے ہوں تو حرکت
انحدار اسہال کی بطرف ہو جائے اس وقت پھر ان دونوں میں سے جو کوئی کیوں نہ
پہنچھے ہوں خواہ ربات اس کو ڈیلی کر دینا چاہیے مگر یہ ڈیلی کرنا بھی جھوڑ اٹھوڑ اور آہستہ
آہستہ عمل میں آئے اور اگر معدہ مریض کسی شے کو قبول نہیں کرتا بلکہ جو کچھ دیا جائے
برہاں اسہال خارج ہو جاتا ہے اس وقت تغذیہ میں ایسی چیزیں سمجھا کرنی چاہیں جو
قابل اور مندرجہ ہوں جیسے نشاستہ بریانکو طبع پوست خشناش میں اور اس میں سک المک
ملا دیں اور شرپی کس قدر بھی داخل کریں اس لئے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب
ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی اور طبع اسہال بھی پیدا کرتی ہے اور طبیعت سے قبض کو دور
کر کے اس میں روانی کا باعث ہوتی ہے جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سولانا دینا
چاہئے پھر اگر ایسی ہی مریض کو نہ رہا وہ تنوں کے قے بھی آرہی ہو تو بعد غذا نے مذکور
دینے کے ایک چچپے پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رہ بھی دیا جائے اور اگر اسہال ہی
فقط ہوا ایسی غذا نے قابل اور گلدر پر آب بھی اور آب زعروہ اور آب امرود چینی اور
سبب شامی کا جو میکھوش ہوتا ہے مع عزبر کے چونا مقدم کرنا لازم ہے پیاس ارباب
ہیضہ کی فروکی جاتی ہے سیب کے ستوکو آب انار میں دینے سے اور واجب ہے کہ جو
خوبصورتی اشیاء قوی میں ان سے دور کھلی جائیں اور ایسی ہی خوبصورتیوں کے سونگھانے
سے ان کی کیفیت مرض کا تحریک کیا جاتا ہے اس لئے کہ بروقت سوچھنے ایسی اشیاء کے
ان کے طبائع میں اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہے بعضوں کی روئی کی خواہش ہوتی ہے اور
بعض لوگ روئی کی بو سے نفرت کرتے ہیں اور بعض کو اس کی بو سے لذت ملتی ہے
بعضوں کو شوربا اور یخچی کی بو سے کراہت ہوتی ہے کسی کو اس کی بو سے لذت پیدا ہوتی
ہے اس طرح کیفیت مشروبات کی بھی ہے نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال
بنورات کی خوبصورتی کا ہے مگر فوائد کی خوبصورتی کا تو اکثر مریض کی طبع اس کو قبول کرتی ہے

واجب ہے ان کوکوئی شے نکھلانی جائے جب تک کہ ان کو اشتمائے صادق نہ ہوئے پھر اگر صفائی معدہ کے پہلی ان کو جھوک لگے ہرگز غذانہ دینی چاہئے بلکہ حمام میں اخل کر کے ان کے سروں پر نیم گرم پانی گرایا جائی بعد ازاں ان کو حمام سے باہر لا کیں اور زیادہ ٹھہر نے نہیں پھر اگر قشخ کے آثار نمایاں ہوں مغافلہ پر قیر و طلی ہائے نرم اور حارہ اعلیٰ جس میں قوت عوامہ ہوٹی جائیں۔ جارہوں میں تو روغن نار دیں اور روغن سون اور گرمیوں میں روغن گل اور روغن بنسھہ اور اس طرح کپڑوں کے ٹکڑے روغن ہائے مذکورہ میں ڈبو کر مغافلہ پر رکھے جائیں وہ روغن مرطب اور ملین ہونے چاہیں اور زیست میں بھی ان پھٹکتھروں کا بھگونا کافی ہے واجب ہے یہ ایسے مریض کے دونوں جبڑوں کی خیرگیری بخوبی کی جائے پس ہمیشہ مقام زرفین یعنی لمحہ اور زیرین اس عضلات کے جو کلخاء زیرین کو ینچے سے اوپر کو ہر کرت دنیا ہے نرم کرنے کا اہتمام اس طریقہ کیا جائے کہ قیر و طیات ملینہ ان پر ملی جائیں جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جائے اور مریض کو آرام و چین کی نیند آجائے اور بعد نیند کے آرام سے پیدا ہوں اس وقت کسی قسم کا رب تھوڑا ان کو پلاٹا چاہئے اور یہ نرمی ان کو حمام میں داخل کرنا چاہئے کہ دیر تک اس میں نہ ٹھہر نے پائیں بلکہ اس قدر ٹھہریں کہ رطوبت حمام کی کس قدر ان کو پہنچ پھر حمام سے ان کو باہر لا کر خوشبو عطر وغیرہ کی ان کے ملی جائے اور تھوڑی سی غذا جس کا کبھیوں اچھا ہوان کو دی جائے اور ترنیہ یعنی آسابش کا سامان ان کے لئے مہیا کیا جائے ان کو زیادہ پانی پینے کی مہلت نہ دینی چاہئے اور اپنی اور شربت وغیرہ کے پینے میں وقفہ کرانا چاہئے یا ان کے جب طعام ان کو دیا جائے اشیاء تقاضہ اس کے بعد استعمال کریں اور بعد اس حالت کے کہاب غذا ہضم ہونے لگی پھر ان کی تقویت معدہ کی تدیر کرنی چاہئے قرص و رضغیر یا کبیر سے اور مثل گل تند باطبائیں یا مجنون خوزی سے اکثر حمام میں جاتا باعث اور سبب انتشار خلط اور مادہ ہیضہ کا ہوتا ہے اور تکسر یعنی ہاتھ پاؤں و دیگر اعضاء کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہے۔ علاج اسہال دوائی کا اس اسہال کی

تمہیریں ہم نے ایک باب جدا گانہ لکھا ہے جس جگہ تم پیرادویہ سہلہ اورادویہ نے آور کو ہم نے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال ان دو اون کا ذکر کیا ہے مگر یا ان میں پھر ہم کہتے ہیں اور باختصار بیان کرتے ہیں کہ ابتدائیں میں اسہال کے واجب ہے کہ دودھ سے اور روغن سے علاج کیا جائے خصوصاً اگر دودھ میں کسی حیلہ سے ایسا کیا جائی کہ قابل ہو جائے اور روغن میں بھی کس قدر تاثراً دویہ قابلہ کا آجائے پس یہ سب چیزیں اس لذع کی جوادویہ سے پیدا ہوتی ہے تعديل کرتے ہیں بیشتر اونکل میں دودھ اور روغن ہی پر اقتصاد کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انہیں چیزوں کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پالی جائیں گرم پانی اس مرض میں پایا جاتا ہے خصوصاً جس وقت کس قدر جو ہر دوائے حار کا معدہ میں لپیٹ رہا ہو خواہ امعا میں پس اس وقت آب گرم اوش دوا کا ضرر منادیتا ہے پھر جس وقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغربہ اور معتدل کرنے والا دیا جائے خواہ ایسی کوئی غذا کھلانی جائے یہ بھی نافع ہے تمہیر اسہال بحرانی کیا اسہال بحرانی کا روکنا کس طرح درست نہیں ہے جب تک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہ ہو پھر جب افراط از حد ہو جائے وہی علاج کرنا چاہئے تقریباً جو ہیضہ کا علاج ہو لیکن ماں الحم کا پالانا روانہ نہیں ہے اگر مرض میں زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہئے۔ جس میں تبرید اور تغذیہ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جائے اور اگر گوشت کی برداشت کر سکتے تازہ مچھلی جو آب انار میں پختہ کی جائے خواہ اناروانہ کے ساتھ اور تو بالب اس میں جائے مصالح کے ڈالی جائیں جیسے کشیز خشک جو کہ سرکہ میں پوردہ کی ہو اور پھر دکھانی گئی خواہ اور کوئی شے اس طرح کی زیر یعنی پچیش کا بیان پہلے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پچیش کی شناخت کر لی جائے کہ پچی ہو یا جھوٹی۔ بغیر کاذب تو اس طریقہ ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک شفل خواہ سدہ خشک اڑ جاتا ہے اور کبھی اس سے نچوڑ کر کوئی شے آ جاتی ہے اور بیشتر امعا میں اس کی تحریک شدید سے گوند خراش پیدا ہو جاتی ہے اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہی

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

بالوں سے جس میں کہ مقل اور مومن ملا ہو نرم کرنا لازم ہے یا زیست گرم میں کلکڑا آنفنج کا ڈبو کر موضع صلاحت کے نزدیک رکھیں اگر سبب پچھش کا ورم گرم ہواں وقت اہتمام کر کے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہئے جو ورم کی طرف آتا ہے رگوں کی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعديل خلط حاد کی کرنی چاہئے واجب ہے کہ ابتداء میں ایسے زجیر کی فصد کرنی چاہئے بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اس کے وجود ہوں اور تقلیل غذا کی زیادہ کریں بلکہ دو فاقہ پہنچ کرائیں اگر ممکن ہو اور اول مرض میں پانی اور نبول ایسے کرائے جائیں جو کس قدر مائل پر برودت ہوں اور ان میں قوت ارخا کی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کر رہا ہے بطرف ورم کے اس کو روکیں مجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے کہ نندے کا کلکڑا آب آس اور گلاب میں جھوٹی حنما لا کر ڈبو کر میں اور مقام خاص پر رکھیں اول ہی مرض میں آب جو اور آب مکونے سبز اور گلاب اور رونگن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولوں کی بیچ سے حقنہ کرنا چاہئے اور اگر ملہر ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہے اس کا بند کرنا انہیں ادویہ سے جو معلوم ہو چکیں لازم ہے اس کے بعد نبول اور ضماد مرخیات سے مثل بالوں وغیرہ کے کریں اور وہی اشیا مالیں جو معلوم ہو چکیں ازتقطیع قوابض کے پھر استعمال منصجات کا کرنا چاہئے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو منفتحات کو بعد حصخ کے دینے کا زمانہ ہو اور ساری قواعد اکثر مقامات میں معلوم ہو چکے ہیں کبھی زیست شیرین سے جس میں کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے جس وقت مریض کا زمانہ اول سے متعدد ہو جائے اس وقت عمدہ تر غذا یہی ہے کہ دودھ میں سینگ کو جوش کر کے پلانیں کہ یہ دو سیان مادہ کو جواو پر کی طرف سے ہوتا ہے جس کرتی ہے۔ اور موضع صلاحت کو نرم کر دیتی ہے۔ مجملہ ادویہ کے جس وقت ارادہ انضاج اور تخلیل اور تسلیم درد کا ہو یہ ہے کہ حلبة اور خبازی کا لیپ کریں یا اکلیل الملک خواہ ضماد کرب مطبوع خ کا کریں اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوع خ میں جھوٹی سی پیاز اور جھوٹا سامقل بھی مالیں مجملہ

مرہم ہائے مجرب کے جس وقت کو مرہم میں التہاب ہو یہ ہے کہ قلعی سونتہ اور مغصول اور پسیدہ اور الحی جو اس کی پچھوندی سے بنتی ہے سے بنتی ہے اور مردا سنک پورہ سب اجزاء ہموزن سے زردی ہیضہ میں رونگن گل مکر ملا کر مرہم تیار کریں کہ یہ مرہم بالغ افع ہے اور اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوئے سبز اور آب کشنز سبز پکالیں اور اگر خواہش ہو اقیمیا بھی زیادہ کریں کبھی ان لوگوں کو اقیمیا بھی تھا تمراہ زردی ہیضہ اور رونگن گل کے نافع ہوتی ہے پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اس کا علاج بھی وہی کیا جائے جو اور اقسام اور ام صلبہ کا علاج ہے۔ مجرب دو الی یہی جگہ کی ورم صلب میں یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حناء اور خیری زرد اور یا بس اور پسیدہ قلعی کہ ان کو اہال میں مرغ کی چربی اور بٹکی چربی اور مغز ساق گاؤ خصوصاً بارہ سنگھا جو قسم کا دشمن سے ہے زردی ہیضہ اور گل خیری ملا کر مرہم تیار کریں اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص میں سما گئی ہو بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم لزوج ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ان کو ادویہ مخصوصہ سے دھوڑا لیں اور اجودیہ ہے کہ زیست نمک داوه سے بقدر نصف رطل کے حقنے کریں تاکہ ان کے جس قدر بلغم نہ کو اس مقام پر ہو نکل جائے خواہ عصارہ برگ چقندہر سے جس میں کس قدر بفشنہ اور تربد بھی شریک ہو حقنے کیا جائے بعد ازاں مسکنات و جمع سے اس کا علاج کیا جائے جیسے شیافات زحیر کے کبھی زحیر بلغمی کے علاج میں حاجت استعمال حب منش کی پڑتی ہے اگر سبب زحیر کا بقیہ اس مادہ کا ہوا و پر سے اترتا ہے پھر اگے ایسے وقت اسہال بھی ہو اس کو بند کرنا چاہئے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر پیار کو برداشت ہے یعنی جس اسہال سے کوئی ایذا نے شدید ایسی تو نہیں ہوئی جس کی برداشت نہ ہو سکے اور اسہال کے عود کرنے کا دوبارہ خوف نہ ہو پھر اس وقت نہایت خفیف حقنے جہاں تک اس کے خفیف بنانے کی قدرت ہے کرنا چاہئے خواہ شیاف بفشنہ سے تھوڑا سا نمک ملا کر تیار کریں بشرطیکہ وہ مادہ صفر اوی ہو یا امتناس جس کا شیرہ جمالیا گیا ہے اس مکیں تھوڑا سا بورہ اور تربد ملا کر استعمال کریں اور اگر مادہ

بلغی ہوا اور مسکل دینے پر جرات نہ ہو سکے بوجہ شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت ان ادویہ کا استعمال کریں جو مرخی ہوں اور مندر کے سکو درد میں پیدا کریں وہ ادویہ از قسم نظولات اور شیافات کے ہونی چاہیں۔ جب زحیر میں صعوبت اور دشواری بڑھ جائے اور کوئی ماڈہ ایسا نہ ہو جس کا اخراج نہ ہوتا ہو بلکہ یہی بات ہے کہ مریض بار بار قضاۓ حاجت کو جاتا ہو اور کچھ برآمد نہ ہوتا ہو بیشتر تو ایسی چیز کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور بیشتر ایک روٹ لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو میشے اس کی تکمید ایک صوف سے کریں جو گرم کئے ہوئے روغن میں ڈبوایا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن نفشه اور بابونہ اور تھوڑی سی شراب اور ایسے روغن کو سرج اور عانکہ بھی اور خصیہ تک پہنچانا چاہئے پھر اگر اس سے بھی سکون درد میں نہ ہو پھر اس وقت حقنے روغن کنجد سے کرنا چاہئے اور دوائے داخل شدہ کہ بذریعہ حقنے کے اندر پچھی تھوڑی دریٹھرانی چاہئے کہ یہی مذہبیر موجب شفاء مریض ہے۔ یہ مذہبیر ہی ہے جس کو اوانی طلباء نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے یہ لاف زنی اپنی طرف اس کو منسوب کیا ہے ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ مذہبیر بخوبی نفع کرتی ہے اگر زحیر بسب قروح کے پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی مژاجانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو پس دیکھنا چاہئے بلکہ اس کے زم کرنے میں کوشش مائل بے صوابت ہو اس کی پوسٹ کو پسند نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کے زم کرنے میں کوشش کرنی چاہئے ایسی دوائے جو باعتدال مزاق ہو اور برداز میں حدت پیدا نہ کرے اس لئے کہ برداز میں خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہے واجب ہے کہ ایسے بیمار تنفس اور نمکین تیز اور ترش غذا نہ پائیں اس لئے کہ ایسے مزہ کی غذاوں سے برداز میں الہ رسان اذیت پیدا ہوتی ہے اور سچ امعا وغیرہ بھی عارض ہو جاتا ہے محل یہ بات ہے کہ ان کا علاج مثل تاکل امعا اور قلائے امعا کے کرنا چاہئے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو اور جب حاجت اور ضرورت تحقیقیہ کی ہو ابتداء میں حقنے ماء لعسل کا تھوڑا نمک خواب اچھی طرح ملا کر کیا جائے اور حقنے کی دوائی نے زور سے نہ چڑھائی جائے کہ امعا سے

اوپر تک چڑھ جائے ایک شیاف بورہ اور شہد سے تیار کر کے استعمال کیا جائے بعد اس کے علاج قروح کا استعمال کیا جائے اگر زحیر بسبب بوا سیر خواہ نوا سیر یا شفاق کے عارض ہوتی ہو ہر ایک سبب کا علاج اس طرح کرنا چاہئے جیسا ہم ہر ایک باب میں بیان کریں گے بیان شیفات کا جو پچش میں دینے چاہیں جو شیاف کو پچش میں استعمال کئے جاتے ہیں ان سب میں بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہوا زخم دہنے والے شیاف ہے جو بنام شیاف اسکنڈ مشہور ہے از آن جملہ وہ شیاف ہے جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سے شیفات ایسی کہ جن میں تحدیر کا اثر ہے اور ان کو ہم باب علاج قروح میں ذکر کیا ہے (نسمہ شیاف زحیر کا) انہوں جند بید ستر کندر زعنفر ان سب کو پیس کر شیاف تیار کریں اور موضع معلوم پر کھیس ایضاً مازو نے خام پسیدہ کندر روم الاخوین اور انہوں ضمادات وہی میں جوز ردی بیضہ اور میدہ سے تیار کئے جاتے ہیں اور باہونہ اور اس کا پانی جو نچوڑا جائے تازہ باہونہ سے اور سویا خشک اور حنطی لعاب تجم کتنا وغیرہ عمده ضمادات جو مریض کے مقعد پر لگایا جائے کراٹ شامی اوبالا ہوا اور حنطی ہمراہ روغن گاؤ کے اور روغن گل کے جس میں تھوڑا سا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ جو بخورات اس مرض کے واسطے وہی دو فی دینے کی ادویہ ہیں جو بنائے تیار کی جاتی ہیں اور استعمال ان بخورات کا اس وقت کی اجاتا ہے جب درد کی شدت ہو اس طرح سے کہ مریض کو ایسی کرسی پر بٹھا کر جس میں سوراخ پر اپنے مقام برداز کر کے اور نیچے کرسی کے ایک چلکیز وان وغیرہ رکھ کر اسی دو سے اس کو دھونی دیں تجھلے ان چیزوں کے جن سے دھونی دی جاتی ہے کہر ہے اور گھنٹھی زیتون کے پھل کی اور اونٹ کی میٹنگی اور اگر زیادہ مقدار گندھک سے دھونی لی جائے دفعتہ جب بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پانی جس میں یہ مریض بٹھا جاتا ہے بالغرض تسلیم درد کے واسطے تو وہ پانی ہے جس میں خبازی اور سویا اور باہونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہوا اور اسہال بند کرنے کے واسطے ایسے پانی جن میں ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو۔ واجب ہے کہ دونوں قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع

کر کے استعمال کئے جائیں پھر اگر متعدد بارہ تکل آئے اور اونچی ہو جائے ایسی ہی پانی سے دو کراور صاف کر کے مریض کو آبہائے قابضہ میں جو قوی ہوں، ٹھائیں خواہ بعد اس کے رد کرنے اور اپنے مقام لے جانے کے قوابض قوی سے ضماد کریں اور وہ ادویہ قابضہ پسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعہ سے بکجا کی جائیں۔ دوسرا مقالہ ابتدائی بیان قونچ اور درد ہائے امعا کا پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہیں مغص یعنی مژوڑ کے اسباب میں یا تو رتھ ہے جو گھٹی ہوئی ہو۔ یا کوئی فضلہ دخانی حاوا اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجت جو کہ چسیدہ ہو جائے اور دفع نہ ہو سکے خواہ کوئی قرحد ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کدہ دانہ پڑ جائیں بعض قسم کا بعض بطور بحران کے ہوتا ہے اور بحرانی علامات سے شارکیا جاتا ہے جو مغص کہ شدید ہو مشابہ قونچ کے ہو جاتا ہے اور اس کا علاج بھی یعنیہ علیح قونچ کا ہے سوائے مغص صفر اوی کے کہ اگر اس کا علاج مثل معالجہ قونچ کے کیا جائے خطرہ عظیم پیدا ہو گا بلکہ جو مغص کہ اس کے ہمراہ دست نہ آتے ہوں جس وقت اس کی شدت ہو گی قونچ خواہ ایسا دس ہو جائے گا جس وقت مغص کی شدت سے گزار اور قے اونچکی اور زوال عقل پیدا ہو جائے موت پر دلیل ہو گی۔ علامات مغص ریحی کے ہمراہ قراقق اور انفاخ شکم اور تمدد بدن شغل اور گرانی کے ہوتا ہے اور اخراج ریاح سی اس میں سکون پیدا ہو گا جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہوا س پر کمی گرانی شکم کی اور شدت لذع جس میں التهاب بھی ہو اور پیاس اور نکلنہ اسی خلط کا دلیل ہو گا اور یہی مغص مشابہ قونچ کے ہے اور اس کا علاج مثل معالجہ قونچ کے کیا جائے خطرہ عظیم ہو گی۔ علامت اس مغص کی جو خلط بورتی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اس میں لذع ہوتی ہے اور گرانی زیادہ اور بلغم براز میں خارج ہوا کرتا ہے علامت اس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہ اور نکلنہ اخلاق کا جو اسی قبیل سے ہوں بطرف براز کے۔ جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے ہو اس کے علامات وہی علامات حجج کے ہیں علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے

ہیں جو قونٹخ میں مذکور ہوں گے علامات اسی مغض کی جودیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہیں جو دیدان کے مذکور ہوں گے۔ علاج عموماً ہر ایک بعض کے واسطے جو تدبیر لائق ہے پہنچ کر کے اور مریض کو تئے کرا کے پھر سہلات دینے چاہیں مغض ریجی کا علاج پہلے تدبیر مناسب یعنی ادویہ کا سرہ ریاح سے کریں اور جو اشیاء مولد ریاح ہیں ان سے پرہیز کرائیں اور غذا میں کمی اور بعد غذا نے قلیل کے پانی میں کمی اور امتلاء معدہ کے وقت حرکت میں کمی کرانی چاہئے پھر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہے کہ علاج امعا کا حقنہ سے کریں تاکہ جو خلط منحر یعنی تجارت تریجی پیدا کرنے والی امعا میں ہے اس کا اخراج ہو جائے اور اسی حقنہ میں مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو داخل کرنا لازم ہے یا ان کے دوائے مشروب مسکل پلائی جائے اگر مغض کا مادہ امعا سے اور پر محسوس ہو جیسے مجون شریار ان اور مجون تمہری اور یارِ ج آب بزور کے ہمراہ اور اس طرح مجون سفر جلی بعد مسکل یا حقنہ کے تریاق اور نجربیا وغیرہ کھلانیں خواہ بزو و محللہ کا استعمال کریں (صفت حقنہ کی) بسنان تجھ اور قسطو یون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تھم کرفس حلہ سب ہموزن لے کر پانی میں جوش دیں اور زرم آنچ میں جوش دے کر اسی جوشاندہ سے بقدر سودہم کے لیں اور اس میں سکنیج اور مقلہ ہرواحد نصف درہم خواہ کم و بیش بحسب ضرورت محلول کریں پھر اس پر روغن نارو دیں بوزن دس درہم یا روغن سداب اس قدر اور شہد دس درہم اضافہ کر کے حقنہ کریں (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب اجوائیں مکد نصف درہم فاتحہ سنجھی یعنی قند سفید پانچ درہم سب کا سفوف تیار کریں یہ ایک ہی مرتبہ کا شرہت ہے ایضاً قسطو ریون خلینیطاً ایک مشقال بطور مطبوع خ کے پلائیں یہ ادو ارباب تجربہ کی رائے میں عجیب انفع ہے خنزیر کا لعب یعنی سم کو سوختہ کر کے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تہا بقدر دو ملققہ کے جو دوا کہ ریجی اور بلغمی دونوں قسم کی مغض کو نافع ہوتی ہے یہ ہے کہ حب البان اور حب بلسان مکدا ایک درہ آب گرم میں صحیح و شام تناول کرے ضماد جو مشترک

ریجی اور بلغی کے ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہے کہ بندق کو مع پوسٹ کے بریان کر کے گرم گرم فل معرض پر لیپ کریں اس طرح تکمیدات مشترک کے سے سویا اور سداب اور دو نامرا و سوکھا ہوا ہے ناف پر کامنا دیہے کہ حب النار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی میں ملا کر رضا کریں اور بیمار کو چاہئے کہ اس کے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ ناف عجیب ہے غذا مخصوص ریجی اور بلغی کی از قائم شور بائے فنا بر لیعنی چکور کا اور شور با مرغ پیر کا ہے جو خوب گلا کر پختہ کیا جائے اور اس میں بہت سا سویا اور افادیہ اور ابازی برڑے ہوں اور فقط شور بے پر اقتدار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہے اور روٹی میں نمک اچھی طرح پڑا ہو اور خیز خشکار اس کے واسطے نہایت اچھی ہے شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہئے واجب ہے کہ ریاضت لطیف قبل طعام کے استعمال کریں لگری بھنی ہوئی بنانے پر قول بعض کے ناف ہے جو مخصوص کہ بلغم بلزوج سے پیدا ہوا ہوا س کی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہے لگران کہ یہاں توجہ بطرف منقیہ کے زیادہ چاہئے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے منجلہ ادویہ کے جو اس قسم کو مفید ہی بشرطیکہ اسہال نہ ہو سفوف حملیا کا دینا مفید ہے اور حرف ہمراہ زیب کے اور اقر اص افادیہ بھی ناف ہیں لیکن اگر ہمراہ بلغم مالح کے مخصوص بلغی پیدا ہواں وقت بہت جلد استفراغ مادہ کریں حقنے ہائے تربدیہ اور سفلابجیہ سے جن میں کس قدر تعدیل حرارت سپتان اور بنسپشن سے کریں ہو استفراغ ایسی مادہ کا مثل یارج فیقر اور سفر جلی سے کر کے پھر استعمال ایسی غذاوں کا کریں جن کا کیمیوں جید ہو اور چکنائی بھی عمدہ ذہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچہ شیر خوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ مرغیوں اور بچہ ہائے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا میں کمی رہے اور باوجود کمی اس کے طریق استعمال میں عمدگی کا برداشت ہو اور شراب رقیق تھوڑی سی پلانی جائے منجلہ ان ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مخصوص بارڈ کو مفید ہوتی ہے ماں اعلیٰ ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسوں اور وونج اور حب الغار اور اسی کی پتی اور زراوند اور قطرویوں اور عود بسلان یہ سب اجزا مفرد لیعنی جدا جد اور مرکب کر

کے ہیں جو مغص کہ مادہ صفر اسے پیدا ہوا س وقت نظر کرنا چاہئے کہ اگر قوت قوی ہواور
مادہ میں کثرت ہے تو اس کا استفراغ طیح بلیلہ سے خواہ ب اناریں تھوڑی سی ستمونیا
ملائکر یا بغیر ستمونیا کے بلکہ فقط آب تانین کافی ہے کہ اس کے بعد اب گرم پلایا جائے یا
طیح تمہر ہندی اور امتاس اور شیر خشت خواہ اور اشیاء مسہلہ صفر اسے بعد ازاں تعدل
مادہ کی اس پغول اور روغن گل سے منع آب انار کے کرنی چاہئے یا عصارہ خیار سے ہمراہ
روغن گل کے اور شکم پر ضماد ہائے باردا اور آب مکونے سبز اور شاخہائے نرم انگور سے
کریں واجب ہے کہ انہیں ضمادوں میں مثل فستین کے ملائیں۔ غذائیں عدیہ اور
سمافیہ اور اس فاتحیہ اور زرشک پر ہوئی خواہ اور اس طرح کی دینی چاہیں واجب ہے
کہ احتراز کرنا اور پچنا اس غلطی سے جو اس قسم کی مغص میں پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہی
کہ یہ قولخ ہے پس اسی کا علاج کیا جاتا ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہی علاوه بر اس ہم
پھر دوبارہ رجوع کریں گے تعریف اور تو طیح پر اس مغص کے معالجہ کے جس وقت ہم
قولخ صفر اوی کا بیان کریں ناظر کتاب ہذا کو اس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہئے کہ پورا بیان
اس معالجہ کا دہانے سے معلوم ہوگا۔ جو مغص کے قروح کی وجہ سے عارض ہواں کا وہی
علاج قروح کا ہے اور ہم قروح امعاکے باب میں بیان کر چکے اور جو مغص دیداں
کے سبب سے عارض ہواں کا علاج جیسے دیداں کا علاج ہے۔ قرقر اور بیلانا ارادہ خروج
رٹخ کا بیان قرقر یعنی پیٹ خواہ آن توں کا بولنا پیدا ہوتا ہے کثرت سے ان ریاں کے
جن میں غذہ ایسے مولڈ ریاں اور نفاذ نے پیدا کیا ہو خواہ سوہنھی کسی سپس سے منجلہ
اس باب بدھضمی کے پیدا ہو ریاں پیدا کرے عام اس سے کوہ بدھضمی اعضائے غذا کی
وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذاؤں کے یہ بدھضمی پیدا ہوئی ہو اور کچھ تو یہی ہے کہ سوہ
ہضم بسبب اعضائے عارض ہوتی ہے۔ جب ان اعضائے کو بروڈت عارض ہو یا بسبب
سقوط قوت اعضائے سوہہضم کا عرض ہوتا ہے جس طرح کہ آخ رس میں یہی بات
بدھضمی کی اس وجہ سے لاحق ہوتی ہے اکثر تو یہی ہے کہ فرافر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا

ہے اور جس وقت کہ یہ جان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہی کبھی قرقرہ
اوپر کے تین امعاء و قاق میں ہوتا ہی اس وقت آواز قرقرہ کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہے
اور جس وقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اس وقت قرقرہ کی
آواز سے بقیہ پیدا ہو گا کبھی قرقرہ علامت بحران کی ہوتی ہے اور کبھی بشارکت طحال
کے قرقرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدوں کے بکثرت قرقرہ عارض
ہوتا ہے بسبب اس کے کہ ان کے امعاء میں برودت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی قرقرہ اس
وقت بھی ہوتا ہے جبکہ جگہ میں ضعف ہو رکھ کا خروج بدن ارادہ کے کبھی تو بسبب
استرخا اور ڈھیلے ہو جانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہے اور کبھی بسبب استرخاء معار
صائم کے ان دونوں اقسام میں تفرقة فقط اس طرح ہو سکتا ہے کہ قسم اول میں جس مقد
کی خروج رکھ پر بہت کم ہے اور قسم دوم میں ظہور اور بروز مقعد کا باہر کی طرف ہوتا ہے
علاج تمدیر یہ ہے کہ غذاہائے نائل سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر
صبر کرنا اور بضم کی تقویت انہیں ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور تحلیل ریاح کی تمدیر
کرتی ہے ان دو ادویں سے جن کو باب قولج ریحی میں بیان کریں گے۔ عمدہ تراس
مطلوب کے واسطے اکثر اوقات مجبون کمونی اور فلاغنی اور وجہ مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ
اہال کے ہو پھر مجبون خوزی ہے ایضاً زہرہ اور اجوائیں اور کاشم و رکردا یا ہرواحد ایک جزء
اور انہیں دو جزء ہمراہ قند سفید عمدہ کے بغدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے
اخراج رکھ بلہ ارادہ کا علاج فانج مقد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن لکھانج کا
استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی ماش کرے اگر یہ مرض بسبب
معاء صائم کے عارض ہوا ہو قولج اور اعتباں شغل کا بیان قولج یا باری آنٹوں کی ہے
و درسان جس کے عارض ہونے سے جو چیزیں براہ طبع خارج ہوا کرتی ہیں ان کے
اہلکنی میں تغیر و اتفاق ہوتا ہے قولج دراصل نام ہے اسی مرض کا جس کا سبب امعاء علا میں
ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معاہ ہے قولج درد تند ہے بکثرت اسی معاہ میں

بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اس آنت میں چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب امعاء دفاق میں ہواں کا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہے اور صحیح بھی ہوا یا اس ہے مگر بعض موقع پر ایسا اسی کو بنام قونخ جو نام نہاد کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ایسا اس کو مشابہت شدید قونخ سے ہے قونخ کے اسباب یا ان کے خاص امعاء قولون میں پیدا ہوں یا کسی اور امعاء متصل بقولون میں پیدا ہو کر قولون تک پہنچیں الغرض یہ اسباب بر سبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون میں پیدا ہوتے ہیں نہیں ہیں کہ یا تو سوء مزاج مفرود حار ہونا وہ بار دخواہ یا بس سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کے بطرف جگہ کے اور دفع کرنے بطرف اسی امعاء کے مورث قونخ ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جس وقت حرارت زیادہ ہو گی غذا کو جگہ زیادہ جذب کرے گا اور بعد اپنے تصرف کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کرے گا اور حرارت امعاء کی اسی فضلہ کو خشک کر کے مورث قونخ ہو گی اور سوء مزاج بار دخواہ سوچیں اور بستہ کرنے فضول کے قونخ پیدا کرتا ہے دخواہ سوء مزاج مفرود پیدا کر کے برودت فاعل قونخ ہوتی ہے اور اکثر یہ قونخ بار دخدا نہائے سرد مزاج میں پیدا ہوتا ہی بروقت اور ترہی ہوا چلنے کے برودت کسی بھی قونخ اس وجہ سے بھی پیدا کرتی ہی کے عضل بطن باستواری بند کرتی ہے اس وقت تنفسی عضل کی جوف سے متصل ہو کر شفل میں خشکی پیدا کرتی ہے برودت عضل مقعد کو بھی بند کر دیتی ہے لہذا اشفل اور اس کے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہے اور پر کی طرف دفع ہونے لگتے ہیں۔ مزاج یا بس قونخ کو اس سبب سے پیدا کرتا ہے کہ جو شے مراق شفل ہو وہ تو بروقت پیوست کے معدوم ہوتی ہے اور شفل کی خشک کرنے والی اور اس کو اسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب جو مفرود ہو کبھی مورث قونخ نہیں ہوتا ہاں اگر اس کے ہمراہ کوئی ایسا امراض ہو جو مورث قونخ ہوتا ہے جیسے کہ یہ مزاج بار درطب مادی ہو سوء مزاج ادی اگر حار ہو پس بسبب التهاب اور لذع کے قونخ پیدا کرتا ہے اور بسبب اس کے کہ حد مغضص سے بڑھ کر درجہ

قولج تک پہنچا دیتا ہے اور سوءِ مزاج بارہ مادہ کا اس جہت سے قولج پیدا کرتا ہے اور بسبب اس کے کہ مخصوص سے بڑھ کر درجہ قولج تک پہنچا دیتا ہے اور سوءِ مزاج بارہ مادہ کا اس جہت سے قولج پیدا کرتا ہے بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہے اور یہ سوءِ مزاج خُصصہ بارڈی سبب درد کا ہوتا ہے۔ یا ان کے بارہ مزاج سے تفرق اتصال گزر گاہ شسل میں پیدا کرتا ہے اگرچہ یہ تفرق اتصال خاص قولج نہیں ہے بلکہ صحیح یا شفاق وغیرہ بھی اس کے ہمراہ ہو) کبھی بارہ میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بسا عت ریاح کا زور رہتا ہے اس لئیکہ رتھ مزاج بارہ سے پیدا ہوتی ہے کبھی خلط فاعلی اس درد قولج کے ہر ماہ سو دادی مادہ بھی ہوتا ہے۔ کبھی عارض ہونا اس قسم بارہ کا بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانے کے ہوتا ہے اور بیشتر اس درد میں ایک شے ترش سو دادی کا انکل جانا بھی سکون پیدا کرتا ہے اگرچہ ہر آمد ہونا بروقت ایسے الہ اور درد قولج کے اکثر بلغم کا ہوتا ہے اس لئے ہ بروقت اعضا کی شدید ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہے۔ یا ان کے۔۔۔ اور فوکہہ اور ترکاریاں مورث اس کی ہوتی ہیں یا ان کے سبب قولج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے جو براز کے خروج کو منع کرتا ہے اور افلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہے اور یہی اخلاط اور ریاح دفع ہوتے ہیں لہذا درد اور تند عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ سدہ اس وقت پڑتا ہے جب ورم نہ ہواں لئے کہ یہ تسدید جب واقع ہوتی ہے کہ پہلے اعورت مختلی ہو جائے اور پھر بعد اس کے قولوں تک پہنچتی ہے یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہے۔ یا کہ خلط بلغمی بالزو جت ہوتی ہے کہ فضائے معا کو پر کر دیتی ہے اور یہی قسم مرض قولج کی اکثر واقع ہوتی ہے اور یہی قسم ایسی ہے کہ تپ آنے سے اس کو نفع ہوتا ہے یہ سدہ ایسی رتھ سے پیدا ہوتا ہے جو مغرب ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہو کر فضائے امعا کو روکے یا کوئی چیز پر اور انقا ایسا پڑتا ہے جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مٹا جائے اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑ کے دری تک نہیں کھلتا ہے اور باطباریک کو دبالتا ہے یا کسی معا کا انداز بجانب اربیہ

اور کش رانکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا نئی اس کے اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم سے اقسام کیڑوں کے جو ہجوم کر کے مانع نفوذ ہوتے ہیں یا کوئی شفل یا بس رک جاتا ہے اور یہ شفل خشک اس واسطے ہے کہ غذا ہائے یا بس سے پیدا ہوا ہے یا ان کے دریتک امعا میں ٹھہرا رہا ہے لہذا اس میں خشکی آگئی اور اس کے باقی رینے کا سبب امعا میں ضعف قوت و اقدام کا تھا اور اکثر یہ معا بسب تناول کسی شمندر کے خشک ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ادویہ شمندرہ ان قوتوں کو جو شفل کی درستی میں اثر کرتی ہیں پچھل اور سن کر دیتی ہے اور شمندر کے ہمراہ شفل میں خشکی بھی آ جاتی ہے۔ یا بسب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہے جیسے یہ ضعف اس شخص کو عارض ہوتا ہے جو بکثرت جماع کرتا ہو یا بطالاں جس امعا اس کا باعث ہوتا ہے۔ یا کمی انصباب مرار کی جو شفل میں لذع پیدا کرتا ہے اس کے رک جانے سے باعث ہوتی ہے یا اس وجہ سے کہ ماسار یقاچون کا شفل یہ رطوبت کو زیادہ چوتی ہے۔ کسی اور امفرط کی جہت سے خواہ ریاضت با فرات کے واقع ہونے سے اور شدت تحلل بدن کی وجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بد نی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا ان کہ ہوانے محيط بدن کی حرارہ لہذا تحلل بد نی عارض ان سب صورتوں میں چونکہ جذب رطوبت کا ماسار یقاچون زیادہ کرتی ہے لہذا شفل خشک رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے یعنی تحلل رطوبات سے چونکہ شفل میں پس عارض ہوتا ہے لہذا قبض پیدا ہوتا ہے ہوانے گرم کی تحریک یہاں تک زیادہ ہے کہ جذب رطوبت کر لیتی ہے اگرچہ تحلل بھی نہ واقع ہو یا تحلل ناصوری باعث جذب رطوبت شفل کے ہو کر قوچن پیدا کرتا ہے کبھی یہ تحلل خواہ مزاج آگرم بسب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہے کہ اس پیشہ کی وجہ سے برداشت کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہے جیسے سیسہ گرمی اور حداوی اور سنگ وغیرہ یا کوئی مزاج حار خاص شکم پیدا ہو کر بسب اپنی حرارت کے خشکی برآز میں پیدا کرے یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود شفل میں ہو یا ان کہ جو ہر شفل

خود بخوبی ایس ہوا وریہ بت کمتر حالات میں بسبب کثرت مدارہ حارہ کے ہوتی ہے جو شکم پر یعنی شکم کے شفیل کو جلا دیتا ہے جس وقت کہ اسی مرارہ اور شفیل کا سامنا ہو مرادیہ ہے کہ بروقت اصحاب مرارہ کے اگر شفیل موجود ہو تو اسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار شفیل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جو ہر خشکی اصل جو ہر شفیل کے ہوتا ہے اور یہ بات کمتر اوقات میں ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ اصحاب صفراء سے دست آتے ہیں اور جس وقت یہ قونٹخ مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہے۔ ایذَا اور الْمَعَا کو زیادہ پہنچتا ہے کہ اس کا تحمل نہیں ہو سکتا ہے اور بیشتر سبب اس کا برودت کا بشدت خارج ہوتا کہ اس کی جہت سے ہمارت اندر وہ جسم کے تھنہن ہوتی ہے اور بوجہ اختناق کے اور اربول کرتی ہیدر مقعد کی طرف تسدید پیدا کرتی ہے پس شفیل اور پر کی طرف چڑھنے لگتا ہے اور قونٹخ پیدا ہوتا ہے یا حدث قونٹخ کا کسی مزاج یا بس سے ہوتا ہے اور امعاء میں اور شکم میں ہو کہ شفیل کو خشک کر دیتا ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ شفیل تمہس کبھی مثل پتھر کے سخت ہو گیا ہے اور پتھر کی شکل پر خارج ہوا ہے۔ جو قونٹخ مشاہر کت عارض ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے کہ جگر اور گردہ مثانہ خواہ طحال میں ورم پیدا ہو پس امعا بھی تگلی اور ضغط میں شریک عضو متور کے ہو جائیں پس جنم ورم سے تو نعظ او رتگلی پیدا ہوا ورقبض اور نسدید اس کو عارض ہوایا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتھری کی درد میں ہوا فعل دفع شفیل کا معا سے ضعیف ہو جائے لہذا وہ فضہ اور اخلاط جنگیں ہو کر قونٹخ پیدا کریں پتھری کی شرکت سے علاوہ یہ ہے کہ درد جو پتھری کے مرض سے ہوتا ہے مشابہ درد قونٹخ کے ہے اور اکثر لوگوں پر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہ میں پڑ جاتے ہیں سوائے اس شخص کے جو صاحب بصیرت ہے اور ہم عمر یہ ان دونوں دردوں میں جو فرق ہے اس کو بحث علامات میں بیان کریں گے۔ کبھی قونٹخ اور ایسا اس بطور امراض دبائیں کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچتا ہے اور ایک آدمی میں سے دوسری آدمی کو لگ جاتا ہی اس بات کو بعض

اطباء معتقد میں نے ذکر کیا ہے اور اسی نے کہا کہ بعض بیماران فون لنج کو انجام میں صرع کا دورہ پڑتا تھا اور صرع کی وہ قسم تھی جو قاتل اور مہلک ہے اور بعض بیماروں کو انجلاع یعنی اتر جانا معا علوں کا پیدا ہوتا تھا اور استرخانے معا عمد کور میں بتا ہوتا تھا مگر زندگی اس کی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ شدید ایسا وسی میں پڑتے تھے یا ان کے ضرورتوں کو بسبب انتقال کے بر نجح بحران کے عارض ہوتا تھا۔ یہی طبیب کہتا ہے کہ بعض اطباء نے غالباً اس مرض کا بطرف کیا تھا اور وہ علاج یہ ہے کہ مریض کو وہ کافی اور کا ہوا اور گوشت غلیظ اور سفین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حريف جانور کا کھاتا تھا اور یہ سب چیزیں سرد کر کے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ ایسے بیمار کو نفع دیتا تھا تاکہ ان جملہ ان آن خاص کو جن کی نوبت صرع اور فانچ مذکور تک نہ پہنچے ہر ایک تیز اشیاء اور پارچہ دیتا تھا۔ اور بعض ایسے بیماروں کو جنہیں صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اس شخص نے کھائیں پائیں اور مفید پڑیں کبھی قونچ اصحاب تهدہ کو عارض ہوتا ہے پس وہ لوگ دفع ثقل سے عاجز ہو جاتے ہیں اور دفع اخلاق کا امعاء عالیہ سے نہیں کر سکتے جس طرح کو وہ لوگ جس کرنے اور کون سے اس فضلہ کے جو امعاء زیریں میں ہو عاجز ہوتے ہیں اور یہ شتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تهدہ کی سبب حدوث قونچ کا ہوا کرتی ہے۔ اکثر یہ ہے کہ قونچ کا عارض ہونا مادہ بلغمیہ سے ہوتا ہے اس کے بعد پھر مادہ ریگی جو منفذ کو بند کر دے اور طبقات امعاء میں نفوذ کر جائے اور لیف امعاء میں گھس کر ترقق اتصال پیدا کرے اس لئے کہ رتع کا پھیلنا معدہ میں بسبب وسعت فضائے معدہ کی اور بسبب حرارت معدہ کے قریب ہونے اعضا حارہ کے اسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آن توں میں رتع کا پھیلنا بسبب رقت اور بار کی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہے اور باقیمانہ امعاء میں بسبب اشد ادا مور مذکورہ کے ہوا ہے مثلاً ان کان میں بر وفت ہے اور ضعف ہے اور تعارض

یعنی ترچھا پن خواہ سلوٹیں ان میں زیادہ ہیں اور طبقہ ان کا پسپیدہ ہے قوئنخ ریجی اگرچہ کسی ایسے ماڈے سے نہیں ہوتا جو امداد حدوڑ رتھ کی نہ کرے یعنی ماڈہ مولد رتھ ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اس قوئنخ کے اسی ماڈہ کی طرف اس واسطے نہیں ہوتی کہ وہ ماڈہ تنہا ایسا نہیں ہوتا جو رہ برآمد شغل وغیرہ کو روکے بلکہ جو رتھ اس ماڈہ سے حدیچ ہوتی ہے وہی مانع برآمد شغل وغیرہ کے ہوتی ہے قوئنخ بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہے اور یہ ماڈہ بلغم بذات مانع خروج شغل وغیرہ کا ہوتا ہے اور باقی سب اقسام مذکورہ بالا بہت کم ہے ماڈہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ ان اشیاء کے جو امعا کو آماڈہ قوئنخ پر کریں خصوصاً قوئنخ ریجی پر ثواب ہے جس میں پانی زیادہ ملاباہ اور ترکاریاں خصوصاً کدو اور فونا کہہ تر خصوصاً انگور اور فونا کہہ تناول کر کے پانی پینا خواہ بعد کھانے خواہ کہہ کے حرکت کرنی اور جماع کشی اور اخراج رتھ کو ظالماً اور بروڈت شدید کا امعا تک پہنچنا کہ امعا کی تبرید اور تکلیف مسامات کرے جو چیزیں امعا کو قوئنخ سفلی پر آماڈہ کرتی ہیں بیضہ بیان کھانا اور مارودا اور زہی ترش اور غلیظ اور جو کی ستوا اور باجرہ اور چاول اور جو چیزیں مثل اس کے مسدود ہیں ایساً براز کاروکنا اور ظالماً بھی اسی قوئنخ سلفی میں ڈالتا ہے اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا کھانے کے بعد جب غذاۓ غلیظ کھانی ہو جو قوئنخ کی خاط غلیظ سے خواہ شغل ہائے بستے سے بیدا ہوتی ہے اس میں پہلے معاہ اعوراں کے ماڈہ سے بھر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اس کے بعد پھر اور امعا میں امتلانے ماڈہ ہوتا ہے اور جب تک وہ ماڈہ جو اعور میں ہے نہ کل جائے گا تمام بروز یعنی کل کراچابت معمولی نہ ہوگی اکثر قوئنخ امعا کو امداد اور پر کے اعضا سے پہنچتی رہتی ہے اور جس قدر رحقنے کیا جائے خواہ تکمید اور سینک کریں اوپر سے ماڈہ زیادہ اترتا ہے اور درود بڑھتا جاتا ہے اور تپ کا آ جانا ہر ایک ایسے قوئنخ کو ظالماً ہوتا ہے اکثر اوجاع میں قوئنخ کے جو بسبب رتھ یا بلغم کے بیدا ہوں سوء مزاج عارص ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہے منجملہ ان امور کے جن سے شفا قوئنخ ریجی کی ہوتی ہے قوئنخ

اکثر اوقات منتقل فونج کی طرف ہوتا ہے اور یہی اس کا بحران ہو جاتا ہی اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جس وقت ماتوہ رقیق بطرف جوڑوں کے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس عصمناک اس گوپی لیں اور اس طرح کبھی قونچ کا بحران درج مفاصل کی طرف ہوتا ہے اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہے دموی قونچ کو فصد نافع ہے اس لئے کہ ہرارت موضع معلوم کی مواد کو نفعی دیتی ہے اور ادویہ قونچیہ بھی مفید ہیں جو مواد خام کو پختہ کرتے ہیں جس وقت قونچ کا انتقال وسوساً اور مالجنولیا اور صرع کی طرف ہو یہ علامت ردی ہے بیشتر انتقال اس کا بطرف استقما کے ہوتا ہے اور بیشتر مزاج جگہ کافاسد ہو جاتا ہی جس وقت ونچ ہمراہ اور جامع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہوان دردوں کی ایڈا اپر معلوم نہ ہو گی اور نہ معلوم ہونے کے تین اسباب ہوتے ہیں (1) درد قوی یعنی قونچ کا درد افضل ہے بنیت اضعف کے (2) مواد کا توجہ بطرف المشدید کے ہوتا ہے بھوک اور بیداری بوجہ ایڈائے قونچ کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے جس وقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گزرے نفع شکم عارض ہو اور قتل کرے گا اگر اعضا قونچ مثلاً معاً یے قوی ہوں کہ فضول کو قبول نہ کریں پس یہ فضول چھلتے ہیں اور امراض سرد پیدا کرتے ہیں۔ اکچر قونچ حقیقی بعد ایسی روائی شکم کے پیدا ہوتا ہے جس میں غلظہ مادہ نکل جائے اکثر علاج قونچ سے بھکی پیدا ہوتی ہے۔

علامات قونچ کے جوابی ممکن نہیں ہوا ہے یہ ہیں کہ براز سے جس قدر کوئی شے خارج ہو درد وغیرہ میں کمی ہو جائے اور نوبت برآ کونا تاہوا اشتہما میں کمی بلکہ اشتہما بالکل رائی ہو گئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرنی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو نفط ترش چیز کی خواہ تیز اور شور کی ہو اور میلان خاطر اوبکانی اور متنی پر رہا کرے خصوصاً جس وقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سو گھے لے اتنا یعنی پیچنا غذا وغیرہ کا اسے نہیں ہوتا اور نہ کوئی شے برآ بہر زبرآمد ہوتی ہے تاکہ ان کو رتع کا خروج بھی بند ہو جاتا ہے اور اکثر یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی

موقوف ہوتی ہے مغض عین مژوڑ اور پنھن زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے پیٹ میں کوئی سو آیا برمہ سے سوراخ کر رہا ہے یا ان کے کسی نے اس کی آنتوں میں سلامی رکھ دی ہے کہ جب ہلتا ہے درد اتنا ہے پیاس ایسی شدید ہوتی ہے کہ یہ مریض کبھی سیراب نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جائے اس لئے کہ جو کچھ پیتا ہے جگرتک ان کا نفوذ ہی نہیں ہوتا بسبب ان سدوں کے جو رگہائے ماساریقا کے منہ میں پڑ جاتے ہیں وہ منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہو رہے ہیں رطوبات اور گولیاں برآز کی برابر بڑی میگنی کے یا چھوٹی میگنی کے برآمد ہوتی ہیں جو امعاکے اوپر طافی ہوتی ہیں اور ترقی رہتی ہیں قے مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدائے کی بلغمی سے اکثر ہوتی ہے بیشتر ایک رطوبت کرامی خواہ رنگاری بھی برآ قے برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے از قسم سودا کی بھی قے میں برآمد ہوتی ہے ورپھر ک جاتی ہے اس لئے کہ اغلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کی سوختہ ہو جاتے ہیں اور بسبب استعمال ادویہ حارہ کے قے کام متواتر ہونا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادہ فراہم شدہ کی امعا میں کثرت ہے اور یہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب میں سرخی رہتی ہے اسلئے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کی متوجہ ہوتا ہے یا ان کے بطرف مرارہ کے متوجہ نہیں ہوتا مرہ کی کثرت اس واسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوارہ تا ہے اور راہ خروج کی نہیں پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کر دیتا ہے اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہے کہ گردہ بھی درد میں شریک امعاکے ہوتا ہے اور اس وجہ سے اکثر پیشاب بند بھی بند ہو جاتا ہے کبھی اول قلیع میں پیشاب برنگ آب بخود کے خواہ پنیر کے پانی ہوتا ہیں کبھی بڑی میں سینہ کے ایک پھرک اور دھپک سی پیدا ہو جاتی ہے اس وقت اس کا سینہ مبتا اس کا ہوتا ہیں کہ ہاتھ سے کپڑے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سرد پینا نکلنے کی نوبت پہنچتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے علامت سلامت قولخ کی

علم اور بے خوف قویٰ لنج کی وہی قسم ہے جس میں اختیاں اور قبضش شدید نہ ہوا اور درد متصل رہے کہ پیشتر اس میں خفت ہو جایا کرے اگرچہ پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج رتک اور براز سے خواہ استعمال حتنے سے راحت مل جایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب اور دشوار ترین اقسام قویٰ لنج میں ہوتی ہے۔ علامت قویٰ لنج روئی کی درد کا شدید ہونا اور قہ کا پے در پے ہونا پسینے کا سر دلکنا اطراف کا سر دلکنا شدت درد کی وجہ سے جو باطنی اعضا میں ہے اور خون اور روح کا میلان اسی موضع درد کی طرف ہوتا ہے کہ درد جذب ہے جس وقت نوبت پنچکی کی پہنچ کہ دم لینا دشوار ہوا اور اختلاط عقل اور کرزازی کی نوبت پہنچ اور جملہ اشیاء ان کا نکلنا اس طرف سے فتاویٰ ہے بند ہو جائیں نہ از خود نکلیں اور نہ جملہ اور مدبیر سے اس وقت یہ مرض قاتل ہوتا ہے غرائب علامت قویٰ لنج کی جس شخص کے شکم میں درد ہوا اور پھر اس کے بھوون پر دانہ ہائے سیاہ برابر باقلاء کے نمودار ہو کر پھر منتحر اور شکافتہ ہو جائیں اور پھر انکیں اور درد و صرے دن تک باقی رہیں خواہ دوسرا روز سے زیادہ ایسا مریض مر جاتا ہے اسی شخص کو سبات اور نیند کی زیادتی ابتدائی مرض میں پیدا ہوتی ہے سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض میں نجات مریض پر مکتر دلالت کرتا ہے چہ جا کہ سانس بھی خراب ہو جائے فرق درمیان قویٰ لنج اور درسنگ گرده کے کبھی سنگ گرده کے مرض میں وہی اعراض اور احوال قویٰ لنج کے مشابہ عارض ہو جاتے ہیں جن کا بھی ذکر ہو چکا اس لئے کہ قویٰ لنج کبھی شریک گرده کے ہو جاتی ہے اس وقت قویٰ لون میں وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قویٰ لنج کا درد ہے اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہیں جو مناسب درد قویٰ لنج کے ہے مگر فرق ان دونوں میں یعنی درد قویٰ لنج اور درسنگ گرده میں چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونوں سے ہوتے ہیں (۳) جو چیزیں ہر وابد کو ان دونوں درد سے موافق ہوتی ہیں یا موافق نہیں ہوتی ہیں (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک قسم درد کے انکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے

(۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بحثت اسے اب اور ولائل مقتدر مدد کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو لیتے ہیں حالت اور کیفیت درد کی اس میں اختلاف مقدار اور کان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہیں اس لئے جود دکھ سنگ گردہ کا ہے اس کی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے گویا ایک سوا اخواہ باریک اکا سا کڑا ہوا ہے اور قونخ کا درد مقدار میں کبرا اور براہمہتا ہے مکان درد کا اختلاف یہ ہے کہ قونخ کا درد دادنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کی طرف پھیلتا جاتا ہے اور باکمیں طرف بھی بڑھتا ہے اور جب ٹھہر گیا یعنی جگہ پکڑ چکا پھر اس کا انبساط میں اور بسار کی طرف ہوتا ہے ایک گردہ اطباء کے نزدیک یہ بات ہے کہ قونخ کا درد باکمیں طرف سے کبھی شروع نہیں ہوتا ہے اور یہ رائے ان کی صحیح نہیں ہے ہم نے اس کے خلاف کا تجربہ کیا ہے قونخ کی درد میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے کی طرف اور بسوئے عانہ یعنی پیڑو کی طرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے اور سنگ گردہ کا درد اور اوپر کی طرف سے شروع ہو کر تمہورا نیچے اترنے کے بعد بس وہیں تک اترتا ہے جہاں تک اتر کے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ پکڑ لیتا ہے اور پشت کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے زمانہ کا اختلاف درد میں یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بر وقت حلے معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قونخ بر وقت حلے معدہ کے کم ہو جاتا ہے اور بر وقت تناول کسی چیز کے قونخ کے درد نے شدت ہوتی ہے در قونخ کا فعٹہ شروع ہوتا ہے اور تمہورے سے زمانہ میں اس کا آغاز نمایاں اور پوری شدت ہو جاتی ہے اور پھری کا درد تمہور اٹھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر میں جا کر اس کی شدت ہو جاتی ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ بات ہے کہ سنگ گردہ کا درد پہلی پشت میں ہوتا ہے اور عسر ماول یعنی بدشواری پیش اب آتا پیدا ہو لیتا ہے اس کے بعد پھر وہ علامات جو درد قونخ سے مشترک ہیں پیدا ہوتے ہیں اور قونخ میں پہلے وہ علامات مشترک کے پیدا ہو لیتے ہیں بعد اس کے درد پیدا ہوتا ہے حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قونخ کا درد مختلف جهات میں حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا ایک ہی جگہ ٹھہرنا

رہتا ہے دوسرا فرق مقارنات کی وجہ سے وہ یوں ہے کہ پھر ہری بدن پر بکثرت سنگ گرده کے درد میں ہوتی ہے اور قونلخ کے درد سے کچھ اس کو نسبت نہیں ہے تیسرا فرق نہلر موافق اور ناموافق ہونے اشیاء کے یہ ہے کہ حقنہ اور خروج رتع اور شفل سے قونلخ میں بخوبی کمی ہو جاتی ہے اور سنگ گرده کے درد میں کمی ہوتی ہے اور قونلخ کو کچھ مفید نہیں ہوتی ہیں۔ چوتھا فرق باعتبار خرونغ فضلات وغیرہ کے یہ ہے کہ سنگ گرده میں آخر اختباں اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ کارج ہو مثل اونٹ کی میگنی کے ہو خواہ مثل گولیوں کے اور مثل کو بر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسی درگرده کے ساتھ اختباں فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی میگنی کے ہو خواہ مثل گولیوں کے اور مثل کو بر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسے درگرده کے ساتھ اختباں فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہیں اور یہ قراقرہ وغیرہ اس میں ہوتا ہے اور قونلخ کا دروان امور سے کبھی خالی نہیں ہوتا پانچواں فرق بسبب مبلغ اعراض کے پس دونوں پنڈلیوں کا دردا و درد پشت اور قشر یہ سنگ گرده کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہے مگر سقوط اشتها اور قے مراری اور بلغمی اور کمی انتہا یعنی غذا وغیرہ بچنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینے تک پہنچنے کی اور انتقام قے کا سنگ گرده میں کم ہوتا ہے چھٹا فرق بجهت اسہاب اور دلائل متفقہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تجمہ کا ہوتا اور غذا ہائے خراب کی خوش اور ہمیشہ مغض کا رہنا اور قراقرہ کا اور خرونغ شفل کا اختباں قونلخ سے پہلی ہوتا ہے اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور غلطی یعنی خلط با خلاط سنگ گرده سے پہلے ہوتا ہے یا ان کے سنگ گرده میں بول رتیق نہیں ہوتا پھر اس کے بعد خلطی اس کے بعد رملی ہوتی ہے تفصیلی علامات ہر ایک قسم قونلخ کے کے بلغمی قونلخ پر مقدم ہونا ایسے اسہاب کا جو پیدائش بلغم کی واجب کرتے ہیں از قسم چربی اور اقسام غذاوں کے اور سن اور عادات اور بلدا اور وقت اور جملہ اشیاء مولدات بلغم جو معلوم ہو چکے ہیں بلغم کا شفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قونلخ کے اور بروقت

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

سے ہوتی ہے اور پیوست مراقب کی اور متحولات یعنی گھر دراہونا مراقب کا اور بدبو براز میں ہونی اور سیاسی اس کی جس قدر سرخی بھی لئے ہو جو تو نجفی شکل تخلل سے ہو اور ریاضت خواہ زیادہ پسینا برآمد ہونے کے تخلل سے یا اوقتم کے تخلل سے پیدا ہوا سپر دلیل یہ ہے کہ پہنچ شکل میں کمی ہو اور اس باب مورث تخلل کی موجودگی ہوتی ہے علامت اس قولنج کی جواحتبا اس مادہ ہمارے سے پیدا ہو جو امعا پر زبردش کر کے رک جائے یہ ہے کہ گرانی ہو اور نجف شکم اور براز کا سفید اور بدشواری براز کا نکانا اور وجع مدد کا ہونا اور مزاجمت جو اس کے ہمراہ ہوتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے اور بیشتر اس کے ہمراہ یرقان بھی عارض ہو جاتا ہے علامت اس اختبا اس کی جو بسبب بروڈت جگر کے ہوتا ہے خواباً و راعضاً نے قریبہ جگر کے یہ ہے کہ مشتعل یعنی بد یونہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہو جائے علامت قولنج سوداوی کی کھٹی ڈکار اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد میں کمی علامت قولنج ورمی کیورم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ درد میں کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہر اہوا جس کے ہمراہ گرانی اور ضربان التهاب سمیت کہ اس میں حماۓ حادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تینج آنکھوں میں اور پیشتاب بند ہو جائے اور یہ جس بول علامت قوی اس کی ہے اور اس بھال سے ایذا ہو اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور بیشتر نوبت براداطراف کی پہنچ جاتی ہے حالانکہ شکم میں بڑی گرمی ہوتی ہے اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہے سرخ ہو جاتا ہے پھر اگر ورم صفر اوی ہوتا ہو اور ضربان اور شکل کمتر ہو گا اور تپ اور التهاب اور لذع کی شدت ہو گی۔ جو قولنج ورم بارہ بلاغی سے پیدا ہو اور وہ قلیل اور کمتر ہوتا ہے علامت اس کی یہ ہے کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص میں اس کا ظہور ہو خصوصاً جس وقت کوئی شکم سے منحر ہوتی ہے از قسم انہیں اشیاء کے جن کا نکانا عادت میں داخل ہے اور بات رکھنے سے ایک انتقام مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سختہ یعنی ہاتھ پاؤں چہرہ مہرہ الیکی یا بارون کا سا ہو جاتا ہے جیسے متزال یعنی وہ لوگ جن

کو زہل اور ڈھیلے ہونے اعضا کا مرض ہوا وہ سابق اس سے وہی تمدیریں ہو چکی ہوں جن سے بلغم کی پیدائش اور ورم بلغمی کی بناء قائم ہوتی ہے مثلاً دودھ کے اقسام کا استعمال اور مچھلی اور گوشتمانی غلیظ اور فوا کہہ اور سردر کاریاں جو تروتازہ ہوں اوعلامت اس کی امتلاکی شے بار در حقیق سے کہ یہ علامت اس مرض کے موافق ہے اور پوری پوری ہے بر از بھی اس ورم میں ہوتا ہے علامت قولج اندازے فتنی یہ قولج دفعۃ بعد کسی حرکت سخت کپید اہوتا ہے اس لئے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑے خواہ مارنے کی چوٹ سے خواہ ٹھوکر کھانے سے یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بھاری اور وزنی چیز اٹھانے سے خواہ فتنت اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا رتح شدید کی وجہ سے درواں قولج میں یکساں اور تنشاہ برہتا ہے جس میں اختلاف کمی کا نہیں ہوتا پھر درد کی زیادتی جھوڑی جھوڑی ہوا کرتی ہے قولج منتفی پر وجود فتنت کا دلیل ہے علامات باقی اصناف قولج کے جو خفیف ہیں جیسے وہ قولج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا ویدان یعنی کیڑوں کی وجہ سے خواہ بسبب فتنت کے پیدا ہو بروت امعا سے جو قولج عارض ہوتا ہے اس میں پیاس کی کمی اور بر از میں ظہور برودت کا اس طرح سے کہ ٹھنڈا بر از بر آمد ہوا وہ پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس امعا میں ہو اور درود کا کھیف ہونا اور بیشتر اس کے ہمراہ متلی یا قے بار د بھی ہوتی ہے علامت اس قولج کی جو مرہ صفر اسے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلدا و رسخہ وغیرہ اور لذع شدید اور التهاب اور احتراق کا موجود ہونا اور حلقہ حادہ سے ایذا اپنچنی اور اذیت اس دو سے جو کہل ہیں اور مرار کا اتنا گرنگی سے گزند پہنچنا اشیاء بمردا سے نفع پانا اور اس طرح استفرا غ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا میں یہ مرار سانہ گیا ہوا اور ایک روز درمیان دے کر زیادتی مرض کی ہوئی اور بیشتر ہمراہ اس کے تپ بھی ہوتی ہے اور کبھی تپ نہیں بھی ہوتی ہے اور اگر تپ ہو تو ایسی نہ ہو جیسے جمائے ورمی ہوتی ہے جس کے اعراض بڑے اور سخت ہوتے ہیں بیشتر اس کے ہمراہ پیڑو میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسی نے چھری چھبادی ہوا وہ رتح اس مقام پر

نہیں ہوتی ہے علامت اس قوٰلخ کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہوا ارب بار بار قضاۓ حاجت کا تقاضا بنا رہے مگر تجوڑ اتحوڑ ابر امد ہو اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائیں جیسے وجود ان امور کا جو قوت لگھانے والے ہیں مثلاً حرارت یا برودت جو خارج سے پہنچی ہو خواہ تناول اشیاء حارہ اور بارودہ کا کیا ہوا کثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور قبض میں شکم کی حالت معتدل ہوتی ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی بوجب صحت اور مجرائے عادت کے ہوتی ہے مگر یا ان میں پھر بھی شکل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا خمول وغیرہ کا ہوتا ہے اور بیشتر یہ ضرر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو شکھانے پینے میں آتی ہے وہ براز میں نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کر دیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا جابت کا اوس سے نہیں پیدا ہوتا ہے ازیں قبیل گندنا اور پیاز اور پیپر بھی ہے۔ ایضاً یہ بھی اس کو تناول سے اشیاء مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ ایڈا کا احساس نہیں ہوتا جس وقت یہ حمول مستعمل ہوں اور پیٹ میں نفع کھانے پینے کی وجہ سے ہو جاتا ہے لہذا جس براز پیدا ہوتا ہے اور درواں قدر جو شمار میں آئی خواہ ان کی طرف التفات کیا جائے نہیں المحتدا ہے اور کبھی اتفاقاً اس مقام میں ایک ناسور ایسا ہوتا ہے جس سے حس خروج براز کے باطل ہو جاتی ہے علامت قوٰلخ کی بسبب دیدان کے عارض ہو یہ ہے کہ دیدان قوٰلخ کے حدوث سے پہلے نکلتے ہوں گے۔

چوتھا مقالہ علاج قوٰلخ اور ایڈاوس کے بیان میں

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال میں انہیں امعا کے قانون علاج قوٰلخ کا واجب ہے کہ مد بیر علاجی میں قوٰلخ کے ٹال مٹول نہ کرے اس لئے کہ جس وقت ابتدائے علامات قوٰلخ کے ظاہر ہونے لگیں اس وقت سے واجب ہے کہ امتلاکے امور ترک کر دے اور جو ترقیہ مناسب اس امتلاکے ہو اس کوفوراً کر ڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ امتلا محسوس ہو فوراً تے کر ڈالے اور اس غذا کے ساتھ جو غلط قابل اخراج کے

ہوں انہیں بھی بذریعہ تے کے نکال ڈالیں تاکہ ان کو کوب طبیعت صاف ہو جائے
تے کرنے سے کبھی مادہ قونخ رطب اور قونخ صفر اوی کا بند ہو جاتا ہے پھر اگر تے میں
افراط ہوتے کی بند کرنے والی ادویہ سے بند کر دینی چاہئے مثمنہ ان ادویہ کے جواں
نفع کے واسطے عمدہ ہے شربت پودینہ کا آب انار کے زریعہ سے تیار کریں اور اس میں
تحمود اسازیہ اور ساق ملادیں اصول رائے پر نسبت مریض قونخ کے یہ ہے کہ مسہل
پلانے میں جلدی نہ کی جائے اس لئے کہ سدہ کبھی قوی اور سخت ہوتا ہے اور اخلاط اور
گولیاں سدہ کی بہت سی ہوتی ہیں اور جس وقت اسی سدہ وغیرہ کی طرف کوئی خلط اور پر
کی طرف متوجہ ہوتی ہے جبکہ دوائے سہل پلانی جائے اور بسبب بند ہونے راہ اور منفر
کے اس خلط متوجہ کو راہ نکلنے کی نہیں ملتی لہذا اس تدبیر یعنی سہل پلانے سے خطرہ عظیم پیدا
ہوتا ہے پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتدائے علاج پلانے سے مزلاقات
مذینہ کے کی جائے جیسے شور بابدھے مرغ کا جس کی ترکیب ہم آئندہ بیان کریں گے
بلکہ نقشہ میں ادویہ مفرودہ کے بیان کر دیا ہے اگر ہمراہ قونخ کے تپ ہو اس وقت
شور بائے مرغ کے ساتھ آب جو دنیا چاہئے بعد اس کے حقنے ہائے نرم کرنے چاہیں
تاکہ وہ گولیاں اور اخلاط نیچے سے اثر دوا کو قبول کریں پھر جس وقت محسوس ہو کہ وہ
گولیاں اور اخلاط جو زیادہ غایظ نہیں کل چکیں اب اس وقت اگر کوئی دو اپالانی واجب ہو
بے خطر پلانی چاہئے اور اگر با قیماندہ کا اخراج اور پر کی طرف تے کرانے سے ہو سکے
وہی بہتر ہے کہ متواتر تے کرائی جائے شدت حاجت اور پر سے دوا پلانے کی اس
وقت ہوتی ہے جب مادہ قونخ کا مبدأ معدہ ہو خواہ اور پر کے امعاء یہ بھی جانا ضرور ہے
کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اس میں اختلاط کشیرہ بھرے ہوں اور امتلاناف سے اور اور
گرانی بھی اس جگہ اور ناف کے معلوم ہو پس یہ اعراض ایسی ہیں کہد وائے سہل
پلانے کی تجویز کی جائے۔ اس طرح اگر قونخ بعد تجھ کے عارض ہوا ہو اس وقت بھی
علاج اور پر ہی کی طرف سے اولے ہے اور یہ قسم قونخ کی وہی ہے جس کی ابتدامعدہ اور

اوپر کی اعضا عالیہ سے ہوتی ہے اس طرح سے کہ پہلے یہ مادہ انہیں اعضا میں پوشیدہ ٹھہرنا ہوا ہوتا ہے پھر ان آنکھوں کی طرف جو ماڈ ف ہو جاتے ہیں وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہیں اور جس وقت کوئی جدید مادہ ان امعا میں پہنچتا ہے وہ کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی بارجت ہوتی ہے اب ایسی وقت اگر سہل پایا جائے یا تو اس مادہ کو اعضا نے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کر دے گا اور قونچ کی ایڈا سے بالکل راحت ہو گی جائے گی یا ان کے یہ سہل اسی مادہ کو اعضا نے عالیہ سے امعا تک جذب کر لے جائے گا اور ایک ہی جگہ اس مادہ کو جمع کروں گا پھر اس کا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہو جائے گا یا کمتر ان اعداد سے ہوں گے جو قبل لانے سہل کی درکار تھے اگر دوائے سہل کا پلانا اوپر سے واجب نہ ہو اور کوئی ضرورت صریح اس کی نظر نہ آئی پھر اس وقت پسندیدہ تریہ بات ہے کہ اوپر کی طرف سے کسی قسم کی دوائے سہل یا ملین غیرہ نہ پلانی جائے اور فقط احتفاظ ہی پر اکتفا کریں اور یہ حکم اس واسطے کیا جاتا ہے کہ اکثر قونچ کا سبب خلط غلیظ ہوتی ہے جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہے کہ بذریعہ ادویہ مستفرغہ کے تمام و کمال اس اک اخراج نہیں ہوتا ہے پھر جب اوپر سے دوائی گئی تو یہ دو افقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا نکر گئی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کرنے کا جس کے استفراغ کی کوئی حاجت نہ تھی اور یہ امر مورث ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہے اب ضعف پیدا ہو گیا اور بھی سارا معدہ قونچ بوجہ چیزیں کے خارج نہیں ہوا لہذا پھر احتیاج تنقیہ امعا کی بذریعہ حقنہ ہائے کشیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑیں گے جس سے ضعف مریض بدر جہا بڑھ جائے گا پس مناسب نا امکان یہی ہے کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دوائے سہل کی اوپر سے نہ ہو فقط احتفاظ پر اکتفا کی جائے خواہ جو شفاف مقام حقنہ کے ہے جیسے شیاف اور خداوات سہلانے کے حقنہ کا قاعدہ یہی ہے کہ جب تک امعا میں خلط باقی ہے اور مقامات سے جذب نہیں کرتا ہے اور جملہ اعضا نے بد نی سے استفراغات کشیرہ نہ

کرنے پر یہ گئے حقنے اگر مکر اور بمرات کثیرہ کیا جائے بر طبق چسپیدہ ہوئی خلط مرض کے قبیل بھی کچھ ضرر نہ ہو گا اور خطرہ اس طرح کمتر ہے بہ نسبت اس کے کاستفراغ مادہ کا اوپر کے استعمال ادویہ سے کریں جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہیں۔ اگر حقنے کرنے سے کچھ خارج نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی مادہ میں نصیح نہیں ہوا ہو پس صبر کرنا ضرور ہے اور حقنے نہ دینا چاہئے خصوصاً حقنے ہائے حادہ اس لئے کہ وقت مناسب ان کا بعد نصیح کے ہے علاوہ برآں حقنے ہائے حادہ کے استعمال میں قلب اور دماغ تک ضرر پہنچنے کا خوف ہوا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنے دیا جاتا ہے پس دست تو نہیں آتے بلکہ درود پیدا ہو جاتا ہے اور انتشار مواد ہو جاتا ہے اس وقت واجب ہے کہ اعانت حقنے کی دوائے مشروب سے کی جائے پیشہ ایسا ہوا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہے اور سدہ نیچے کے امعاء میں ہوتا ہے اس وقت واجب ہے کہ وہ مادہ ریقین جو اوپر کی طرف ہے اس کو کس قدر تیزیں اور غایظ کر دیں قوایض کا استعمال کرائے تاکہ دونوں مادہ فو قانی اور تھانی جنس واحد سے ہو جائیں بعد ازاں دونوں کا استفراغ کی اجائے واجب ہے کہ حقنے میں زیادہ رہے اگر ہمراہ قویٰ لخ کے تپ ہوا اور رعنی کی آمیزش ادویہ حقنے میں کثرت سے ہوتا کہ شوریٰ نمک کی اس کے ملانے سے ٹوٹ جائے کہ بعض اوقات ایک درہم سے لے کر دو درہم تک نمک داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ اڑھائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہے اگر حقنے سے کسی قسم کا مادہ نہ اترے اس وقت ایارج تیقر للخمر یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خنکل ایارج مذکور کا دینا چاہئے اور اس طرح استعمال مجنون شہریاران اور تری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہے مناسب نہیں ہے کہ ان بیماروں کے ایارج کو غاریقوں سے قویٰ کریں اس لئے کہ غاریقوں میں قوت عواسی چونکہ زیادہ ہے لہذا احتشامیں ٹھہر جاتی ہے اور واجب ہے کہ بروقت محتلی ہونے معدہ کے غذا سے حقنے نہ دیا جائے ورنہ خام غذا اسفل کی طرف

جدب ہو کرائے گی اور واجب ہے کہ قیام اور برابر استعمال ہتھوں کا نہ کریں بلکہ درمیان دو ہتھ کے ضرور کس قدر مہلت کا زمانہ بھی رہے تو لنج صفر اوی کی نوبت کے وقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہے یعنی اگر زمانہ نوبت کا معلوم ہوا س زمانہ سے پہنچ پس حب کا استعمال کریں بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویہ جاذب اخلاط بدن سے بطرف امعاکے اور اخلاط طردی کو جذب کرتے ہیں یعنی علاوه مادہ صفر اوی موجودہ امعاکے اور بیشتر یہی اخلاط جذب شدہ خراش پیدا کر دیتے ہیں پس اس وقت ہمراہ قوئی لنج کے تھج امعاکے پیدا ہوتا ہے اور یہ اجتماع تھج قوئی لنج کا آفات مہلکہ سے ہے۔ بدتر ادویہ سے جو قوئی میں پالنی جائیں وہ سہلات ہیں جو مقدار اور حجم میں زیادہ ہوں اور طبیعت ان سے تنفس ہے کہ معدہ میں بوجہ اپنے بو جھ کے ٹھہر نہ کسیں بلہ لازم ہے کہ جبو اور یا رج سے سہلات تجویز ہوں اور جو چیز کہ حجم میں کمتر اور خوشبو میں نہایت معطر ہوا سی کا استعمال مسہلات میں اولی ہے۔ واجب ہے کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضا نے سر کے زیادہ ہوتا کہ انجرہ اخلاط کو جو بوجہ قوئی لنج کے تھوس ہو رہی ہیں و نیز انجرہ ادویہ حارہ کو جن کے بدن استعمال کے چارہ نہیں ہے دماغ وغیرہ قبول نہ کرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض تقویں میں درکار ہے۔ اور بیشتر صعود سے انہیں بخارات کے نوبت وساں اور اخلاق عقل کی پہنچ جاتی ہے اور یہ امر قوئی لنج میں پیدا ہونا نہایت منوع ہے اور مخملہ ان مضرتوں کے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہیں ایک بڑی مضرت یہ ہے کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہنچانا غیر ممکن ہو جاتا ہے کہ جس کے بدن را پاتے علاج واقعی پر نہیں ہو سکتی ہے یہ توجہ تقویت اعضا نے پر کی طرف استعمال سے دوائے بار و خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور وغیرہ بار وہ سے اور جملہ وہ تدبیر جن کی طرف ہم نے امراض سر کی اشارہ کیا ہے۔ بیشتر حاجت تخفین معاکی اور تدبیر جگر کی قریب قریب زمانہ میں پیدا ہوتی ہے پس اس کی رعایت خدا ہائے مبردہ جگرو غیرہ سے کرنی چاہئے اور جانب جگر کے حفاظت اور رضیانت ان ضمادات سے کرنی ضرور

ہے جو شکم پر واسطے حل قونٹخ کے لگائے جاتے ہیں اور اس طرح وہ مروخت حارہ اور اس طرح حال قلب کا بھی ہے نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کی جائے یہ ہے کہ عصارات بارہہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہوں واجب ہے درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک جواب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جائے تاکہ یہ جاب ٹکنے سے اس دوا کی مانع ہو جو مخصوص ایک کے واسطے لگائی گئی ہے مر ۵۰ د یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا بہہ کر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نہ پائے پیاس ان لوگوں کو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہیں ہے سوائے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کس قدر جلا ب سے مزوج کر دیا جائے بہت مانع ہو گا پیاس بچانے کے واسطے اس لئے کہ بدن میٹھی چیز کی صحبت رکھتا ہے اور پانی سے اس کی تنقید ہو جاتی ہے قونٹخ بارہہ کا علاج قونٹخ بارہہ کی تدبیر بر سیکل قانون عام کے پاس اول یہ ہے کہ اس میں مبارہت ادویہ مخدودہ کی بغرض تسلیکین درد کے نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ جو لوگ جلدی کر کے تسلیکین درد کی ادویہ مخدودہ سے کر دیتے ہیں وہ ایک امر عظیم خرطناک کے مرتبہ ہوتے ہیں اسلئے کہ استعمال مندرات کا علاج حقیقی نہیں ہے کسی حال میں اس واسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کر دے اور تندیر کی وجہ سے تسلیکین سبب اور ابطال وجود سبب سے ہوئی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حسن عضو بوجہ مخدود ہو جانے کے باطل ہو کر اس کا احساس نہیں کر سکتی ہے تسلیکین سبب تو اس واسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر خلط غلیظ ہے ادویہ مخدودہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائے گی اور اگر سبب بارہہ ہے خواہ نفس برودت ہے جیسے سوء مزاج بارہہ میں تو ادویہ مخدودہ کی وجہ سے زیادہ تر سر و ہو جائے گا یا ان کہ سبب رتع شخین ہو تو مندرات سے زیادہ تر شخین کروں گا باشد تکاشف جرم امعا سے قونٹخ پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا میں قبصہ ہوا ہے یا فراط تکاشف سے اب کھل نہیں سکتا تو یہ بھی مندرات کے استعمال سے زیادتی تکاشف کے حاصل کرے گا اور در قونٹخ کا اعادہ بعد

ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدیر عضو کی جاتی رہے گی نہایت شدت سے ہو گا جو پہلے اسقدر نہ تھا بہر صورت نمکین سبب ادویہ مخدودہ کی ہر صورت میں ثابت ہوتی ہے اس واجب نہیں ہے کہ جب تک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہوں اور جب اس سے بے پرواہی ہواں کا استعمال نہ کریں بلکہ سبب قوٰ لنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اس کے قطع کرنے اور تخلیل کے اور مسامات اور راہیں ان سدوف کی کشادہ کرنے کی فکر جو بستہ ہو کر بسبب اپنی نزوجت کے مورث قوٰ لنج ہوئے ہیں کرنی چاہئے اکثر ایسی تدبیر کا امکان نہیں ادویہ ملطفر سے متصور اور مظنوں ہوتا ہے جو تخفین شدید پیدا نہ کریں اس لئے کہ شدید تخفین کرنے والی چیزیں جس وقت کسی مادہ پر فعّة وار ہوتی ہیں ان کے درد سے بچنونی اس بات سے نہیں ہوتی کہ جس قدر تخلیل مادہ کا فعل اس سے پیدا ہو گا اس سے زیادہ برائجھتہ کرنا رباح کا فعل ان سے نہ ہو گا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تخلیل مادہ کمتر اور برائجھتہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہے بلکہ واجب ہے کہ ان ادویہ مسخنہ کی مقدار اس قدر ہو کہ رفع موجود کی تخلیل قوی کریں اور مادہ رطب کی تلطفیف اور انصاف کریں تخلیل قوی اس مادہ کی کرنے کی قوت ان ادویہ میں دفعہ نہ ہونی چاہئے اور یہی سبب ہے کہ فقط آب و غذا کا ترک کر دینا چند روز پر درپے عمل قوٰ لنج میں کافی ہو جاتا ہے (یہ مثال تقلیل تخفین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہے کہ تکمید سے بیشتر بیجان اور شدت در قوٰ لنج کی ہو جاتی ہے پھر اس وقت مضطر ہو کر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دی جاتی ہے با بکثرت تکمید کرنی اور مکرر بینکنا اس قدر ضرور ہوتا ہے تا کہ جوشے بیجان میں لانے والی درد کی ہواں کی تخلیل ہو جائے یعنی جو رفع کی تکمید اول سے پیدا ہو کر درد کی زیادتی اس نے کر دی ہے اسی راتح کی تخلیل ہو جائے (یہ مثال زیادتی تخفین مضرت کی ہے) پھر جس وقت استعمال حقنے ہائے مستغرنگ کا ہو پس واجب ہے کہ اگر احتباس شفل کا ہے اول ابتدا ایسے حقنے سے کی جائے جس میں ازالق شفل کا ہوش اعلابات اور اہان کے اور وہ ادویہ جو شفل سے

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

واسطے برودت اور ہوائے سرد ہے جیسے نہایت مفید ان کے حق میں ہرارت اور ہوائے گرم ہے جس وقت سب موجودگی برودت امعاکے ہو اور مراق مریض کا اصلی غلقت سے خواہ کی وجہ سے رقیق ہوا یا آدمی بہت جلد بتاۓ قوئی خ ہوتا ہے اور ہر وقت اس کی نسبت عروض قوئی خ کا خوف رہتا ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ اس کا شکم روئی کے کپڑے خواہ ان وغیرہ سے پہننا کر گرم رکھا جائے اور برودت کا اثر اس کی شکم سے ایسی چیزوں سے دور کیا جائے جو نکل ہوں جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اس کے شکم پر ایسی ہی گرم چیزیں یا ستواری باندھی جائیں اور استعمال مروخات کا روغن ہمایے گرم سے اور اس طرح ان نظولات حارہ کا استعمال جن کو ہم آئندہ اسی باب میں ذکر کریں گے بھی ایسے شخص کو مفید ہے۔ بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ اس کے لئے جو روغن ہمایے گرم تجویز کئے جائیں ان میں جند بید ستر اور فربیون بھی ملاوی جائے جو قوئی خ بار دینا بر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اس کا جلب اور کھنچ کر پہنچتا ہے کسی شے کا بطرف موضع مادوف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اسی مادہ کے کھنچ آنے سے درد پیدا ہوا یا قوئی خ کا علاج استفراغ لطیف سے جو متفرق یعنی تفرق دے دے کر ہو اور متواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہئے ہاں اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس موضع مادوف میں مادہ کثیر آگیا ہے پھر اس وقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخرا کر دینا واجب ہے لیکن جو مادہ مادہ کہ بار بار کھنچ کھنچ کر آتا رہتا ہے اور اس کا تولد کسی مبدأ میں بھی بار بار تمہور احمدوڑا ہوا کرتا ہے اس کے لئے تدبیر واجب یہی ہے کہ قریب زمانہ نوبت درد کے اور رات کے وقت تمہور سے حب صبر اور حب ایارج کھلانی جائے۔ اور وہ حب بخومونیا اور تمذلل اور سکینخ سے بنائی جاتی ہے اور جو حب ان میں کھلانی جائے بقدر نصف مشقال کے بغاٹیت دو ملٹ مشقال یعنی ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک دینی چاہئے اس لئے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اس کی مداومت کریں اور غذا کی اصلاح بھی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائیں گے اور مرض سے نجات پائیں

گے قوانین مخصوصہ علاج قونچ ریحی کے اقسام قونچ بارڈ کے واجب ہے کہ حقنہ اور حموات اور وہ ضمادات مستعمل ہوں جن کو قریب ہے کہ ہم بیان کریں اور غذا با اکل چھوڑا دی جائے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہاں تک ممکن ہو سلانے کی تدبیر کی جائے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنے کی تدبیر میں کوشش بذریعہ حقنہ گرم کے کریں اور تسبیح عضو معلوم کی انیں حقوقن سے کریں اور عضو کے گرم کرنے کی خارجی تدبیریں اسی طریقہ سے کریں جیسے پہلے ہم لکھے چکے ہیں پھر اگر خوف اس امر کا نہ ہو کہ یہاں پر کوئی خلط اور مادہ بھی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ قونچ فقط ریحی ہے جس قدر چاہیں تسبیح کریں اور جس قدر چاہیں تنکید کریں اور مجھے ناری چسپان کرنے میں پوری کوشش کریں مگر بلا شرط ہونے چاہیں اگر طبیعت میں قبض ہو موضع درد کی اطیف ماش سے استعانت چاہئے اور نہ رنخ رغمن زنبق اور رغمن نار دیں اور رغمن بان کی کہ یہ رغمن گرم بھی کرنے جائیں اور تنکید با جردہ اور نمک سے گرم کے جس قدر مناسب بحال مرض معلوم ہو یہ بھی امتحان کیا جائے کہ چٹ لیدنا خواہ پیٹھ کے بل لیدنا خواہ کسی کروٹ لیدنا ان میں سے کوئی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج رنخ کا کس شکل میں زیادہ ہوتا ہے پس اس کو اختیار کرنا چاہئے مشروبات میں سے کر دیا اور تم سداب آبھائے بزور میں خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماۓ العسل میں خواہ ان کہ قند سفید کے ہمراہ پلانا مفید ہوتا ہے بیشتر ایسے وقت للو نیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے سہلات واسطے ان لوگوں کے جو قونچ بارڈ میں گرفتار ہوں قونچ باروری ہو یا مادہ بلغم سے ہو مجملہ سہلات کے حقنہ کی اقسام ہیں۔ یہ حقنہ اخراج بلغم اور شکل کا کرتا ہے گوکھر و سفان گنج حلہ قرطیم سپستان سب اجزاہ موزن اور تردید و درہم شکم خٹطل مسلم جو کوئا ہوانہ ہو نصف مشقال انجر وہ عدد تخم کستان تخم کرفس انیسوں قطوریوں دیقیق حب خروغ نیم کونٹہ بفشه مکد پانچ درہم سداب بوزن ایک باقی برگ کرنب ایک کف و سمعت بسب اجزا بہت سے پانی میں زرم آنچ سے جوش دیں تاکہ

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

تسبیحیں درقوں بار دے جو بعض قدما نے تجویز کیا اور عمدہ ہے صبر اور جند بید دست اور میعد عملک الاباطر واحد ایک اوقیہ عصا رہ نجور مریم تازہ کادوا اوقیہ افیون ڈیڑھ اوقیہ سب کو ملا کر بخفاضت رکھ چھوڑیں اور بروقت حاجت کے اس میں سے بقدر باقلاء کے کسی اور حقنے مرکبہ میں ملا کر استعمال کریں بیشتر بعض قسم کے حقوق میں میل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پھر اسی سے حقنے کیا جاتا ہے یہ حقنے کو اس وقت کے لئے ہے کہ شفل کا نکانا بہت دشوار ہوا اور اس کے ہمراہ بلغم بالزو جت شدید موجود ہوں جن کی قوت چسپیدگی اور نافرمانی قوت دافعہ کے اثر قبول کرنے کی کچھ انتہا نہ ہو اس وقت واجب ہے کہ آب اشناں تازہ نصف طلب لے کر اس کے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجہ اور پانچ درہم یورق ملا کر حقنے کیا جائے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ جب شبرم اور برگ ماڈریون اور کرد مقتشر اور نجور مریم اور عرضنسیا پوسٹ خطل اور ختم خطل اور قثاء الحمار اور تر بد اور بفانج ان سب اجزاء کو بدستور متعارف پانی میں جس قدر کہ حقنے کو درکار ہے جوش دیں روغن قثاراء الحمار سے جب حقنے کیا جاتا ہے اکثر بلغم بالزو جت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے چند ساعت صبر کریں اور اس طرح روغن تر ب اور کلکلانج اور بید انجیر کا روغن۔ اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی ہے کہ ان حقوق میں خواہ ایسے ہی حقوق میں حللت اور شیخ اور برگ حمام اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فریبیوں بھی بعض اوقات میں ملاتے ہیں اکثر قطران کوماء اعلسل کی مقدار کشیر میں خوب گھیپ کر داخل کرتے ہیں اور ماء اعلسل افادہ یہ پر زیادہ شامل ہو پس درد میں سکون پیدا ہو جائے گا عصا رہ نجور مرہم زیادہ عجیب الایثر ہے اور بیشتر حاجت ستمونیا اور فریبیوں وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہیں جس کا زنب انعا نام ہے جس وقت حقنے میں پڑتی ہے نافع ہوتی ہے کبھی دو درہم جند بید ستر زیست میں پیس کر حقنے کرتے ہیں۔ ایضاً تین درہم زفت پر طلا اور روغن سداب اور گھنی ہر واحد ایک سکرچہ ملا کر حقنے کرتے ہیں۔ بیشتر حقنے ہائے قوی میں برگ انجیر اور ریشم

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image files have been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

لانجی گولی قفاراء الجمار اور شخم خنطل کے تلخے گاؤ اور نظر و ان اور شہد کی آمیزش سے تیار کریں خواہ شخم خنطل اور قند سفید فقط اسی سے گولی لانجی بنائیں ایضاً شخم خنطل اور انズروت اور قند سے ایضاً شہید اور ترنجین اور شخم خنطل اور نمک سیاہ سب اجزاء ہموزن لے کر ایضاً ایک دو اجو مشورت کر تو نجفی اور بلغمی کے واسطے ہے اور ریحی کو بھی مفید ہے شخم خنطل اور جند بید ستر ہر واحد مثل نواۃ کے قطر ان بقدر دو ملعقة کے ہمراہ کس قدر رشید کے استعمال کیا جائے عصارہ نجومہ مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اس کی حاجت اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شے کا رگر نہ ہوا کثیر حمول میں ستمونیا اور شخم اونگن اور فریبون کی حاجت ہوتی ہے۔ صفت حقنہ فون نجفی کی یہ حقنہ مجید ہے حاشا اور زوفنا سداد بخشن اور سعتر اور ونج تر کی تجم سداد تجم نمچکشت مغز بید انجیر نیم کو فتہ بابونہ کو گھر و قطبوریوں اور شبہت اور بزو نحلشہ اور انجدان اور فطر اسالیوں یہ سب اجزاء ہموزن عصارہ سداد اور فود نج میں کوب طرح سے جوش دیں اس طرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تھوڑا سارہ جائے پھر اس وقت زیست ایک جزء ماء ماء عصارہ مطبوعہ مذکورہ سے دو جز لے کر اس قدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور فقط زیست رہ جائے پھر اس میں سے بقدر حقنہ کے لے کر اس میں بلط کی چربی اور بکری کی چربی اور تھوڑی سی جاؤ شیر اور نجح ملا کر حقنہ کریں۔ اگر تنہا عصارہ کو لے کر اس میں صموغ مذکورہ مع چربیوں کے حل کریں اور اس میں سے دس درہم لے کر حقنہ کریں بھی نافع ہو گا۔ جند بید ستر اور حلتیت کا داخل کرنا بھی ان کے حق میں مفید ہے۔ اکثر میں درہم زیست میں دس درہم میعاد گھول کر حقنہ کرنے سے بھی نفع ہوتا ہے بیشتر بورہ کی مقدار کشیر کو عصارہ سداد میں اور زکھ دس درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے رہیں کبھی روغن سداد اور روغن نار دیں اور روغن بابونہ اور روغن ترب اور روغن بید انجیر سے حقنہ کرتے ہیں صفت حمولات ریاح کی سداد کو ماء لعمل میں اس قدر پیسیں کمیں مثل خلوق کے قوام میں ہو جائے اور نصف وزن سداد کے زیرہ اور چہارم وزن نظر و نیک ملا کر ایک بتن

بنا کیں جس کا طول چھ انگل کا ہو گا ایضاً ایک حمول جو تم سدا ب اور جند بید ستر سے ہمراہ شہد اور تلخ گاؤ اور بورہ کے ہر واحد ایک مشتمل۔ ایضاً سکن شیخ اور مقل اور بورہ اور تحفظ اور تحفظی انیں اجزا سے متینی بنائی جائے یہ حقنہ اور حمولات ان لوگوں کے ہیں جن کو برودت امعابلا مادہ عارض ہوا اور جن کو قونخ ریجی بار دبلا مادہ ہوان کے واسطے حقنہ اور حمولات ایسے مناسب ہیں جیسے اصحاب قونخ ریجی کو اور جیسے ان کے واسطے حمولات ہوتے ہیں۔ بیشتر ایسے لوگوں کو تنہ اندر ان سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے اگر بوزن دو درہم کے زیست میں ملا کر استعمال کی اجائے اسی طرح پنجال کبوتر کو تنہا جب عصارہ قونخ اور روغن بید انہیں ملا کر حقنہ کریں آبزنان اور حمام اور نبول آبزنان کا لفغ زیادہ ہے دردہائے قونخ میں خصوصاً اگر اس پانی سے آبزنان کریں جس میں ادو یہ قونجیہ کو جوش دیا ہواں لئے کہ یہ آبزنان بسبب اس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے اور بنقاں قوت کے جوادو یہ سے حاصل کرتا ہے سبب ورم کو تخلیل کر دیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہے عضو کو ڈھیلایا کر دیتا ہے پس با آسانی انعاش اور پیداری سبب فاعل وجع کی ہوتی ہے اور عضو متعبد کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہے اور یہ امورا یہیں کرفضله تہس دفع ہو جاتا ہے مگر آبزنان سے غشی اور کرب پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ قوت میں ارخا پیدا ہوتا ہے لہذا اوجب ہے کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اس کا استعمال کرے اور بروقت استعمال آبزنان کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزیں مہیا رکھے جو مقوی ہوں جیسے فوا کہہ خوشبو اور کر دنا ک جو ایک قسم کا کتاب مرغ وغیرہ کا ہے اور نجورات حارہ اور اسی طرح ایسی اشیاء جن سے اس کو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہوں اور بروقت کسل طبیعت کے ان سے اس کو سکون اور آرام پیدا ہو اور کوشش کرے تاکہ پانی اس کے سینہ اور قلب تک نہ بھر جائے آہنے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہیں اگر ان میں قونخ کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیریں پانی کے حمام کے نسبت اولیے یہ ہے کہ یہ شخص پاس نہ جانے پائے جس وقت بعض قسم کے برتن میاہ

حمات سے بھرے جائیں خواہ ایسے پانی سے جن میں ادویہ قوجیہ پختہ کی گئی ہوں اور پھر اسی برتن میں ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جائے کہ پانی اس میں سے بوجہ تنگی سوراخ کے بندر ہے اور مریض کو چٹ لٹا کر برتن اس کے پیٹ سے اوپر بلدر ایک قد آدم بلند کریں اور اس کے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اسی برتن سے پکنا شروع ہو اور متفرق بار بار پتکتار ہے یہ ترکیب بھی شدید افع ہے حقنے اور آلات حقنے کے وہ انبوہ اور ملی جس کو اونکل اطباء نے واسطے حقنے کے تجویز کیا ہے سب سے بھتر اس کی شکل یہی ہے کہ انبوہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تہیس حضون پر منقسم ہے اور درمیان دونوں مختلف حضون کے ایک پر وہ اسی چیز کا جس سے اسی انبوہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پر وہ بخوبی اس انبوہ میں پیوست کر دیا گیا ہوتا کہ اس کے دونوں جزوں مختلف میں بطور حجاب ہو جائے اوزق یعنی وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جس میں دو بھری جاتی ہے بڑے حصے کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منہ کھلا ہو اور اگر یہ زق پوری انبوہ کے منہ سے درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوہ کا منہ کسی ڈورے وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہوتا کہ ہوا اس کے اندر نہ جانے پائے اور زق مذکور کے نیچے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہیں جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک راہ اور منفذ ایسا ہو جس طرف سے رتح کا اخراج ہو سکے پس جس وقت کہ استعمال حقنے کا کیا جائے اور قوت بدنبی ریاح کو ہٹائے اور ہلانے پس رتح کو پلٹ کر اسی دوسرے جزو کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنے ملوٹے دو اسکے اندر رتح کا گزرنہ ہونے پائے جب یہ بات ہو گی پس حقنے کا استقرار اور بجائے خود ٹھہر ارہنا اچھی طرح ہو گا اس لئے کہ رتح کی وجہ سے حقنے باہر کی طرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضاۓ حاجت کے واسطے مریض اٹھتا ہے بعد ازاں واجب ہے تامل کرنا درود کی جگہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چٹ لٹا کر حقنے دینا چاہئے اور یہ طریقہ مناسب تر ہے حال اس مریض کے جس کو قونخ بشرکت گردہ کے عارض ہو پھر اگر درد آگے کی طرف مائل ہو

اس وقت حقنے اوندھے بھل کر کے دینا چاہئے اس لئے کہ حقنے کی دو الیسی نیٹ نشست میں زیادہ پہنچتی ہے نسبت پیٹھ کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنے بائیں طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہنچ سے لیک اگا کراور داہنا پاؤں اونچا کر کے اس کو سینہ سے ملا کر اور بایاں پاؤں لانا با پھیلا کر حقنے دیا جاتا ہے۔ اور جب حقنے ہو چکے پیٹھ کے بل اس کو چوت لٹا دیا جاتا ہے اور اس طرح چوت لٹا دینا الازم ہے ہر ایک شخص کا جس کا حقنے کیا جائے یعنی کسی مرض کا بیمار کیوں نہ ہو خواہ مریض قو نج کا کسی وضع اور نشست پر حقنے کیا جائے بعض آدمیوں کو اس طرح لٹانے اور بٹھانے کی حاجت نہیں ہوتی اور بعض آدمیوں کو مناسب یہ ہوتا ہے کہ اپنی چھوٹی انگلی متعدد میں چند مرتبہ داخل کریں اور اسی انگلی میں قیر و طی اس قدر مل لی ہوتا کہ اندر وون مقعد کے اس کی وہیت لگ رہے اور بوجہ اس وہیت کے انبوہ حقنے کا اندر وون مقعد کے بخوبی چلا جائے اور درست ہو کر پہنچ اور بعض آدمیوں کو اس کی حاجت نہیں ہوتی ہے پھر جس وقت ارادہ حقنے دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض کے متحملہ ترکیب ہائے مذکورہ کے ہوا سے کرنا چاہئے بعد ازاں انبوہ یا اور مقعد کو قیر و طی سے مل کر چکنا کریں اور انبوہ باوننا اونچانہ کریں کہ بوقت دبانے اور پہنچانے دوا کے ادو یہ حقنے اندر وون امعا کے نہ جاسکیں بلکہ معاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ اور جس وقت اسی طرح کارروائی ہو جائے یعنی انبوہ زیادہ اونچا ہو جائے اس وقت دوا کے ادو یہ حقنے اندر وون امعا کے نہ جاسکیں بلکہ معاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ اور جس وقت اسی طرح کارروائی ہو جائے یعنی انبوہ زیادہ اونچا ہو جائے اس وقت دوانے حقنے کو اندر واخیل کرنا چاہئے پھر جس وقت انبوہ اپنی مناسب جگہ پڑھبر جائے اور اپورا درست ہو کر بیٹھے ادو یہ حقنے کو مشکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ میں بھرنا چاہئے اور بھرنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے دوا کو دبا کر پچوڑیں اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متعلق ہو۔ یعنی تجھ میں وقفہ نہ دیا جائے اور بہت زور سے بھی نہ دبا سکیں کہ پیشرتر زور کے دبانے سے دوانے حقنے بہت دور تک چڑھ جاتی

ہے۔ جہاں پہنچنا دو اک مطلوب نہیں ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے اور اگر شاید ایسی بے احتیاطی بے غفلت ہو جائے کہ دوا زیادہ اور چڑھائی ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھنچیں اور کھنچنے کے بعد اکھڑیں۔ اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دیں اور دوائے حقنے کو نیچے کی طرف جذب کرنے اور اتارنے کی تدبیر کریں۔ یہ بھی جانا ضرور ہے کہ حقنے کا استعمال جس وقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ برآمد ہو پھر اب اس وقت بدن استعمال حمولات کے چارہ نہ ہو گا مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہوں جو مناسب مرض کے ہوں اور یا ان میں پھر بھی اس امر کا ہاظر ہے کہ دوائے حقنے کا اندر پہنچنا اس قدر زیادی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہنچ جس وقت حقنے اپنی درستی پر قائم نہ رہے اور مل جائے اور باہر نکل آنے پر اس کا میلان ہو تو اس وقت اس کو تکلنے سے منع نہ کرنا چاہئے بلکہ بعد اس کے میلان اور خروج کے اس وقت پھر دوبارہ اس کو اپنی جگہ پر پھر درست کر کے رکھنا چاہئے واجب ہے کہ جس وقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آ رہی ہو اس وقت حقنے نہ کیا جائے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ حقنے معتدل مقدار کا اس اک نفع امعاء علیا تک نہیں پہنچتا ہے اور اگر مقدار میں زیادہ ہوتا ہے مضرت اس کی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاء مذکورہ کا اس میں خوف ہوتا ہے شخین اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرنا امعا میں دبادہ ہو کر جو مضرت ادویہ کی ہے وہی پیدا ہوتی ہے اور دیقیق کتنا ہی زیادہ ہو بحکم قلیل المقدار کے ہے تدبیر پلانے روغن بید انجیر کی بارقو لخ کے علاج میں اور جس کو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بید انجیر نہایت وجہ نافع ہے بیمار ان قو لخ کو جس وقت اپنی اندازہ اور مقدار مناسب پر دیا جائے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے۔ اور اس کا پلانا اسی وقت تجویز کیا جاتا ہے۔ جب بدن کا تنقیہ حب نیچ وغیرہ سے ہو چکا ہو۔ روزاول بقدر دو مشقال کے دینا چاہئے اور دوسرا دن آ وحاص مشقال زیادہ کریں اور اسی طرح نصف مشقال ساتویں روز تک (تاکہ پانچ مشقال کو پہنچ جائے) پھر کچھ خوف نہیں ہے

کہ آٹھویں روز سے تھوڑا تھوڑا لگھاتے جائیں تاکہ ان کے پھر دو مشقال تک پہنچے اور ساتویں روز تک اس کا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجہ بالا کے) پہنچے اس وقت پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی جائز ہے اور جس وقت آب بزور اس پڑالا جائے لازم ہے کہ کوب آمیرش اس کی بطور متحاذلنے کے کریں کہ خوب مل جائے اور واجب ہے کہ ہر روز جب تک اس کو پلاتے ہیں غذا دینے میں بعد پلانے کے چھ گھنٹے سے دل گھنٹے تک تاخیر کریں اور یہاں تک غذاندیں کڈ کار میں اس کی بوآتی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو بخنی سے غذا دیں اور اگر ترشی پر راغب ہو تو زیر بائج یعنی شوربے اور شلے کے اقسام پلانے میں اس کے مارعسل تجویز کیا جائے اور واجب ہے کہ اس کے دانتوں کی حفاظت بعد پلانے کے اس طرح سے کی جائے کہ نمک بریان دانتوں پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے جب روغن بیدانجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورہ بالا اس کے بعد لایرج فیقر اکا (جو ہم ذنپل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا غیر مقوی شہم ذنپل سے اگر ہاہیت قوی لایرج فیقر اکی نہ ہو) استعمال کرنا چاہئے اس لئے کہ لایرج فیقر اروغن بیدانجیر کی مصrt دماغ اور آنکھوں سے دفع کرتا ہے صفت ایک دوا کی جو اصحاب قونچ بارڈ کو نافع ہے اور یہ لفع بر سبیل ہضم اور اصلاح برودت کے اور بالغاصیتہ ہے۔ زبر سبیل استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یادویہ از قسم مشروبات اور کمادات اور رضادات اور مردودات کے ہیں اور نیز اور قسم کے جراور تدبیر کے اقسام سے یہ ادویہ مجوز ہوتی ہیں۔ مشروبات میں لہسن ہے کہ اس کی خاصیت عمدہ ہے واسطے تیکین درد ہائے قونچ بارڈ کے اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کے استعمال سے پیاس زیادہ نہیں ہوتی جیسے کہ پیاس کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے اکھ مریض قونچ بروقت محسوس ہونے ابتدائے آثار قونچ کے لہسن کا استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھ نہیں کھاتا بلکہ شب کو فقط شراب خالص پی کر سور ہتا ہے پس اسی تدبیر سے وہ صحت

یا ب ہو جاتا ہی اور مرض سے نجات پاتا ہے مجملہ ادویہ مشروب کے جس سے در قونٹخ میں تسلیم ہوتی ہے یہ ہے کہ فشنٹین کا استعمال پلانے میں کیا جائے یا ان کے تنہا جاؤشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اس کے زیرہ ملکر پلایا جائے یا انیسوں اور قفل اور جندبید ستر سب اجزاہ موزن لے کر اس میں سے بوزن ایک درہم کے استعمال کریں یا سخربنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع شرب تریاق سے موجود ہو جندبید سبز ہمراہ قونٹخ کے عجیب لفظ ہے مجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ فراسیوں کے جو پانی میں پکایا گیا ہو خواہ مارنجین میں سو سن کو دبھی اسی وزن سے پانی مفید ہے۔ ایضاً حرف پانچ درہم قند سفید کے شربت میں ایک واقیہ رغمن کنجد ملکر۔ ایضاً ریشه پنج غرب چار درہم زنجیل تین درہم اخروٹ اور چھوہا را ہر واحد چھ درہم آب شیریں ایک قطع یعنی اڑھانی رطل ادویہ ریزہ ریزہ کر کے پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک ٹمث باقی رہ جائے اور بروقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیوں سے چلاتے رہیں اور پر ہر روز بقدر دوادیقیہ کے پلاں میں ایضاً غرب کی چھکلے اور شاخہائے سداب مذکور بالا اور زنجیل کو چوگئے وزن پانی میں جوش دیں تاکہ ٹمث باقی رہے اور ہر روز بقدر دوادیقیہ پلاں میں تین دن تک اور پھر تین دن تک راحت دیں یعنی پلاں اسکے لئے کم جوش کردہ ماں لعسل نفع پیدا کرتا ہے وہ ادویہ جو بالغ صیست اپنا اثر قونٹخ بارد میں کرتی ہیں شور باہد ہدکا اور جرم اس کے گوشت کا ہے ایضاً کچھے خشک کئے ہوئے بھی مفید ہیں جیسا کہ اطباء نے بیان کیا ہے اوجاع قونٹخ کے واسطے بھیڑے کا فضلہ جو ہڈیوں کے کھانے کے بعد برآمد ہوا اور علامت اس کی یہ ہے کہ باکل سفید ہو کسی اور رنگ کی آمیزش اس میں نہ ہو خصوصاً وہ بیٹ جوانا قاتا شوک پر کی ہو کہ یہ بھی نہایت نافع ہے کسی شربت خواہ ماں لعسل میں گھول کر پلاتے ہیں خواہ شہد میں ملکر چند ملعقة چاٹتے ہیں بعد ان کے بنا بر ستم متعارف کے خوب اسے گوندھیں اور ملادیں خواہ نمک

اور فنفل سے اور کس قدر اور ادویہ خوشبو سے اس کو خوشبو اور خوش مزہ کر دیں اور اگر بھیرئے کے فضلے میں کوئی ہڈی بخشنے اور مسلم پائی جائے تو وہ بھی عجیب چیز ہے اور طبادعویٰ کرتے ہیں کہ اس ہڈی کا لکھا نا بدن کے کسی مقام پر قونخ کو مفید ہے چہ جا کہ اس کا پانا اور تجویز اس کے لگانے کی اس طرح ہے کہ جلد موڑ اور بارہ سنگھے کی کھال میں خواہ پشم کپش جو گرگ کی جفتی کرنے سے انقلاب جنسیت پیدا کر گیا ہو لکھائیں اور جانیوں شہادت دیتا ہے کہ اگر اس ہڈی کو چاندی کے حول میں رکھ کر لکھائیں مفید ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرم گرک کی آنت کا جس وقت سوکھا کر پیسا جائے اور پلاں میں اس کے فضلے سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھ بعد از قیاس معلوم نہیں ہوتا ہے ممجدہ ایسے ہی ادویہ کو جaba الخاصیت مفید ہیں بچھو بریان شدہ کہ یہ بھی قونخ کو یادہ نافع ہے واجب ہے کہ اس دو اوقونخ صحیح اور صادق پر تحریک کاروں نے اس کا تحریق قونخ کا ذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے اسلئے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہے اور قونخ کو بالغرض محملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قونخ میں جس وقت درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جاء پس کہتے ہیں کہ اسی گھٹری درد میں سکون ہو جاتا ہے ضمادات قونخ بار کیا یہی بھی ہیں جن میں قوت سہلہ ہے جیسے وہ ضماد جوشخیم خطل سے ہمراہ لب قرطم کے بنایا جائے خواہ وہ طلا جوتلخ گاؤ اور شکم خطل سے تیار کریں اور بعض ایسے ضمادات ہیں جن سے مقصود اسہال نہیں ہوتا ہے جیسے نضمید قخم اونگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید بزور اور حشائش مذکورہ کو جو حقنے میں پڑتے ہیں اور تنہا حب الغار کا ضماد بھی کرتے ہیں۔ نسخہ ضماد کا موم آٹھ کرمہ علک ابطم چھ کرمہ تربہ تمین کرمہ مویزج ڈیڑھ کرمہ عاقر قرقر حامر زبخوش حب الغار قخم اونگن زمس خشک شخم خطل مکد ڈیڑھ کرمہ مسقمو نیا ایک او قیہ اور تمین تلخ گاؤ بقدر کنایت وہن الغار بقدر کنایت ان سب ادویہ سے طلاء شخین یعنی گاڑھا تیار کریں خریق قخم اونگن فسفتین مکد ایک جزء تلخ گاؤ موم ہر واحد نصف جزء مرغابی کی چربی تمین جزء ناف سے بچ قسیب

تک اس طاکوگا دیں اور اگر اس میں ماہوا اند شریک کیا جائے یہ بھی اجود ہے اور بیشتر پوست خششاش بھی اس میں زیادہ کرتے ہیں ماداٹ قونخ بار دینکنے کی ادویہ جیسے ماجدہ یا کلگانی بریان خواہ ان کے وہ کمادات جوانہ میں بزوراً اور حشائش سے بنائی جائیں جو حقنے میں پڑتے ہیں پیس کرو گرم کر کے اسے سینکلیں خواہ زیست گرم میں ان کو ملا کر تکمیل کریں مروختات ز آنجملہ روغن فتار، الخار اور نیز سرسوں کا تیل اور انہیں مروختات میں جو روغن گرم چاہیں تجویز کریں بعد از یہکہ اسی روغن میں جند بید ستر اور فریبون بقدر حاجت داخل کر لی جائے قونخ صفر اوی کا علاج حقیقت میں تو اس مرض کو اقتضم مغضص شمار کرنا چاہئے مگر ہم بنا بر عادت اطباء کے جدا گانہ بھی اس مقام پر اس کا علاج بیان کرتے ہیں اس لئے کہ یہ در قونخ صفر اوی کا بھی مجملہ درد ہائے معاو قو لون کے ہے اس مرض کے علاج میں کبھی بڑی بہاری غلطی ہوتی ہے کہ استعمال ملطفات اور سسختات کا کیا جاتا ہے۔ آسان ترین اقسام قونخ صفر اوی کی وہی ہے کہ خلط صفر اوی اضافہ معاونہ کو رہ میں ریزش کر کے پہنچی ہو اور کچھ زیادہ متشرب نہ ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعانے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج میں فقط تعدل مزاج اور اخلاط کی کافی ہو گی اور استعمال غذا ہائے بارہ کا جو مرطب ہوں اور آلو بخاری کا جو سو بیان چھبوکر مٹک کر کے جلا ب میں بھگو دیا گیا ہو ایسے آلو نے بخار سے بیس دانہ کھلانے جائیں اسی طرح اسہال مادہ صفر اوی کا خیساندہ آلو نے بخار سے ہمراہ شمش کے اور مثل اب ناریں اور ترنجین اور شیر خشت کے اور بھنل جھوڑی سی ستمونیا کے ہمراہ جلا ب کے اور جیسے کہ بفشه اور شربت بفشه سے اور قرص بفشه اور رب بفشه سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط صلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہے خواہ تناول کرنا زیست آبی کا قبل طعام کی خواہ کھانا چند رکا جوزیت میں پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اس میں داخل ہو کبھی حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کی طرف کہ حقنہ آب بلاب سے ہمراہ بورہ اور بفشه اور مری اور روغن بفشه کے یا ہمراہ آب جو

کے روغن بفشنہ اور بورہ ملا کر کیا جائے جو مادہ مفترض جرم معا میں ہو جائے قونخ
صفراوی پیدا ہوا ہواس کے علاج میں حاجت ایارج فیقر کی ہوتی ہے کہ یہ ایارج
زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمو نیا کی ہمراہ حب صبر کے بھی احتباخ ہے مجملہ
حقنے کے یہ حقنے بھی ہے صفت اس می گوگھرو تمیں درہم برگ چند رائیک مشتر روغن
بفشنہ سات درہم حلہ اور قرطم اور بخ رازیانہ تجم خربوزہ نیم کوفہ ہر واحد پانچ درہم
سپستان تمیں عدد ترنجین بوزن تمیں درہم املتا س دس درہم برسم معہ و سب کو پکا کر صاف
کریں اور اس پر بارہ درہم مری اور شکر سرخ بارہ درہم اور صبر ایک مشقال بورہ
ایک مشقال اضافہ کر کے استعمال کریں کبھی اسی قسم میں فضلہ گرگ مذکورہ سابق بھی مفید
ہوتا ہے کھلانے میں استعمال کریں یا حقنے میں اس کو داخل کر دیں مhydrat کا استعمال
ایسے قونخ میں زیادہ تر لائق ہے اس لئے کہ مhydrat سے قطع نظر تسلیں درد کے حدت
مادہ صفراوی کی جو سب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مhydrat
کے حرارت صفراء کی اصلاح ہو جاتی ہے جو قونخ کا احتباس صفراء ہے پیدا ہوا ہواس کا
علاج یہ ہے کہ ^{تقطیح} محاری مرارہ کی کی جائے اور جو مذہبیر ہم نے باب یقان میں بیان کی
ہے اس کو یہاں بھی کرنا چاہئے بعد اس کے ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے جن میں
تفصید اور جلا کی قوت ہے جیسے لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے مجون خولخان اور بیشتر
اس کے ازالہ میں فقط چند راد بالا ہوا کھانا جوزیت آلبی سے اور مری اور رائی سے
خوشبو اور کوش مزاح کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے علاج قونخ ورمی کا حارو روم سے ہو
خواہ بارد سے حارو روم سے جو قونخ عارض ہواس کے علاج میں واجب ہے کہ اخراج
خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کریں اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ امور جو
شرط صحت فصد کے ہیں بھی پائے جائیں خواہ ان کے وہی امور اس مریض کی فصد کو
واجب کرتے ہوں پھر اگر روم بہت بڑا ہو اور یہاں تک اس کی زیادتی ہو کہ اب گردہ
بھی شرکیک ورم میں ہو جائے اور بسبب تورم گردہ کے پیسا بند ہو جائے اس وقت

فصص صافن کی بھی بعد فصد بالملحق کے لینی چاہئے ایسے ورم کے علاج میں پہلے ابتداء ایسی پلانے والی ادویہ سے کرنی چاہئے جو بارور طب ہوں جیسے ماں انجیار اور لعاب اسپغول وغیرہ سوائے آب کدو کے اس لئے کہ آب کدو کو امراض امعامیں خاصیت روئی ہے آزان جملہ یہ نہیں ہے کہ اسپغول چار درہم رونگن گل عمدہ ایک اوقیہ دوادیقہ پانی میں خوب ملا کر پلایا جائے تکمیل طبیعت کے واسطے آب اناریں اور آب برگ خلطی اور آب کاسنی آب مکوئے سبز پلانا چاہئے اور کبھی ایسے ہی ادویہ میں شیر خشت اور املاس بھی پلاتے ہیں جس وقت بوجہ پیس طبیعت کے حقنے کی حاجت ہو آب جو میں ٹھوڑا اس املاس اور شیر خشت ملا کر حقنے کرنا چاہئے اور اگر آب جو میں سپستانا اور بفشنہ کو بھی پکالیا ہو نہایت موافق ہو گا اور اگر اسی آب جو میں آب مکوئے سبز اور کاسنی بھی داخل کر لیں بشدت نافع ہو گا اور میں پسند کرتا ہوں کہ شیر مادہ خر میں املاس کو ملک کر اور اسی کا رونگن با دام اور رونگن شیرجن سے حقنے کیا جائے پیش جب مادہ صفر اوی اور مادہ حار میں کثرت ہوتی ہے اس وقت حاجت مسکل کی ستمونیا اور صبر سے جدا گانہ ہوتی ہے تاکہ حقنے کی مدد ہو جائے بعد ازاں توجہ بطرف تبرید اور تر طیب کے کرتے ہیں علاج مناسب وہی ہے جو بحسب ورم کے ہوتا کہ زیادہ مقید اور زیادہ نجات دہنده ہو جب مرض ورم زمانہ ابتداء سے گزر جائے اور ٹھوڑی تیزی نرمی پیدا ہوا س وقت حقنے میں آب جو اور آب برگ خلطی اور قخم کتان اور کسی قدر حلپہ اور بابونہ اور شبکت اور کربن باعصارہ ان دونوں اخیر دواؤں کا داخل کرنا چاہئے اور مثاث عصیر انگور کا اور املاس داخل کریں۔ اور اسی طرح دوام شرب میں جو بغرض اسہال کے پانی جائے شکر سرخ داخل کرنی لازم ہے غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوع ہو ہمراہ جو مقتصر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے میں تجویز کیا جائے۔ ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص انبیس اجزاء سے تیار کئے جائیں جو ادویہ حقنے کی کامی گئیں اور جس وقت جو ادویہ حقنے کی میں تجویز ہوتی ہیں وہی ضمادات میں بھی مناسب ہیں ابتداء میں ضماد ہائے

مبردہ کہ جن میں کس قدر تلکین بھی ہو جیسے بنفسہ اور تختم کتنا پھر ایسے ضمادات ہوں جو زیادہ ملیں ہوں جیسے بابونہ اور قیر و طیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مصطلّی اور چربیوں سے مرکب ہوں جب ورم کس قدر اونچا ہو جائے اس وقت صمع ابلطم اور حلبه اور رزفت مناسب ہے جو ورم بارہ مورث قولنج ہوا اور یہ صورت بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جیدہ میں سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزء اور رزفت اور مرغابی کی چربی بھی ایک ہی جزء اسی کو استعمال کریں کہ عجیب لفظ ہے۔ ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہیں وہی ہیں جو مرکب ہوں قیصوم اور شبست اور اذخر اور الکلیل الملک اور جملہ وہ ادویہ ہیں سے اور ام بارہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اس کا بیان ہو چکا ہے ایسے ورم کو ضماد قیصوم جو قفر الیہود سے مرکب ہو بھی نافع ہے علاج قولنج سوداوی واجب ہے کہ اخراج سودا کا طبعی اقیتمون اور جب لا جورد وغیرہ سے کیا جائے اس کے بعد حب شیرم اور حب سکینج تھلانی جائے اور اگر احتیاج حقنے کی ہو اس میں بسفانج دار فیتمون اور اسطوخودوس تجویز کریں اور اوپر سے ملانے کے اجزا میں حقنے کے جھر لا جورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ جھر امنی ملایا جاتا ہے اکثر اس کے حقنے میں پوست تھن قوت بھی ڈالتے ہیں اور شکم ضماد اور پیٹ کی سینک کرنے کے اجزاء یہ ہیں کلونجی اور اسپند اور ستر اور فودنخ ان سب کو جوش دیا جائے علاج قولنج شفلی جو قولنج ناظلی بسبب اجتماع شفل غذا کے پیدا ہوا ہوا اور ممکن ہو کہ جس قدر غذا معدہ میں باقی ہے اس کو نکال ڈالیں پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے یا ان کا اس شفل کو غذا ہائے مزاقہ جو بارہ ہوں اس کے ساتھ یونچ کی طرف اتار لائیں یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جن میں چکنائی زیادہ ہو خصوصاً شور با مرغ پیروں کا جس کے سوکھائیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اس مرغ کو غذا دیں اور اس قدر تھلانکیں کوہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اس میں قوت باقی نہ رہے بعد اس کے ذبح کریں اور اس کو نکلے نکلے کریں اور ہڈیاں اس کی بھی ہمراہ گوشت کے توڑیں اور جدانہ کریں اور بہت سے پانی میں اس کو پختہ کریں اور نمک اور

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

کے دینے سے کچھ بھی نفع نہ ہو اس وقت ایسے حقنے ہائے قوی کا استعمال کرنا چاہئے جو قونخ بلغمی کے باب میں مذکور ہوئے اور ان کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ قونخ بلغمی جو ہمراہ شغل کے جس کے ہو اس کے لئے مفید ہیں انہیں حنون کے اقسام سے حقنے اشیاء یہ بھی ہے مشروبات قونخ سدی میں مثل تمری اور شہریاران اور استھنی اور سفر جلی کے ہے ان کا استعمال اسی زمانہ میں ہوتا ہے جب وہ مز لقات جو قونخ صفر اوی میں مذکور ہوئے کچھ مفید نہ ہوں جو دو اور میان دونوں قوت یعنی تلصیں اور سہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید، موزن روغن کنجد میں گھول کر پلاٹیں۔ اس طرح طیخ انجیر ہمراہ سپلٹنان کے اس کو مثلث کے ہمراہ پلاٹیں۔ پھر اگر یہ ادو یہ بھی کچھ نفع نہ دیں اور نہ وہ جوارشیں جو ابھی مذکور ہوتی ہیں اس وقت چارہ نہ ہو گا بدن اس کے کہ جوب قوی کا استعمال ہو اور شربت ہائے قوی جو باب قونخ بلغمی میں مذکور ہوئے ہیں اور ان کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس شدید بلغم اور شغل کشیر کے دور کرنے میں شدید افع ہیں۔ دوائے جید اور قوی ایسے شدید احتباس کے واسطے یہ ہے کہ پکائیں لبیب اور سقنان اور خیاء شنیر اور ان کی تجویز حسب مقہماۓ حال مریض کے ہو اور صاف کر کے ایارج فیقر ایک مشقال اور کس قدر روغن بیدا انجیر اضافہ کر کے استعمال کریں ایضاً ایارج دو درہم سات درہم روغن بیدا انجیر ملا کر جو شاندہ ثبت میں استعمال کیا جائے ایضاً جس شخص کو سرد مچھلی اور البالے ہوئے اغذے با فراط کھانے سے قونخ سدی پڑا ہو لازم ہے کہ پہلے بہت سانمک پسا ہوا پھانکے پھر اس پر گرم پانی خوب ساپی جائے جہاں تک اس سے پیا جائے اور یہ تختی کسی قسم کی محنت دوڑ دھوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اس کو دست آ جائے لیکن اگر سبب قونخ سدی کا زیادہ تخلخل بدن کا ہو خواہ زیادہ تعریف اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی پیوست کی وجہ سے قونخ شغلی پیدا ہوا ہے ایسے وقت واجب ہے کہ علاجات خفیہ جو قونخ صفر اوی کے باب میں مذکور ہوئے ہیں ان کا استعمال کریں واجب ہے ایسے یہاں پر کو قونخ شغلی میں بتا ہیں اور نیز وہ

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

ایک مکان مطہیں میں بٹھایا جاوے اور شکم اس کا بہت زرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اس پر ہاتھ پھر اجائے جس سے اس کی آنٹی اپنی اپنی جگہ پر آ جائیں اور اسی طرح اس کی پشت کی بھی تدیر کی جائے اور دونوں پنڈلیاں اس کی پاؤں کی بہت مضبوط اور خنثی سے باندھی جائیں علاج قونچ دودی کا کیڑوں کے پڑ جانے سے جو قونچ پڑتا ہے واجب ہے کہ ویدان کے کیڑوں کی موجودگی اور ان کے اخراج کی تدیر اسی کجھ ملاحظہ کرو جہاں ہم ویدان کا بیان کرتے ہیں اور ان کے معالجات کو لکھتے ہیں پھر اگر یہ ویدان ناف سے اوپر ہوں مشروبات کا استعمال کریں اور اگر ناف کے زندگی خواہ ناف سے نیچے ویدان کا وجود معلوم ہو اس وقت وہی حقہ مستعمل ہونگے جو با ب ویدان میں مذکور ہیں علاج قونچ فتنقی کا اصلاح فتنق کی پھر تدیر خاص قونچ کی کرنی لازم ہے۔ اگر فتنق کی اصلاح سے قونچ زائل نہ ہوا ہو مhydrat کی تدیر ہم نے بیان معالجہ حام میں قونچ کی کیفیت و جوب احتساب کے استعمال ادویہ مhydrat سے لکھ دی ہیں ۔۔۔۔۔ ثابت کردیا ہے کہ بیاض کی زیادتی دفع میں ہوتی ہے پھر اگر ضرورت شدید متندی ہو اور بدن استعمال مhydrat کے چارہ نہ ہو پس اس وقت موافق ترینا دو یہ مhydrat افلونیا ہے اور وہ معابین جن کا ذکر ہم نے قرابا دن میں کیا ہے اسی طرح جو دوائے مhydrat کہ اس میں جند بیدستر بھی داخل ہو نجملہ ایسی ہی دواؤں کے اقتاص اسٹیر انhydrat ہیں۔ نسخہ اس کا یہ ہے زعفران میعہ سالیہ زنجیل دار فنل بزرائیت ہر واحد ایک درہم افیون جند بیدستر ہر واحد ربع درہم جمع اجزا سے چھوٹی چھوٹی گولیاں تیار کرو مقدار خوراک کی دو ٹمث درہ ہے خواہ پورے درہم تک دوائے جید تخت فاؤ نکنا اور زعفران قر و مانا سعد ہر واہد سے دوا و قیہ پو دینہ خشک قطمر و ار فنل حمامہ سنبل ہندی ہر واحد تین او قیہ حم کرفس انجدان زنجیل سلیجہ حب بلسان ہر واہد چار او قیہ افیون تخت شوکران پوست ہر وون ہر واہد ایک او قیہ شہد بقدر کنایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کریں۔ ایضاً بعض حقہ ہائے مشہور اور معتدل کا استعمال کریں اور اس میں

جنبدید ستر نصف درہم افیون مقدار باقلایا اس سے کمتر ملادیں اکثر افیون وغیرہ روغنہائے قوچن میں داخل کرتے ہیں اور اکثر اس میں سکنخ اور حلتیت اور روغن بلسان اور کس قدر مشکل بھی ملتے ہیں اور پیشتر فتیلہ افیون اور جندید ستر سے جوزیت بزور میں پکھا کر اسی فتیلہ کو اسی زیست میں ڈبو کر مقعد میں رکھ لیتے ہیں اور اس فتیلہ کے واسطے ایک حدب یعنی خم اور گہرائی رکھی جاتی ہے جو مقعد سے باہر رہتی ہے تاکہ ہر وقت با آسانی اسے نکال سکیں اور جدید دوا اسی فتیلہ میں بھردی جائے۔ غذا دینا یکاران قوچن کا یہ بات کہ جنمہ اصناف قوچن میں احتیاج غذائے مزاق اور ملین کی ہے اس میں تو کچھ نہیں ہے اور رہی بات کہ مریض محتاج غذائے مقوی کا ہے یہ امر اس وقت کرنا چاہیے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جائے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلہ اور حلقوں کے استعمال سے ضعف عارض ہو مقویات میں وہی ماں الحمد ہے جو کس قدر رزرو دی بیضہ نہ بہشت کی قوت سے بنایا جائے اور لب لباب روٹی کا جو کسی شور بائے مقوی میں گھول کر لکا جائے اور شراب بھی مقویات سے ہے اب رہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قوچن بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہے یہ ایسا حکم عام ہے جس کو بمنزلہ قانون کے سمجھنا چاہئے کہ ان دونوں اقسام میں ہمیشہ یہیں حکم جاری ہے اور اکثر زیادہ اور ستمونیا مر ایضاں قوچن کی شور بے وغیرہ میں داخل کرتے ہیں اور روٹی میں بھی ملادیتے ہیں واجب ہے کہ روٹی کے اقسام میں خشکارخیزی ان کو کھلانی جاتی اور فطیری نہ ہو اور زرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہ ہو جائے اکثر یکاران قوچن کو نافع یا غیر مضر اشیاء مendarجہ ذیل ہوتی ہیں انہیں اور گولہ اور زہب اور کیلہ کی پھلی ترتو تازہ بشر طیلکہ یہ سب فواکہہ شیریں ہوں اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اس میں نہ ہو پھر قوچن ورمی اور صفر اوی کے مریض کی غذا مزلاقات بارہ ہیں جیسے آب جو اور شور بابا پسور کا بطور بخنی کے اور شور بابا لک کا بشر طیلکہ پا لک دینے سے خوف نفع شکم کا نہ ہو اور اجاجصیہ وغیرہ بوڑھے مرغ کا شور بابا

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

مصبرہ یعنی جس میں صبر کی شرکت ہوتی ہے اور سر کہ ہمراہ زیست اور کشکلیہ اور بھٹ جو دیں اور براف کی آمیزش سے ایک غذا بنتی ہے اور یوز تخفیق یعنی بتوہ کے جملہ اقسام میں ضرر کمتر ہے اور شکانات یعنی پختہ کی ہوتی غذا میں سب مضر ہیں اسی طرح تفہیت یعنی وہ زیست جس میں گلسرخ پرورہ کیا گیا ہوا اور ڈالابیہ اور دودھ کے جملہ قسم اور پنیر کہنا ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اس میں نفتح ہے غذاوں سے خواہ فوائد ہے اور ترکاریاں سب مضر ہیں سوائے ان کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے جیسے چند راوی سداب خشک پودینہ بھی بسب لفخ کے ان لوگوں کو مضر ہے اسی طرح جو چیز یعنی زمرا اور ترخون بھی ان کو مضر ہے اور جیسے زیتون اور جملہ فوائد کہہ سوائے زرد آلو کے جس میں خوبی بھی داخل ہے اور آلو نے بخار اسفل اوی قونچ میں خواہ اور گرم قسم کے قونچ خواہ قونچ شکلی میں جو باحرارت ہو فقط انہیں قسم قونچ میں اجازت آلو نے بخار کی ہے خربوزہ شیریں قبل طعام کے بوقت صحت یعنی خود زمانہ دورہ کے بھی مضر نہیں ہے اکثر اقسام کے بیمار ان قونچ کے واسطے کدو خاص کر اور کھیرا اور گلڑی اور بہنیں اور سفید شامی اور سفید کرم کلا اور قنیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصاً سیب ترش اور قابض اور زعفران اور بیر اور غیرہ یعنی سنجد اور کندش تازہ اور نوت شامی اور زرشک اور ساق اور انگور خام اور لباس اور جو کچھ ان اشیائے مذکورہ سے بنایا جائے سب دہن ہیں مرض قونچ کی کوئی سبب نہیں ہے کہ مریض مذکور کا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ تازہ بھی ان لوگوں کے واسطے مضر ہے اور باقلائے تازہ بھی۔ انار شیریں کا ضرر بہت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیمار ان قونچ کو مضر ہیں وہ یہ ہیں کہ جن سے خوف اور خدر کرنا میریض کو واجب ہے جیسے رتح کو روکنا اور برآزو کو روک کر ضبط کرنا اور بدن قضاۓ حاجت برآز کے سورہنا کہ پیٹ می برآز قابل اخراج موجود ہو خصوصاً برآز خشک کی موجودگی پر سو جانا بلکہ واجب ہے کہ جس وقت سونے کا قصد کرے پہلے قضاۓ حاجت کے واسطے پاخانہ میں جائے اور بہت الحا میں جا کر کوشش کرے کہ

فراغت ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رنج کے ڈالنے سے اکثر قونچ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ یہ فعل شغل کو اور پرچڑھاتا ہے اور شغل کو محصور یعنی ایک جگہ کر دیتا ہے تاکہ وہ ثقل ایک جگہ فراہم ہو کر مثال شے واحد کے ہو جاتا ہے یا یہ بات ہے کہ رنج کے روکنے سے امعا میں ضعف پیدا ہو کر قونچ پیدا ہوتا ہے اور پیشتر رنج کے رکنے سے استعمال پیدا ہوا اور اکثر تار کی چشم اور دوار اور دردسر پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہیں رنج بسبب روکنے کے مفاصل میں سما جاتی ہے لہذا آشیخ پیدا ہوتا ہے کھانا کھا کر ہلنا اور حرکت کرنا ان کے حق میں مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کی استعمال بھی مضر ہے۔ ایساوس کا بیان یہ مرض مثل قونچ کے ہے اگر تینوں تسلی آنتوں میں عارض ہوا یا اس کبھی عارض ہوتا ہے انہیں جلد اسباب سے جن سے قونچ پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اس کے اسbab اور اغراض اور علاجات میں رجوع کریں انہیں قواعد کی طرف جو منفصل باب قونچ میں مذکور ہو چکے ہیں کبھی استعمال سے ایسی اقسام سمیات کے ایساوس پیدا ہوتا ہے جن کی خاصیت یہی ہے کہ ایساوس پیدا کریں کبھی ایساوس کا عرض بسبب شدت قوت ماسکہ امعا کے ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑھتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا میں تھہراتی ہے اور ان کا اس کرتی ہے مجکھے ان چیزوں کے جن سے ایساوس اور قونچ کے احکام میں تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہے کہ ایساوس اکثر سوہمنزاج مفرد سے زیادہ بُنیت قونچ کے عارض ہوتا ہے اور پھر یہ سوہمنزاج مفرد اکپر تو یہی ہے کہ بارہ ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ کا مزاج گرم ہو پس معا میں انتوں اور پیچیدگی اور رنج کی شدت اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے پیشتر بسبب ایساوس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف طریقہ واجب کے اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ ایساوس ریجی کے ایڈاؤنی بسبب سدہ ڈالنے کے زیادہ ہے بُنیت طبقات امعا کے چھاڑنے کے بلکہ شائد کل مضرت بساوس ریجی کی اسی سدہ ڈالنے میں مختصر ہے اور یہ ایڈاؤنی بسبب سدہ ڈالنے کے لئے زیادہ ہے بُنیت طبقات امعا کے چھاڑنے کے بلکہ شائد کل مضرت

بیاوس ریجی کی اس سدہ ڈالنے میں منحصر ہے اور یہ ایذا وہی قونخ کی ایذا وہی کے خلاف ہے یعنی اس میں اس قسم کی ایذا نہیں ہوتی ہے ورم کی وجہ سے ایساوس ہی اکثر پیدا ہوتا ہے بخلاف قونخ ورمی کے اور یہ قسم ایساوس کی زیادہ مہلک اور ردی ہے اور قتنی ایساوس بھی بکثرت عارض ہوتا ہے اور قلنی ایساوس میں درد کی شدت ہوتی ہے اکثر یہ امر ہے کہ قونخ کا انتقال ایساوس کی طرف ہوتا ہے اور یہ حکم ایسا ہے کہ غالب ہوا یہی کرتا ہے اکثر ایساوس ساتویں روز قتل کرتا ہے ایساوس ایک شخص کا دوسروں کو لوگ جاتا ہے اور ہوائے دبائی میں بعض بلااد سے بطرف دوسرے شہروں کے اور بعض ہوا سے بطرف دوسری ہوائے پہنچ جاتا ہے جیسے اور اعراض والندہ دبائیہ کا یہی حال ہے کہ چلا پھرا کرتے ہیں۔ بقراط کہتا ہے جس وقت قونخ رقاد منہ یعنی ایساوس سے بچکی اور اختلاط عقل اور تشنیخ پیدا ہو ہر ایک یہ امر دلیل مہلک ہے اور یہ اعراض اس مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہیں بقراط نے کہ لفظی البول ایساوس سے عارض ہو وہ ریس ساتویں روز مرجانے گا۔ مگر یہ کہ تپ عارض ہوا ورتپ کے ہونے سے بول کشیر عارص ہو جائے اور جالینوس پر سبب اس حکم اک مخفی رہا ہے ایساوس بلغی اور ریجی کوتپ سے نفع ہوتا ہے جس وقت نے خبیث اور بری متواتر ہونے لگے اور کزان اور فواف پیدا ہو جائے اور جالینوس پر سبب اس حکم کا مخفی رہا ہے ایساوس بلغی اور ریجی کوتپ سے نفع ہوتا ہے جس وقت نے خبیث اور بری متواتر ہونے لگے اور کزان اور فواف پیدا ہو جائے قاتل ہو گا قارورہ کا اچھا ہونا اس مرض میں کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہیں کرت چہ جا کہ وہ بھی خراب ہو زیادہ تر مہلک وہی ایساوس ہے جس میں براز اوپر کی طرف سے برآمد ہو مشائق وغیرہ کی طرف سے اور اسی ایساوس کو منثنی یعنی بدبو کہتے ہیں اور اس کے بعد خراب وہ قسم ہے جس میں پسینے کی بدبو مثال براز کے ہواں کے بعد وہ ہے کہ سانس میں ایسی بدبو پھر وہ قسم ہے جس میں ڈکار کی بدبو برازی سی ہواں کے بعد وہ قسم ہے جس میں رتع جو نیچے سے

علامات ایلاؤس کے یہ ہیں

کہ دردناف سے اوپر ہوا ورکوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد نہ ہوتی ہو اور حقنہ کرنے سے کچھ ایسا فائدہ زیادہ نہ ہوتا ہو جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور بیشتر شغل براز اوپر کو دفع ہوتا ہے پس تے کرنے میں لکھتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور منہ میں مریض کے بد بورہ تی ہے اور ڈکار میں بھی وہی بوآتی ہے بلکہ اکثر نام بدن میں بد بونگلیظ کی ہو جاتی ہے اور یہ سب دلائل ایسی ہیں کہ تحف نہیں کرتے یا تو سب پائے جاتے ہیں ورنہ کوئی نہ کوئی ان میں سے تو ضرور ہوتا نیچے سے خروج اشیاء کا بند ہونا یا امر تو اس مرض میں لازم ہے لیکن تے کی بد حالی اور اس میں فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہیں بلکہ بوقت بڑھ جانے خطرہ اور بینادتی روایت کے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ سبب ایلاؤس کا ایسے عضو میں ہی جوان چازیادہ ہیا و رجم اس کا ضعیف ہے اور سہارا اس عضو کا بدن پر کمتر ہے کبھی آنکھوں کا تنیج ایلاؤس میں بہ نسبت قولخ کے زیادہ ہوتا ہے اب رہے تصلیلی علمات ایلوس کے وہ مثل علمات قولخ کے ہیں جن میں خاص خاص علمات ایلاؤس کے بھی ہوتے ہیں جیسے مقام درد کا بالائے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور اختناق سے نفع کم پانا مگر جو ایلاؤس بسبب زہروں کے تناول کی عارض ہوتا ہے اس پر اور قسم کے دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہیں اس لئے جس ایلاؤس میں سم کا استعمال ہو کبھی اس میں ضعف اور استرخا تک بھی نوبت پہنچتی ہے اور حلقان ابتدائے عروض ایلاؤس میں قبل اشتدا درمرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہے اور یہ بھی دلیل اس کے وجود پر قوی ہوتی ہے اور کوئی سبب ظاہری اس کے عروض پر سوائے استعمال زہر کے نہیں دریافت ہوتا ہے۔ جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعا سے پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل زیادہ سخت و صلب ہونا شغل کا اور بہت جلد شغل کا زبل خواہ منگیشی بن جانا ہوتا ہے اور اس میں تپ اور سقوط قوت کی

شدت نہیں ہوتی علاج ایلوس کا قونچ کے علاج سے قریب ہے لیکن یہ نسبت قونچ کے اقوی ہونا ضرور ہے اور دوائے مشروب ایلوس کے واسطے زیادہ مفید ہے پھر بھی ہمراہ مشروب کے دوائے محتوں بھی ضرور چاہئے اس لئے کہ جب دوا اور پر سے پلائی گئیا اور عمل اس کا نہ ہو پھر اس کے بعد اسفل کی طرف حلقہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمده اور بڑا معین دوائے مشروب کا ہو گا حلقہ دینے کی تجویز اختیار ہے کہ پہلے دوائے مشروب سے کی جائے خواہ پیچھے جیسی حاجت ہو گر جو تم بیران دونوں میں سے پہلے کی جائے مشروب ہو یا غیر مشروب پس لازم ہے کہ دوسرا اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہ ہو اکثر اوقات سکون درد میں جرعت آب گرم کے پینے سے ہو جاتا ہے اس لئے کہ آب گرم اس مقام پر بوجہ قرب موضع کے با آسانی پہنچ جاتا ہے جہاں درد ہو رہا ہے ایک قوم کی رائے ہے کہ تم بیر صاحب ایلوس کے علاج میں یہ ہے کہ پہلی آنت پھونکنے وغیرہ کو رکھ کر بہ نرمی درست اور برابر کر لیں اس کے بعد حلقہ دیں تاکہ دوائے محتوں دور جگہ تک پہنچے اور یہ سہولت پہنچے اور میانہ روی سے تم بیر کرنی اس جگہ میری رائے میں واجب ہے اس لئے کہ اگر ورم موجود ہے پھر تو چارہ کار مفقود ہے اور ہمواری اور درستی آنت کی کیونکر ہو سکے گی اور اگر فقط درد شدید ہے ورم نہیں ہے اب آنت کے ہٹانے اور دور کرنے علاوہ برا آں کہ درد خود جذب اس تم بیر سے ورم پیدا ہونے کا خوف ہو گا لہذا احتیاط جو میانہ روی میں ہے واجب ہوئی یہ ایلوس ایسا مرض ہے کہ اس میں کبھی اخلاط خراب شدہ کا پھیل جانا تمام بدن میں عارض ہوتا ہے اسلئے کہ دفع ان اخلاط کا بسبب احتیاں کے نہیں ہوتا ہے تاکہ ان کے وہ اخلاط پھیل کر تمام بدن بدبو ہو جاتا ہے پس جس وقت خراب اخلاط تمام بدن میں متفرق ہو جائیں اور اخراج کا بلند ریعہ سہل کی دشوار ہو گیا ہوا یہی وقت فصل کر دینی واجبات سے ہو گی اور اطراف کی ماش بھی ایسی تم بیر ہے کہ ماڈہ در در سا کو زیادہ اندر پلے جانے سے منع کرتی ہے اور شاندک ک استعمال ایسے مزلقات کا جو مائل بحرارت ہیں اور نیز استعمال لعاب ہائے گرم کا ہمراہ

 The image could not be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image file has been corrupted. Restart your computer, and then open the file. If this error still appears, you may need to delete the image and then insert it again.

باستواری باندھ دیں جو ایلوس قوت سے امعاکے پیدا ہوا ہے اس کا علاج مزلقات چرب سے کرنا چاہئے اور تجم شوربائے چوزہ ہائے فرب اور مرغ کا شوربا اور بچ گاؤ کے شوربے سے یہ شوربے چرب بطور سفید باج خواہ زیر باج کے تیار کئے جائیں خصوصاً اگر ان میں مشبت اور بخ کراٹ نبٹی اور روغن بادام ملا کر پائے جائیں اور بعد استعمال شوربے کے حقنہ رطਬہ جس کی حرارت میں زمی ہو دیا جائے ایساوس کی قسم شفلی کا علاج پہلے حقنہ زرم سے کیا جائے اور بعد ازاں رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اس کے بعد پلانے میں وہی مسہلت جو خاص قوچ شفلی کے واسطے تجویز ہوئے استعمال کئے جائیں تاکہ جو کچھ باقی رہا ہے وہ منحر رہو جائے۔ اور اتر آئے تھی ایساوس کے علاج میں ابتدائی کرانے سے گرم پانی پلا کر کرنی چاہئے اور روغن شبرجن ان میں ملا دیں اور اکثر احتیا ایسے مریض کی دوائے مشروب میں تھوڑی سی تریخ خواہ تجم ترب کی ہوتی ہے اور بعد اس تسبیہ کے تریاق کبیر اور فادہ ہر غیرہ پالایا جائے پہنچ میں اس کو گنے کا رس دینا چاہئے اور طعام اس کا شوربائے چرب سے تجویز کرنا چاہئے جب متواتر تھے اس کو ایسی عارض ہو کہ تمتنی نہ ہوا اور غذا کو معدہ قبول ہی نہ کرتا ہو وہی دوائے جالبس تھے پانی چاہئے جو قونچ کی تھی روکنے کے واسطے بیان ہوتی ہے اکثر ان کی تھی روکنے کے واسطے اور طعام کو ان کے معدہ میں پھرانے کے واسطے یہ تدبیر کافی ہوتی ہے کہ روٹی کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈبو کر کھلا دیں جو ایساوس کو غذا ہائے عفص یعنی لیٹھی اور قابض کے کھانے سے عارض ہوا ہو خواہ غذائے بالزو جت کی وجہ سے اس کا علاج قریب ہے اپنی نظیر سے جو قونچ ہے فرق اتنا ہے کہ ایساوس میں زیادہ تر نافع حریر یہ کے اقسام اور مشروبات میں ابطاء قیام اور سرعت دریتک بیت الحا میں پھرنا خواہ جلدی فراغت ہوتی یہ دونوں امریا تو متعلق بغذا میں مثلاً دریہ میں اجابت اس وجہ سے ہو کہ غذائے قابض خواہ عفص یا نایظ تناول کرنا ہو اور جلدی اجابت بسبب تناول غذائے نرم اور بالزو جت اور پتلی کھانے کے ہو یا بسبب

قوت کے اس لئے کہ قوت دافعہ اگر قوی ہے جلد فضله کو دفع کر دے گی اور اگر ضعیف ہے نہ کرے گی اسی طرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہے جلدی تقا اور پاک کر دینا امعا وغیرہ اک فضول سے نکر گی اور اگر ضعیف ہے نہ کرے گی اور جس قدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہے اس قدر تدیر اور علاج پر بھی قادر ہو سکتا ہے مقدار براز کی کمی بیشی یہ دونوں امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکھتے ہیں اور جو کچھ بطرف جگر کے دفع ہوتا ہے اس سے بھی اس کو تعلق ہے اس لئے کہ غذائے کثیر اور رطب جس کے اوپر کوئی شے بطور مشروب کے تناول کی جائے اس سے براز کی مقدار زیادہ ہوتی ہیا اور اس کے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے اور جس وقت عضو یعنی جزو صاف ہضم جيد کا جگر کی طرف زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضله کثیف کم پختا ہے براز میں کمی ہو گی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہ ہو بلکہ فضله کثیف زیادہ رہے براز اس وقت زیادہ ہو گا۔ عارف قواعد کو معلوم ہے انہیں تو انہیں سے جو گزر چکے کہ فضله کثیر کی افراط کو منانا کیونکہ چائے یا صفو مضر اور خراب جو کہ جگر میں حد اعتدال سے زیادہ جذب ہوتا ہے اس کا روکنا کس طرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونوں صورتوں میں یہی ہے کہ ضد کے سبب سے تمپیر کی جائے پانچواں مقالہ دیا ان یعنی کیڑوں کے بیان میں جس وقت کوئی مادہ پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فوراً مزاج پکڑتے ہی اس کو وہی شے دی جاتی ہے جو اصلاح اور عمدہ اس کے دینے کے لائق از قسم بیست اور صورت وغیرہ کے ہو اور عین کمال طبعی اور ذاتی کی زیابیش اور خوبی اس مادہ کو بنظراً استعداد اپنی کے حاصل ہے از طرف صانع حکیم جو ہر ایک خوبی کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اس کمال استعدادی سے محروم نہیں کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہے جس سے کہ دیداں یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور کمکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کی پیدا ہوتے ہیں اور ان سب کی پیدائش ان میں مواد یا عفننت سے ہوتی ہے جو رطوبی مادہ ہیں اس لئے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری میں فقط اسی بات کی رکھتے ہیں کہ ان سے حیات اور زندگی چند روزہ

کیڑوں سے یا مکھیوں کی سی متعلقی کی جائے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع پیچوں و چپا کی بُنیت ایسی مواد خراب کے اس سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی باقی رہیں (جو مورث ہزاروں امراض اور آفات کی ہے) اور یہی کیڑے اور مکھیاں وغیرہ ان کی پیدائش میں علاوه اس بات کے کہ ان کی خلقت سے کمی مواد غفرنہ میں ہوتی ہے ایک فائدہ ان کے موجود ہونے کے بعد یہ بھی ہے کہ عفونات جو عالم کوں و فساد میں متفرق ہیں ان پر مسلط ہو کر اپنی غذا نہیں عفونات سے کھاتے ہیں بسبب اسی مشابہت ذاتی کے جوان حشرات کو عفونت سے ہے اور آدمیوں کے مساکن اور آبادیوں سے با قیمانہ عفونت کو لے لیتے ہیں اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط ہے اس کی عفونت بھی ان کی غذابن کر کی قبول کرتی ہے خواہ بالکل نباہوجاتی ہے (یہ دوسری منفعت ان کی خلقت سے جو جوشامل ہماری اصلاح فاسد پر ہے) پیٹ کے کیڑے بھی ازیں قبل ہیں یعنی یہی دونوں منفعت ان میں بھی ہیں۔ دیدان شکم کی خلقت ہر ایک خلط سے نہیں ہو سکتی ہے اس لئے کہ ان کی پیدائش مرار سے جو سرخ رنگ ہے اور سیاہ سودا سے ممکن نہیں اس وجہ سے کہ مرار میں تو حرارت زیادہ اس سے کیڑا جو ترشی سے پیدا ہوئی نہیں سُتا بلکہ مرار تو مزاج گرم کی ضد ہے اور سودا بار دیا بس ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہے یعنی کون اور روح کا ضد مقابل ہے اب رہا خون اس کی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہے اور اعضائے بدنی کو اس کی طرف حاجت زیادہ ہے لجمیت انسان یعنی گوشت کی افزونی اور عظمیت یعنی استخوان کا نہاد ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہے نہ ان کہ اس سے کیڑے جو اخس مخلوقات میں پیدائے جائیں اور نہ خون ان چیزوں میں سے جن کا انصاب امعا پر ہو اور بعد انصباب کے وہاں اتنا ٹھہرے کہ اس سے دیدان پیدا ہوں اور نہ رنگ کیڑے کا اور نہیت اس کی دلالت کرتی ہے کہ مثل مادہ دموی سے اس کی پیدائش ہوتی ہے بلکہ مادہ تولد دیدان کا فقط بلغم ہے جس وقت کہ متugen ہو جائے اور کس قدر رخونت اس

میں آجائے اور مقدار کشیر اس کی امعا میں ہو اور دیر تک رہے۔ اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہیں کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہیا ور تجہ بائے پیام اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیوں نہ ہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضائے خاصہ سے جو بار دل مزاج ہیں بھی پیدا ہوتا ہے اور تجہ بائے پیام اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیوں نہ ہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضائے خاصہ سے جو بار دل مزاج ہیں بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً مولدات بلغم کے وہ غذا کیسیں بھی ہیں جو زرم اور بالزو جت ہوں جیسے گیہوں اور لوپیا اور بالقا اور کچھے آتے کا پھانکنا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور ترکاریاں اور فوا کہہ رطب اور خام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہے گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلاء معدہ پر جماع کرنے سے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے اقسام دیداں نے چار ہیں لانے بڑے اور گول اور چیٹے اور انہیں کو کدو دانہ کہتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے جن کو خچھے بولتے ہیں یہ اختلاف کیڑوں کی شل اور مقدار میں دو وہیوں سے ہوتا ہے ایک تو اختلاف مادہ دیداں کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہیں دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہاں ان کی پیدائش ہے مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ بعض اقسام کے دیداں تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں کہ جبرا بھی اقسام اور تفرقی اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بجهت شدت عغونت کے طاری نہیں ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت بھی بحال خود باقی ہے اور بعض اقسام دیداں کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جس کو جذب جگر نے پھاڑ ڈالا اور اس کے اجزاء میں تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار میں اسی رطوبت کی کر کے اس کے اجزا کے اجزا چھوٹے کر دیئے ہیں اور یہ جذب جگر جو متصل ہو رہا ہے اور یہ عغونت جو اس رطوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مفاوضت یعنی مرو را اور گز را شفل کا پس یہی اسباب ان کے چھوٹے ہونے کے ہیں پس جس وقت یہ دبدان پیدا ہوتے ہیں ان کے چھوٹے رہنے پر اخراج شفل کا معین ہوتا ہے یعنی قبل اس کے کہ وہ بڑے ہونے پائیں اخراج شفل ان کو

اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اس لئے کہ وہ کیڑے ایک خرج نگ کیس پیدا ہوتے ہیں۔ بعض اقسام کے کیڑے دونوں رطوبت مذکورہ سابق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سی پیدا ہوتے ہیں یعنی نوہ رطوبت ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کی اے یعنی اس رطوبت پر استعمال نے انقسام وغیرہ جذب جگہ سے نہیں ہوتا اور جو دیہ ان رطوبت سے معاہ متنقیم کے پیدا ہوں وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہیں جس پر جذب جگہ وغیرہ ہو کر اس کا انقسام ہو گیا اور چرویدیان معاہ اعورت کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی طول میں ایک ہاتھ سے زیادہ ان کی مقدار ہوتی ہے اور گول اور عریض خواہ چپے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں اگرچہ ایسے ویدیان کبھی معاہ علیا میں بھی پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جموٹ اور بڑے بڑے ہوں اور کبھی سوائے تو لوں کے اور کسی معاہ میں پیدا نہیں ہوتے یا اعورت میں پیدا ہوتے ہیں پھر وہاں سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب میں اور متعد کے کسی طرف پہنچ جاتے ہیں اور چھوٹے ویدیان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ چپے اور گول کیڑے گویا خاص اسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو معاہ میں ٹھہری ہوئی ہے اور اسی لزوجت پر ایک جملی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جس کی شان سے یہ بات ہے کہ ویدیان اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی میں متغیر ہوتے ہیں کمتر ضرر چھوٹے کیڑوں سے ہوتا ہے اس لئے کہ اول تو وہ چھوٹے ہیں اور دوسرا یہ بات ہے کہ اصول اعضا سے دور ہیں تیسرا یہ ہے کہ کل انداز میں ہمراہ شفل توی کے ہیں جس میں کچافت بھی ہے مگر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی رہیں اور بڑے ہو جائیں جملہ اقسام دیدیان سے ان کی بڑائی بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ خراب مادہ سے ان کی پیدائش ہے بعد ان چھوٹے دیدیان کے ضرر میں لانے کیڑے ہیں اس لئے کہ چوڑے چپے کیڑوں کے مادہ میں عفونت زیادہ ہوتی ہے چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ ہکا کرتے ہیں متعد کی طرف اس لئے کہ متعدی کے نزدیک ان کی پیدائش ہے اور ضعف خلقت کی وجہ سے ان کا ٹھہرنا اور درنگ کرنا

امعا میں مثل ٹھہر نے اور درنگ کرنے لانے کیڑوں نہیں ہوتا ہے اور جس طرح کہ لانے کے کیڑے زیادہ گرفتا امعا کرتے ہیں اس طرح چھوٹے کیڑے جھٹ پٹ دفع ہو جاتے ہیں اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہو جائے اس قت اعراض اور تکلیف وہی دیدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہیں (۱) یہ کہ تپ کی وجہ سے غذا کیڑوں کی متفرق ہو کر ان کے قریب سے دور ہو جاتی ہے اس وقت یہ کیڑے اپنی نذار کی تلاش کرنے کے واسطے متحرک ہوتے ہیں اور امعا میں ان کا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر ان کی ذاتی کیفیت اور حالت کی موزی ہے اور روانی ان میں پیدا کرتی ہے یعنی چلن پھرنا ان کا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑوں کی طبیعت میں عفونت بڑھادیتی ہے اور مدت اور تلق کی زیادتی کر دیتی ہے (۴) مرا جس وقت کیڑوں پر انشائے تپ میں گرتا ہے ان کو ایڈ ایتا ہے پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتوں میں لپٹ جاتے ہیں ارلنڈ شدید امعا میں پیدا کر کے سخت ایڈ ای کرتے ہیں چنانچہ بعض اطباء نے حکایت کی ہے کہ اس نے پھیشم کو دالیں ہی وقت ان کیڑوں کو دیکھا کہ پیٹ میں سوراخ کر کے باہر نکل آئے اور یہ بات کسی بڑی شدت اور تیزی تپ میں ہوتی ہو گی (۵) کہ انجرہ روی اور خراب ان کیڑوں نے دماغ کو جاتے ہیں اور ایڈ ای کرتے ہیں اکثر تو یہی ہے کہ احتباس دیدان کا امعا میں اور احداث دیدان کا عفونت زائد کو سبب حدوث ہجی کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے چونکہ اوپر فوائد خلقت دیدان کے جو بیان ہوئے ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے سبب سے عفونت میں کمی دو مچھوں سے ہوتی اور دیدان شکم میں اس کا عکس شاہدہ میں آیا کہ ان سے عفونت زیادہ ہوتی ہے لہذا بطور دفع دخل کے شخ نے کہا ہے متن پھر ان کیڑوں کا حال تنقیہ اور پاک کرنے میں عفونت امعا کے ویسا نہیں ہے جیسا حال اور کیڑوں کا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم میں اوپر بیان ہوا۔ اس لئے کہ امعا کی عفونت کے واسطے ایک منقی اور پاک کرنے والا جو واقع رطوبات اور عفونات امعا ہو بنظر طبیعت

کے موجود ہے وہ سری یہ بات ہے کہ نسبت ان خرایوں اور اضرار کے جوان کیڑوں سے نظر دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہیں بطرف ان غفوتوں کے جو اعماء میں ہیں پڑی ہے بہ نسبت حشرات اور دیدان وغیرہ خی طرف ہوائے عالم اور زمین و مساکن و بلاد کے مترجم مراد یہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار میں زیادہ ہیں بہ نسبت حشرات وغیرہ کے جو علام میں پیدا ہوتے ہیں متن تیسری یہ وجہ ہے کہ دیدان شم سے اور آفات بھی پیدا ہوتے ہیں مچل ان کی خوش ضروری کے واطے غذا ہائے غفت کا باقی رہنا ہے امعا میں جو کسی مضر ہے کہ اچھی روبوات کا بھی استعمال روبوات عفت کی طرف کرتا پڑتا ہے جب تک یہ دیدان باقی رہیں اور یہ آفت ہے کہ ان کی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہے جو باطیع ناگوار ہوتی ہے اور قونچ کا درد بھی ان کے پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہے جو باطیع ناگوار ہوتی ہے اور قونچ کا درد بھی ان کے پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہے سو اور بہت اس کیفیت کی جوان کیڑوں سے پیدا ہوتی ہے مزاج بدن سے اور اس کے سوا اور بہت سے امور ہیں ان کیڑوں کے اور حشرات وغیرہ کے مضر اور نفع ہونے میں فارق ہیں مترجم کہتا ہے حشرات اور دیدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور دیدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ تو کس طرح ثابت ہو ہی نہیں سنتا البتہ زیادہ مضر ہونا دیدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا تولد حشرات کا شائد مسلم ہو جائے پس اس قدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لیما کافی ہے ورنہ اسرار الہی پر اطلاع کمابی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے دیدان شکم کے مخصوص بیان کئے ہیں اگرچہ نظائر اس کے حشرات میں موجود ہیں مگر ہم کو اس قدر کہنا پسند ہے کہ نظر فن طب کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہے اور ابھی اس کی تائید میں آئندہ فقرات بھی آتے ہیں جن سے شیخ اضرار دیدان شکم کا ثابت کرنا ہے متن کبھی دیدان شکم سے خواہ حیات پڑے اور لانے قسم کے کیڑوں سے شکم کے صرع اور قونچ پیدا ہوتا ہے اور کبھی جوع کھلمنی بھی انہیں کیڑوں

کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس لئے کہ مذائقے بدنی کو یہ دیداں پرشدت اپنی طرف کھجھ لی جاتے ہیں اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہائے معدہ مع گرستگی اعضاۓ دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت نم معدہ کو یہی وبدان وہاں تک چڑھ کر ساقط کر دیتے پینا اور اس جگہ یعنی نم معدہ میں بجائے غذا کے خود یہ دیداں بھر جاتے ہیں کبھی جوع کلبی اور بولیموس کے تابع خفقات عظیم ہوتا ہے اکثر تولد حیات اور دیداں کا لڑکپن اور شروع شباب میں ہوتا ہی اور نوجوانی کا سن بھی ازیں قبیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب آدمی سن صبا سے نکل جائے گول کیڑے تو اکثر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہوتے ہیں بعد ان کے پھر جوانوں میں شوخ میں ان کی پیدائش بہت کم ہے علاوہ یہ ہے کہ تولد ان کا سبھی ایداں میں کمی بیشی کے ساتھ ہوا کرتا ہے دیداں کے سب اقسام خریف میں بہبیت اور سب فصلوں کے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ فصل میں خواکہ کا استعمال قبل آنے فصل کے جاڑوں میں ہولیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہی ہیجان اور جوش خروش کیڑوں کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہے اور تعجب اور ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت کرنے سے اسہال و بدان کا ہو جاتا ہے جس وقت دیداں مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے کارج ہوں زیادہ خراب حالی پر دلالت نہ کریں گے اور صحت قوت مریض اور افتدار دافعہ کا اوپردنع کے ان کے خروج سے معلوم ہو گا خصوصاً قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ برآمد ہوتا بہت اچھا ہے اور بدن تپ کے اور اوقات میں وبدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بھی ان کے ہمراہ برآمد ہو رہی ہے اور آفت بدنی خواہ بھس امعاکی آفت پر منذر ہے ق کی طرف کیڑوں کا برآمد ہونا اغلاط روئی کے معدے میں ہونے پر دلیل ہے علامات جملہ اقسام دیداں کے لعاب وہن کا زیادہ بہنا اور دلوں ہونوں کی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا ان کا دن کے وقت اور سوکھ جانا ان کا دن کے وقت اس جہت سے کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہے لہذا اخشنکی رہتی ہے اور رات کو حرارت

ایک ہی جگہ یعنی اندر و ان جسم کے محصور ہو جاتی ہے لہذا ہونتوں میں تری رہتی ہے پس جس وقت یعنی دن کو ہمارا رت منتشر ہو کے رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کر لے گی اور کیڑے بھوکے رہیں گے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کریں گے لہذا جو سطح کے متصل معدہ کے ہونتوں اور منہ سے ہے وہ بھی سوکھ جائے گی اور اس جذب سے جس قدر خشکی پیدا ہو گی اس کی اعانت ہوائے خارجی جو دن کو اکثر گرم رہتی ہے کرے گی اب مریض اپنے ہونتوں کے ترک نے کی غرض سے زبان کی تری کو بھی طلب کرے گا یعنی زبان کو ہونتوں پر پھیرا کرے گا لہذا زبان بھی خشک ہو جائے گی کبھی مریض دیداں کو تنگی نفس اور کلام کرنے میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی صورت خشمگین اور بد خلق آدمیوں کی سی ہو رہی ہے اور بیشتر یہی حالت ہڈیاں تک پہنچ جاتی ہے اس کے واسطے کہ بخارات خراب ان کیڑوں سے اٹھاٹھ کر دماغ تک پہنچتے ہیں اور اعراض قرآنیس اس کو عارض ہوتے ہیں سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنگ کواہ جوں وغیرہ نہیں چلتا ہے اور نہ سے درد سر اور طینین یعنی کانوں کا گونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرآنیس سے ہے۔ دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پینا اس مریض کو رات کے وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اس کی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبارا ہے اور گویا کہ اس کی خواہش یہ ہے کہ زبان چائے گا اور باہر نکال لے گا سوتے وقت اس کو چھل پڑتا اور چخ اٹھنا اور نململ یعنی بے چینی اور اضطراب بھیت اور تنگی سینہ اور تنگی اس شخص پر جوسونے سے جگائے عارض ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد اسے ملنی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اس کی بند ہو جاتی ہے اور بھی اس کی ضعیف اور بروقت بیجان دیداں کے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہے برآ اس کا اکثر اوقات تری کے لئے ہونے ہوتا ہے اور سقوط اشتہما کا حال تو وہی ہے جو ہم نے بیان اس باب میں لکھا ہے بیشتر ان بیماروں کو پیاس الی گلتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہیں ہوتے اور اسی طرح ان کو بعض اور امراض لاحق ہوتے ہیں جن کو ہم اس جگہ ہمراہ

اسباب کے ذکر کیا ہے جس وقت مرض کی شدت ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گرپٹتے ہیں یعنی صاحب فراش ہو جاتے ہیں اور تیج اور التوا یعنی چیچیدگی اعضا میں گرفتار ہوتے ہیں جو صورت مرگی کے بیماروں کو ہوتی ہے۔ بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ میں ان کو قہ ہوتی ہے کہ اس میں کیڑے برآمد ہوتے ہیں۔ رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھوں کے رنگ بد لئے کی بھی یہی صورت ہے کبھی رنگ چہرہ کا اڑ جاتا ہے اور کس وقت پھر اصلی رنگ قائم ہو جاتا ہے کبھی انفاخ جسم اور تیج یعنی چہرہ کی بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور شکم ان کا مش استقنا کے بیماروں کے کھنچ جاتا ہی اور جیسے پیٹ ان کے گھٹنوں میں سما جائیں گے بیشتر ان کے دنوں خصیہ سوچ جاتے ہیں پسینا سرد نئے بدن سے جاری ہوتا ہے جس میں بدبو زیادہ ہوتی ہی تفصیلی اور جدا جد اعلامات ہر قسم کے بعض ان میں سے تو ایسی ہیں کہ ان کی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کون سی علامت ہے جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ برآمد ہونا ہر ایک قسم کا خرچ سے کہ بظاہر بیان عام ہے اور بروقت خروج وید ان خاص کے اسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے پھر اس کے بعد اور تفصیلی علاوات یہ ہیں کہ اپنے کیڑوں کے وجود پر نہ نہ نم معدہ یعنی گرنا خواہ سر اہم نم معدہ پر ہونی اور لذع کا نم معدہ میں پیدا ہونا اور مغض یعنی مژوڑا متصل اسی لذع کے پیدا ہونے والا اترتے ہیں دشواری اشتہا کا استقطاب اکثر اوقات اور طعام کا معدہ میں گڑنا اونپھلی آنی بیشتر پھیپھڑا اور تلب بھی قرب سے نم معدہ کے ممتازی ہوتا ہے پھر اس وقت سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقات اور اختلاف بغض پیدا ہوتا ہے اور خواب اور بیداری میں انتظام باقی نہیں رہتا ہے اور کسل اور بعض حرکت سے نظر کرنے سے طرف اشیاء کے اور تیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھیں کھولنے ناگوار ہوں بلکہ اس کا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خوبی شمند رہتا ہے آنکھیں ان بیماروں کی کبھی نوسراخ ہو جاتی ہیں اور کبھی انہیں کمودت اور تیرگی آ جاتی ہے اکثر شکم ان کے کھنچ جاتے ہیں اور مش

مستقیم کے صورت ان کے پیٹ کی ہو جاتی ہے اور بیشتر ان کو اسہال عارض ہو جاتا ہے چیپے اور گول کیڑے اگر شکم میں پیدا ہوں اشتہا تو اکثر ان بیماروں کی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ یہ دونوں فستمیں دیدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہیں لہذا معدہ پران کابو جھو غیرہ نہیں ہوتا ہے اور نہ کوئی کرابی معدہ کی ان سے پیدا ہوتی ہے بلکہ ان غذا کو اوچک اوچک کر خواہ کو دکر جو کھاتے ہیں اس وجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیاء معدہ کے زیادہ خرچ ہونے سے خلوہ معدہ مسکرم اشتہا ہوتا ہے بروقت کرنے کی ان کے ویدان میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ایسے حرکات ان کے ہوتے ہیں جو موذی اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سست کرنے والے اور تقطیع کرنے والے ان اعضا میں جو متصل ناف کے ہیں چھوٹے کیڑوں کے وجود پر خارش متعدد کی اور ہر وقت نزدیک متعدد کے دندن اور خلش کا رہنا دیل ہوتا ہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ غشی پیدا کرتی ہے مریض کو بروقت سمجھا ہونے ان کیڑوں کے معایں ایک گرفتاری زیر شر اسیف معلوم ہوتی ہے اور پشت میں بھی بوجھ سامنے محسوس ہوتا ہے۔ منجلہ علامات جملہ اقسام ویدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سر کہ پی لیا کرے اس کو مفید ہوتا ہے۔ علاج ویدان کا غرض مقصود کیڑوں کے معالجات میں منحر چہار قسم میں ہے اول تو یہ کہ ان ماکول اشیاء سے ان کو روکا جائے جس سے مادہ کیڑوں کا پیدا کرنے والا بنتا ہے چنانچہ ان اشیاء کا بیان اور ہو چکا دوم جس قدر مقدار بلغم کی امعایں فراہم ہے اس کا اخراج کیا جائے کہ اسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں تیسرا یہ بات ہے کہ جس قدر ویدان پیدا ہو چکے ان کا قتل یا جائے ایسے ادویہ یہ سے جونہ نسبت ان کیڑوں کے بمنزلہ زہر کے ہوں اور یہ وہی ادویہ ہیں جو تلخ ہوں اور ان کی دو فستمیں ہیں گرم بھی اور سرد بھی ہیں اور دونوں ہم بیان کریں گے خواہ اون دواؤں سے قتل کرنا چاہئے جو بالغاصیت کیڑوں کی قاتل ہیں چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے ویدان کے بیمار کو

دوائے کھل دے کر دست کرائے جائیں اگر طبیعت خود بخوبی کر مہانے مردہ کو دفع نہ کرے اور مناسب نہیں ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونے کے طولانی زمانہ تک ان کو شکم میں رہنے دیں کہ پھر ان کے تجارت سے ضروری پیدا ہو گا۔ تلخ جواد یہ گرم ہیں تیرے درجہ حرارت تک ویدان کے مزاج کی ضد ہیں نظر حرارت کے اور جس کیفیت کے ویدان زیادہ عارض ہوتے ہیں یعنی دعومت اور حلاوت اس کی بھی یہ ادویہ یا اضداد ہیں نظر تلخی کے بھی ادویہ مشربہ اور حقنہ کی دوا کیں ایسی تجویز کی جاتی ہیں جو ہر سہ صفات مذکورہ بالا کو جامع ہوتی ہیں یعنی غرض دوم سے غرض چہارم تک حمولات کو اولادیت زیادہ اسی امر کی ہے کہ خراج ویدان کا کریں بنسپت اس کے کہ قاتل کرم ہوں سوائے ان کیڑوں کے جو معاہ مستقیم میں ہوں از قسم چھوٹے کیڑوں کے ان کو حمولات قتل بھی کر سکتے ہیں کبھی یہی حمولات خواہ حقنا لیں ادویہ یہ سے بھی مرکب ہوتے ہیں جو از قسم چکنائی اور شیرینی کے ہوں تاکہ ویدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کھنچ کر آ جائیں اور پھر اسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہو جائیں اولی یہ ہے کہ اگر مشرب بات سے ویدان کا علاج کیا جائے تو بروقت خلوئے شکم کے دوا پلانی جائے اور اگر زہر ہائے کرم کشیدہ دودھ اور لباب وغیرہ میں ملا دیئے جاویں تو یہ کیڑے ان چیزوں سے جو مقدار امعایں پہنچ سکتی ہے اس کے تناول پر ویدان زیادہ تحریص ہوں گے اور یہ سوم جو دودھ وزیرہ میں ملا کر کھلانے لگے ہیں ان کو زیادہ قتل کریں گے پیشتر مریض ویدان کو پہلے دور ورز تک خالی دودھ پلا کر پھر دودھ ہی میں کوئی دوائے کرم کشیدہ ملا کر پلاتے ہیں اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہیں کہ پہلے اس کو کباب چونے کی اجازت دیتے ہیں جب ویدان کو بونے کباب پہنچ پس جو شے اس کباب کے چونے اس کباب کے چونے سے ان کے مقام موجودگی تک اترتی ہے اس کے چونے پر ویدان کی توجہ اور شوق ہو کر ان میں حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اس کے بعد جو دوائے قنال پلانی جاتی ہے بہت زیادہ مقدار ویدان کو قتل کرتی ہے اگر حقنہ ہائے سمیہ

کرم کشندہ کا استعمال ہوا لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قلاصہ کا لیپ کرو دیا جائے خصوصاً وجہ ادویہ کے قابض بھی ہوں اور قوت کرم کو قتل کرنے کی بھی ان میں ہو جیسے کہ سماق اور طرشیت اور اقا قیا کسی شراب میں گھول کر طلا کرنا اور اس طرح کبر اور شیت کو شراب میں ملا کر اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نہ کر سکیں اس وقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہئے جس وقت ادویہ کرم کشندہ پالائی جائیں واجب ہے کہ دونوں نتھنے خواب اچھی طرح بند کر دینے جائیں اور زیادہ سانس کی آمد برآمد میں توجہ نہ کی جائے جائیں اور زیادہ سانس کی آمد برآمد میں توجہ نہ کی جائے یعنی جہاں تک ممکن ہے سانس کو روکنا چاہئے اس لئے کہ صواب بحال مریض یہ ہے کہ ان دو اوں کی بوس کو معلوم نہ ہو علاج دیداں سے متصل اور اس کے قریب علاج سقوط اشتہا کا بھی ہے اگر اشتہا ساقط ہو گئی ہو اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بھی ہیں جن میں قتل ویداں کے ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہے اور بعد قتل ویداں کے اخراج کی بھی خاصیت انہیں ضمادات میں ہوتی ہے جیسے صبر ہمراہ انسین کے کاس کی گولیاں بنا کر کھلانی جائیں خواہ طلا کی جائیں اسی طرح صبر ہمراہ ربوب ہائے ترش کے کبھی ہمراہ مرض ویداں شکم کے اسہال بھی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط ان کے قتل کرنے کی ہوتی ہے اس لئے کہ حرکت طبیعت کی ویداں کو منحر کوہی کر رہی ہے اور پیشتر مقتضائے حال مریض ان کے قتل کرنے کا قابض تلنگ سے ہوتا ہے تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ مذہب جس وقت کو منحر کوہی کر رہی ہے اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہے خصوصاً ان ضمادات ہائے قابض سے جن میں قوت قتل ویداں کی بھی پھر فوت قتل ویداں کی بھی پھر قوت بھی ساقط نہ ہو گی پھر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بننے دفع طبیعت کے از کوڈنکل جائیں گے یا کسی دوا کے پلانے سے یا جمول کرنے سے خارج ہوں گے کبھی ہمراہ ویداں کے اور ام اندر وہی اعضاء کے بھی ہوتے ہیں اس وقت مذہب اطمینان کی غذا کی حاجت ہوتی ہے اور جو ادویہ کہ حب القرع

کے قاتل ہیں وہ بہبست لانے کیڑوں کے مازنے والی دوا کی زیادہ قوی ہوتی ہیں۔ اور جو دویے کدو دانہ اور گول کیڑوں کو مار ڈاتی ہیں وہی لانے کیڑوں کی بھی کشندہ ہیں سبب اس کا یہ ہے کہ کدو دانہ دوائے مشروب کے اثر پہنچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہیں اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہیں ان سے زیادہ آمُختہ ہوتے ہیں اور اکثر کسی کیسے اور قہقہی میں بند ہوتے ہیں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسی ماڈہ غلیظ سے پیدا ہوتے ہیں جس کی غالباً نظم اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کی طرف زیادہ ترقیب ہوتا ہے اور مشابہت زہر کی اس ماڈہ کو زیادہ ہوتی ہے لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی ماڈہ کو ممکن نہیں ہے جب تک کہ بافراط حار اور گرم ادویہ قبالہ کا استعمال نہ ہو اور خصوصاً یہ ان طوال کے واسطے تو ایسی ادویہ کا استعمال ضروری ہے مگر ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فرائیسون اور قرومانا ہے جس کو بوزن ایک مثقال پلاسٹیک اور ترمس اور مر اور سلیخہ اور فودنج اور عصارہ فودنج اور حب وہشت اور قحطنج اور فتیوں اور قرطم اور پودینہ اور قنبیل جسے کنیل بھی کہتے ہیں اند موٹڈی اور قنطوریوں اور مشکلہ امشیع اور ہسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہیں تھم رازیانہ اور حب لا اس بھی اور صفر اور لوفل اور انٹیتین اور تھم کرنب اور قشور غرب اور بخ راسن خشک شدہ اس کو تین اوقیہ پلاسٹیک اور زیرہ بریان اور قیسوم اور عشر زان اور انیسون تھم کرفس حرف ویدان کے بارہ میں قوی دوا ہے۔ اور کلوچی تھم بخوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے ویدان کو خارج کر دیتا ہے اسی طرح بلا ب اور بسفان گھ۔ مناسب زیادہ یہ ہے کہ بعد قتل کے ویدان کے صبر کے ذریعہ سے ان کا اسہال کی اجائے اگر کوئی شخص زیست کو بمقدار زائد پی جائے اور اس قدر زیادہ پے جس قدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے مرجاتے ہیں اور خارج کر دیتا ہے اور اگر ایک بار اس کا پینا ممکن نہ ہو چاہئے کہ بکر رائی مرتبہ کے بعد دو بارہ تناول کرے اور دو دو ملععہ ہر مرتبہ پیا کرے حب انہیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور کارج بھی کر دیتا ہے اور

کاٹر چوڑے کیڑوں کو سو دمند ہوتا ہے۔ ادویہ مرکبہ ان میں سے کرم کشندہ تو یہ ہیں جیسے تریاق فاروق اور جودا جامع قتل اور اخراج دونوں کی ہے جیسے ایارج فیقر اور جیسے شیخ اور فشنیں ہر واحد ایک درہ اور شکن خلل بوزن رباع درہم نمک ہندی ابوzn ایک والن اسی کو استعمال کریں اکر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نظر و ملکر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونوں کا وزن دو مختلف کا ہونا چاہئے یعنی چھ ماشہ زیرہ اور تین ماسہ نظر و ایضاً نظر و فلفل قر و مانا سب اجزاء ہموزان سے بقدر دیڑھ درہم کے۔ ایضاً حب الغار زیرہ ہندی مصطلگی شہد ملا کر تناول کریں صح کے وقت بقدر ایک لعقہ کے اور سوتے وقت بھی اس قدر خواہ راسن اور شیخ اور فلفل اور سرخ اجزا سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کریں حب فشنیں کے کھلانے سے لابنے کیڑے خارج ہوتے ہیں چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دواؤں کے محتاج ہوتے ہیں جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہیں جیسے قطران کہ حقنے میں بقدر تین درہم کے داخل کی جائے اور بریج کالمی اور لب بریج اور سرخ اور قسط تلخ اور پوست تلخ قوت اور عصارہ توت کا اور قنبیل اور شکن خلل اور صبر شجار بھی عجیب لفظ ہے چوڑے دیدان کے علاج میں اور پوست گنج کی درختوں میں سے اور میرے گمان میں گنج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کی معلوم ہوتی ہے منجمہ ان ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسی کیڑوں کا کرے یہ ہے کہ تینا و قیع عصارہ راسن تازہ کا پالایا جائے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہے علمائے فن نے ذکر کیا ہے کہ اربیان یعنی جہینگا چھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے مجملہ ادویہ عجیبہ کے جملہ اقسام میں دیدان کے سر کے بال اس جیوان کے ہیں جس کا آخری یون نام ہے تلقنہ لیں بھی ان کو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لفظ ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے ہم نے قرباً دیں جو جوشاندہ تلقنہ لیں کا بشمول اور مانے قطعوں کے لکھ دیا ہے۔ مرکبات میں قبال کرم عربیض جیسے تریاق اور جامع قتل اور اخراج جیسے کہ لب ابر منج اور سرخ ہر واحد چار درہم ملم

ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم ہے۔ ایضاً شیخ
ترمس حب برنج سرخ قنبلی ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے۔
ایضاً شیر تازہ دوشیدہ تین دن تک صحیح کو پلایا جائے اور اس کے اوپر اسفید باج تناول
کریں بعد ازاں چھ مثقال برنج اور تین درہم قنبلی اور اس کے برادر سرخ لے کر
سب کو خوب کوٹیں اور سر کر ترش خواہ بکھیں میں اس کو بھگو کر ملیں اور پہلے تمہور اسا
کباب مریض چو سے تاکہ ویدان پر بونے کباب سے حرص غالب ہو جیسا اور بھی
بیان ہو چکا ہے بعد ازاں اسی دوائے مذکور ہے جو وزن اور مقدار براہ حدس و تحریج
طیب کے مناسب ہو پائی جائے ادویہ بارہ اور جن میں کہ حرارت کم ہے جیسی تخم
کشیر جس وقت تین روز براہ مراد تلخ کے استعمال کریں اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر
قوی ہے اور نشاۃستہ بھی اکثر ایسے ویدان کو قتل کرتا ہے اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور
ہر ایک قسم ویدان کو قتل کرتا ہے اور بکھیں کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اس کا
جو شامدہ بنائ کرو فوٹل اور برگ شفقلال اور اسی کا عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ
گرم نہیں ہے اور علیق یعنی قوت سے گل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور
پوست انار تیخوش اس طرح کہ پانی میں ایسے پوست کو جوش دیں اور تمام شب جوش دیا
کریں اور صحیح کونھار کر صاف کر لیں اور پلادیں اس طرح سے وہ جوشامدہ جس میں تلخ
انار مذکور کو جوش دیا ہو اور عصارہ بارٹنگ اس مریض کی واسطی مناسب ہے جس کو ہمراہ
ویدان کی اسہال بھی ہو یا بارٹنگ خشک۔ ایضاً سماق کو بھگو کو پانی میں ملیں اور پلادیں کہ
یہ بھی عجیب انفع ہے اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہے تخم خزف
اکر بکثرت استعمال کیا جائے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو تلخ اور کرفس جو کہ سر کہ میں
پروردہ کیا ہو اور کبر پروردہ کیا ہو اس سر کہ میں کہتے ہیں کہ خربوزہ ویدال کو قتل بھی کرتا ہے
اور اخراج ویدان بھی کر دیت اہے اور گوکھر و قریب ہے انہیں ادویہ کے اور اس کی
قوت یہاں تک پہنچتی ہے کہ چوڑے کیڑوں کو بھی کاہدا تیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ

گوکھرو کی قوت مثل تخت بید کے ہے اور عصارہ شفتا لوا و کرشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ وغیرہ بھی ایسی ادویہ ہیں یا ادویہ یہ مراد آب گرم یا سکنجیں کے پالائی جاتی ہیں مثیر اخراج چھوٹے کیڑوں کی کبھی فقط نمک کا جمول کرنا اور شور پانی یا نمک اور پانی کا حقدن دینا چھوٹی کیڑوں کا قاتل ہوتا ہے اور نمک کا استعمال ان کیڑوں مادہ کو اوکھیردیتا ہے۔ اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقدن کریں جس میں قطوریوں اور اقرطم اور زوفا اور چھوڑ اس تھم خطل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جائے اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ جمول قطران کا اور حقدن اس کا کریں خصوصاً رغم مشمش تلخ میں لب شفنا لوئے تلخ ملا کر اور اس میں ادویہ قفالہ ویدان کو جوش دیا ہو اور فقط قطران سے بھی حقدن کرتے ہیں متحملہ جمولات کے جواس مرض میں کیا جاتا ہے عرطیسا اور نجور مری اور پوست بیک تلخ مذکور سابق منکلہ اور ادویہ کے جوان چھوٹے کیڑوں کو جن کرنال دے یہ دوا ہے کہ تمام براز میں اندر کی طرف ایک نکلا چکنائی بھرا ہوا گوشت جانور فربہ کا نمک آلوہ رکھیں اور کھچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دیں بس وہ کیڑے بسبب حرص و ہنیت اور گوشت کے اسی نکلے میں فراہم ہو کر لپٹ جائیں گے اور باقدر ایک گھنٹہ کواہ زیادہ اس سے جس قدر ہو سکے صبر کریں اور پارہ گوشت کو اسی مقام میں رہنے دیں پھر اس کو نکالیں اور دوبارہ پھر اسی طرح رکھیں تاکہ سب کیڑے اسی طرح خارج ہو جائیں ہنچے واسطے یماران ویدان کے یہ ہیں کہ زلال ادویہ مذکور جوان یماروں کے واسطے اور مذکور ہو چکے ہیں اور ان میں ادویہ مسہلہ ہے شحم خطل اور صبر اور ترد اور قشاء الجماز بحسب قوت اور وقت کے زیادہ کی جاتی ہیں اور واجب ہے کہ قطران ان کے حقوق میں داخل کی جائے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے اور رعایت متعدد کی ایسے وقت نظر رونکنے پچھل کے ادویہ ہذا سے بھی کرنی چاہئے اور شیافات جو باب زحیر میں مذکور ہو کچے ان کا استعمال مد نظر رہے اس طرح رعایت معدہ کی ایسا ہو کہ ضعیف ہو جائے استعمال کرنے سے ادویہ مشرو بہ اور ضماد ہائے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ اور کے

ابواب میں معلوم ہو چکے ہیں اکثر اوقات حقنہ کرنا آبھائے شور سے خواہ ایسی پانی سے جن میں شوریت نظر وغیرہ کی ملائی جائے بھی نافع ہوتا ہے کبھی ان کے ہنگوں میں عصارہ برگ شفتالو اور لال تیخ توت اور پوست انار کا پڑتا ہے اور خصوصاً اگر ہمراہ دیدان کے حرارت بھی ہو ضمادات واسطے بیماران دیدان کے بھی ادویہ تو یہ جو ویدان کے واسطے بیان ہوئیں ان سے ضمادات تیار ہوتے ہیں اور تقویت اول ضمادات کی تجمیع عظیل اور تلخنگا گاؤ سے اور عصارہ قثار الجماء سے کی جاتی ہے اور قطران اور صبر سے بھی تقویت کرتے ہیں جس وقت ضماد صبر اور فسفٹین خواہ صبر اور رب بھی کا خواہ صبر اور رب بھی کا خواہ رب سبب کا کیا جاوے ویدان کو قتل کرے گا اور اشتها کو کھول دے گا خواہ اس میں زیادہ پیدا کرے اور اگر ان سب کو جمع کریں نہایت صائب مذہبیر ہے ضماد جید یہ ہے کلونجی کو آب خنثیل حارہ میں خوب پیسیں خواہ خنثیل کے جوشاندہ میں اور شکم اور ناف پر طلا کریں کہتے ہیں مغز ساق گوزن سے جس وقت ناف پر ضماد کریں یہ بھی ناف ہوتا ہے اسی طرح رغنم انہیں ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اگر ان روغنوں سے طلا کیا جائے بھی نافع ہوتا ہے رغنم بابونہ اور روغنم فسفٹین سب روغنوں میں نہیں اس اس مرض کے واسطے ہے تغذیہ دیدان کے مریض کا جو نہدا کرنے نظر مقابلہ سب مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے کہ گرم خشک ہو اور اس میں لزوجت نہ ہو اور اس میں ایسی جلا ہو کہ ویدان کو خواہ مادہ ویدان کو جلا کر نکال دے۔ ایسے بیماروں کی غذا میں آب نہ کھو دا اور برگ کربن بانج ہے اور گوشت کبوتر کا بھی ان کو نافع ہے اور شور پانی پینا جملہ بیماران ویدان کو مفید ہوتا ہے اگر حرارت اور اسہال ہوا حس اترش سے غذا دیں جو سماق سے اترش کئے جائیں اس لیکنہ سماق حابس نہیں بلکہ قاتل کرم ہے اور اسی طرح آب انار اترش اور جس وقت کہ زیادہ اسہال ہونے سے ضعف ہو جائے اب احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت بڑھانے پھر ایسی غذا کے قوی ہضم نہ ہوتی ہوا قسم احسا اور ماء الملح کی غذا تجویز کرنی چاہئے وقت اور ترتیب کی بات یہ ہے کہ ایسے بیمار کو

بھوکانہ رکھنا چاہئے کہ بروقت بھوک کے ویدان کو یجوان ہوتا ہے اور معدہ میں لذع پیدا کرتے ہیں اور کبھی اشتها کو ساقط کر دیتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کے کیڑوں کے مریض کو غذا کھلادی جائے جس وقت کلذع معدہ وغیرہ سے اس کو راحت اور سکون ہوا وریہ بات بھی واجب ہے کہ ایسے بیاروں کی غذا مترقب اوقات میں دی جائے پس بہت ہی تھوڑی سی غذا بند نعمات ان کو دینی چاہئے اور جس وقت خوف اسہال کا بسبب بدھضمی غذا کے ہوشکم پر ضماد ہائے قلاضہ جو معلوم ہو چکے ہیں لگانے چاہیں چھپوٹے کیڑوں کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اس کی غذا کا کیوس اچھا اور سرعائی ہضم ہو کہ اس میں دوفائدہ ہیں اولًا تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادات مزاج کے کیڑوں تک البتہ نہ پہنچے گی دوم یہ کہ غذائے حسن الکیوس سے خراب کیوس جو مادہ تولد و بدان کا ہے کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو ہوشکم پر پہنچے تدبیر صاحب جمع ایسے آفات میں یہی ہے کہ خون جہاں تک ممکن ہو نے کالا لاجائے اور بعد خون نکالنے کی دم الکوین اور کندر اور گل ارمنی اور کہر باہر واحد سے ایک درہم مشاثر تدقیق میں ملا کر پلاٹیں اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے نزف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا میں ایک قیراط افیون بھی داخل کریں۔ اور بعد ان تدبیرات کے پھر نظر تامل اور غور کے ملاحظہ کرنا چاہئے ان ابواب آئندہ کو جن میں کہ ہم صدمات اعضائے دیگر کی تدبیریں بیان کریں گے۔

---اختمام حصہ ہشتم